ظفر جلیل
شرح
حصن حصین

مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نے منہاج العابدین مین لکھا ہے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک توفیق
اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے مدد اور حفاظت
اللہ کی ساتھ پرہیزگارون کے ہے اور دوسرے سنوارنا عمل کا اور وہ بھی پرہیزگارون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یٰاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے اے ایمان والو ڈرو
اللہ سے اور پرہیزگاری کرو اور کہو بات استوار سنوار دیگا خدا تمھارے لیے عمل تمھارے اور بخشے گا تمھارے لیے گناہ تمھارے
اور تیسرے قبول عمل اور وہ بھی پرہیزگارون کے لیے ہے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنے قبول نہین کرتا ہے
خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سے پس مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد اسکے سنوارنا
چاہیے تا عمل بے نقصان ہو بعد ازان قبول چاہیے تا فائدہ عبادت کا حاصل ہو اور انھین تین چیزون کے لیے ہے تضرع اور
سوال سب علما بزرگون کا ربنا وفقنا لطاعتک واتمم تقصیرنا وتقبل اعمالنا یعنے اے رب ہمارے توفیق دے ہمکو اپنی عبادت
کی اور دور کر قصور ہمارے اور قبول کر عمل ہمارے اور یہ تینو باتین تقوے سے میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤن سے بھی سمجھا جاتا ہے اور مصنف رحمہ اللہ نے بھی اسپر اشارہ کیا ہے آداب دعا مین
پس اسی لیے اخیر مین ایسی حدیثین لاحق کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سے اور انکی تاثیر سے آدمی پرہیزگار ہو جاوے پس چاہیے
یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق اس کتاب کی دعاؤنکے پڑھنے کی دے وہ بعد اتمام وظیفہ کے جسقدر ہو سکے مطالعہ انکا بھی اپنے پر
لازم کرے اور اہل علم خیال اسکا نکرین کہ ہندی عبارت کو دیکھکر کیا کرینگے بلکہ بعد دیکھنے کے جب عجائب و غرائب اسکے معلوم ہونگے
کہ ہر کسیکا مطلب اور حاجت برآری ہر امر کی اسمین موجود ہے آپ اپنے ہزار کام چھوڑکر مشغول ہونے اپنے کو اسمین غنیمت اور بہبود
سمجھین گے کسواسطے کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اسمین عقدہ کشائی اوسکی نہو اور زیادہ خوبی یہ ہے کہ جب بہت سی
کتابین دیکھین گے تب اتنے مطالب معلوم کرینگے اسمین بے محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نے کہ احبای عاجز سے ہین تاریخ
اس شرح کے اتمام کی ظفر جلیل کہی اور یہی نام اسکا رکھا گیا یعنے اسپر عمل کرنے سے آدمی مطلب یاب و فتحیاب دارین کا ہوتا ہے
اور بعد تیار ہونیکے اول سے آخر تک بیچ خدمت مخدومی مکرمی استادی مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفہ کے عرض کی
اور اونھون نے ازراہ کرم عمیم کے باوجود بے استعدادی میری کے پسند فرمائی پس بعد اسکے بھی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماویں
تو مہربانی سے تحقیق کرکے بنادین کہ بندہ بہرحال تقصیروار ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ آمین رب العالمین اور سبکو اللہ تعالی توفیق دے اسکے سواے جو دیکھ مین قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہے اوس پاک پروردگار کے لیے کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی اپنی فکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور اونکے اصحاب ابرار و آل اطہار اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر اور حشر مین اونکے خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا الہ العالمین بعد ازین اضعف العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ و لوالدیہ بھائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہے حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گو لائق اسکے ہے کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہے اور آب زر سے لکھین تو سزا ہے کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہوگی کہ زبان مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جلوہ آرا ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مؤمن کو چاہیے کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کرے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ یعنے البتہ ہے تمہارے لیے بیچ افعال رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اوسکے کہ امید رکھتا ہے اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اسی لیے اس عاجز نے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے اور وسیلہ کرنے مغفرت اپنی کے ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحون کے لکھا اور فائدے اوسکے مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ سے کہ اولاد حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ سے ہین لکھے یعنے بعد ترجمہ دعا وغیرہ کے فضیلت اور حل مطلب اوسکے لکھے اور اور دعائین بھی کہ خوب تہین اوسمین درج کین اور علامت فائدے کی حرف ف کا لکھا اور بعد تمام ہونے فائدے کے علامت شرح ملا علی رحمہ اللہ ع کا اور علامت شرح شیخ فخر الدین رحمہ اللہ کی لفظ فخ کا لکھا اور بعض جگہ کذا ذکرہ الفخر یا کذا ذکرہ علی لکھا اور سوای ان شرحون کے جو فائدہ کسی کتاب یا کسی بزرگ سے لکھا ہے اوسکا نام اخیر کو لکھدیا ہے اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکھا کہ مشتمل ہے حدیثون خوش مضمون اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سے چنکر اسیطرح ترجمہ اور فائدہ بھی لکھے اور وجہ اون حدیثون کے لکھنے کی یہ ہے کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کی ہر کسیکو لازم ہے تا عبادت اوسکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃٌ لِلِّقَآئِہٖ کلمہ توحید کا سامان ہے واسطے دیدار خدا کے **ف** یہ اشارہ ہے حدیث قدسی کے
مضمون پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلمہ توحید قلعہ میرا ہے
جو کوئی داخل ہوا قلعہ میرے مین امن مین ہوا عذاب میرے سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ
قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ الْمُنْقَطِعُ اِلَی اللّٰہِ الرَّاجِیْ مِنْ کَرَمِہٖ اَنْ یُّنَجِّیَہٗ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِیِّ الشَّافِعِیُّ لَطَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فِیْ شِدَّتِہٖ یا اللہ تعالیٰ رحمت خاص بھیج اوپر سردار خلق
کے کہ نام پاک اونکا محمد ہے اور اوپر اولاد اونکی کے اور اصحاب اونکے کے اور سلام بھیج کہتا ہے محتاج بندہ ضعیف مسکین
چھوڑنے والا لوگون کو رجوع کرنے والا طرف اللہ کے امید وار کرم اوسکے سے یہ کہ خلاصی دیوے اوسکو قوم ظالمون سے محمد
بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہے مہربانی کرے اللہ بسبب اس کتاب کے بیچ سختی اوسکے کے **ف** مصنف نے اپنے کو فقیر
کہا بسبب اس آیت کے وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ یعنے اللہ تونگر ہے اور تم محتاج اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہے اس
آیت پر خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا یعنے پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور مسکین کہا موجب اس حدیث کے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ
مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یعنے یا اللہ زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر
کر میرا مسکینون مین اور دعا مین اشارہ کیا اپنے حال پر کہ ایک ظالم نے گھیر رکھا تھا اور جزری نسبت جزرہ ابن عمر رضی اللہ
کی طرف ہے جسمین مصنف رہتا تھا ع اَمَّا بَعْدُ حَمْدُ اللّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَآءَ عِلَاجًا لِرَدِّ الْقَضَآءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْاَتْقِیَآءِ الْاَصْفِیَآءِ فَاِنَّ ھٰذَا الْحِصْنُ الْحَصِیْنُ مِنْ کَلَامِ سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ وَسِلَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ خَزَائِنِہِ النَّبَوِیَّۃِ الْمُؤْتَمَنِ وَالْحِرْزُ الْعَظِیْمُ مِنْ قَوْلِ الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ وَالْحِرْزُ
الْمَکْنُوْنُ مِنْ لَفْظِ الْمَعْصُوْمِ الْمَامُوْنِ بَذَلْتُ فِیْہِ النَّصِیْحَۃَ ای پیچھے تعریف خدا کی جسنے گردانا دعا کو واسطے
پھیرنے تقدیر کے اور پیچھے پہونچانے رحمت خاص اور سلام کے اوپر محمد کے کہ سردار نبیون کے ہین اور اوپر اولاد اور
اصحاب اونکے کے کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین پس تحقیق یہ قلعہ محکم کلام سردار رسولون کے سے ہے اور یہ ہتیار مؤمنون کا
خزانہ نبی امانت دار کے میں سے ہے اور یہ تعویذ بڑا قول رسول بزرگ کے سے ہے اور یہ تعویذ محفوظ کلام بچائے گئے گناہون
سے امن کے سے ہے خرچ کی مینے اسمین نصیحت **ف** تقدیرین دو ہین ایک معلق دوسری مبرم یعنے قطعی تقدیر معلق دعا
سے بدلی جاتی ہے اور تقدیر مبرم کسی چیز سے نہین بدلی جاتی ہے یہان معلق ہی مراد ہے اور کلام با امن کے سے یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ہے کہ امن مین تھے گناہون سے اور نصیحت خرچ کی مینے اس کتاب کی تصنیف

لکہ ہو کہ حدیث شریف مین آیا ہے اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنے جو اچھی بات کا رستہ بتاتا ہے اوسکو بھی ثواب مثل ثواب کرنیوالا اوسکے کے
ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میرے والدین اور سب مسلمانون کو اس سے بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سے بخشدی اور ہمارے
گناہون پر خیال نہ فرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لیے گردان اور وہ کام کرا ہمسے کہ جسمین تو راضی ہووے
آمین یا معبود العالمین آور سند کتاب حصن حصین کی یہ ہی کہ پڑھی یہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید
معروف بشاہ حاجی احراری الدہلوی غفر اللہ لہم نے حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سے اور اونکو سند ہی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سے اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سے اور اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سے اور
اونکو شیخ احمد قشاشی سے اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سے اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سے اور اونکو شیخ زین الدین
زکریا انصاری سے اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد بن الہاشمی المکی سے اور اونکو مؤلف کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد
بن الجزری الشافعی سے آور احوال اس کتاب کے مؤلف کا مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نے بستان المحدثین مین یہ لکھا ہی کہ نام انکا
قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہے اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی ہین پھر شیرازی اور مشہور ساتھ
ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تھا ایک مدت دراز اونکی ملن فرزند نہوا جب حج کو گئے آب زمزم پیا اور دعا اولاد کی لیے کی حق تعالی نے اونکو
یہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتہ کی رات مین بعد نماز تراویح کے سنہ سات سو اکاون ہجری مقدسہ مین دمشق
مین پیدا ہوئے اور وہین نشو و نما پایا اور فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسمین مہارت کلی پیدا کی اور مصر مین مدرسہ
بنایا اوسکا نام دار القرآن رکھا بعد اوسکے شہرون روم مین داخل ہوئے اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پھیلایا اور لوگونکو
نفع عظیم انسے پہونچا خصوصاً ریاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلم ہوئی اور تھے خوش شکل اور خوش لباس اور زبان آور اور فصیح
و بلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تھا اور بارہا ساتھ طواف کعبے کے مشرف ہوئے اور آخر شیراز مین استقامت کی اور اوقات انکی معمور
تھے ساتھ ان تین شغلون کے قرأت قرآن کی یا سنانا حدیثونکا یا عبادت اور اونکی اوقات مین ایک گت بالکی جاتی تھی باوجودیکہ لوگ واسطے طلب
ان دو علم شریف کے اون پر ہجوم رکھتے تھے اور اوراد و عبادات بھی کرتے تھے اور پھر اوسقدر تصنیف کرتے کہ ایک کاتب جیدنویس لکھ سکے
اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتے اور ہر گز روزہ پیر اور جمعرات کا اونسے فوت نہوتا اور تین روزے ہر مہینے کے بھی رکھتے اور
کتابین اونکی سے نافع بین النشر فی القراۃ العشر کہ بہت شہرت رکھتی ہے اور بہت کتابین کہ بعضون نے اوتنالیس گنی ہین تصنیف کین
سنہ ۸۳۳ھ مین وفات پائی الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہے

منہ الاستعانۃ و علیہ التکلان و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ

اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

مَا تُرِيْدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَرَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيْمَتَيْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ اور جب پوری کی مینے ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا مجکو دشمن نے کہ نہین ممکن تھا یہ کہ دفع کرے اوسکو کوئی مگر اللہ پر پس بھاگا مین اوس سے چھپکر اور محافظت کی مینے ساتھ اس قلعہ محکم کے یعنے ساتھ پڑھنا درہمیشہ وظیفہ کرنے اسکے کے پس دیکھا مینے رسولون کے سردار کو خواب مین رحمت خاص بھیجے اللہ اونپر اور سلام اوس حال مین کہ مین بیٹھا ہون بائین طرف اونکے اور گویا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کیا چاہتا ہے تو پس عرض کی مینے اونسے ای رسول خدا کے دعا کرو اللہ تعالی سے میرے لیے اور سب مسلمانون کے لیے پس اوٹھائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ بزرگ اپنے یعنے جیسے ادب دعا کا ہے اور مین دیکھتا ہون طرف دونون ہاتھون کے پس دعا کی پھر پھیرے دونون ہاتھ منہ بزرگ اپنے پر ف بیٹھنا بائین طرف اسلیے تھا کہ جانب دل کے ہے اور اشارہ ہے یسر یعنے آسانی پر اور ادع اللہ لی وللمسلمین سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا ظلم کرنے والا سب ہے ع وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيْسِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ لَيْلَةَ الْاَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنِّيْ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَةِ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتٰبِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِيْ خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ بِحُرُوْفٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ سَلَكْتُ فِيْهَا اَخْصَرَ الْمَسَالِكِ اور تھا یہ خواب جمعرات کی رات مین پس بھاگا دشمن اتوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالی نے مجسے اور مسلمانون سے بسبب برکت اوس چیز کے کہ اس کتاب مین ہے روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور تحقیق اشارہ کیا مینے واسطے اون کتابون کے کہ روایت کین مینے اونسے یہ حدیثین ساتھ حرفون کے کہ دلالت کرین اون کتابون پر چلا مین بیچ رمزان کتابون کے بہت چھوٹی راہین فَجَعَلْتُ عَلَامَةَ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ **خ** وَمُسْلِمٍ **م** وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ **د** وَالتِّرْمِذِيِّ **ت** وَالنَّسَائِيِّ **س** وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ **ق** وَهٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ **عه** وَهٰذِهِ السِّتَّةِ **ع** وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ **حب** وَصَحِيْحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ **مس** وَاَبِيْ عَوَانَةَ **عو** وَابْنِ خُزَيْمَةَ **مه** وَالْمُوَطَّا **طا** وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ **قط** وَمُصَنَّفِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ **مص** وَمُسْنَدِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ **ا** وَالْبَزَّارِ وَاَبِيْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ **ص** وَالدَّارِمِيِّ **مي** وَمُعْجَمِ الطَّبْرَانِيِّ الْكَبِيْرِ **ط** وَالْاَوْسَطِ **طس** وَالصَّغِيْرِ **صط** وَالدُّعَاءِ لَهُ **طب** وَلِابْنِ مَرْدُوْيَةَ **مر** وَلِلْبَيْهَقِيِّ **ق** وَالسُّنَنِ الْكَبِيْرِ لَهُ **سني** وَعَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ لِابْنِ السُّنِّيِّ پس کی مینے نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داؤد کی د اور ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چارون کی یعنی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چھون کی یعنے بخاری مسلم

کرنے مین خیر خواہی مسلمانون کی ہے کہ سب کو فائدہ دیگی **ع** وَاَخْرَجْتُهُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ اَبْرَزْتُهُ عُدَّةً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَجَرَّدْتُهُ جُنَّةً يَتَّقِيْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ اور نکالا مینے اسکو حدیثون صحیح سے ظاہر کیا مینے اسکو واسطے ہر سختی کے اور خالص کیا مینے اسکو ڈھال کہ سپر ہے کہ بچاتی ہے برائی آدمیون اور جنون کی سے **ف** یعنے اس کتاب کی حدیثون کو بچنے کے لیے بلاؤن سے اور حدیثون مین سے کہ اونمین دعائین نہین ہین چھانٹ لیا مینے **ع** تَحَصَّنْتُ بِهٖ فِيْمَا دَهَمَ مِنَ الْمُصِيْبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوٰى مِنَ السِّهَامِ الْمُصِيْبَةِ روکاو کیا مینے ساتھ اسکے بیچ اوس چیز کے کہ پیش آئی مصیبت سے اور بچاؤ کیا مینے ہر ظالم سے بسبب اوس چیز کے کہ جمع کیا اس کتاب نے تیرون پہونچنے والون سے **ف** یعنے نشانہ پر مراد تیرون سے دعائین اس کتاب کی ہین کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانے پر ویسے ہی یہ دعائین کام کرتی ہین اسلیے کہ رسول مقبول کے فرمانے مین ہرگز احتمال خطا کا نہین پس انکا فرمانا کیون تاثیر کریگا **ع** وَقُلْتُ شِعْرًا اَلَا قُوْلُوْا لِشَخْصٍ قَدْ تَقَوّٰى عَلٰى ضَعْفِيْ وَلَمْ يَخْشَ رَقِيْبَهٗ خَبَأْتُ لَهٗ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ مُصِيْبَةً اور کہا مینے شعر بعد اسکے خبردار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی اوپر ناتوانی میری کے اور نہ ڈرا نگہبان اپنے سے چھپا رکھے مینے واسطے اوسکے تیر راتونمین اور امید رکھتا ہونمین یہ کہ ہووین تیر اوسکو پہونچنے والے **ف** رقیب اوس نگہبان کو کہتے ہین جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہو یہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہے بمجواے قول اللہ تعالی کے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ یعنے اللہ تعالی کو غافل نجان ظالمون کے عملون سے لیکن تاخیر دیتا ہے اونکو اوس دن کے لیے کہ پھٹی رہنگی آنکھین کہ وہ قیامت ہی اور مراد تیرون سے دعائین پچھلی راتکی ہین کہ بہت قبول ہوتی ہین یعنی دعائین راتونکی بمنزلہ تیرونکے ہین اوسکے دفع کے لیے کین مینے **ع** اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ وَاَنْ يُّفَرِّجَ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ بِسَبَبِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ مَعَ اقْتِصَارِهٖ وَاخْتِصَارِهٖ لَمْ يَدَعْ حَدِيْثًا صَحِيْحًا فِيْ بَابِهٖ اِلَّا اسْتَحْضَرَهٗ وَاَتٰى بِهٖ مانگتا ہونمین اللہ بزرگ سے یہ کہ نفع دے بسبب اس کتاب کے یعنے سب مسلمانون کو ہر حالت مین اور یہ کہ دور کرے غم ہر مسلمان سے بسبب اسکے مانگتا ہون بنا پر اسکے کہ تحقیق اسنے باوجود کوتاہی اور چھوٹے ہونے اپنے کے نہین چھوڑی کوئی حدیث صحیح بیچ باب اپنے کے یعنے دعا وغیرہ کے مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائے اوسکو **ف** اقتصار کہتے ہین لفظ اور معنی کے تھوڑے ہونیکو اور اختصار کہتے ہین اوسکو کہ لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت **ع** وَلَمَّا اَكْمَلْتُ تَرْتِيْبَهٗ وَتَهْذِيْبَهٗ طَلَبَنِيْ عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ فَرَاَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ عَلٰى يَسَارِهٖ وَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مُجَلَّدَاتٌ مِّنَ التَّوَالِيفِ وَاِذَا انْتَهَى نَرْجُوا مِنَ اللّٰهِ اَنْ نَجْعَلَ فِىْ اٰخِرِهٖ فَصْلًا يُّفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ لَفْظٍ مَا
فِيْهِ قَدْ اَشْكَلَ اور تحقیق جمع کیا ہے شکر خدای تعالی کا اس مختصر لطیف مین نے اون حدیثون کو کہ نہین جمع کیا اوسکو
بڑی کتابون نے تصنیف ہوئی ہین سے اور جب تمام ہووی یہ کتاب امید رکھتے ہین ہم خدای تعالی سے کہ کرین ہم بیچ آخر
اسکے کے ایک فصل کہ کھولدے اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ اوس چیز کی سے کہ اسمین مشکل ہو **ف** یعنے جو لفظ حدیث
کے مشکل ہین اوسکے معنے کھولدیے چنانچہ مصنف نے بحسب وعدہ کے منہیہ لکھا کہ نام اسکا مفتاح الحصن الحصین ہوا
ع وَهٰذِهٖ مُقَدِّمَةٌ تَشْتَمِلُ عَلٰى اَحَادِيْثَ فِىْ فَضْلِ الدُّعَاۗءِ وَالذِّكْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَاۗءِ وَالذِّكْرِ وَاَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ
وَاَحْوَالُهَا وَاَمَاكِنُهَا ثُمَّ اِسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ وَاَسْمَاۗؤُهُ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِى الصَّبَاحِ اِلَى الْمَسَاۗءِ وَفِىْ طُوْلِ الْحَيٰوةِ
اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّصُّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرُ الَّذِىْ وَرَدَ فَضْلُهٗ وَلَمْ يَخْتَصَّ
بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارُ الَّذِىْ يَمْحُو الْخَطِيْۗئَاتِ ثُمَّ فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ ثُمَّ
الدُّعَاۗءُ الَّذِىْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ اور یہ رسالہ مقدمہ ہے کہ شامل ہے اوپر حدیثون
کے بیچ فضیلت دعا کے اور ذکر کے پھر بیان آداب دعا کا ہے اور آداب ذکر کا اور وقتون قبولیت کا اور حالتون
قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا پھر بیان اسم اعظم کا اور اسمای حسنی کا پھر بیان اون دعاون کا کہ پڑھی جاوین
صبح سے شام تک اور بیچ درازگی زندگانی کے مرنے تک یعنے اول عمر سے آخر عمر تک تمام اوس چیز سے کہ احتیاج
لائی جاتی ہے طرف اوسکے اور حال یہ کہ صحیح ہوئی ہے نقل صریح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہے
بزرگی اوسکی اور نہین خاص ہے ساتھ کسی وقت کے وقتون سے پھر بیان استغفار کا ہے جو مٹاتا ہے گناہونکو پھر بیان
فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون اور آیتون اوسکی کا پھر بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اسیطرح **ف** یعنے غیر مخصوص ساتھ وقت کے لفظ کذلک کا فقط متعلق ہے ساتھ دعا کے مگر اس
توجیہ پر ملا علی قاری رحمہ نے شبہہ کیا ہے اور کہا کہ تینون کے ساتھ لگتا ہے یعنے ہر ایک استغفار اور قرآن اور دعاے
مذکورات کے لیے نہین ہے وقت مخصوص اوقات سے بلکہ لائق یہ ہے کہ مواظبت کرے اوپر طالب جمیع حالات اور
مقامات مین اسلیے کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہے اس آیت سے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یعنے
ای ایمان والو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم ہوتا ہے اس آیت سے اُتْلُ مَا اُوْحِيَ
اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ یعنے پڑھ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیرے کتاب سے اور ایسے ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس
حدیث شریف سے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِىْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا یعنے خوشوقتی ہے اوسکو کہ پاوے اعمالنامے

ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتے ہین ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی مہ اور موطا کی طا اور سنن دارقطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی ش اور نشانی مسند امام احمد کی آ اور بزار کی ز اور ابویعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی طب اور معجم اوسط طبرانی کی طس و معجم صغیر طبرانی کی صط اور نشانی کتاب دعای طبرانی کی طب اور کتاب دعای ابن مردویہ کی مر اور کتاب دعای بیہقی کی ق اور نشانی سنن کبیر بیہقی کی سنی اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی کی ی وَاُقَدِّمُ تَعَزُّ مَنْ لَّهُ اللَّفْظُ اور پہلے لایا مین اشارہ اوسکا کہ واسطے اوسکے لفظ ہے ف جہان اختلاف ہوتا ہے لفظو مین تو مراد اوسکے پہلے لاتا ہے جسکے لفظ حدیث کے روایت کیے ہین اگرچہ رتبے مین کم ہون جیسے ایک حدیث بخاری مین بھی آئی ہے اور ترمذی مین بھی اور لفظو مین فرق ہے اور اسنے ترمذی کے لفظ روایت کیے ہین تو ت پہلے لاویگا اور اگر لفظو مین اتفاق ہے تو ترتیب مذکور سے لاویگا ع وَاِنْ كَانَ الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهِ مَوْ لِيُعْلَمَ اَنَّهُ مَوْقُوفٌ لِمَا بَعْدَهُ مِنَ الْكُتُبِ وَذٰلِكَ قَلِيلٌ حَيْثُ عُدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى اَنِّي لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوزَ اِلَّا لِعَالِمٍ يَرْبَا بِنَفْسِهِ عَنِ التَّقْلِيدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيدِ اور اگر ہو حدیث موقوف لکھا مینے پہلے اشارہ اوسکے کے لفظ مو کا تو کہ جانا جاوے کہ تحقیق یہ حدیث موقوف ہے اون کتابو مین کہ جنکا اشارہ کیا ہے بعد لفظ مو کے یعنے اگرچہ اور ون مین مرفوع ہو لیکن انمین موقوف ہے اور یہ یعنے حدیث موقوف کا لانا کم ہے جہان کہین کہ نہ پائی گئی متصل یا جہان اختلاف کیا گیا ہے اوسمین باوجود اسکے تحقیق نہین کیے مینے یہ اشارے مگر واسطے اوس عالم کے کہ باز رکھتا ہے نفس اپنے کو تقلید سے یعنے بے پرواہے تقلید سے یا واسطے طالب علم کے کہ پہچانتا ہے صحیح کتابون کو اور مسندونکو ف مراد موقوف سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تک پہونچی ہو کہ فلانے صحابی وغیرہ نے یون کہا اور مراد متصل سے یہان حدیث مرفوع ہے یعنے جہان کہین حدیث مرفوع نہین پائی گئی یا پائی گئی ہے مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہے مرفوع غیر مرفوع کے ہونے مین تو اوس حدیث کی پہلی علامت کہ یہ رمز مو کی لکھی ہے اور مسندا ون کتابونکو کہتے ہین کہ جنمین سندین صحابیون کی ہون بغیر ترتیب ابوابون کی خلاف بخاری وغیرہ کے ع وَلَا فِي الْحَقِيقَةِ لَا احْتِيَاجَ اِلَيْهَا لِعُمُومِ النَّاسِ فَلْيَعْلَمُوا اَنِّي اَرْجُو اَنْ يَكُونَ جَمِيعُ مَا فِيهِ صَحِيحًا فَلْيَلْزَمُوا الْاِتِّبَاعَ مگر نہ بس حقیقت مین نہین احتیاج ہے طرف اشارونکے واسطے عام لوگون کے پس جاننا چاہیے کہ تحقیق مین امید رکھتا ہون یہ کہ ہووے سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہے صحیح یعنے ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس دور ہو شبہہ یعنے عام لوگون کے لیے کہ اسمین حدیث موضوع نہین ہے وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى هٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِيفُ مَالَمْ يَجْمَعْهُ

کہ دعا ہر حال خالی فائدے سے نہیں یا سبب قبولیت کی ہوتی ہے مراد بر آتی ہے یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود
میں توقف ہوتا ہے تو جزا اوسکی ہاتھ سے نہیں جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازوں جنت کی ہوتی ہے کہ آخرت میں
ذخیرہ رہتی ہے اور آخرت بہتر ہے دنیا سے فَاِنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی اسی لیے آیا ہے کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا ذخیرہ
کرتی ہے دنیا میں جب دیکھیں گے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہے کہیں گے کاشکے کوئی دعا ہماری دنیا میں نہ قبول
ہوتی تو آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ع فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ
مِنْ اَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ ت کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالی سے
کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد عافیت سے
یہ ہے کہ سلامتی ہو سب آفتوں اور بیماریوں اور بلاؤں ظاہری اور باطنی سے دین و دنیا میں کذا ذکرہ الفخر رحمہ لَا يَرُدُّ
الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ ت ق حب مس نہیں پھیرتے تقدیر معلق کو کوئی
چیز مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف مراد تقدیر
سے یہاں بری چیز ہے کہ جسکے اوترنے کو آدمی برا جانتا ہے پس جب توفیق دیا گیا دعا کی اللہ تعالی دور کر دیتا ہے
اوسکو یا آسان کر دیتا ہے پس بمنزلہ دور ہونیکے ہوتی ہے اور لفظ بر کا ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اوسکے طاعت ہیں کہ سب
عبادت کو شامل ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہے کہ ایمان لاوے
پس معنی حدیث کے دو ہیں ایک یہ کہ جب بر کیا عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی
عمر میں حقیقۃ ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالے نے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنے محو کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے اللہ رزق
اور اجل سے جو کچھ چاہتا ہے اور صورت کمی زیادتی کی کشاف میں یہ لکھی ہے کہ لوح محفوظ میں لکھا جاتا ہے کہ فلانا
شخص اگر حج کرے گا عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا ساٹھ برس کی پس اگر دونوں کیے عمر ساٹھ
برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی ع لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ
وَّالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مس طس نہیں فائدہ کرتا ڈر تقدیر سے یعنے ڈرنا اوترنے بلا کو کہ مقدر ہے دفع نہیں کرتا اور دعا نفع کرتی
ہے اوس بلا سے کہ اوترے یعنے دفع ہوتی ہے یا صبر آجاتا ہے اور اوس بلا سے کہ نہیں اوتری یعنے ارادہ اوترنے کا
رکھتی ہے اوسکو بھی دعا رد کرتی ہے یا آسان کر دیتی ہے اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہے ملتی ہے
اوس سے دعا بس لڑتے ہیں دونوں دن قیامت تک نقل کی یہ حاکم بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں ف

اپنے مین استغفار بہت ثُمَّ خَتَمْتُهُ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى فَاَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ يَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ پھر تمام کیا مینے اسکو ساتھ فضیلت درود کے اوپر سردار خلق کے اور رسول حق کے وہ جو راہ دکھائی اللہ تعالی نے بسبب اونکے گمراہی سے اور بینا کیا اندھے پن سے پس روشن کی راہ سیدھی اور نہ چھوڑی کسی کے لیے حجت رحمت خاص بھیجے اللہ اونپر اور سلام جبکہ یاد کرین اونکو یاد کرنے والے اور جبکہ غافل ہووین ذکر اونکے سے غافل **ف** مراد ہر وقت ہی اسلیے کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سے خالی نہین بعضے محدثین نے اس درود شریف کو افضل درودونکا لکھا ہے

فی فضل الدعاء

یہ حدیثین بیچ فضیلت دعا کے ہین **ف** معنی دعا کے ہین طلب کرنا ادنے کا اعلے سے کسی چیز کو بطور عاجزی اور مسکینی کے اور دعا کرنے کی بڑی فضیلت اور ثواب ہے اور اللہ تعالی نے کلام اللہ مین کتنی جگہہ دعا کرنے پر رغبت دلائی ہے اور بہت سی حدیثو مین بزرگی دعا کی آئی ہے اور حدیثون صحیح اور قول علمای معتبر کے سے مستحب ہونا دعا کا معلوم ہوتا ہے

ع قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ الْاٰيَةَ **مص عہ حب مس** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا وہی ہے بندگی پھر پڑھی یہ آیت اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو مجھسے ساری آیت پڑھی نقل کی یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور چارون نے یعنے ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے اور ابن حبان حاکم احمد نے **ف** اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے سوا کوئی چیز عبادت نہین یہ حصر مبالغہ فرمایا معنے یہ ہین کہ وہ عا بڑا رکن عبادت کا ہے جیساکہ اور جا فرمایا اَلْحَجُّ عَرَفَةُ یعنے بڑا رکن حج کا وقوف عرفے کا ہے اور ساری آیت یون ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ یعنے اور فرمایا رب تمھارے نے دعا کرو مجھسے تا قبول کرونمین دعا تمھاری تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے یعنے عا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر پس معلوم ہوا آیت سے کہ دعا باعث اجر اور ثواب کی ہوئی پس جو چیز ایسی ہووے عبادت ہے **فح** مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ **مص** جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے قبولیت کے نقل کی ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنے توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہے کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ **مس** کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے نقل کی یہ حاکم نے عت اس روایت مین بدلے ابواب الاجابہ کے ابواب الجنۃ آیا ہے اور ذکر نے روایتون مختلف مین اشارہ الطیف ہے

فضیلت دعا

کذا ذکرہی مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْصِبُ وَجْهَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰی فِیْ مَسْئَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهَا اِیَّاهُ اِمَّا اَنْ یُعَجِّلَهَا لَهُ وَاِمَّا اَنْ یَدَّخِرَهَا لَهُ ۔ نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے منہ اپنا واسطے خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ دیتا ہے اوسکو سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہے سوال اوسکو یعنے دنیا مین اوریا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہے اوسکو اوسکے لیے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنے آخرت مین بہت سا ثواب اوسکو دیگا یا بخشیگا کچھ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالے ضائع نہین کرتا اجر نیک کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہے عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہے اور بعضے چیز دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہے تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ کے پس لازم ہے بندے کو کہ قائم ہووے حق کی بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ دعا بندیکی قبول ہوتی ہے چنانچہ حاکم نے روایت کی ہے کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اپنے سامنے کھڑا کرکے پوچھیگا ای بندے میرے حکم کیا تھا مینے تجکو کہ دعا کر تو مجسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرون گا پس آیا تونے دعا کی تھی کہیگا ہان ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق نہین کی تونے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے آیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تونے کہ دور کرد ون غم تیرا کہ اوترا تھا تجھپر پس دور کردیا مینے تجسے پس عرض کریگا سچ ہے رب میرے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینے دعا تیری دنیا مین اسیطرح فلانے فلانے روز پھر دعا کی تھی تونے غم کے اوترنے پر کہ دور کرون اوسکو پس ندیکھا تونے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میرے پس فرماویگا ذخیرہ رکھین مینے تیرے لیے جنت مین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین اسیطرح اور حاجت کو پوچھکر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مومن نے نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکے کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہ اختصار ہے حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمہ اللہ نے اور شیخ فخر الدین رح نے لکھا ہے کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہے دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنا بر مصلحت کے کبھی دیتا ہے دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتا ہے آخرت کے لیے حاصل یہ کہ دعا بندگی ہے کہ وقت اوترنے بلا کے یا نزدیک خوف اوترنے کے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ نماز روزیکی حکم کیا گیا ہے جب وقت آوی **نظم** از دعا نبود مراد عاشقان + جز سخن گفتن بآن شیرین دہان + ای اخی دست از دعا کردن مدار + با قبول و با ردا و بیت چہ کار + گر اجابت کردشان فهو المراد + ورنہ با دیدار لقا آیند شاد +

اٹھتے ہیں یعنی کشتی کرتے ہیں یعنے دعا بلا کو نہیں اوترنے دیتی پس دعا سبب دفع بلا کی ہوتی ہے اور بچاتی ہے جیسے
سپر تیر کو روکتی ہے لڑائی میں ع لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ ت ق حب مس
نہیں کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنے عبادتوں قولی میں پس نماز و روزہ افضل ہا اسپر
نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغْضَبْ عَلَیْہِ ت مس جو کوئی
نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنے ساتھ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصہ ہوتا ہے اللہ اوسپر
نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف غصہ اسلیے ہوتا ہے کہ دعا محبوب چیز تھی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا نہ کی تکبر
متکبروں میں گنا گیا ع مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ مص جو کوئی نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہے
وہ اوسپر نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّہْلِکَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ حب مس
نہ تھکو یعنے کاہلی اور قصور نکرو دعا میں اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہیں ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی نقل کی ابن حبان حاکم
نے مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ت جسکو
خوش آئے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیوں اور غموں کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی کی حالت
میں نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ مومن کی شان سے یہ ہے کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطرار کے بخلاف کفار
فجار کے کہ جب آتی انکو سختی اور غم پہونچتی ہے دعا کرتے ہیں اور فراخی میں اسراف لاتے ہیں اور دعا چھوڑ دیتے ہیں
جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ
یعنے جب انعام کرتے ہیں ہم آدمی پر منہ پھیر لیتا اور دور کرلیتا ہے گردن اپنی اور جب پہونچتی ہے اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا
ہوتا ہے یعنے بہت دعا کرتا ہے ع اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس
دعا ہتھیار مومن کا ہے یعنے دور کرتا ہے اوس سے بلا آپ سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہے اور روشنی
آسمانوں کی اور زمین کی یعنی اوس سے تاریکیاں ظاہر باطن آسمان اور زمین والوں کی جاتی ہیں نقل کی یہ حاکم نے ف نماز
بھی اور [illegible] ستون دین کا فرمایا پس منافات نہیں ہے اسلیے کہ ایک چھت کے کئی ستون ہوتے ہیں اور نماز بھی
[illegible] ع اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُّبْتَلِیْنَ فَقَالَ اَمَا کَانَ ہٰؤُلَاءِ یَسْأَلُوْنَ اللّٰہَ
الْعَافِیَۃَ [illegible] پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھے کسی بلا میں پس فرمایا کیا نہیں تھے یہ یعنے
[illegible] مانگتے [illegible] سے عافیت دائم نقل کی یہ بزار نے ف اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ جسنے لازم
[illegible] بلا سے اور یعنے ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کی سے ہوتی ہے بلا اسپر

یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہے پھر زبانی چپکے کا اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتے ہین اوسکو
حفظہ یعنے فرشتے اعمال لکھنے والے ستر درجے افضل ہے اور وارد ہوا ہے کہ خیر الذکر الخفی جماعت بہتر یعنے ملائکہ مقربین
اور ارواح انبیا کی پس نہ دلیل ہوئی یہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ افضل ہین سب انبیا او ربشر سے اور آخر حدیث کا
یہ ہے کہ اگر کوئی نزدیکی ڈھونڈھے اور آوے طرف میرے ایک بالشت نزدیکی ڈھونڈھونین اور آوین طرف اوسکے ایک گز
اور اگر نزدیکی ڈھونڈھے ساتھہ میرے ایک گز نزدیکی ڈھونڈھون طرف اوسکے مقدار پھیلائی دونون ہاتھونکی اور اگر آوے
میرے پاس میانہ رو آؤنمین طرف اوسکے تیز رو حاصل یہ کہ بندہ اگر تھوڑیسی بھی رجوع ادھر کرتا ہے دہان سے
توجہ اور التفات اور رحمت اس سے زیادہ ہوتی ہے ع فحزرج اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکَاھَا عِنْدَ
مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا
عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ ت غ مس ل فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بہترین عملون تمھارے کے اور بہت پاکیزہ اونکے کے نزدیک بادشاہ
تمھارے کے اور ساتھہ بہت بلند اعمال کے درجون تمھارے مین یعنے جنت مین اور ساتھہ بہتر کے تمھارے
لیے خرچ کرنے سونے اور چاندی کے سے اور ساتھہ بہتر کے تمھارے لیے اس سے کہ ملو تم دشمنون اپنے سے یعنے کافرون
سے جہاد مین پس مارو تم گردنین اونکی یعنے مار ڈالو تم بعضے اونکی کو اور مارین وہ گردنین تمھاری یعنی سبکی یا بعضون
کی کہا اصحاب نے ہان خبر دیجیے فرمایا رسول خدا نے وہ ذکر اللہ کا ہے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے ف اچھا
ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سے ہے کہ تمام عبادات مالیہ اور بدنیہ شاقہ قسم خرچ کرنے سونے اور چاندی سے
اور لڑنے کفار سے وسیلے ہین طرف تقرب خدا تعالی کے اور ذکر مقصود اصلی ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَنَا جَلِیْسُ
مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنے مین ہمنشین اوسکا ہون جو یاد کرتا ہے مجکو پس ذکر خلاصہ عبادات و طاعات کا ہوا اور افضل
انواع ذکر کا قرآن شریف ہے چنانچہ فضیلت اوسکی اخیر کتاب مین آویگی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے
نہ ذکر سے جیسے کہ اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ یہ ذکر با معنی ہے اور سبب عمل کا ہے اور مشہور یہ ہے
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل عبادت لازمہ سے ہے کہ نفع اوسکا خاص کرنے والے کی ذات
پر ہو ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کے ہے اور ذکر اوس سے مستثنے ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ع ومختر مَا صَدَقَۃٌ
اَفْضَلَ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طس سین کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کے سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین ف صدقہ اوس مال
کو کہتے ہین جسکے دینے مین امید وار ثواب کا ہو اللہ تعالی سے اس حدیث مین تسلی ہے فقرای صابرین کو ع اِنَّ اللّٰہَ

ورکنند ز دل لذت آن بیشتر + بہر تقرب بکن بار دگر + اَلذِّکْرُ یہ بیان فضیلت ذکر کا ہے **ف** فضیلت ذکر کی ثابت ہے آیتون قرآن مجید کی سے مثل قول اللہ تعالی کے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ یعنے پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ خبر مجھے پونہچی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا بندون اپنے کو ایک چیز دی ہے مینے کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہ ہے فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سے نقل کیا ہے کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار تعالی مجکو یاد کرتا ہے یارون نے تعجب کیا اور پوچھا کیونکر جانتا ہے تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے اور شیخ علی متقی رحمۃ اللہ نے لکھا کہ ذکر یہ ہے کہ خلاصی پاوے غفلت اور نسیان سے ساتھ دوام حضور قلب کے ساتھ حق کے اور لیوے نام خدا تعالی کا ساتھ زبان و دل کے اور افضل یہ ہے کہ ذکر دل اور زبان سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو پس ساتھ دل کے افضل ہے ایسا ہی کہا نووی نے شرح مسلم مین اور برابر ہے کہ ذکر جلالہ کا یعنے اسم ذات کا یا صفت کا صفات الہی سے یا ایک حکم احکام اوسکے سے یا فعل کا افعال اوسکے سے پس متکلم ذاکر ہے اور فقیہ ذاکر ہے اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکر ہین اور متفکر عظمت اور جلال اوسکے مین ذاکر ہے **خم رح** یَقُوْلُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗٓ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ الْحَدِیْثَ **خم ت س ق** فرماتا ہے اللہ تعالی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اوسکے ہون یعنے ساتھ توفیق و رحمت اور مدد کے جب یاد کرتا ہے مجکو پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنے چپکے سے یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہے اوس سے فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے **ف** نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون یعنے معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اوسکے کے اور کرتا ہون اوس سے جو توقع رکھتا ہے مجسے مراد ہے رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کے خوف پر غالب رکھے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشیگا مجکو جیسے ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخمین لیجانے کا حکم فرماویگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا عرض کریگا ای رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنے بیفائدہ اور مراد چپکے سے ذکر قلبی ہے یا آہستہ پڑھنا زبان سے یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنے بغیر اطلاع حال اوسکے کے کسی مخلوق اپنی پر یا چپکے سے دونگا ثواب اوسکو آپ ہی کسی اور پر نہین سونپنے کا

قلب ذاکر کی ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسے کہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی ذکر کرنیوالا
اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنے والا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردہ کے ہے کہ اوسکو
زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا **شعر** زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ✤ زندہ آنست کہ با دوست وصالے دارد
ع وعن ابی ہریرۃ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُونَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ
السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ م ت ق نہین بیٹھتی ہے ایک قوم کہ یاد کرتی ہے اللہ تعالے
کو مگر کہ گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے یعنے وہ جو ذکر والون کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین اور ڈھانپ لیتی ہے اونکو رحمت
اور اوترتی ہے اون پر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہے اونکو اللہ بیچ اون لوگون کے کہ نزدیک اوسکے ہین نقل کی یہ مسلم
ترمذی ابن ماجہ نے **ف** سکینہ خاطر جمعی دل کی ہے کہ اوسکے سبب خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوی اللہ کی
دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھہ اللہ کے بہم پونہچتا ہی اور مراد اون لوگون سے کہ نزدیک اوسکے ہین فرشتے مقرب
ہین کہ جنھون نے کہا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کے وقت ای اللہ ایسے کو پیدا کرتا ہے تو کہ زمین مین
فساد اور خون ریزی کریگا اون سے بطور فخر کے فرماتا ہے اسلیے کہ با وجود موانع کے کہ نفس ہے اور شیطان اور
علائق نہین غافل رہتے اوسکے ذکر سے ع یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ
بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ت ق حب مس مص ابن ابی شیبۃ یعنے
عرض کیا ای رسول خدا کے تحقیق احکام اسلام کے تحقیق بہت غالب ہوتے ہین مجھپر پس خبر دو مجھکو ساتھہ ایسی چیز کے
کہ بھروسا کرون مین ساتھہ اوسکے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تر ذکر اللہ سے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** شرائع اسلام کے یعنے علامتین اسلام کی قسم نوافل سے کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم پر غالب ہوئی ہین یعنے متعدد ہوئی ہین اور اس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون سبکے کرنے سے اور متحیر
ہون پیشے کرنے مین کہ کون سی افضل ہے کہ اختیار کرون اور تری زبان کی کنایہ ہے سہولت اور آسانی اور روانی
زبان سے جیسے کہ خشکی زبان کی عبارت ہے رکنے اوسکے سے اور زبان سے یا زبان قلبی مراد ہے کیونکہ یہ زبان
ہمیشہ تر نہین رہ سکتی یا اسی زبان کو فرمایا مبالغۃً یا مراد بحسب طاقت کے ہو یا جمع دونون مین کہ دل و زبان
سے ہو طبیبی یہ فقہ علی تو ہے ع اٰخِرُ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ
قُلْتُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ حب طب کہا
معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی مینے اوسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنے وقت رخصت کے مین کو یہ تھا

مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا
هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا الحديث **خ م ت** تحقیق اللہ کے لیے
فرشتے ہین یعنی سوای حفظہ کے کہ مقصود اونکے حلقے ذکر کے ہین پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنے والونکو
یعنی تو کہ اونسے ملین اور دعا کرین اونکے لیے پس جب پاتے ہین بعضے اونکے ایک جماعت کو کہ یاد کرتے ہین اللہ عز وجل کو
بلاتے ہین آپسمین آؤ تم طرف حاجت اپنی کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گھیر لیتے ہین اون کو ساتھ
پرون اپنے کے آسمان دنیا تک فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نے **ف** باقی حدیث یہ ہے کہ جب
فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہے اون سے پروردگار عالم کا حال یہ کہ وہ بہت جانتا ہے اون کو
کیا کہتے ہین بندے میرے ملائکہ جواب مین عرض کرتے ہین کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجکو اور تعریف
کرتے ہین تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہین تجکو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے اونھون نے مجکو عرض
کرتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھا اونھون نے تجکو پس فرماتا ہے رب العزۃ کیا حال ہو اگر دیکھین مجکو کہتے ہین فرشتے
اگر دیکھین وہ تجکو ہووین وہ بہت کرنے والے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح
تیری پس فرماتا ہے اللہ پس کیا مانگتے ہین مجسے عرض کرتے ہین فرشتے مانگتے ہین تجسے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے
اونھون نے بہشت عرض کرتے ہین قسم ہے اللہ کی ای رب ہمارے نہین دیکھی ہے اونھون نے بہشت فرماتا ہے اللہ تعالی
پس کیا حال ہو اگر دیکھین وے بہشت عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوسپر حرص کرنے والے اور بہت
طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہے اللہ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے
پناہ مانگتے ہین دوزخ سے فرماتا ہے اللہ پس کیا دیکھا ہے اونھون نے اوسکو کہتے ہین فرشتے قسم ہے اللہ کی ای رب
نہین دیکھا اونھون نے اوسکو فرماتا ہے اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین اوسکو عرض کرتے ہین فرشتے اگر دیکھین
اوسکو ہوون بہت اوس سے بھاگنے والے اور بہت اوس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو
تحقیق مینے بخشدیے گناہ اونکے پس عرض کرتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے کہ فلانا شخص آ بیٹھا ہے ذکر کرنے والون مین
نہین ہے ذکر کرنے والا سوائے اسکے نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالی وہ بیٹھنے والے ہین کہ نہین
بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا مشکوۃ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ **خ**
م مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی اور اوس شخص کے کہ نہین یاد کرتا پروردگار
اپنے کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندے کے اور مردے کے ہے نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** حاصل یہ ہے کہ ذکر حیات

بعضے انبیا کو بھی دیوانہ کہتے تھے ع كَانَ يَأْمُرُ أَنْ يُرَاعِيَ التَّكْبِيرَ وَالتَّقْدِيسَ وَالتَّهْلِيلَ وَأَنْ يَعْقِدَ بِالْأَنَامِلِ قَالَ لَا هُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ د ت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم کرتے تھے یہ کہ نگہبانی کیجاوے تکبیر اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور یہ کہ گنی جاوے ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتھ اونگلیوں کے فرمایا اسلیے کہ تحقیق وہ پوچھے جاوینگے یعنے اعمال اونگلیوں والوں سے طلب گواہی کیجاویگی اور بولینگی یعنے اللہ گویائی بید اکریگا تا گواہی دین اپنے صاحب کے عمل پر نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے ف نگہبانی کیجاوین یعنی پڑھی جاوین ساتھ گنتی کے جیسے کہ آئی ہے حدیثوں مین مثل سو اور تینتیس وغیرہا کے بعد از نماز وغیرہ کے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مستحب ہے شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتھ اونگلیوں کے ع وَنَحْوَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ مص لازم کرو اپنے پر ای عورتو تسبیح اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور نہ غافل ہو ذکر سے پس بھولاے جاوگے رحمت سے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے ف نہین ہے مراد رغبت دلانی فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہے اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہ ہین کہ اگر چھوڑ دوگے ذکر کو باز رہوگے رحمت سے اور محروم رہوگے ثواب سے فرمایا اللہ تعالی نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيٰتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے اسیطرح آئین تیرے پاس آیتین ہماری پس بھلا دیا تو انکو اور اسیطرح آجکے دن بھولا یا جاویگا تو رحمت سے بسبب بھولنے ذکر کے ع رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهٖ س کہا ابن عمر نے دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ گنتے تھے تسبیح کو ساتھ دا ہنے ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ نسائی نے لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً د فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ قوم کے کہ یاد کرتے ہین اللہ کو بعد نماز فجر سے آفتاب کے نکلنے تک محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار شخص اولاد اسمعیل سے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے کہ یاد کرتے ہین اللہ تعالی کو نماز عصر سے آفتاب کے غروب ہونے تک محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کرون مین چار شخصون کو روایت کی یہ ابوداؤد نے ف اولاد حضرت اسمعیل سے اسلیے فرمایا کہ افضل عرب کے ہین اور حسب و نسب مین حضرت سے شرکت رکھتے ہین اور تخصیص ان دونون وقتون کی اسلیے ہے کہ فرشتے لکھنے والے اعمال کے جمع ہوتے ہین اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ العلی رحمہ اللہ

نقل کی یہ نسائی احمد ابن حبان نے ف اسی لیے فرماتے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کاش کے گونگا ہوتا من غیر ذکر خدا کے ع اِنَّ الْجَبَلَ یُنَادِی الْجَبَلَ بِاِسْمِہٖ اَیْ فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْحَدِیْثَ ط تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہے پہاڑ دوسرے کو ساتھ نام اوسکے کے یعنے جس نام سے مشہور ہے جیسے جبل احد وغیرہ ای فلانے یعنے نام لیتا ہے اوسکا کیا گذرا ہے تجھپر کوئی کہ یاد کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہے پہاڑ دوسرا ہاں گذرا ہے خوش ہوتا ہے پہاڑ پوچھنے والا فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہ طبرانی نے ف انس سے روایت ہے کہ اسیطرح ہر صبح و شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسرے ٹکڑے زمین سے پوچھتا ہے کہ آیا تجھپر کسی نے نماز پڑھی ہے یا ذکر کیا ہے جب وہ ٹکڑا کہتا ہے ہاں بزرگ جانتا ہے وہ ٹکڑا اوسکو اپنے پر اور جو بندہ ایک ٹکڑے زمین پر نماز پڑھتا ہے یا ذکر کرتا ہے وہ ٹکڑا اوسکے لیے گواہی دیگا روبرو پروردگار اوسکے کے اور روتا ہے اوسپر جس دن مرتا ہے ع اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ مس تحقیق اچھے بندے اللہ کے وہ ہین جو محافظت کرتے ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنے سایہ درختون اور دیوارون وغیرہ کے واسطے یاد اللہ تعالی کے نقل کی یہ حاکم نے ف یعنے ستارون کے چلنے اور نکلنے اور ڈوبنے کا انتظار کرتے ہین حاصل یہ ہے کہ اچھے بندے وہ ہین کہ ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول رہتے ہین اور ان چیزون پر پہچاننے وقتون کے لیے نگاہ رکھتے ہین ع لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا ط ی نہین حسرت کرینگے جنت والے مگر اوس ساعت پر کہ گذرے اونپر اور نہ یاد کیا اونھون نے اللہ تعالی کو اوسمین نقل کی یہ طبرانی ابن سنی نے ف یہ حسرت قیامت کے دن ہوگی پہلے داخل ہونے کے جنت مین اسلیے کہ بعد داخل ہونے کے حسرت کہان ہوگی سوا مین فراغت کے نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ چپکا رہا اوسمین پس کیا حال ہے اونکا جو مشغول رہتے ہین اوس ساعت مین لایعنے اور گناہ کی باتون مین مقصود یہ ہے کہ دنیا ہے ساعت کہ اسمین طاعت تا حاصل ہو توشہ واسطے روز قیامت ع اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ حب ا ص ی بہت کرو یاد اللہ کی یہانتک کہ کہین لوگ تو دیوانہ ہے نقل کی یہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نے ف یعنے کہین بعضے جاہل اور غافل اوسکے حق مین کہ دیوانہ ہے اسی لیے کہا ہے امام غزالی رحمتہ اللہ نے اگر ہوتے اصحاب ہمارے زمانے مین تو لوگ کہتے کہ یہ دیوانے ہین اور وہ کہتے لوگون کو یہ نہین ایمان لائے قیامت پر پس لائق ہے کہ لوگون کے کہنے پر خیال نکرے اور ذکر بہت کرتا رہے اور حقیقت مین بڑی بزرگی ہے اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوۃ کا کہ افضل بشر ہین ملا کہ احمق

فجر کی جماعت میں پھر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے اللہ کو یہانتک کہ نکلے آفتاب یعنی بقدر نیزے کے بلند ہو کہ کراہت کی نہ رہے پھر پڑھے نماز دو رکعت ہوتا ہے ثواب اوسکے لیے مانند ثواب حج کے یعنے بسبب قائم کرنے فرض کی جماعت اور مانند ثواب عمرہ کی پوری پورے پورے کے یعنے بسبب ادا کرنے اس سنت کی نقل کی یہ ترمذی نے اور طبرانی کی روایت مین بدلے کانت لہ کے آیا ہے پھرتا ہے ساتھ ثواب حج اور عمرہ کے **ف** بیٹھا ہوا یاد کرتا رہے یعنے ہمیشہ رہے اور حالت ذکر کے برابر ہے کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھے رہنا افضل ہے مگر کہ کوئی اور عبادت پیش آجاوے جیسے طواف کے لیے کھڑا ہو یا نماز جنازہ کے لیے یا حاضر ہونے مجلس درس کے لیے اوس صورت مین فضیلت بیٹھے رہنے کی جاتی رہتی ہے اور اس نماز کو نماز اشراق کہتے ہین اور اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ لازم نہین ہے کہ جہان نماز پڑھے وہین بیٹھا رہے بلکہ جائز ہے کہ جگہہ بدل کر صف مین سے جہان چاہے ذکر کے لیے بیٹھے اسلیے کہ مقصود اصلی مشغول رکھنا وقت کا ذکر مین ہے اگرچہ گھر مین ہو یا دوکان مین مگر جس جگہ نماز پڑھی ہے اور مسجد مین بیٹھنا افضل ہے **ع** ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ **رطس** یاد کرنے والا اللہ کا بیچ غفلت کرنیوالون کے یعنے اللہ کی یاد سے کہ مشغول ہون بیچ شہر مین بازار ونمین بیچ مرتبے صبر کرنے والے کے ہے یعنے غازی مجاہد کے ہے بیچ بھاگنے والون کے یعنے کفار کی لڑائی سے نقل کی یہ بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین **ف** اگرچہ بھاگنا جائز ہو تو بھی صبر کرنے کا بڑا درجہ ہے اِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ یعنے تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والون کے ہے **ع** مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِسًا وَّتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيْهِ إِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ **مس د ت حب اس** نہین کوئی قوم کہ بیٹھین ایک مجلس مین اور جدا ہو وین اوس سے اور نہ یاد کرین اللہ کو اوسمین مگر گویا کہ جدا ہووے مردار گدھے سے اور رہوگی یہ مجلس اونپر حسرت قیامت کے دن نقل کی یہ حاکم ابوداؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نے **ف** اس حدیث مین نفرت دلائی ہے غفلت سے اور رغبت دلائی ہے ذکر پر پس ذکر کرنے والے مشابہ ہونگے کھانے والے حلال کے اور تخصیص گدھے کی اسلیے ہے کہ برے حیوانات مین ہے خلاصہ یہ ہے کہ مجلس غفلت کی مانند گدھے مردے کے ہے اور جدا ہونا اوس سے مانند جدا ہونے کے ہے مردار سے **ع** وَمَا مَشٰى اَحَدٌ مَّمْشًى لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَّمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً **س حب** اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو اوسمین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر پر اپنے کہ نہ یاد کرے اللہ کو اوسمین مگر کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوسپر موجب حسرت کا

اور آئندہ کو بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ بعضون نے جنتان کے یہ بھی معنی کہے
ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنے حلقے ذکر کے اور دوسرے عقبے مین اور میوہ کھا وینے کہ واوسمین وہ چیز کہ سبب
ہووے حاصل ہونے باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید اور تہلیل سے اور بعضے شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ حلقے
ذکر کے مسجد مین مراد ہین اونھون نے حمل کیا ہے اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہ ہے فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جب گذرو تم باغون جنت پر چرو تم ابو ہریرہ نے کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابو ہریرہ نے کہا چرنا
اونکا کیا ہے فرمایا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ مگر ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اظہر یہ ہے
کہ یہان مطلق حلقے مراد ہین اور حلقے مسجد کے افضل ہوتے ہین اور نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ
جیسا ذکر مستحب ہے حلقے مین بیٹھنا ذکر کے لیے بھی مستحب ہے ع وفخرزم يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ
الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ فَقِيلَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب
طص فرماتا ہے اللہ غالب و بزرگ قریب ہے کہ جانینگے صاحب جمع کے یعنی قیامت والے اوس دن کہ کون ہین
صاحب بزرگی کے یعنے لائق اکرام کے کہ جن پر اللہ تعالی انعام و بخشش کریگا عرض کی صحابہ نے کون ہین صاحب
بزرگی کے ای رسول اللہ کے فرمایا صاحب جلسون ذکر کے مسجدون سے نقل کی یہ ابن حبان طبرانی ابو یعلی نے
ف من المساجد بیان ہے مجالس کا اور بعضے نسخون مین فی ہے بجای من کے یعنے وہ مجلس والے ذکر کے کہ واقع ہے
مسجد مین یعنے دنیا اور بازار کو ترک کرکے مشغول ہوے ہین ساتھ ذکر خدا کے مسجدونمین اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہے غیر مسجدون مین ع مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا لِقَلْبِهِ بَيْتَانِ فِي أَحَدِهِمَا الْمَلَكُ
وَفِي الْآخَرِ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهُ فِي قَلْبِهِ وَوَسْوَسَ
لَهُ مص نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطے دل اوسکے کے دو مکان ہین ایک مین اونمین سے فرشتہ ہے یعنے الہام
کرتا ہے اچھی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسرے مین شیطان ہے یعنے برے وسوسے اور غفلت ڈالتا ہے پس جب یاد
کرتا ہے اللہ کو یعنے بسبب الہام فرشتے کے پیچھے ہٹ جاتا ہے شیطان اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنے بسبب اعراض
کے الہام فرشتے کے سے رکھتا ہے شیطان منہ اپنا اوسکے دل مین اور وسوسے ڈالتا ہے اوسکے لیے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ
نے ف وسوسے ڈالتا ہے کہ باعث ہوتے ہین غفلت کے پس جب تک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہے شیطان
کا آدمی کے ساتھ ع رحمہ اللہ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ انْقَلَبَ بِأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ط جو کوئی نماز پڑھے

ع وفخر مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط ا م ص نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی
عمل کہ بہت نجات دینے والا ہوا اوسکو عذاب اللہ کے سے ذکر اللہ کے سے نقل کی یہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نے
ف یعنے ذکر کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانے کا یہ سب پر فضل ہے قَالُوْا
وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَهٗ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط عرض کیا صحابیون نے اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ
کی راہ مین مگر یہ کہ مارے ساتھ تلوار اپنی کے یہانتک کہ ٹوٹ جاوے تلوار فرمایا اسکو یعنے ولا الجہاد کو حتی ینقطع
تک تین بار نقل کی یہ طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سے اور جس جہاد مین ذکر بھی ہو نرے ذکر سے افضل ہوگا حاصل یہ کہ نرا ذکر افضل ہے اور نری عبادت
سے یعنی جو خالی ہو ذکر سے لیکن جب ذکر ملے گا ساتھ ایک عمل کے پس شک نہین کہ وہ افضل ہوگا نرے ذکر سے کذا
ذکر علی رح اور بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ اس سے معلوم
ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبے کو پہونچے تو بھی ذکر پر افضل نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نے
کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نے توجیہ سہل نقل
کی ہے وہ یہ ہے کہ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ بدل ہے جہاد سے اور کلمہ الا کا زائد ہے پس اس صورت مین حدیث
مخالف نہین ہونے کی ساتھ حدیث ابن عمر کے کہ بیہقی نے روایت کی ہے اور ساتھ حدیث اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ آخر تک کی اور ساتھ تمام حدیثون کے کہ دلالت رکھتی ہین اوپر فضیلت ذکر کے جہاد خاص پر فجر
لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِيْ حِجْرِهٖ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَاٰخَرُ يَذْكُرُ اللّٰهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ اَفْضَلَ ط اگر تحقیق ایک
آدمی ہو کہ گود مین اوسکی درہم ہون کہ بانٹتا ہو اونکو یعنے اور ذکر نہ کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنے
اور درہم نہ بانٹتا ہو تو ہوگا ذکر کرنے والا خالص واسطے اللہ کے افضل نقل کی یہ حدیث طبرانی نے ف اسلیے
کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوسکو یاد کرتا ہے اور اللہ کا یاد کرنا اپنے بندے کو افضل ہے ہر چیز سے
ع اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ ت
جب گذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کھاؤ کہا صحابیون نے اے رسول اللہ کے اور کیا ہین باغ جنت کے فرمایا
حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے ف معنے یہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتے ہون اللہ تعالی
کو ایک مکان مین پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو یا سنو ذکر اونکے متابعۃً اسلیے کہ وہ باغ جنت مین ہین اب بھی

کہ عرض کیا مینے کونسا عمل بہت پیارا ہے نزدیک اللہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مرے تو اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سے نقل کی یہ ابن حبان بزاز طبرانی نے ف تر ہو یعنے بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہے اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہے اور مدار اوسکا حسن خاتمہ پر ہے جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ نہین کوئی بندہ کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو پھر مرے اسی پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہے اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہے حاصل ہونے ذکر کا وقت مرنے کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُحْشَرُونَ یعنے جسطرح جیتے رہوگے اوسیطرح مروگے اور جسطرح مروگے اوسیطرح اوٹھائے جاوگے قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيْهِ تَوْبَةً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةَ بِالْعَلَانِيَةِ ط کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مینے یا رسول خدا کچھ نصیحت کر و مجھکو فرمایا لازم کر واوپر اپنے تقوی اللہ کا جبتک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھ کی ہو تو نے برائی یعنے گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے اوسمین یعنے بیچ حق اوس برائی کے یا برائی کے لیے توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نقل کی یہ طبرانی نے ف یہ عرض بھی وقت رخصت کے معاذ نے طرف یمن کی مگر ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرض اول حدیث سابق سے کی ہو اور تقوی یعنے پرہیزگاری حرام چیزو اور احتراز متابعت ہوا سے اور ارتکاب فواحش سے ہو اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکے کا ہے اور یہ کئی قسم پر ہے تقوی عوام کا یہ ہے کہ فرمان برداری احکام الہی کی کرے اور بچے منع چیزون سے اور تقوی خواص کا موافقت بندگی ہی ساتھہ پروردگار کے اوس چیز مین کہ مقدر ہے اوسکے حق مین حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ متقی وہ ہے جو اپنے لیے کسی سے سوای ایزد سبحانہ کے امید نیکی کی نرکھے اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت پتھر کے اشارہ ہے طرف مقام مشاہدے کے کہ ہر چیز دلیل ہے اوپر وحدانیت اللہ تعالی کے یعنے جو چیز دیکھی جائے کہ اوسکی قدرت کاملہ سے پیدا ہوئی ہے اور اسکا بنانے والا ایک ہے کوئی شریک اوسکا نہین اور اخیر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہے ویسی ہی توبہ کرے اگر گناہ پوشیدہ کیا تھا تو بھی پوشیدہ کرے اور اگر ظاہر کیا ہے توبہ بھی ظاہر کرے مستحب یون ہی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونے گناہ کے توبہ کرنی واجب ہے چنانچہ نووی سے منقول ہے کہ بعد گناہ کے بغیر ڈھیل کے توبہ کرنی واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کرے گا توبہ مین ایک گناہ اور اوسکے ترک کا لازم آویگا

دوڑتا ہوا یعنی تا اوسکو پکڑ لے یہانتک کہ جب آیا وہ قلعہ محکم پر پس بچایا جان اپنی کو اون دشمنون سے اسی طرح
بندہ نہین بچاتا ہے نفس اپنے کو شیطان سے مگر ساتھ ذکر اللہ تعالے کے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے
ف کہا میرک شاہ نے کہ باقی حدیث یحییٰ علیہ السلام کی بعد قول اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا کے یہ ہے وَاِنَّہٗ کَانَ
یُبْطِئُ بِھَا آخر تک اختصار کے لیے فقط معنی بیان ہوتے ہین اور تحقیق یحییٰ تھے کہ تاخیر کرتے تھے ساتھ اون
پانچ باتون کے پس کہا اون سے حضرت عیسے علیہ السلام نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا تجکو ساتھ پانچ باتون
کے تاکہ عمل کرے تو اونپر اور حکم کرے بنی اسرائیل کو کہ عمل کرین اوسپر پس یا یہ کہ حکم کرے تو اونکو اور یا یہ کہ حکم
کرون مین اونکو پس کہا یحییٰ نے کہ ڈرتا ہون مین اگر سبقت کرے تو مجہپر ساتھ باتون کے تو خفیف کیا جاؤنمین یا یہ کہ
عذاب کیا جاؤن مین پس جمع کیا یحییٰ نے لوگون کو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بیٹھے لوگ بلندی پر
پس کہا حضرت یحییٰ نے تحقیق اللہ تعالے نے حکم کیا ہے مجکو ساتھ پانچ باتون کے کہ عمل کرون مین اونپر
اول پانچ باتون کے یہہ کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کسی چیز کو پس تحقیق مثال
اوس شخص کی کہ شریک کرتا ہے ساتھ اللہ کے مانند مثال ایک آدمی کے ہے کہ خرید کیا اوسنے ایک غلام
خالص مال اپنے سے ساتھ سونے کے یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ کام میرا
پس کام کر اور ادا کر کمائی طرف میرے پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہے اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنے کے
پس کون ساتم مین کا خوش ہوتا ہی یہ کہ ہووے غلام اوسکا ایسا اور دوسری بات یہہ کہ تحقیق اللہ تعالی
نے حکم کیا تمکو ساتھ نماز کے پس جب پڑھو تم نماز پس نہ التفات کرو اور طرف پس تحقیق اللہ تعالے قائم
کرتا ہی مُنہ اپنا واسطے مُنہ بندے اپنے کے نماز اوسکی مین جبتک کہ نہ التفات کرے اور تیسرے یہ کہ
حکم کیا تمکو ساتھ روزہ کے پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت مین کہ ساتھ اوسکے ایک تھیلی ہووے کہ
اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتے ہین یا خوش کرتی ہے اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو روزے
بہت خوشبودار ہی نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سے اور چوتھے یہ کہ حکم کیا اللہ نے تمکو ساتھ صدقے
پس تحقیق یہ مانند مثال ایک آدمی کی ہے کہ قید کیا اوسکو دشمنون نے پس باندھے ہاتھ اوسکے طرف
گردن اوسکی کے اور آگے کیا اوسکو تو کہا رہن گردن اوسکی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتھ قلیل و
کثیر کے یعنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنے کا اور پانچوین یہ حکم کیا اللہ تعالے نے تمکو یہ کہ یاد کرو تم اللہ کو
فرمایا آخر تک یعنی جیسے متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مین حکم کرتا ہون

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ **مرت** قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ **وفی**

م قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خِفَافًا **ت**

آگے بڑھ گئے مفردون یعنے تنہا چلنے والے اور سبکبار کہا صحابہ نے کون ہین مفردون ای رسول اللہ کے

نقل کی یہ مسلم ترمذی نے یعنی سوال کی روایت کرنے مین دونون متفق ہین اور جواب مین مختلف فرمایا وہ مرد کہ یاد کرین

خدا کو بہت اور وہ عورتین کہ یاد کرین خدا کو بہت نقل کیا یہ جواب مسلم نے حضرت سے اور ترمذی نے یہ نقل کیا کہ فرمایا

مفردون وہ ہین کہ شیفتہ اور فریفتہ ہون اللہ کی یاد مین کہ دور کرے گا ذکر اون سے بوجھ اونکے یعنی گناہ پس آوینگے

قیامت کے دن ہلکے پھلکے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی

اعتبار کے لائق تنہائی نفس کی ہے اللہ کے ذکر کے لیے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہار جمدان پر کہ ایک

منزل مدینے سے ہے پہونچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے بعضے چھڑے ہو کر اورون سے پہلے وطن کو روانہ

ہوئے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا کہ گھر قریب پہونچا جلد چلو کہ بعضے چھڑے ہو کر آگے پہونچ گئے

صحابہ نے صفت مفردون کی پوچھی فرمایا حاصل اسکا یہ ہے کہ معنی ان مفردون کے ظاہر ہین اس سے کیا

سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو سبقت کرنے والے نیکیون کو کہ وہ وہ ہین کہ خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کی

ذکر کے لیے اور مراد کثرت سے مواظبت اور ہمیشگی ذکر پر ہے بغیر غفلت کے اور جو غفلت ہو بھی جاوے تو جلدی

کر کے مشغول ہووے اور ابن عباس نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے ساتھ ذکر کرنے کے نمازون کے

بعد اور صبح و شام سوتے بیٹھتے وغیرہا کے جس طرح منقول ہے حدیث شریف مین **ع ح**

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا

وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ

الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ کَذٰلِکَ الْعَبْدُ

لَا یُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی **ت حب ص** تحقیق اللہ تعالی نے

حکم کیا یحیی بیٹے زکریا کو ساتھ پانچ باتون کے یعنے توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ اور ذکر کے یہ کہ

عمل کرے ساتھ اونکے اور حکم کرے بنی اسرائیل کو یہ کہ عمل کرین ساتھ اونکے اور ذکر فرمایا حضرت نے

حدیث کو یعنے حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہانتک کہ کہا یحیی نے اور حکم کرتا ہون مین تمکو

یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنے والے کی مانند مثال ایک شخص کے ہے کہ نکلا دشمن پیچھے اوسکے

فِي الْاَكْلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ مرت اور وہ آداب دعا کے بچنا حرام سے ہے کھانے مین اور پینے مین اور پہننے مین اور کسب کرنے مین نقل کی یہ مسلم ترمذی نے ف یہ آداب شرط دعا کے ہین اور لفظ حدیث کے نہین مذکور ہوئے ہین بلکہ مطلب اور حاصل حدیث کا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تک فخ وَالْاِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مس اور خالص کرکے دعا کرنی واسطے اللہ تعالے کے نقل کی یہ حاکم نے ف یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نہ کرے اور ریا نہ کرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالے نے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتے ہین اللہ سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اللہ کے لیے دین کو یعنی دعا کو ع وَتَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهٗ عِنْدَ الشِّدَّةِ مرت د اور پہلے کرنا عمل اچھے کا یعنی دعا کی پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز صدقہ وغیرہما کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ اپنی نیکی یاد کرکے دعا کرے جیسا کہ قصہ غار والونکا مشہور ہی اور اس کتاب کے خاتمہ مین بھی مذکور ہے نقل کی یہ مسلم ترمذی ابو داود نے وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ ع حب مس ورتہرا یعنی میل کچیل سے اور پاکی یعنی نجاست سے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم نے وَالْوُضُوْءُ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ع وَالصَّلٰوةُ عہ حب مس اور آداب دعا سے ہی وضو کرنا یہ صحاح ستہ مین ہی اور منہ کرنا قبلے کی طرف یہ بھی صحاح ستہ مین ہی اور نماز پڑھنی نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم نے ف مراد یہ ہی کہ دعا کہ مانگنا ہی بعد نماز کے واقع ہو کہ نماز پہلے پڑھنے قبیلہ تقدیم عمل صالح سے ہی ع وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ عو اور بیٹھنا دو زانو نقل کی یہ ابو عوانہ نے وَالثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَوَّلًا وَاٰخِرًا ع اور تعریف کرنی اور حمد اللہ تعالے کے اول اور آخر دعا کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ دت مر حب مس اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسطرح یعنی اول آخر دعا کے نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَبَسْطُ الْيَدَيْنِ ت مس اور کھولنا دونون ہاتھون کا یعنی ہاتھ بند نرکھے نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف بنیۃ المصلی مین لکھا ہی کہ اگر ہاتھ کھلے نہین رکھ سکتا تو اسقدر کرے کہ ایک ہاتھ دوسرے پر نرکھے فخ وَرَفْعُهُمَا ع وَاَنْ يَكُوْنَ رَفْعُهُمَا حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ دا مس اور اوٹھانا دونون ہاتھون کا طرف آسمان کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور یہ کہ ہووے اوٹھانا دونون ہاتھون کا برابر مونڈھونکے نقل کی یہ ابو داود احمد حاکم نے ف اوٹھانا ہاتھونکا برابر سینے کے بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتھ اوٹھانے مین جو امر مشکل پیش آوے کذا ذکرہ الغزالی اور مطلق اوٹھانا ہاتھونکا مستحب ہین

انکو ساتھ پانچ باتون کے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو ساتھ اونکے یعنی ساتھ سننے اور اطاعت کرنے حاکم کے
اور ساتھ جہاد اور ہجرت کے اور جماعت کے پس تحقیق جو شخص جدا ہو جماعت سے بقدر ایک بالشت کے پس
تحقیق نکال ڈالے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جو شخص پکارے پکارنا جاہلیت کا پس
تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سے ہے پس عرض کیا ایک شخص نے اے رسول خدا کے اور اگرچہ نماز پڑھے
اور روزہ رکھے فرمایا اور اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس پکارو تم ساتھ پکارنے اللہ تعالے کے نام رکھا
اللہ نے تمہارا مسلمان مومن اے بندو اللہ کے یہ ترمذی مین ہے اور روایت کیا نسائی نے کہ اس سے
اور یہ جو فرمایا جو کوئی پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تھی کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل
فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہ ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر
نہ پکارو اور اور کسی کو مدد اوسکی بھی نہ کرنی چاہیے بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاو ع وسبید لیذکرن
اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الجنات العلی ص قسم ہے اللہ کی البتہ یاد کرتی ہے
اللہ کو ایک قوم دنیا مین اوپر بچھونون بچھے ہوے کے داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہ
ابو یعلی نے ف کہا مصنف نے یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بادشاہ اور امیر اور اہل دنیا جین والنکو
نہین منع کرتی حشمت اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالے کیسے اور وہ بھی ثواب دیے جاوینگے
ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالے جنات علی مین ع ان الذین لا تزال السنتھم رطبۃ من ذکر اللہ یدخلون
الجنۃ وھم یضحکون مو مص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ ہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی سے داخل ہونگے
بہشت مین اوس حال مین کہ وہ خوش ہونگے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے

اداب الدعاء

یہ ہین آداب دعا کے ف آداب جمع ادب کی ہے ادب اوسکو کہتے ہین کہ کرنا اوسکا اچھا ہو قول
مین اور فعل مین ع منہا ما یبلغ ان یکون رکنا وان یکون شرطا وان یکون غیر ذلک من ماموراتہ
ومنہیاتہ وغیرھا بعضے اون مین سے وہ ہین کہ پہونچتے ہین رکن کے درجے کو اور بعضے شرط ہین
اور بعضے ہین سواے اُن دونون قسمون کے حکمون سے یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئی سے یعنی
مکروہات اور سوا اسکے یعنی اوس چیز سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکی سے ف رکن اوسکو
کہتے ہین کہ ایک چیز اوسپر موقوف ہو اور وہ اوسکے اندر داخل ہو اور شرط کہتے ہین باہر کی چیز کو
جیسے کہ قیام قراءت وغیرہما رکن نماز کے ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین ع وھی تجنب الحرام

کی سے یَا رَبِّ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ کہا مولف نے کہ وسیلہ کرنا مستحبات سے ہے نخروع وَالصَّالِحِیْنَ
مِنْ عِبَادِہٖ خ اور وسیلہ کرے ساتھ نیکون کے یعنے سوائے انبیا کے صدیقون کا اور علما کا اور شہدا کا نقل کی یہ بخاری نے
ف صالح وہ ہے کہ قائم ہو ساتھ ادا کرنے کمال حق اللہ تعالے کے جیسے قائم ہوتا ہی ساتھ ادا کرنے حق بندون
کے ی وَخَفْضُ الصَّوْتِ ع اور پست کرنا آوازکا نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف یہ کمال ادب ہی کہ مولی
کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہے چپ کے پکارکے باتکو ایھا اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اس مضمون پر
دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپ کے اور بعضے سلف سے منقول ہی کہ چپ کے کرنی ستر درجہ
فضیلت رکھتی ہے پکار کر دعا کرنے پر ع ونحو وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ ع اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے نقل کی یہ صحاح
ستہ مین وَاخْتِیَارُ الْاَدْعِیَۃِ الصَّحِیْحَۃِ الْمَاْثُوْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَتْرُکْ حَاجَۃً
اِلٰی غَیْرِہٖ د س اور اختیار کرنا دعاؤن صحیح کا کہ روایت کی گئین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لیے کہ تحقیق انحضرت نے
نہین چھوڑی ہی کوئی حاجت یعنی بیچ باب دعا کے اور غیر دعا کے طرف غیر اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد ونسائی نے ف
اولے یہ ہی کہ وہ دعائین پڑھے جو سرور عالم سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین کہتے ہین ملا علی قاری کہ جمع کی ہین مین نے
وہ دعائین کہ منقول ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مفید کسی وقت اور حالت مین نہین نام رکھا مین نے
اوسکا حزب الاعظم وورد الافخم نہین شک ہے کہ وہ بہتر ہی اون دعاؤن سے کہ بعضے مشائخ کبار نے جمع کی ہین
مثل حزب البحر کے اور اسماے اربعینہ کے اور اوراد کبروہ کے اور زنیہ کے چہل اسماے دعاے سیفی اور اقداح
اور امثال انکے کہ نہین پہچانی جاتی ہے اصل انکی وَتَخَیُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ د اور اختیار کرنا جمع
کرنے والیون کا دعاسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی وہ دعائین اختیار کرے کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے
ہون اور معنی بہت شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا آتنا آخر آیت تک کی ع وَاَنْ یَّبْدَاَ بِنَفْسِہٖ
وَاَنْ یَّدْعُوَ لِوَالِدَیْہِ وَاِخْوَانِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ مر اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے اور یہ کہ دعا
کرے واسطے ماباپ اپنے کے اور بھائیون اپنے مؤمنین کے نقل کی یہ مسلم نے ف شروع کرے
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول دعا اپنے لیے کرے پھر جسکے لیے چاہے کرے مثل اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ کے وَاَنْ لَّا یَخُصَّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ اِنْ کَانَ اِمَامًا د ت ق اور یہ کہ نہ خاص کرے
نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہووے امام نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف یہ ادب
مستحبات سے ہے معنی یہ ہین کہ اگر امام لوگونکا دعا مین ہو مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی

اس لیے کہ نہیں مستحب ہر گز بیچ اوس چیز کے کہ وارد ہوئی ہو ساتھ اوسکے سنت پیغمبر کی پس نہیں اوٹھانا ہر مثل حالت
طواف مین ع وَكَشْفُهُمَا مو اور کھولنا دونوں ہاتھوں کا یعنی آستین وغیرہ سے یہ موقوف ہو ف
موقوف خطابی پر ہے کہ شارح حدیث سے ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہ کہ نہ موقوف صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتھ
کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنے تساہل سے نہیں ہی فحز وَالتَّاَدُّبُ م د ت س اور آداب پکڑنا نقل کی یہ مسلم
ابو داود ترمذی نسائی نے ف یعنے اپنے اخلاق پیدا کرے مثل سچ بولنے کے اور امانت اور سخاوت کے اور
سوا انکے کے ظاہر اور باطن قولاً اور فعلاً یا ادب کرے اگرچہ مخالف ہو فحز و ع وَالْخُشُوْعُ مو مص اور
فروتنی کرنی دل سے نقل کی یہ مو قا ابن ابی شیبہ نے ف مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرتا ہے
سکون ظاہر کو ع وَالتَّمَسْكُنُ مَعَ الْخُضُوْعِ ت اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتھ فروتنی تمام اعضا کے
نقل کی یہ ترمذی نے وَاَنْ لَا يَرْفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ م س اور یہ کہ نہ اوٹھاوے دعا کرنے والا آنکھ اپنی
آسمان کی طرف نقل کی یہ مسلم نسائی نے ف کہا مصنف نے کہ نماز کی حالت مین مراد ہے اور ملا علی قاری نے
لکھا ہر کہ مطلق نہ اوٹھاوے نماز مین ہو یا خارج نماز کے وَاَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ
الْعُلٰى حب مس اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالے سے ساتھ وسیلے نامون اوسکی کے کہ اچھے ہین اور صفتوں
اوسکی کے کہ بڑی ہین نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے ف مغایرة عطف تفسیری ہی اس لیے کہ اسماے حسنی شامل
ہین صفات کو یا بولے سے مراد اسماے علمی ہین اور دوسرے وصفی ع وَاَنْ يَّتَجَنَّبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهٗ خ اور یہ
کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے سجع کیسے نقل کی یہ بخاری نے ف یہ بھی عطف تفسیری سجع کا ہی
حاصل یہ ہے کہ تکلف کر کے قافیہ بندی منع ہی کہ حضور قلب سے باز رکھتا ہی اور اگر از خود مقتضاے طبیعت شگفتہ سے
قافیہ سجع ظاہر ہو مضائقہ نہیں خوب ہی جیسے دعاے سرور عالم مین ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ
وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ع وَاَنْ لَّا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّيَ بِالْاَنْغَامِ مصو اور یہ کہ نہ تکلف
کرے گانے کا ساتھ خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے نقل کی یہ موقوفاً یہ بھی خالی التسامح سے نہیں فحز وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهٖ خ ر مس اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالے کے ساتھ نبیوں اوسکے کے نقل کی یہ
بخاری بزار حاکم نے ف حدیث عمر کی سے کہ استسقے مین ہے وسیلہ ثابت کیا ہر یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ
بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ اور حدیث
عثمان بن حنیف کیسے کہ اندھے کے حال مین ہو وسیلہ معلوم ہوتا ہے اور ایسی ہی دعاے حضرت آدم علیہ السلام

تخصیص بعد تعمیم کے ہے اس لیے کہ قطع رحم گناہ مین داخل تھا پھر جدا بیان کیا زیادتی اہتمام کے لیے ع وَاَنْ
لَّا یَدْعُوَ بِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْہُ مس اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے نقل کی یہ نسائی
نے ف یعنی مثلاً لمبے قد والا دعا نہ کرے کہ ٹھنگنا ہو جاؤن اور سوا اسکے بہت چیزین ہین ع وَاَنْ
لَّا یَعْتَدِیَ فِی الدُّعَاءِ بِاَنْ یَّدْعُوَ بِمُسْتَحِیْلٍ اَوْ مَا فِیْ مَعْنَاہُ خ اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین
ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے
ہو نقل کی یہ بخاری نے ف بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلاً نہ دعا کرے آسمان کے اوپر جانیکی اور زمین کے
چڑھ جانیکی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنیکی دعا کرنی بھی بقبیلہ محال اور ما فی معناہ کیسے ہے اس لیے
کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے ع وَاَنْ لَّا یَتَحَجَّرَ خ د س ق اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو
نقل کی یہ بخاری ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف یعنے یون نہ کہے اے اللہ مجکو بخش میرے سوا کسی کو نہ بخش
اس کہنے مین اللہ کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہے ع وَاَنْ یَّسْاَلَ حَاجَاتِہٖ کُلَّھَا ت حب اور یہ
کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی نقل کی یہ ترمذی ابن حبان نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ مانگے
ایک تم مین سے پروردگار اپنے سے تمام حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے
اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی فخر وَتَاْمِیْنُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعِ خ م د س اور آمین کہنی
دعا کرنے والے کی اور سننے والے کے یعنی پیچھے فراغ کے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے ف حدیث
روایت کی گئی ہے کہ نہین جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضے دعا کرین اور بعضے آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ تعالے
دعا اونکی فخر وَمَسْحُ وَجْھِہٖ بِیَدَیْہِ بَعْدَ فَرَاغِہٖ د ت حب ق مس اور ملنا منہ
اپنے کا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند متکبرون کے پیچھے فراغت پانے دعا کے
نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نے ف ہاتھ پھیرتے ہین اس لیے کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھ پر
پہونچی ہے منہ پر پہونچے کہ اشرف اعضا ہے فخر وَاَنْ لَّا یَسْتَعْجِلَ بِاَنْ یَّسْتَبْطِئَ الْاِجَابَۃَ اَوْ یَقُوْلَ دَعَوْتُ
فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ خ م د س ق اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اسطرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا
نہ کہے کہ دعا کی مین نے پس نہ قبول کی گئی میرے لیے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف فرق
دونون مین یہ ہے کہ اول کہنا مقام امید مین ہے اور دوسرا مقام ناامیدی مین ع اٰدَابُ الذِّکْرِ
یہ ہین آداب ذکر کے کہ لازم اور مستحب ہے رعایت اونکی وقت ذکر کے قَالَ الْعُلَمَاءُ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَوْضِعُ

آمین کہتے رہیں جیسے کہ مذہب شافعی ہے پس اس صورت مین اگر اپنے نفس کو دعا مین خاص کرے تو خیانت ہے
لیکن جب سجدے مین یا تشہد مین اور غیر انکے مین امام اپنے نفس کے لیے دعا کرے تو خیانت نہین ہے چنانچہ ثابت ہوئی ہے
سرور عالم سے کذا فی المنیۃ اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور پیچھے مقتدیون کو بھی شریک کرلیا تو خاص کرنا اپنے
نفس کا نہوگا لیکن اگر یہی اپنے لیے ہی دعا کرتا رہے اثنائے دعا مین تخصیص ہوے یہ منع ہے کذا قال استاذی
وَاَنْ یَّسْاَلَ بِعَزْمٍ ع اور یہ کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یہ صحاح ستہ مین ہے ف یعنی دعا کرے
مثلاً اِغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ یعنی بخش مجکو اور دے مجکو اور نہ کہے اگر چاہے تو دے اور چاہے تو نہ دے ع وَاَنْ
یَّدْعُوْ بِرَغْبَۃٍ حب عو اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی ساتھ نہایت خواہش کے نہ بے پروائی سے
نقل کی یہ ابن حبان ابو عوانہ نے وَاَنْ یُّخْرِجَہٗ مِنْ قَلْبِہٖ بِجِدٍّ وَاجْتِہَادٍ وَاَنْ یُّحْضِرَ قَلْبَہٗ وَیُحْسِنَ رَجَاءَہٗ مس
اور یہ کہ نکالے دعا دل اپنے سے ساتھ کوشش اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے دل اپنے کو اور اچھی رکھے امید اپنی
نقل کی یہ حاکم نے ف لفظ حدیث کے یہ ہین اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ
دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کرکر ساتھ قبولیت کے اس لیے کہ اللہ تعالے نہین قبول
[illegible] دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون پر نہ کرے بلکہ نظر اوپر کرم اور رحمت پروردگار
[illegible] شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا ع وَاَنْ یُّکَرِّرَ
الدُّعَآءَ خ م اور یہ کہ مکرر کرے دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے وَاَقَلُّہٗ التَّثْلِیْثُ
د ی اور ادنے تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کی یہ ابو داؤد ابن سنی نے ف ابن مسعود سے روایت ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار
کذا فی فتح المبین وَاَنْ یُّلِحَّ فِیْہِ س مس عوا اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا مین نقل کی یہ نسائی حاکم ابو عوانہ نے ف
یعنی مداومت کرے اوس پر اور ایک دو بار پر اکتفا نہ کرے کہ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ
الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَآءِ یعنی تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والونکو دعا مین مز وَاَنْ لَّا یَدْعُوْ بِاِثْمٍ
وَّلَا قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ م ت اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے اور نہ کاٹنے ناتے کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے
ف ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ مین پڑے جیسے کہ دعا کرے یا اللہ خوب سے
[illegible] دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا نہ کرے کہ کمال بے ادبی ہے اور ساتھ
کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھسے جدائی ہوجاوے اور مین نہ سلوک کرون اوس سے اسکو

اور سستی کے ع وَلَا يَحْرِصُ عَلَى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ اور نہ حرص کرے اوپر حاصل کرنے بہت
ذکر کے بسبب جلدی کے ف کہ یہ باعث ہوتا ہے ادائے ذکر کو ساتھ غفلت کے اور یہ خلاف مطلوب کے
ہے اس لیے کہ مرغوب حضور ہے ساتھ محبوب کے ع فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبُّوْا اَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ پس واسطے اسکے یعنی واسطے تدبر اور سمجھنے اور نہ حرص کرنیکے دوست رکھا ہے عالمون نے یہ کہ دراز کرے آواز
اپنی ساتھ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ف دراز کرے آواز یعنی جہان مد جائز ہے مانند الف لا کے لیکن نہ زیادہ
کرے اوپر مقدار پانچ الف کے اور نہیں جائز ہے وقف اوپر لفظ آلہ کے کہ وہم دلاتا ہے کفر کا پھر جاننا چاہیے
کہ درازی ذکر سے چلانا نہیں سمجھا جاتا ہے کہ چلانا منع ہے اور تصریح کی ہے بعضے علما ہمارے نے کہ آواز بلند کرنی حرام
مسجد مین اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو ع وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوْعٍ وَاجِبًا كَانَ اَوْ مُسْتَحَبًّا لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى
يَتَلَفَّظَ بِهٖ وَيُسْمِعَ نَفْسَهٗ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہے ساتھ اوسکے شرع مین فرض ہو یا مستحب ہو نہیں اعتبار کیا
جاتا کچھ اوس سے یہانتک کہ بولے ساتھ اوسکے اور سناوے نفس اپنے کو ف یہ تمام حکم بیچ اوس
ذکر کے ہین کہ شارع نے حکم کیا ہے کہ پڑھا جاوے زبان سے جیسے قراءت نماز کی اور التحیات وغیرہ پس یہ معنی
نہیں ہین کہ جو یاد کرے اللہ کو دل مین بغیر بولنے زبان کے نہیں ہوتا ہے شرع مین معتبر اس لیے کہ ہمیشگی ذکر کی نہیں متصور
ہوتی بغیر دل لگے بلکہ ذکر دل کا افضل قسم ہے کہ وارد ہوا ہے خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ یعنی بہتر
ذکر ذکر خفی ہے اور بہتر رزق وہ ہے جو بقدر کفایت کے ہو ع وَاَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ اِلَّا فِيْمَا شُرِعَ لِغَيْرِهٖ
اور بہتر ذکر کا قرآن پڑھنا ہے مگر بیچ اوس جگہ کے کہ مشروع ہے ذکر ساتھ غیر قرآن کے ف وہان قرآن پڑھنا
بہتر نہیں مانند رکوع اور سجود کے کہ مشروع ہین وہان تسبیحات پس اس جگہ قرآن پڑھنا مکروہ ہے ع وَلَيْسَ فَضْلُ
الذِّكْرِ مُنْحَصِرًا فِي التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ بَلْ كُلُّ مُطِيْعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ فَهُوَ ذَاكِرٌ اور نہیں ہے
فضیلت ذکر کی منحصر بیچ کہنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ کے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے بلکہ جو تابعدار
واسطے اللہ تعالے کے ہے کسی کام مین پس وہ ذکر کرنے والا ہے یعنی حکمًا ف یہی مضمون سعد بن جبیر رحمہ اللہ
نے شعر مین لکھا ہے **شعر** ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ + ذکر آنست کہ و یاد کنی وقت گناہ **فخ** فَاِذَا وَاظَبَ
الْعَبْدُ عَلَى الْاَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِي الْاَحْوَالِ وَالْاَوْقَاتِ
الْمُخْتَلِفَةِ لَيْلًا وَنَهَارًا كَانَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ کہا ہے عالمون نے جب
ہمیشگی کرتا ہے بندہ اوپر ذکرون کے کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صبح کو اور شام کو اور بیچ حالتون

الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ نَظِیْفًا خَالِیًا کہا ہے عالمون حدیث کے نے لائق ہے یہ کہ ہووے جگہ کہ جس مین یاد
کرتا ہے اللہ تعالے کو پاکیزہ خالی ف پاکیزہ ہو کوڑے کرکٹ میل کچیل سے پس نجاست سے بطریق اولی پاک
چاہیے کہ اس مین تعظیم باریتعالے کی ہو اسی لیے مستحسن ہے کہ ذکر مکانون بزرگ مین کرے مانند مساجد وغیرہ کے
بلکہ چاہیے کہ مجلس ذکر کو ساتھ خوشبوئیون کے معطر کیے کہ محل حضور ملائکہ کا ہے اور خالی ہو ایسی چیزونسے کہ وسوسے
ڈالین پس تنبیہ ہے اسپر کہ دل کہ گھر رب کا ہے طاہر ہو نجاست محبت دنیا کی سے اور خالی ہو رہنے غیرون کیسے یعنی
خطرہ ماسوا اللہ کا دل مین نہ آوے ع وفخ وَاَنْ یَّکُوْنَ الذَّاکِرُ عَلٰی اَکْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَۃِ اور یہ کہ ہووے
ذکر کرنے والا اوپر کامل تر صفتون پہلی کے ف یعنی جو صفتین آداب دعا مین مذکور ہوئین مثل بچنے کے حرام
سے اور طہارت اور اخلاص اور باوضو ہونا اور دو زانو بیٹھنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کے ہے اور کامل تر اسلیے
کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہے وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے ع وَاَنْ یَّکُوْنَ فَمُہٗ نَظِیْفًا اور یہ
کہ ہووے منہ اوسکا پاک ف نجاست حقیقی سے اور نجاست حکمی سے مانند جھوٹ اور غیبت اور تمام بری
باتون سے ع وَاِنْ کَانَ فِیْهِ تَغَیُّرٌ اَزَالَہٗ بِالسِّوَاکِ اور اگر ہووے منہ مین تغیر بسبب چپ رہنے کے
یا کھانے موہنکے دور کرے اوسکو ساتھ سواک کے ف اور اگر تغیر دل مین ہو دور کرے اوسکو ساتھ توبہ کے
ع وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فِیْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ اور اگر ہو بیٹھا کسی جگہ متوجہ ہووے قبلے کی طرف ف
اسمین اشارہ ہے کہ چلتے کو قبلے کی طرف منہ کرنا شرط نہین اور چاہیے کہ ذکر کو موقوف بیٹھنے پر نہ رکھے اور اوسکی
یاد سے غافل نہ رہے خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو اور اگر کھڑا ہو یا کروٹ سے لیٹا ہو یا چت لیٹا ہو تو بھی روبقبلہ ہووے
کہ وارد ہوا ہے خَیْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَۃُ یعنے بہتر مجلس وہ ہے کہ بقبلہ ہے ع مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَکِیْنَۃٍ وَّوَقَارٍ فروتنی
کرنیوالا ہو یعنے دل سے ذلیل جاننے والا یعنے فروتنی ظاہر مین کرے اگرچہ دونو باتین بتکلف حاصل ہون ساتھ
آہستگی اور خاطر جمعی کی ف آنکھ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکھتی ہے کیونکہ اوس سے حواس ظاہر کے رک جاتے مین او
وہ باعث ہوتا ہے کھلنے حواس باطن کا شعر چشم بند و لب ببند و گوش بند * گر نہ بینی نور حق بر ما بخند * فخ وحضور قا
اور ساتھ حضور دل کے ف ذکر حضور دل سے افضل انواع ذکر کا ہے کہ مقصود ذکر سے حضور قلب ہی ہے ساتھ رب کے اگر
ذاکر غافل کو بھی ثواب ہوتا ہے ساتھ تفاوت مرتبے کے ع یَتَدَبَّرُ مَا یَذْکُرُ وَیَتَعَقَّلُ مَعْنَاهُ فکر کرے اور تامل کرے اوس چیز مین کہ ذ
کرتا ہے یعنے الفاظ ذکر مین اور سمجھے معنے اوسکے فَاِنْ جَهِلَ شَیْئًا یَتَبَیَّنُ مَعْنَاهُ پس اگر نہ جانے کچھ یعنے جو متعلق لغت اور اعرا
ہے تو تحقیق کرے معنے اوسکے ف اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ ذکر قلیل ساتھ حضور کے بہتر ہے ذکر کثیر سے ساتھ ج

تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہی کہ سوال کرے مجھسے تو دون مین اوسکو اور کون ہے کہ بخشش چاہے بخشون مین
اسیطرح صبح تک فرماتا ہی **فحز** وَجَوْفُهُ **د ت س مس طے س** اور درمیان تہائی رات آخر
کا یعنی شروع چھٹے حصے کا نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی الحاکم طبرانی بزار نے وَوَقْتُ السَّحَرِ **ع** اور وقت سحر کا
نقل کی یہ صحاح ستہ مین **ف** بعضون نے کہا کہ سحر کہتے ہین اوسوقت کو کہ صبح کے پہلے ہی اور بعضون نے چھٹے حصے
آخر کو کہا ہی بعضے مشائخ نے فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون بہشت کا کہ اللہ تعالے نے دنیا مین کہا ہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت
اہل اللہ پاتے ہین **شعر** ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ + از یمن دعاے شب و ورد سحری بود **فحز** وَسَاعَةُ
الْجُمُعَةِ اَرْجٰی ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ **م د** اور ساعت
جمعے کی بہت امید والی ان وقتونکی ہی یعنی سب وقتون مین سے ساعت جمعے مین امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت
ساعت جمعہ کا ہی بابین بیٹھنے امام سے منبر پر خطبے کے لیے تمام ہونے نماز تک نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہ ہے
کہ مراد بیٹھنے امام سے بیٹھنا امام کا ہی اول شروع خطبے کے اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال علی اور طیبی نے
بیٹھنے سے بیٹھنا درمیان دونون خطبون کے مراد کہا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعے کی یہ ہی وَمِنْ حِيْنِ تُقَامُ الصَّلٰوةُ
اِلَی السَّلَامِ مِنْهَا **ت ق** اور جسوقت سے کہ قائم کی جاوے نماز سلام تک نماز سے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ نے
وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُصَلِّيْ **خ م س ق** اور حال یہ کہ دعا کرنے والا کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ
نے **ف** ترجمہ ساری حدیث کا یون ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق جمعے مین ایک ساعت ہے
کہ نہین موافقت کرتا اوسکے مسلمان حال یہ کہ وہ کھڑا ہوا مانگتا ہو اللہ سے خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست
مبارک سے کہ قلیل فرماتے تھے ساعت **ع** وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْسِ **موت** اور کہا بعضون
نے پیچھے عصر کے غروب آفتاب تک نقل کی یہ موقوفًا ترمذی نے وَقِيْلَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ **د س**
مو طا د ت س مس اور کہا بعضون نے آخر ساعت دن جمعے کی نقل کی یہ ابو داؤد نسائی نے مرفوعًا
اور موقوفًا مالک ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نے وَقِيْلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقِيْلَ بَعْدَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ اور کہا بعضون نے بعد طلوع صبح صادق کے پہلے نکلنے آفتاب دن جمعے کے اور کہا بعضون نے
پیچھے نکلنے آفتاب کے وَذَهَبَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ اِلٰی اَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِيَسِيْرٍ اِلٰی ذِرَاعٍ
اور گئے ہین ابو ذر غفاری صحابی رضی اللہ عنہ طرف اسکے کہ تحقیق وہ ساعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کے ہے تھوڑا سا ایک ہاتھ
قُلْتُ وَالَّذِيْ اَعْتَقِدُهُ اَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ اِلٰی اَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ جَمْعًا

ہوں وقتوں مختلف سے رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنے والے مردوں سے خدا تعالی کو اور عورتوں بہت ذکر کرنے والیوں سے ف یعنی جس مرد عورت نے ذکروں نقل کیے گئے ہمیشگی کی ہووے گا ذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات سے کہ فضیلت اوسکی پہلے گذری اور اللہ تعالے نے اونکے حق مین فرمایا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا یعنی طیار کی اللہ نے اونکے لیے بخشش اور اجر بڑا ع وَيَنْبَغِيْ لِمَنْ كَانَ لَهٗ وِرْدٌ فِيْ وَقْتٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اَوْ عَقِيْبَ صَلٰوةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَفَاتَهٗ اَنْ يَّتَدَارَكَهٗ وَيَاْتِيَ بِهٖ اِذَا اَمْكَنَهٗ اور لائق ہے واسطے اوس شخص کے کہ ہوا وسکے لیے وظیفہ بیچ ایک وقت کے رات سے یا دن سے یا پیچھے نماز کے یا سوا اوسکے یعنی جمعے مین یا مہینے مین یا سال مین پس فوت کرے اوسکو یعنی بعذر یا بلا عذر تو لائق ہے کہ تدارک کرے اوسکا اور بجا لاوے اوسکو جبکہ ممکن ہوا اوسکو ف یعنی قادر ہوا وسپر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کے اور ظہر کے ادا کرے تو لکھا جاتا ہی گویا کہ رات ہی کو پڑھا تھا ع وَلَا يُهْمِلَهٗ بِاعْتِيَادِ الْمُلَازَمَةِ عَلَيْهِ كَلَا يَتَسَاهَلَ فِيْ قَضَائِهٖ اور نہ چھوڑے اوسکو بالکل تو کہ عادت پکڑے رہے ملازمت کی یعنی مداومت اور محافظت کی ورد پر اور سستی کرے بیچ قضا اوسکی کے اَوْقَاتُ الْاِجَابَةِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ت س ق مس یہ بیان ہے وقتوں مقبولیت دعا کا یعنی ان وقتوں مین دعا بسبب قبول ہوتی ہے اون مین سے ایک لیلۃ القدر ہے نقل کی ہے ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طرانی نے ایک قوم سے نقل کی ہے کہ اوس رات مین درخت سجدہ کرتے ہین اور اوس شب مین بیدار رہنے کا بڑا ثواب آیا ہے اور مدار رہنے کا معتبر جاگتے رہنا اکثر رات کا ہی یعنی آدھی رات سے زیادہ اور اگر ساری رات جاگے اور موجب ملال اور خلل کا ادای فرائض اور سنتون موکدہ مین ہو تو افضل ہے والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہی فخ وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت اور دن عرفے کا یعنی نوین تاریخ ذی حجہ کی نقل کی ہے ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ سر اور مہینہ رمضان کا نقل کی ہے بزار نے وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس اور رات جمعے کی نقل کی ہے ترمذی حاکم نے وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ د س ق حب مس اور دن جمعے کا نقل کی ہے ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط اور آدھی رات نقل کی ہے طبرانی نے الثَّانِيْ ا ص آدھی رات اخیر نقل کی ہے احمد ابو یعلی نے ف پس بسبب روایت اول کے ٹھیک آدھی رات وقت قبولیت کا ہے اور بسبب دوسری روایت کے تمام نصف اخیر فخ وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ا ص اور تہائی رات پہلی نقل کی ہے احمد ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ ا اور تہائی رات اخیر نقل کی ہے احمد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر شب جب اخیر تہائی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالے تنزل فرماتا ہی آسمان دنیا پر یعنی ساتھ رحمت اور فضل کے

مس نزدیک اذان کے واسطے نماز کے نقل کی یہ ابوداؤد حاکم نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دو چیزین ہین کہ رد نہین کی جاتین درگاہ عزت وکبریا سے ایک اون دو چیزون مین سے دعا ہی نزدیک اذان کے
فحز وَبَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ دت مس حب اور درمیان اذان اور تکبیر کے نقل کی یہ
ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان نے ف کہا میرک شاہ رحمہ اللہ نے کہ زیادہ کیا ترمذی نے کہ عرض کی صحابہ نے
پس کیا کہین ہم یارسول اللہ یعنے اذان اور تکبیر کے درمیان مین فرمایا سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنے
مانگو اللہ تعالے سے عافیت دنیا و آخرت مین اور عام ہے کہ دعا متصل اذان کے کرے یا فاصلے سے مگر بہتر یہی ہے
کہ متصل کرے ع فحز وَبَعْدَ الْحَيْعَلَتَيْنِ لِمَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ مس اور پیچھے حَيَّ عَلَى
الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے واسطے اوس شخص کے کہ اوترے اوس پر غم یا سختی نقل کی یہ حاکم نے ف کرب
کہتے ہین فکر اور غم سخت کو اور شدت کہتے ہین عذاب اور محنت کو اور احتمال رکھتا ہی کہ او شک راوی کا ہووے یعنے
حضرت نے لفظ کرب کا فرمایا شدت کا ع وَعِنْدَ الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حب طا مو طا اور نزدیک
صف جنگ کے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین نقل کی یہ ابن حبان طبرانی نے مرفوعًا اور موقوفًا مؤطا مین وَعِنْدَ الْتِحَامِ
الْحَرْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا د اور نزدیک ملنے لڑائی والون کی یعنے اونکے بعضونکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف
یعنی جب مسلمان کافرون پر حملہ کرکے ملجاوین اور زخم پر زخم لگنے لگین ع وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ ت س
اور پیچھے نمازون فرض کے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے ف کیونکہ وہ افضل وقت ہی اوس مین بہت امید قبولیت کی ہی
اور یہ وقت متصل فرض کے ہی بعد سلام کے اور اگر بعد سنتون معمولی کے اور ذکر ماثور کے مراد رکھین امید ہے کہ یہی حکم ہو فحز
ع وَفِي السُّجُوْدِ م د س اور بیچ سجدے کے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیچ حالت سجود کے بندہ پروردگار اپنے سے بہت نزدیک ہوتا ہے پس اوس وقت مین بہت دعا کرو
فحز وَعَقِيْبَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ت اور پیچھے پڑھنے قرآن کے نقل کی یہ ترمذی نے وَلَاسِيَّمَا الْخَتْمِ
طب مو مص اور خصوصًا پیچھے ختم قرآن کے یعنی اس وقت مین بہت امید قبولیت کی ہی نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعًا اور
موقوفًا ابن ابی شیبہ نے خُصُوْصًا مِنَ الْقَارِئِ ت ط خصوصًا پڑھنے والے سے یعنی دعا اوسکی بہت
قبولیت رکھتی ہی سننے والے سے نقل کی یہ ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس اور نزدیک
پینے پانی زمزم کے نقل کی یہ حاکم نے وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَيِّتِ م عه او نزدیک حاضر ہونے پاس ہوسے
کے یعنی قریب مرگ کے یا مردے کے نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین اوپر

بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا بَیَّنْتُہٗ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَوْضِعِ
کہا مصنف نے اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون مین یہ ہے کہ تحقیق وہ ساعت ہے وقت پڑھنے امام کے الحمد کو
جمعہ مین تا وقت کہنے امام کے آمین کو جمع کرنے کی درمیان حدیثون کے وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسا کہ
بیان کیا مین نے اوسکو بیچ غیر اس جگہ کے ف کہا فخر الدین نے کہ مصنف نے منیہ مین متن مین ثمن روایت کی ہین اور اون سے
یہ وقت ثابت کیا ہے اور کہا کہ مین نے اور غیر میرے نے جو کہ واقف ہوا ہی قول میرے پر تجربہ کیا ہی کہ دعا اوس وقت مین قبول
ہوتی ہے پھر مصنف واسطے ترجیح قول اول کی امام نووی سے تائید لایا اور کہا وَقَالَ النَّوَوِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَالصَّحِیْحُ
بَلِ الصَّوَابُ الَّذِیْ لَا یَجُوْزُ غَیْرُہٗ مَا ثَبَتَ فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ مِّنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اور کہا ہے
نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم مین اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب تر کہ درست نہین ہو سوا اوسکے وہ چیز ہو کہ ثابت ہوئی صحیح مسلم مین
حدیث ابی موسی اشعری سے ف کہ روایت کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحقیق وہ ساعت ہے درمیان بیٹھنے
امام کے خطبے کے لیے منبر پر اخیر نماز تک اور صحیح مقابلے مین ضعیف کے ہے اور صواب مقابلے مین خطا کے کذا ذکر
علی اور اعمال روز جمعہ کے یہ ہین کہ جماع کرے بی بی اپنی سے اور لبین لواوے اور ناخون کترواوے اور نہاوے
اور خوشبو لگاوے اور تیل ڈالے اور کنگھی کرے داڑھی مین اور جو کچھ میسر ہو للہ دیوے اور بعد زوال کے
نہا دھو وے مجلس مین قوم بانی کے اور مشغول ذکر اور دعا مین رہے غروب تک کہ بسبب صحیح قول کے ساعت قبولیت
دعا کی پیش غروب کے ہی اور بعد نماز جمعے کے ملاقات کرے بھائی مسلمانون سے اور عیادت کرے بیمارون کی اور
جنازے پر حاضر ہووے اور زیارت قبور کی کرے اور مجلس نکاح مین حاضر ہو اور طلب علم اور رزق کی کرے ساتھ کسب
حلال کے اور کہے سات بار شب جمعہ اور دن جمعے مین اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ اَمْسَیْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اور جو کوئی عادت کرتا ہے اوپر ترک جمعے کے بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہی منافق اوس کتاب مین کہ نہ محو کی جاتی ہے
اور نہ بدلی جاتی یعنی لوح محفوظ مین اور مہر کر دیتا ہی اللہ تعالے اوپر دل اوسکے کے اور نہین قبول کی جاتی ہے
طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا احادیث صحاح سے کذا فی [illegible] فی احوال الاجابة
بیچ بیان ان حالتون قبولیت دعا کا ف حال وصف ہے دعا کرنے والے کا اور وقت ظرف ہے واسطے دعا کرنے والے کے
پس ظاہر ہوا اس سے فرق درمیان اوقات الاجابة اور احوال الاجابة کے ع عِنْدَ [illegible] بالصلوٰۃ د

وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ مه اور بیٹا سلوک کرنے والا ساتھ ماں باپ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف بر یہ سے کہ سلوک کرے
اونسے اور حق اونکا ادا کرے اور رضا اونکی طلب کرے فحر وَالْمُسَافِرُ د س ق اور مسافر نقل کی یہ ابوداؤد بزار
ابن ماجہ نے ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج اور جہاد اور طلب علم کے اور احتمال ہے کہ مطلق مسافر مراد ہو ع
وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار جسوقت افطار کرے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے ف
یعنی افطار کے پہلے کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کے مراد رکھیں تو بھی جائز ہی فحر وَالْمُسْلِمُ لِاَخِيْهِ
بِظَهْرِ الْغَيْبِ مه د مص اور مسلمان کہ دعا کرے بھائی مسلمان اپنے کے لیے پیٹھ پیچھے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد و ابن ابی شیبہ نے
ف اسلیے کہ خالص ہوتی ہی ریا سے اور اگر اوسکے سامنے بھی دعا کرے اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل غائبانہ کے ہی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دعا مسلمان کی بھائی اپنے کے لیے غائبانہ مستجاب ہی نزدیک دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ متعین ہی
جب دعا کرتا ہی یہ بھائی اپنے کے لیے ساتھ نیکی کے تو کہتا ہی فرشتہ آمین اور تیرے لیے بھی حاصل ہو مانند اسکے فحر وَالْمُسْلِمُ
مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ مص اور مسلمان جبتک کہ نہ دعا کرے ساتھ ارادہ
ظلم کے کسی پر یا کاٹنے ناتے کے یا جبتک کہ نہ کہے دعا کی مین نے پس نہ قبولیت کیا گیا مین نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے
ف یعنے مسلمان کی دعا مقبول ہوتی ہے جبتک ظلم کے لیے اور قطع رحم کے لیے نہ کرے یا جبتک کہ نہ کہے دعا کی مین نے
نہ قبول کی گئی جب یہ کہتا ہے نہین قبول ہوتی ع اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاۤءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ
مِّنْهُمْ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ ا تحقیق واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے بندے آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سے ہر دن اور
ہر رات مین واسطے ہر بندے کے اون مین سے ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہ احمد نے وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا
دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ مس اور نام اللہ برتر کا
بہت بڑا وہ ہی جب دعا کیا جاوے اللہ ساتھ اوسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین
اور جب مانگا جاتا ہی ساتھ اوسکے دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجھکو تحقیق مین ہون ظلم کرنے والون سے نقل کی
یہ حاکم نے ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہی فرمایا کہ دعا سے یونس علیہ السلام کی یہی آیت تھی
ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا واسطے یونس ہی کی تھی خاصۃً یا سب مؤمنون کے لیے فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم قول اللہ تعالے کا
فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی یونس کو نجات دی ہمنے اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم مؤمنون کو
اور ظاہر یہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل لیلۃ القدر کے لیکن جمہور کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی
سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرط اسکے کہ اللہ کہے تو اور نہ ہو تیرے دل مین سوای اوسکے کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور

روایت کی دغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا یہ ہے کہ ابن عباس سے روایت کی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ملتزم ایک جگہ ہے کہ مقبول ہوتی ہے اوس مین دعا دعا نہین کرتا ہے اوس مین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی دعا اوسکی اور کہا ہر راوی نے راویون اس حدیث سے مصنف تک وقت روایت کے کہ قسم ہے خدا کی دعا نہ کی مین نے اللہ تعالی سے ہرگز مگر کہ قبول کی اللہ تعالے نے دعا میری **فخ** اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دُعَآؤُھُمْ یہ بیان ہے اون لوگون کا کہ قبول کی جاتی ہے دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہے اَلْمُضْطَرُّ **مع مرد** اون مین سے ایک بیچارہ ہے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نے **ف** یعنی غمزدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سواے اللہ تعالے کے نہووے شیخ داؤد کیانی رحمہ اللہ ایک بیمار کی عیادت کو گئے کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکھتا تھا اوسنے کہا اے شیخ دعا کرو میری شفا کے لیے شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہے تو اور دروازے قبولیت کے مضطر کی دعا کے لیے کھلے ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہے اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکو دوست رکھتا ہے **فخ** وَالْمَظْلُوْمُ **ع** اور مظلوم نقل کی یہ صحاح ستہ مین **ف** روایت کی ابو ہریرہ نے تین آدمی ہین کہ رد نہین کی جاتی دعا اونکی ایک اون مین سے مظلوم ہے اوٹھاتا ہے اللہ تعالے دعا مظلوم کی اوپر ابر کے اور قبول کرتا ہے اور کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تعالے قسم ہے مجھے اپنی بزرگی کی کہ مدد کرونگا مین تیری اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو **فخ** اور روایت کی ابن عمر نے کہ بچو تم مظلوم کی بددعا سے کہ وہ چڑھتی ہے آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہے **ع** وَاِنْ کَانَ فَاجِرًا **رمص** اور اگرچہ ہووے مظلوم گنہگار نقل کی یہ احمد بزاز ابن ابی شیبہ نے وَلَوْ کَانَ کَافِرًا **حب** اور اگرچہ ہووے مظلوم کافر نقل کی یہ ابن حبان احمد نے **ف** اختلاف کیا ہے علماے حنفیہ رحمہ اللہ نے کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہے یا نہین فتوی اسپر ہے کہ قبول ہوتی ہے جیسے کہ ذکر کیا برجندی نے اور تحقیق یہ ہے کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہے اور قول اللہ تعالے کا وَمَا دُعَآءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ بیان ہے حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگے کوئی نہین سنیگا **ع** وَالْوَالِدُ **د ت ق** اور باپ نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے **ف** یعنی باپ کہ بیٹے کے حق مین دعا کرے بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہے اور ماں کی دعا کا بھی یہی حکم ہے روایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین کہ دعا باپ کی اپنے بیٹے کے لیے مانند دعا نبی کے ہے امت اپنی کے لیے لفظ حدیث کے یہ ہین دُعَآءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ کَدُعَآءِ النَّبِیِّ لِاُمَّتِہٖ **ع** وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ **ت ق حب** اور بادشاہ عدل کرنے والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کرے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نے وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ **خ م ق** اور آدمی نیک بخت نقل کی یہ بخاری مسلم ابن ماجہ نے ... وہ ہے کہ حق بندگی کے اوسطرح ادا کرے جیسے کہ فرمایا ہے اور استقامت کرے اوسپر **فخ**

بیان جن لوگون کی دعا قبول ہوتی ہے

پیدا کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نے اور احمد اور
ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن
ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لیے رموز انکے اوپر لکھنے چاہییں اور ایک روایت مین
پہلی دعا مین زیادہ آیا ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ عہ حب مس اے زندہ ای تدبیر کرنیوالے جہان کے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم
احمد نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ د ت ق مص اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی ایک یہ اور معبود تمہارا معبود ایک ہے
نہین کوئی معبود مگر وہ ہی بخشنے والا مہربان اور دوسری آیت ابتدای سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ
زندہ ہی خبرگیری کرنیوالا جہان کا نقل کی یہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ فِیْ ثَلٰثِ
سُوَرٍ الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَطٰهٰ مس اور نام اللہ برتر کا بڑا تین سورتون مین ہی سورہ بقرہ اور آل عمران وطٰہٰ مین نقل کی
یہ حاکم نے قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا اَنَّهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّهُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ جَمْعًا
بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ کہا قاسم نے کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈھونڈھا مین نے ان سورتون کو پس پایا مین نے اون
سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے کہا مصنف نے کہتا ہون مین اور نزدیک میرے یہ ہی کہ تحقیق اسم
اعظم اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ واسطے جمع کرنیکے درمیان دونون حدیثون کے ف حدیث اسماء سے کہ متن مین
مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے اور حدیث ابوامامہ کی دلالت
کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی یعنے بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین اور اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ان سورتون مین
آیا ہی سورہ بقرہ اور آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورہ طٰہٰ مین اول مین اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ہی
اور آخر مین ہی وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ پس مصنف نے جمع کرنے اور توفیق دینے دونون حدیثون کے لیے
یہ نکالا کہ اسم اعظم اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہی فخ وَلِمَا رُوِّیْنَاهُ فِیْ کِتَابِ الدُّعَآءِ لِلْوَاحِدِیْ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ
عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ اور اختیار کرنا میرا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو واسطے اوس چیز کے ہے
کہ روایت کیے گئے ہم اوسکو بیچ کتاب الدعا کے تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبدالاعلی سے اور اللہ تعالی
بہت جانتا ہی یعنے وہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے وَالْقَاسِمُ هٰذَا
هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَةَ صَدُوْقٌ اور قاسم کہ ذکر کیا گیا وہ بیٹا عبدالرحمن کا ہی
کہ شامی تابعی یار ابوامامہ باہلی صحابی کا ہے سچا وَاَسْمَآءُ اللّٰهِ تَعَالَی الْحُسْنَی الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَآءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ

اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے سوال کیا رب العزۃ سے کہ تعلیم کرے اوسکو اسم اعظم پس دیکھا انھون نے
خواب مین کہ اسم اعظم یہ ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور بہت سے قول اولیاء اللہ کے
اسمین وارد ہوئے ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نے رسالہ علٰحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہے بسبب خوف درازی کتاب
کے اسپر اکتفا کرتا ہون کہ بعضے محققین نے کہا ہے کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہے یعنے اسمین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے
نقل کئے ہین آجاتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَآءِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا سَامِعُ
یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِكَ الْمُلْكِ یَا مَلِكُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیُّ
یَا ظَاهِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا كَرِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ وَیَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ
یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ع واسم اللہ تعالی الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی
بہ اجاب اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ
یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ حب مس ا اور نام اللہ برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوے اللہ ساتھ
اوسکے دیتا ہے اور جب دعا کی جاوے ساتھ اوسکے قبول کرتا ہے اس دعا مین ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
بوسیلہ اسکے کہ مین گواہی دیتا ہون یعنے یقین کرتا ہون کہ تحقیق توہی ہے اللہ نہین کوئی
معبود ہے وہ ایسا کہ نہین جنا یا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ابن حبان
الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ
اَنْتَ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِهٖ مص یا اسم اعظم یون آیا ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلہ اسکے
کہ توہی ہے اللہ نہایت بےپروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کے ہین نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے واسم اللہ
تعالی العظیم حب مس لاعطوا مص الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ عه حب مس ا مص اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیجاوے
اللہ ساتھ اوسکے قبول کرتا ہے اور جب مانگا جاوے ساتھ اوسکے دیتا ہے اس دعا مین ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
بوسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہے سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہے تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہے بہت دینے والا

اوسی کو سوپنے کہ نعمت دینے والا وہی ہے اور اوسکے غیر سے مدد نہ ڈہونڈہے اور دفع کرنے بُری چیز مین سعی کرے اور حتی المقدور حاجت محتاجون کی برلاوے بلا غرض اور بغیر عوض خاصیت جو کوئی بعد نماز کے کہا اَلرَّحِیْمُ حق تعالی غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکے دل سے اوٹہالے اور جو کوئی ہر روز سو بار اَلرَّحِیْمُ کہے تمام خلق اسپر مہربان و مشفق ہو اَلْمَلِكُ بادشاہ حقیقی کہ ملک دوجہان کا اوسکے قبضہ قدرت مین ہے اور وہ بے نیاز ہے سب سے اور سب اوسکے محتاج پس بندے نے جب یہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سے کرے اور واجب ہے کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور ظاہر نکرے احتیاج اپنی انسے اور ڈر اور امید نرکہے انسے اور تصرف کرے ملک نفس اور دل اور قالب اپنے مین اور مالک ہووے اعضا اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے انکو طاعت حق پر اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود کا ہووے بعضے مشایخ سے کسی نے وصیت چاہی فرمایا بادشاہ دنیا اور آخرت کا ہو یعنے قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سے اس لیے کہ بادشاہی اور ملک رانی آزادی اور بے نیازی مین ہے خاصیت جو کوئی اس اسم کو ساتہ اسم اَلْقُدُّوْسُ ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالی اوسکے ملک کو قائم و دائم رکہیگا و الا نفس اوسکا مطیع و فرمانبردار اوسکا ہوگا اور اگر واسطے عزت و حرمت کے پڑہے مجرب ہے اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون سے اور نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ پاک کرے علم کو خیالون سے اور ارادون کو خطون بشریت سے خاصیت جو کوئی ہر روز نزدیک زوال کے پڑہے دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتہ اسم اَلسُّبُّوْحُ کے اوپر ٹکڑے روٹی کے لکہکر کہاوے بصفت فرشتے کے ہو اور واسطے پناہ حاصل ہونیکے دشمنون سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے پڑہے اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر تین سو انیس بار شیرینی پر پڑہ کر دشمن کو دیوے مہربان ہو جاوے اَلسَّلَامُ سلامت اور بے عیب نصیب بندے کا یہ ہے کہ بے عیب ہووے اخلاق بُرے سے اور کامون ناکارہ سے خاصیت جو کوئی اس اسم کو ایک سو پندرہ بار بیمار پر پڑہے حق تعالی صحت و شفا اوسے عطا کرے اور اگر مداومت کرے اسپر خوف سے نڈر ہو اَلْمُؤْمِنُ امان دینے والا خلق کو آفتون سے دنیا اور آخرت مین نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ امن مین رکہے خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سے خاصیت جو کوئی اس اسم کو پڑہے یا اپنے ساتہ رکہے حق تعالی اسکو شر شیطان سے نڈر رکہے اور کوئی اسپر قدرت نہ پاوے اور ظاہر و باطن اوسکا حق تعالی کی امان مین ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑہے خلق مطیع اور منقاد اسکی ہو اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان ہر چیز کا ساتہ کمال قدرت کے اور مطلع خلق پر ساتہ ذرون اور اجلون کے نصیب بندے کا یہ ہے کہ مراقب اور محافظ اپنے دل مین اور مطلع ہو اوپر احوال و اسرار اسکے اور غالب ہووے اوپر اوصاف

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مر ت س ق مس حب لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ
اورنام اللہ برتر کے اچھے وہ جو حکم کیے گئے ہین ہم ساتہ پکارنے اللہ تعالی کے ساتہ اونکے ننانوی ۹۹ نام ہین
جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہووے بہشت مین نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے
نہ یاد کریگا اونکو کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** حکم کیے گئے ہین ہم یعنی اس آیہ مین
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی اللہ کے لیے نام ہین اچھے پس پکارو اوسکو ساتہ اونکے اور کہا مصنف نے
کہ اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ معنی احصاہا کے پس کہا بخاری وغیرہ نے اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکے یاد کیا ہی
چنانچہ بعضی روایات مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نے کہا ہی پڑہا اونکو یا ایمان لایا معانی جانے اونکے اور
عمل معانی اونکے پر کیا اور بعضون نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اس لیے کہ قرآن مین یہ سب نام موجود ہین اور
اس حدیث مین حصر اسمای حسنی کا ننانوی پر نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہ
ان نامون کے ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایکہزار نام اللہ تعالی کے ہین کہ سوای اوسکے کوئی نہین جانتا اور
ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتے ہین سوای اونکے کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اونمین سے
تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین اونمین سے ننانوین لوگو پر
ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سے منقول ہی کہ ڈہونڈہے مین نے اسمای باریتعالی کے
قرآن مین ایک سو تیرہ نام پائی مینے ولیکن بعضی مکرر تہے مثل غافر اور غفور اور غفار کے اور مانند انکے پس بعد
منہا کرنے مکررات کے ننانوی باقی رہے **ع و فح** هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی
معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہ نام غیر خدای تعالی پر اطلاق نہین کرسکتے ہین
نہ حقیقۃً نہ مجازاً اور اور نام اطلاق کرتے ہین اگرچہ مجاز ہو وین پس یہ بزرگتر سب نامونکا ہوا اور معانی تمام نامون کے
چاہیے کہ متصف ہووے بندہ ساتہ اونکے یعنے وہ خصلتین اپنے مین حاصل کرے چنانچہ نصیب بندہ کہ شرح
اونکی بیان ہوگی اور یہ نام تعلق کیلیے ہی نہ تخلق یعنے خلق پکڑنیکے لیے اور نصیب بندی کا اس نام سے تالہ ہی یعنی لگاؤ
کرے اوس سے مثل لگاؤ بچے کے ساتہ مانکے کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکہے اور التفات سوا اوسکے نہ کرے
اور امید ساتہ غیر اوسکی نہ کہے اور نہ غیر اوسکے ڈرے خاصیت جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہو
اور جو کوئی اس اسم کو بعد نماز کے سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بخشنے والا مہربان
نصیب بندیکا ان دونون نامون سے یہ ہی کہ مہربان خلق پر ہو اور سبہو پر نظر ساتہ عین رحمت کے ڈالے اور سب کام اپنے

اَلْغَفَّارُ بخشنے والا گناہ بندوں کا اور ڈہانکنے والا عیبوں اونکے کا نصیب بندے کا ظاہر ہی خاصیت جو کوئی بعد نماز عصر کے سو بار کہے یَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِی حق تعالی اوسکے تئین جملہ بخشے ہیوں سے گردانتا ہے اَلْقَهَّارُ غالب کہ تمام عالم نیچے قدرت اوسکے عاجز اور مغلوب ہین نصیب بندے کا یہ ہی کہ غالب ہووے بڑے دشمنوں پر کہ نفس اور شیطان ہین خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حق تعالی محبت دنیا کی دل اوسکے سے اوٹھا دیتا ہے اور خاتمہ اوسکا ساتھ خیر کے کرتا ہی اور محبت اور شوق حق تعالی بیچ دل اوسکے پیدا کرتا ہے اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا بغیر عوض کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ خرچ کرے جان و مال اپنی اللہ کیلیے بغرض و بعوض خاصیت جو کوئی فقر اور فاقے بیچ رنج کے ہووے اس اسم پر مداومت کرے حق تعالی اوسکے تئین ایسی نجات دیتا بخشتا ہی کہ حیران رہتا ہی اور جو کوئی لکہتا ہی اور پاس اپنے رکہتا ہی ویسا ہی ہوتا ہے اور اگر بعد نماز چاشت کے آیت سجدہ کی تئین پڑہے اور بیچ سجدے کے رکہے اور سات بار کہے خلقت سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو بیچ رات کے درمیان صحن گہر کے یا مسجد کے تین بار سجدہ کرے اور ہاتہ اوٹہا کر سو بار کہے حاجت اوسکی روا ہوتی ہی اَلرَّزَّاقُ روزی پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا روزی کا مخلوقات کو نصیب بندے کا یہ ہی کہ نفع پہونچاوے خلق کو ساتہ رزقوں روحانی اور جسمانی کے خاصیت جو کوئی پہلے فجر کے بعد طلوع صبح صادق کے بیچ چاروں کونے گہر اپنے کے بیچ ہر کونے کے دس بار کہے ہرگز اوس جا ضعف اور مفلسی نہ ہووے چاہیے کہ کونے داہنے سے شروع کرے اور منہ قبلے کیطرف سے نہ پہیرے اَلْفَتَّاحُ کہولنے والا دروازوں رزق اور رحمت کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ کہولے مشکلات خلق کے خاصیت جو کوئی بعد نماز فجر کے دونوں ہاتہ اوپر سینے کے رکہے اور ستر بار کہے زنگ دل اوسکے سے جاتا رہے اور نور اور صفائی ارزانی ہووے اَلْعَلِیْمُ جاننیوالا پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندے کا یہ ہی کہ ساتہ ندا سے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے مشغول ہو کر آرزو مند کثرت علم کا ہووے خاصیت جو کوئی اس اسم کے تئین بہت کہے حق تعالی اوسکے تئین معرفت اپنی ارزانی کرے اور جو کوئی بعد اذکار کے سو بار کہے یَا عَالِمَ الْغَیْبِ حق تعالی اوسکے تئین اہل کشف کرے اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندوں کا اور قبض کرنیوالا روح اونکی کا خاصیت جو کوئی اسم اَلْقَابِضُ کے تئین چالیس روز اوپر چار نوالونکے لکہے اور کہالے عذاب قبر اور بہوک سے امن میں ہووے اور جو کوئی اسم اَلْبَاسِطُ کے تئین وقت سحر کے ہاتہ اوٹہائے رکہے اور بیچ دل کے دس بار پڑہے اور ہاتہ اوپر منہ کے لاکہے ہرگز حاجتمند اسکا نہ ہووے کہ کسی سے کچہ چاہے اَلْبَاسِطُ فراخ کرنیوالا روزی کا یا دل بندوں کا نصیب بندے کا ان دونوں اسموں سے یہ ہی کہ تنگ کرے دل بندوں کا ساتہ خوف الہی کے اور فراخ کرے ساتہ بیان وسعت رحمت اور فضل لامتناہی کے اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ پست کرنیوالا کافروں کا قرب اپنے سے اور اوٹہانیوالا مومنوں کا نزدیک اپنے

اپنے کے خاصیت جو کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک سو پندرہ بار پڑہے اوپر باطنون اور غیبون کے مطلع ہو اور
اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے اَلْعَزِیْزُ غالب سب مین اور ہیمتا کہ کوئی اوسپر غلبہ نپاوے نصیب بندے کا
یہ ہے کہ غالب ہووے نفس اور ہوا اور شیطان پر اور آبرو ریزی اپنی بسبب طمع اور سوال اور مذلت اہل دنیا کی دروازے پر
نکرے اور حاجت اپنی اللہ تعالی کے سوا اور کسی سے اظہار نکرے اور بےمثل ہووے علم اور عمل اور عرفان مین خاصیت
جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اس اسم کو پڑہے کسی کا محتاج نہو اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین
عجیب وغریب لکھی ہین اَلْجَبَّارُ درست کرنیوالا کامون بگڑے ہوئیکا اور بزرگ کہ ادراک کسی کا گرد گھیرنے بزرگی
اوسکیکے نہین پہرتا نصیب بندے کا اس سے یہ ہے کہ نقصانون نفس اپنے کو ساتہ حاصل کرنے کمال اور فضائل کے درست کرے
اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتہ لازم کرنے تقوے اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے خاصیت جو کوئی
بعد مسبعات عشر کے اکیس بار یہ اسم پڑہے شر ظالمون سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت اور بدگوئی خلق
کیسے نڈر اور امان مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹہی پر نقش کرکے لکہے ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے
دل مین قرار پکڑے اَلْمُتَکَبِّرُ بزرگ اور بے نیاز خاص و عام سے اور بہتر اس سے کہ پاوے قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب
بندے کا یہ ہے کہ تمام چیزونکو سوای وصول کے جناب پاک اللہ تعالی کی مین اور سوای اسباب وصول کے شہوات دنیا سے
بلکہ مستلذات آخرت کو بہی چہوٹا اور حقیر جانے اور دنیا اور اہل دنیا کی زخارف اور شہوات کیلیے سر نہ جہکاوے اور
قدر نہ جانے بسبب علو شان انسانیت اور رفعت مرتبے دین کے نہ بسبب بزرگ جاننے نفس کے اور تکبر ذات اپنی کے
خاصیت اگر اس اسم کو بیچ بستر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑہے حق تعالی اسکو فرزند خلف اور پرہیزگار
عطا فرماوے اور اگر ابتدای ہر کار مین بہت کہے مراد کو پہونچے اَلْخَالِقُ اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے
اَلْبَارِئُ پیدا کرنیوالا خلق کا اَلْمُصَوِّرُ صورت اور ہیئت دینے والا مخلوق کا نصیب بندے کا تینون نامون سے بعضون نے
یہ کہا ہے کہ جب ادای وظائف سے فارغ ہو تو کچہ کسب اور کام کرے کہ اوس سے وجہ معیشت کی اپنے لیے پیدا کرے خصوصا
وہ کسب اور کام کہ اثر اوسکا بعد موت کے باقی رہے اور لوگونکو اوس سے فائدہ پہونچے مثلا کلام اللہ لکہا جاوے وغیر ذلک
خاصیت جو کوئی اسم اَلْخَالِقُ پر ملازمت کرے حق تعالی فرشتہ پیدا کرے تا اوسے عبادت کرے روز قیامت تک
اور دل اور منہ اسکا روشن و نورانی کردے اور جو کوئی ہفتے مین سو بار اسم اَلْبَارِئُ پڑہے حق تعالی اوسکو قبر مین چہوڑکے
اور روح اوسکی قدس کیطرف لیجاوے اور جسکی بی بی بانجہ ہو سات روز روزہ رکہے اور نزدیک افطار کے اکیس بار اسم
اَلْمُصَوِّرُ کو پڑہے اور پانی پر دم کرکے پلاوے بی بی اوسکی حاملہ ہووے اور فرزند نیک تولد ہووے بفرمان حق تعالی

دین و دنیا کے خبردار و باریک بین ہووے ۲۴ خاصیت جو کوئی بیچ ہاتہ نفس کے گرفتار ہووے اس اسم کے تئین بہت کہے
چہٹکارا پاوے اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنیوالا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہ ہی کہ تحمل کرے ایذای بدبختون پر اور وقار کر
ساتہ عذاب زیردستون کے ۲۵ خاصیت جو کوئی اس اسم کو اوپر ایک ورق کے لکہے یعنے کاغذ پر اور دہووے اور پانی
اوسکے تئین اوپر کہیتی اپنی کے چہڑکے حق تعالی آفت سے محفوظ رکہے اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات مین جدا وہا
نصیب بندی کا یہ ہی کہ ہمت بلند رکہے اور دنیا کے لیے سر نہ جہکاوے اور ملک کو نین کو عظمت الہی کے مقابلہ مین حقیر
اور حاصل کرے وہ کمالات کہ بزرگ ہووے اوس سے قدر اوسکی ۲۶ خاصیت جو کوئی اس اسم کو لازم کرکے پڑہے
یعنے بلاناغہ جسقدر ہو بیچ نظر خلق کے عزیز اور بزرگ ہووے اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا نصیب بندی کا وہی ہے
جو غفار کے بیان مین گذرا ۲۷ خاصیت جسکو کوئی مرض ہووے جیسے تپ اور درد سر وغیرہ یا غم اور اندوہ
اوسکے غلبہ کرے اس اسم کو اوپر ورق کے لکہے اور اوپر روٹی کے نقش اوسکے کو جذب کرے اور کہاوے حق تعالے
شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر بہت کہے سیاہی دل اوسکے سے جاوے اور بیچ حدیث صحیح کے آیا ہی کہ جو کوئی
سجدہ کرے اول سجدے مین یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ تین بار کہے حق تعالی گناہ جو پہلے اور پیچہے اوسکے ہین بخشے اَلشَّکُوْرُ
قدردان اور دینے والا ثواب بڑے کا عمل تہوڑے پر نصیب بندی کا یہ ہی کہ شکر کہے واجب تعالی کا اس طرح کہ سب
نعمتین اوسی کی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطے پیدا کیا ہی اوس مین مصروف رکہے ۲۸ خاصیت جسکے تئین تنگی
معاش کی ہووے یا دل اوسکے کے تئین کدورت پونہچے یا بیچ آنکہ کے تاریکی واقع ہووے اس اسم کے تئین
اکتالیس بار اوپر پانی کے پڑہے اور بیچ آنکہ اپنی کے ملے حق تعالی شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اَلْعَلِیُّ بلند مرتبہ
نصیب بندی کا یہ ہی کہ خرچ کرے طاقت اپنی حاصل کرنے علم و عمل مین تا ہمجنس اپنے سے زائد ہووے ۲۹ خاصیت
جو کوئی اس اسم کو لازم کرے یعنے پڑہے اور یا پاس اپنے رکہے اگر خوار اور بیقدر ہوگا حق تعالی اوسکے تئین بزرگی
پونہچاوے اور اگر فقیر ہوگا اوسکے تئین تونگر کرے اور اگر ساتہ سفر کے مبتلا ہووے پہر اوسکو بیچ وطن اپنے کے
لے کے پونہچاوے اَلْکَبِیْرُ بڑا ایسا بڑا کہ اوس پر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندی کا وہی ہے جو اَلْعَلِیُّ مین گذرا
۳۰ خاصیت جو کوئی اس نام کے تئین بہت پڑہے بزرگ اور عالی قدر ہووے اور اگر حکام اور والی ملک کے
اوپر اوسکے ہمیشگی کرین سب لوگ اونسے ڈرین اور مہمین نیک آگے دوڑے اَلْحَفِیْظُ نگاہ رکہنے والا اعمال کا آفتون
اور ضایع ہونیسے نصیب بندی کا یہ ہی کہ نگاہ رکہے اپنے تئین ہلاک کرنیوالی چیزون ظاہر و باطن کی سے یعنے گناہون سے
۳۱ خاصیت جسکے تئین خوف ڈوبنے کا ہووے یا جلنیکا یا زخم دوسرے کا ہووے یا وہم پریون کا اور گہبراہٹ یا اندوہ

بسبب نیکبختی کے نصیب بندی کا یہ ہی کہ پست کرے باطل کو ساتھ عداوت اہل باطل کے اور بلند کرے حق کو ساتھ محبت اہل حق کے خاصیت اَلْخَافِضُ جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس مین ستر بار کہے دشمن پر فتح پاوے اور جو کوئی اسم اَلرَّافِعُ کے تئین درمیان دہی رات چودہوین رات کے ہر روز سو بار کہے حق تعالی اوسکے تئین خلایق سے برگزیدہ کرتا ہی اور تونگر اور بے احتیاج کرے اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ عزت دینیوالا ذلت دینیوالا دونون جہانمین اور خوار کرنیوالا اور نصیب بندی کا یہ ہی کہ عزیز رکھے اونکو کہ جنکو عزیز رکھا اللہ تعالی نے بسبب علم اور معرفت کے اور خوار رکھے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نے بسبب کفر اور ضلالت کے خاصیت جو کوئی اسم اَلْمُعِزُّ کے تئین بیچ رات پیر کے یا رات جمعے کے بعد نماز شام کے یعنی مغرب کے ایکسو چالیس بار پڑہے اوسکے تئین بیچ نظر خلق کے ہیبت اور حرمت ظاہر ہووے اور سوا حق تعالی کے کسی سے نہ ڈرے اور جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا ہو پچہتر بار اسم اَلْمُذِلُّ کے تئین کہے اور سر بیچ سجدے کے رکہے اور کہے یا الٰہی شر فلانے ظالم سے امان دے حق تعالی شر اوسکے تئین سر اوسکے سے دفع کرتا ہے اَلسَّمِيعُ اَلْبَصِيرُ سننے والا دیکھنے والا نصیب بندی کا یہ ہی کہ کہنے اور دیکھنے اور سننے خلاف شرع کے سے حذر کرے اور اللہ تعالی کو حرکات اور سکنات اپنے پر حاضر ناظر جانے خاصیت جو کوئی اسم اَلسَّمِيعُ کے تئین دن پنجشنبہ کے بعد نماز چاشت پانچسو بار اور موافق ایک قول کے ہر روز سو بار پڑہے اور بات نکرے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہووی اور جو کوئی اسم اَلْبَصِيرُ کے تئین دن پنجشنبہ کے درمیان فرض اور سنت کے ساتھ اعتقاد درست کے سو بار پڑہے حق تعالی اوسکے تئین ساتھ نظر خاص کے مخصوص کرے اَلْحَكَمُ حکم کرنیوالا نصیب بندی کا یہ ہی کہ رفع خصومت اور حکومت بیچ عدالت کرے اور نفس اپنے پر انصاف کرے اور حاکم ہووے خاصیت جو کوئی جمعے کی رات اسم اَلْحَكَمُ کے تئین کہے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالی باطن اوسکے تئین معدن اسرار یعنے کان بھید کا کرے اَلْعَدْلُ انصاف کرنیوالا نصیب بندی کا یہ ہی کہ عدالت کرے معاملات حق اور خلق مین خاصیت جو کوئی اسم اَلْعَدْلُ کے تئین جمعے کو اوپر بیس لقمون کے لکہے اور کہلاوے حق تعالی خلق کے تئین مسخر کرے اَللَّطِيفُ باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہے اور نیکی اور نرمی کرنیوالا بندون کا نصیب بندی کا یہ ہی کہ دعوت کرے خلق کو طرف رب متعال کے ساتھ لطف اور نرمی کے خاصیت جسکو اسباب معیشت مہیا نہ ہووے اور بیچ فقر اور فاقے کے رہے یا بیچ غربت کے کوئی مونس نپاوے یا بیمار ہی اور کوئی غمخواری اوسکی نکرے یا لڑکی رکہتا ہو اور کوئی درخواست نہین کرتا یعنے نکاح کا کوئی پیغام نہین بہیجتا وضو پاک کرے یعنے خوب طرح سے اور دو رکعت نماز گذارے اور اس اسم کے تئین ساتھ اس نیت کے سو بار پڑہے حق تعالی مہم اوسکی کو کفایت کرے اَلْخَبِيرُ آگاہ ساتھ سب چیزون کے اور دانا دل کے باتون کا نصیب بندی کا یہ ہی کہ ساتھ کامون

وسکی کفایت ہووے اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنے والا فرمانبرداروں کا یا محبوب اولیای دوستوں
تعالی کے کسی چیز کو دوست نرکھے خاصیت اگر درمیان خاوند اور جورو کے ناموافقت
تین ایک ہزار اور ایک بار اوپر کھانیکے پڑہے اور جسکی طرف سے ناموافقت ہووے دونین
نفاق اور الفت پڑے اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف ذات اور افعال مین نصیب بندیکا
جس کسی کے تین پیسہو الافرنگ کا ہووے یا جزام یا کوڑہ بیچ ایام بیض کے روزہ رکھے
پندروہین دن بیچ وقت افطار کے بہت کہے اور اوپر پانی کے دم کرے اور کھاوے
ین بیچ ابنای جنس اپنے کے عزت اور حرمت نہ ہووے ہر صبح کو ایک کم سوبار پڑہا ہے
حرمت حاصل ہووے اَلْبَاعِثُ اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردونکا قبرون سے اور بیدار
سے نصیب بندیکا یہ ہی کہ زندہ کرے دلوں مردہ کو ساتہ سکہانے علم کے کہ سبب حیات
کہ دل اوسکا زندہ ہووے بیچ وقت سونے کے ہاتہ اوپر سینے کے رکہا اور اس اسم کو
تین محل انوار کا کرے اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر اور باطن پر نصیب بندیکا اسم
صیت جس کسی کے تین فرزند نافرمانبردار ہو یا لڑکی نیک ہووے نزدیک صبح کے
سمان کے کرے اور اکیس بار کہے یَا شَهِیْدُ حق تعالی اوسکے تین ساتہ درستی کے لاوے
اَلْحَقُّ ثابت ساتہ شہنشاہی کے اور لائق ساتہ خدائی کے نصیب بندے کا یہ ہی کہ
ہووے ساتہ متابعت حق کے کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصف
صیت جس کسی کا اسباب جاتا رہا ہو اوپر چارون کونے کاغذ کے اس نام کو لکہے اور بیچ
کے رکہے اور نظر طرف آسمان کے کرکے اس نام کے تین شفیع لاوے پانی جاوی یا اوس
ہی رات مین سفر کرکے ایکسو آٹہ بار کہے چنکارا پاوے اَلْوَکِیْلُ کارساز بندوں کا نصیب
کام مین کوشش کرے اور روای حاجت انکی مین ایسی سعی کرے کہ گویا وکیل انکا ہی خاصیت
وے اس نام کے تین وکیل اپنا کرے امان پاوے اور اگر بیچ جاگہ خوف کے بہت کہے
ہتوار سب امور مین نصیب بندیکا یہ ہی کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووے
سے اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دیوے خاصیت جسکے تین دشمن کو
وے تہوڑا آٹا خمیر کرے اور اوسکی ایک ہزار اور ایک غلی بناوے یعنی گولیان بناوے

حرام سے ڈرتا ہو اس اسم کے تئین اپنے بازو پر باندہے حق تعالی اوسکے تئین ان چیزون سے امن مین کرے اونگاہ رکھے
الْمُقِيْتُ قوت دینوالا نصیب بندہ کا یہ ہو کہ بھوکونکو کہانا کہلاوے اور غافلون کو راہ بتاوے خاصیت اگر کسی کو
غریب دیکھے یا خود اوسکے تئین غریبی درپیش آوے یا لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رووے سات بار اوپر آبخورے خالی کے
پہنے اور دم کرے اور بعد اوسکے پانی بیچ کوزے کے ڈالے اور پیوے دوسرے کو پینے کو دے اور اگر روزہ دار کے تئین
ڈر ہلاک ہونے کا ہو اوپر پہول کے پڑہ کے سونگہے قوت پاوے اور روزہ رکہ سکے اَلْحَسِيْبُ کفایت کرنے والا
ہر حال مین یا حساب کرنیوالا بندون سے روز قیامت کے نصیب بندہ کا یہ ہو کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کی اور
حساب کرنیوالا ہووے نفس اپنے سے خاصیت جو کوئی چور یا دشمن یا ہمسایہ کے برے سے ڈرنے والا یا نظر
لگنے سے ڈرے ایک ہفتہ صبح اور رات اوسکی سوقت ستر اور سات مرتبہ کہے حَسْبِيَ اللهُ الْحَسِيْبُ اور ابتدا دن پنجشنبہ سے
کرے حق تعالی اوسکے تئین شر اوسکے سے نگاہ رکہے اَلْجَلِيْلُ بزرگ قدر نصیب بندہ کا یہ ہو کہ نفس اپنے کو ساتہ صفتون
کمال کے آراستہ کرے خاصیت جو کوئی اس اسم کے تئین ساتہ مشک اور زعفران کے لکہکر ساتہ اپنے رکہے پاوے
تمام خلقت تعظیم اور توقیر اوسکی کرے اَلْكَرِيْمُ بخشش کرنیوالا اور بخشنے والا گناہ گنہگارون کا بدون شفیع کے نصیب
بندہ کا یہ ہو کہ سعی کرے کرم اور خلق کے حاصل کرنیمین خاصیت بیچ بچہونے اپنے کے اسکے تئین بہت کہے یہانتک کہ
بیچ خواب کے ہو جاوے فرشتے دعا کرین اور اَكْرَمَكَ اللهُ کہین یعنے بزرگ کرے تجہکو اللہ اور مکرم اور معزز ہووے اور
کہتے ہین اسد اللہ غالب علی بن ابی طالبؓ اس اسم کے تئین بہت کہتے تہے اس سبب سے اونکے تئین کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ
کہتے ہین اَلرَّقِيْبُ نگاہ رکہنے والا مخلوقات کا حادثون سے اور ایذا دینے والی چیزون سے نصیب بندہ کا یہ ہو کہ نگہبان نفس اپنے کا
ہووے اور عارضے دل اور نفس کے دور کرے اور جانے کہ اللہ تعالی دیکہنے والا اوسکا ہے خاصیت جو کوئی اس
اسم کے تئین سات بار اوپر بی بی اور اولاد اور مال اپنے کے پڑہے اور اوپر اونکے دم کرے سب دشمنون اور سب
آفتون سے امن مین ہووے اَلْمُجِيْبُ قبول کرنیوالا دعا بیچارونکا اور جواب دینیوالا پکارنیوالونکا نصیب بندہ کا یہ ہو کہ فرمانبرداری
اللہ تعالی کی کرے اور امر نواہی مین اور جواب دیوے اہل حاجت کو ساتہ نرمی کے خاصیت جو کوئی اس اسم کے تئین
بہت کہے پہر دعا کرے قبول ہووے اور اگر لکہکر پاس اپنے رکہے بیچ امان کے ہووے اَلْوَاسِعُ علم اوسکا فراخ ہے اور نعمت
اوسکی سبکو پہونچے نصیب بندہ کا یہ ہو کہ سعی کرے بیچ فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبہون سے بہر نوع کشادہ پیشانی ہووے
خاصیت جو کوئی اس اسم کے تئین بہت کہے حق تعالی اوسکو قناعت اور برکت دیوے اَلْحَكِيْمُ استوار کار اور دانا ساتہ حقائق امر کے
نصیب بندہ کا یہ ہو کہ محکم کرے کام اپنے خاصیت جس کسی کے تئین کوئی کام پیش آوے کہ کفایت اور فراخی اوسکی ہووے

خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو خاصیت جس کسی کے تیئن درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی عضو کا اعضا
اپنے مین سے ڈر ہو اسم اَلْمُحْیِیْ کے تیئن سات بار پڑہے اون چیزون سے امن مین کرے اور جو کوئی اوپر نفس کے قادر نہ ہووے
بیچ تابعداری کے غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتہ اوپر سینے کے رکہے اور اسم اَلْمُمِیْتُ کے تیئن پڑہے یہانتک کہ سو جاوے
حق تعالی نفس اوسکے کے تیئن آرام دیوے اور تابعدار کرے اَلْحَیُّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد ہی نصیب بندہ کا یہ ہے کہ زندہ
ہووے ساتہ یاد پروردگار تعالی کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے خاصیت اگر کوئی آدمی بیمار ہو
اس اسم کے تیئن بہت کہے صحت پاوے یا بیمار پر پڑہے صحت پاوے اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا ذات و صفات مین
اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بے پروا ہو سواے اللہ سے اور سنوارے امور بندون کے
خاصیت جو کوئی اس اسم اَلْقَیُّوْمُ کے تیئن بیچ وقت سحر کے بہت پڑہے بیچ دلون کے اوسکے تیئن تصرف
ظاہر اوے اور جو کوئی بیچ خلوت کے بہت کہے توانگر ہووے اَلْوَاجِدُ غنی اور بے پروا نہ محتاج کسی کا کسی چیز بیچ
نہین نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بیچ حاصل کرنے کمال ضروری کے بہت سعی کرے خاصیت جو کوئی بیچ وقت کہانے
اپنے کے اس اسم کو کہے وہ کہانا بیچ پیٹ کے نور ہووے اَلْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندہ کا وہی ہے جو پہلے گذرا خاصیت
جو کوئی بیچ خلوت کے اتنا کہے کہ آپ سے بیہوش ہو جاوے نور اوپر دل اوسکے ظاہر ہووین اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ
یکا صفات مین اور ذات مین نصیب بندہ کا یہ ہے کہ یکا ہووے بندگی مین جیسکہ وہ یکا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے
ساتہ فضائل کے کہ ہمجنس اوسکے ویسے نہوان خاصیت جس کسی کے تیئن دل تنہائی سے ہراسان ہووے ایکہزار
ایکبار اس اسم کے تیئن پڑہے خوف دل اوسکے سے جاتا رہے مقرب نزدیک درگاہ حق کا ہووے اور اگر طلب فرزندگی
رکہے اس اسم کے تیئن لکہکر پاس اپنے رکہے فرزند آوے یعنے پیدا ہووے اَلصَّمَدُ بے پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب
اوسکے محتاج نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بے نیاز ہووے خلق سے اور سعی کرے کارسازی نیازمندون اور برلانی حاجت
حاجتمندون مین خاصیت جو کوئی بیچ سحر کے یعنی قریب صبح کے یا بیچ وقت آدہی رات کے بیچ سجدے کے رکہے
ایکسو پندرہ بار اس اسم کے تیئن پڑہے سچا حال مین اور قول مین ہووے اور بیچ ہاتہ کسی ظالم کے گرفتار نہووے
اور اگر بہت کہے بہوکا نہووے اور بیچ حالت وضو کے کہے بے نیاز بے پروا ہووے اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا
قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ قادر ہووے اوپر باز رکہنے نفس کے خواہشون اور لذتون سے خاصیت
اگر بیچ وقت دہونے اعضا کے یعنے ہر بدن کے اسم اَلْقَادِرُ کے تیئن پڑہے بیچ ہاتہ کسی ظالم کے گرفتار نہووے اور کوئی
دشمن اوسپر فتح نہ پاوے اور اگر کوئی کام کوئی مشکل پیش آوے اکتالیس بار کہے بنایا جاوے یعنی کام آسان ہووے

اور ایک ایک گولی کو اونچا دے اور کہے یَا قَوِیُّ اور ساتھ نیت دفع ہونے دشمن کے آگے مرغ کے ڈالے حق تعالی
دشمن اوسکے کے تئین قہر کیا گیا اور پست کرے اور جو کوئی لڑکا طفل یعنے چھوٹا دودہ پیتا رکھے اور مان اوس
لڑکیکے تئین دودہ نہ ہووے اسم اَلْمَتِیْنُ کے تئین لکھے اور دہووے اور پانی اوسکیکے تئین اوسکو دیوے دودہ
بہت ہووے اَلْوَلِیُّ مددگار اور دوست رکھنے والا مومنوں کا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانوں سے اور کوشش
کرے تائید دین مین اور سعی کرے حاجت روائی خلق کی مین خاصیت جو کوئی اس نام کو بہت پڑہے بھیدون
خلقت سے آگاہ ہو جاوے اور جسکے تئین لونڈی یا بی بی ہووے کہ جو خصلت اوسکی سے ناخوش ہووے جس وقت
کہ آگے اوسکے جاوے اس نام کے تئین بہت پڑہے حق تعالی اوسکو ساتہ درستی کے لاوے اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنیوالا
ذات و صفات اپنی کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہوا اور آراستہ ہو ساتھ صفتوں
کمال کے یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کے خاصیت جو کوئی اس اسم کو بہت کہے اچھے کامون والا ہو جاوے
یعنی اوس سے اچھے اور نیک کام ہوا کرین اور جسکے تئین فحش کہنا اور بدزبانی اوس پر غالب آوے اور نہ سکے اوس سے بچنا اس نام کو
اوپر پیالیکے لکھے اور ہمیشہ اوس پیالے مین پانی پیا کرے فحش کہنے سے امان پاوے اَلْمُحْصِی گھیرنیوالا ہے علم اوسکا ہر چیز کو
اور ظاہر ہے نزدیک اوسکے گنتے سب مخلوقات کی نصیب بندہ کا یہ ہے کہ شمار کرے اعمال اپنے کو پہلے اسکے کہ گنے جاوین
اور کوشش کرے اس مین کہ اعمال اور احوال باطن اپنے پر اطلاع پاوے خاصیت جو کوئی رات جمعے کو اس نام کے تئین
ایکہزار بار کہے عذاب قبر اور حساب قیامت سے امین ہووے اور کہا گیا کہ جو کوئی اس اسم کو بہت کہے ہرگز غلط نکرے اَلْمُبْدِئُ
اَلْمُعِیْدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ سعی کرے پیدا کرنے نیکیون مین اور اعادہ کرے
یعنی ادا کرے جو اوس سے رہ گیا ہے اور قصور ہوا ہے خاصیت جس کسی کے تئین عورت حمل والی ہووے یعنے
پیٹ والی اور ڈرتا ہے کہ لڑکا کچا اوپر زمین کے آوے یعنی پیدا ہو پڑے اونگلی تسبیح کی یعنے شہادت کی انگلی اوپر پیٹ اسکے
پھیرے اور دس کم سو بار کہے اَلْمُبْدِئُ حق تعالی پاک اوس حمل کے تئین کرنے اور دیر تک رہنے سے محفوظ رکہتا ہے
اور جس کسی کے تئین کوئی غائب ہووے اور چاہے کہ پھر آوے یا اوس سے کوئی چیز پاوے جب گھر کے لوگ اور آدمی اوسکے
بیچ خواب کے ہون یعنی سو جاوین اسم اَلْمُعِیْدُ کے تئین بیچ چارون کونون گھر کے ستر بار پڑہے اور بعد اوسکے کہے یَا مُعِیْدُ
رُدَّ عَلَیَّ فُلَانًا سات روز نگذری ہون کہ غائب پھر آوے یا اوس سے کوئی خبر آوے اَلْمُحْیِی زندہ کرنیوالا دلون کا ساتھ
نور ایمان کے اور پیدا کرنیوالا مخلوقات کا بدنون مین نصیب بندہ کا یہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھ فائدہ دینے کے علم سے
اور دل کو ساتھ معرفت الٰہی کے اَلْمُمِیْتُ مارنیوالا بدنون کا اور دل کا ساتھ خواب غفلت اور نادانی سے کہے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ مارے

خاصیت جو کوئی آفتون ہوا وغیرہ سے ڈرتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پاوے اور جو کوئی لڑکا صغیر رکھے اور اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس لڑکیکو ساتھ کرم حق تعالے کے سونپے تا وقت بلوغ کے محفوظ ہووے کہا گیا اگر کوئی ساتھ پینے شراب کے اور زنا کے مبتلا ہووے ہر روز سات بار کہے دل سرد ہووے اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا نصیب بندیکا یہ ہے کہ قبول کرے عذر خلق کا اگرچہ کئی بار ہو **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کے تین سو سات بار پڑھے حق تعالے اوسکے تئین توبہ نصوح کی عنایت فرماوے اور جو کوئی بہت کہے کام اوسکے ساتھ صلاح کے یعنے درستی کے پھر آدین اور نفس بیچ طاعت کے آرام پکڑے اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا کافرون اور سرکشون سے ساتھ عذاب کے نصیب بندیکا یہ ہے کہ بدلا لے بڑے دشمنون سے کہ نفس شیطان ہین **خاصیت** جو کوئی اوپر ظلم کے معاوضہ دشمن کا اور مقاومت یعنے بدلا نہ سکے کرنا اس اسم کے تئین تین جمعے تک ملازمت کرے یعنی لازم کرے دشمن خوش ہو جاوے اور بیچ روایت غیر ابو ہریرہ کے اَلْمُغْنِیُ بھی آیا ہے اور جو کوئی اس اسم اَلْمُغْنِیُ کے تئین ہمیشہ کرے یعنے پڑھتا رہے ہرگز محتاج کسی کا نہ ہووے اَلْعَفُوُّ درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات سے نصیب بندیکا وہی ہے جو غفور مین گذرا **خاصیت** جس کسی کے گناہ بہت ہو وین اس اسم کی ملازمت کرے یعنے بلاناغہ پڑھے حق تعالی تمام گناہ اوسکے بخش دے اَلرَّؤُفُ مہربان نصیب بندیکا مثل نصیب اَلرَّحِیْمُ کے ہے **خاصیت** جو کوئی چاہے کہ کسی مظلوم کے تئین ہاتھ کسی ظالم سے رہائی دیوے اس اسم کے تئین دس بار پڑھے وہ ظالم سفارش اوسکی قبول کرے اور جو کوئی ہمیشہ کرے یعنے ہمیشہ پڑھتا رہے دل اوسکا مہربان ہوجاوے اور تمام خلق آدمی اوسپر مہربان ہووین مَالِكُ الْمُلْكِ خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم اَلْمَلِكُ مین گذرا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہ ہے کہ حاصل کرے اپنے نفس کے لیے بزرگی اور اکرام کرے بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہے **خاصیت** جو کوئی اوپر اس نام کے ہمیشگی کرے توانگر ہووے اور حاجتین اور مشکلین جہان کی بنائی جاوین اور اسی طرح اسم ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے اَلْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم اَلْعَدْلُ مین گذرا **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑھے شر شیطان اور وسوسے اوسکے سے امن مین رہے اگر سات سو بار کہے جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہووے اَلْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت مین نصیب بندیکا یہ ہے کہ جمع کرے درمیان علم و عمل کے اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کے اور جمع کرے وظائف عبادات اور اوراد مین اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کے

شعر
در جمعیت کوش تا ہمہ ذات شوی ٭ ترسم کہ پراگندہ شوی مات شوی

خاصیت جو کوئی کہ اہل و اقارب اوسکے

اور اگر اسم اَلْمُقْتَدِرُ کے تئین ملازمت کرے یعنی ہمیشہ پڑہے غفلت ساتہ آگاہی کے بدل جاوے اور جو کوئی
ایسے وقت کے کہ سوتے سے اوٹہے اوس اسم اَلْمُقْتَدِرُ کے تئین بیس بار پڑہے تمام کار اوسکے ساتہ حق کے ہووین
بیچ اوس وقت کے کہ سوتے سے اوٹہے اور اسم اَلْمُقْتَدِرُ کے تئین بیس بار پڑہی تمام کار اوسکے ساتہ حق کے ہووین
اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ آگے کرنیوالا دوستون کا ساتہ نزدیکی رحمت کے اور پیچہے ڈالنے والا دشمنون کا لطف اپنے سے
نصیب بندگان دونون اسم مقدس سے یہ ہے کہ آگے کرے اپنے تئین ساتہ سبقت کرنے نیکیونکے اور اونکو کہ مقرب
درگاہ عزت کے ہین اور پیچہے ڈالے نفس اور شیطان اور مردودون درگاہ کے تئین خاصیت جو کوئی بیچ
معرکے لڑائی کے اسم اَلْمُقَدِّمُ کے تئین پڑہے یا پاس اپنے رکہے کوئی سختی و رنج ساتہ اوسکے نہ پہونچے اور اگر
بہت کہے نفس بیچ طاعت الٰہی کے فرمانبردار ہووے اور جو کوئی اسم اَلْمُؤَخِّرُ کے تئین سو بار پڑہے دل اوسکا بغیر حق کے
آرام نہ پکڑے اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ پہلے سب سے پیچہے سب سے نصیب بندیکا یہ ہے کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالانے
اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات ابدی پاوے خاصیت اگر کسی کے تئین فرزند نہووے
چالیس روز چالیس بار ہر روز اسم اَلْاَوَّلُ کے تئین پڑہے مراد اوسکی بر آوے اور جس کسی کے تئین عمر آخر پہونچے اور
اعمال نیک نہ کیے اس اسم اَلْاٰخِرُ کے تئین ورد وظیفہ اپنا کرے حق تعالیٰ عاقبت اوسکے ساتہ خیر کی کرے اَلظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون اوسکے پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے
نصیب بندیکا یہ ہے کہ باعتبار بشریت کے ظاہر ہے اور اس جہت سے کہ متصف ہے ساتہ صفات ملائکہ کے پہچاننا اوسکا
مشکل ہے خاصیت جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسم اَلظَّاهِرُ کے تئین پانسو بار پڑہے حق تعالیٰ آنکہ اوسکی کے تئین
روشن کرے اور جو کوئی ہر روز تینتیس بار کہے یَا بَاطِنُ لوگون جاننے والے بہیدون الٰہی سے ہووے اَلْوَالِیُ
کارساز اور مالک نصیب بندیکا مثل نصیب اَلْوَکِیْلُ کے ہے خاصیت جو کوئی چاہے کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکے کا معمور
اور آباد ہووے اور آندہی اور مینہہ اور تمام آفتون سے محفوظ رہے اسم اَلْوَالِیُ کے تئین اوپر آبخورے کورے کے
کہ پانی اوسے نہ پہونچا ہووے لکہے اور پانی اوس آبخورے مین بہرے اور آبخورے کے تئین اوپر دیوارون گہر کے مارے
اور منہ دیوار کا سلامت رہے اور اگر ساتہ نیت تسخیر کسی کے پڑہے چاہیے کہ گیارہ بار پڑہے وہ شخص مطیع اور
فرمانبردار اوسکا ہووے اَلْمُتَعَالِیُ بہت بلند نصیب بندیکا وہی ہے جو اَلْعَلِیُّ مین کہا خاصیت جو کوئی اس اسم اَلْمُتَعَالِیُ
کے تئین بہت کہے جو دشواری کہ ہووے آسان ہووے کہا گیا جو عورت کہ بیچ حالت حیض کے اسم اَلْمُتَعَالِیُ کے
تئین بہت پڑہے آفتون اوسکی سے رہائی پاوے اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا کہ ہونا نیکی اور احسان کا اوسکی ذات سے ہے
نصیب بندیکا یہ ہے کہ نیکی کرے ماباپ کے حق مین اور اوستاد اور مشائخ اور اقارب اور تمام حق والون کے حق مین

ساتھ یعنے وضو سے منہ طرف قبلہ کرکے اتنا کہے کہ بیچ خواب کے یعنے نیند کے جاوے جو کچھ کہ چاہے بیچ خواب کے دیکھے
اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا خاصیت جو کوئی بیچ رات جمعے کے سو بار کہے تمام عمل قبول ہوویں اور کسی سے رنج سختی
ساتھ اوسکے نہ پونہچے اور واسطے دفع کرنے دشمن کے اور دکھ رنج اور اسقام کے بہت کہے اَلْوَارِثُ باقی بعد فنا کے موجود
اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ ہے کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سے ہین کوشش کرے مثل
تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہ کے خاصیت جو کوئی ہر روز وقت طلوع ہونے آفتاب کے اس اسم کے تبئن سو بار پڑھے
کوئی رنج سختی ساتھ اوسکے نہ پونہچے اور جب مرے حق سبحانہ تعالے بخشدے اور کہا گیا جو کہ بہت کہے اپنے زمانے کے لوگوں سے
فوقیت پاوے یعنے بزرگی پاوے اَلرَّشِیْدُ رہنمای عالم کا نصیب بندے کا ظاہر ہے خاصیت جو کوئی تدبیر کام اپنے کی
نجانے اس اسم کو درمیان نماز مغرب و عشا کے ہزار بار پڑھے جو کچھ کہ صواب اور بہتر ہووے اوپر اوسکے ظاہر ہووے اور
اگر ہمیشگی کرے مہمات اور کار اوسکے بغیر سعی اوسکے کے بنائے جاوین اَلصَّبُوْرُ ت ق مس حب بردبار کہ شتابی
نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگاروں کے نصیب بندے کا ظاہر ہے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نے خاصیت
جس کسی کے تبئن کوئی رنج یا درد یا مشقت پیش آوے ایکہزار اور تینس بار پڑھے اطمینان باطن کا پیدا ہووے اور اگر
دہشت ہو دہشت جاتی رہے اور روز مداومت کرے زبان حاسدون اور دشمنونکی بند ہووے یعنے زبان حسد
کرنیوالون اور دشمنون کی بند ہو جاوے اور غصہ بادشاہ کا دفع ہو جاوے واللہ اعلم بالصواب الحمد للہ تمام ہوا بیان
اسمار حسنی کا شرح شیخ عبدالحق اور شیخ فخر الدین سے ہے یا اللہ عمل نصیب کر ہم سبکو سمع وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ت اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ وہ کہتا تہا کہ یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیرے لیے یعنے مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ
جو چاہے نقل کی یہ ترمذی نے اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ
اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ مس تحقیق واسطے اللہ کے فرشتہ ہے متعین ساتھ اوس شخص کے کہتا ہے
یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہے اسکو تین بار کہتا ہے اوسکے لیے فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجہپر یعنے ساتھ قصد
قبولیت اور عنایت کے پس مانگ جو چاہے نقل کی یہ حاکم نے وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ سَلْ قَدْ
نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مس اور گذرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اوس حال مین کہ وہ کہتا تہا
یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکے لیے مانگ تحقیق نظر رحمت و عنایت کی کی اللہ تعالی نے طرف تیرے نقل کی یہ حاکم نے
مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ

مستغرق ہو گئے ہوں وقت چاشت کے غسل کرے اور منہ طرف آسمان کے کرے اور اس اسم کو دس بار پڑہے اور ایک اونگلی کے تئیں عقد کرے پس ہاتہ اپنے کے تئیں منہ پہلے ساتہ تہوڑے عرصے کے درمیان انکے جمعیت ہووے اَلْغَنِیُّ خاصیت اَلْمُغْنِیُّ بے پرواہ ہر چیز سے بے پرواکرنیوالا جسکو چاہے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ استغنا حاصل کرے ماسوا اللہ سے خاصیت جو کوئی ساتہ بلا طمع کے گرفتار ہووے اسم اَلْغَنِیُّ کے تئیں اوپر ہر عضو کے اعضا اپنے سے یعنے اوپر ہر بدن بدنوں اپنے جیسے منہ ہر اور آنکہ اور کان اور ناک اور ہاتہ اور پاوں وغیرہ پر ہاتہ رکہکر پڑہے اور ہاتہ نیچے اوتارے حق تعالے بلا اوسکی رفع کرے اور جو کوئی ہر روز ستر بار کہے بیچ مال اوسکیکے برکت ہووے اور کسی وقت محتاج نہووے اور جو کوئی اسم اَلْمُغْنِیُّ کے تئیں بیچ دس جمعے کے ملازمت کرے یعنے بلاناغہ ہمیشہ پڑہے ہر جمعے کو ہزار دفعہ کہے خلقت سے بے نیاز ہووے یعنے بے پروا ہووے اَلْمَانِعُ باز رکہنے والا ہلاک ونقصان کا بندون سے دین و دنیا میں نصیب بندے کا یہ ہے کہ نفس وطبیعت کو خواہشوں نفسانی سے باز رکہے خاصیت جو کوئی اَلْمُعْطِی کو وظیفہ اپنا کرے او یَا مُعْطِی السَّائِلِیْنَ بہت کہے ساتہ کسی سوال کے محتاج نہووے اور جب درمیان مرد اور عورت یعنے میاں بی بی کے غصہ اور جہگڑا واقع ہووے اوس وقت کہ سونے اپنے پر جاوے اسم اَلْمَانِعُ کے تئیں بیس مرتبہ پڑہے حق تعالی اوس غصے کو دفع کرے اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ ضرر پونہچانیوالا اور فائدہ پونہچانیوالا جسکو چاہے نصیب بندہ کا ظاہر ہے خاصیت جس کسی کے تئیں کوئی حال اور مقام ہم پونہچے اسم اَلضَّارُّ کے تئیں بیچ راتوں جمعے کے سو بار پڑہے حق تعالی اوسکے تئیں بیچ اوس مقام کے ثبات عنایت فرماوے اور ساتہ مرتبہ اہل قرب کے پونہچے اور جو کوئی بیچ کشتی کے ہووے ہر ورد اَلنَّافِعُ کے تئیں لازم کرے کوئی آفت ساتہ اوسکے نپونہچے اور اگر بیچ اول ہر کار کے اکتالیس بار کہے تمام کار موافق دل کی خواہش اوسکی کے ہووے اَلنُّوْرُ روشن کرنیوالا زمین وآسمان کا ساتہ ستاروں کے اور روشن کرنیوالا دل مومنوں کا ساتہ نور معرفت اور طاعت کے نصیب بندہ کا یہ ہے کہ روشن ہووے ساتہ نور ایمان اور عرفان کے خاصیت جو کوئی بیچ رات جمعے کے ساتہ دفعہ سورہ نور اور ایکہزار ایکبار اس اسم کو پڑہے بیچ دل اوسکے کے ایک نور ظاہر آوے اگر بیچ وقت صبح کے ملازمت کرے یعنے لازم کرے پڑہنا اسکا دل اوسکا روشن ہووے اَلْهَادِیُّ راہ دکہانیوالا نصیب بندہ کا یہ ہے کہ بندگان خدای تعالی کو طرف اوسکے راہ دکہاوے خاصیت جو کوئی ہاتہ اوٹہاوے اور منہ طرف آسمان کے کرے اور اس اسم کو بہت کہے اور ہاتہ اوپر منہ اور آنکہوں اپنے کے ملے مرتبہ اہل معرفت کا پاوے اَلْبَدِیْعُ پیدا کرنیوالا عالم کا بدوں مثال کے نصیب بندہ کا بیان ہو چکا خاصیت جس کسی کو کوئی غم یا مہم درپیش آوے ستر بار اور بیچ ایک روایت کے ہزار بار یا بدیع السموات والارض کہے وہ مہم ساتہ کفایت کے پونہچے اور اگر وضو کے

یہ طبرانی نے اوسط میں اور بیچ شام کے فقط نقل کی یہ مسلم نے اور چاروں نے اور طبرانی نے اوسط میں اور دارمی ابن سنی نے معقل بن یسار سے۔
پہلی روایت میں صبح شام میں یہ دعا پڑھنی آئی ہے اور ان کتاب والوں نے فقط شام ہی کو پڑھنی روایت کی ہے تین بار پڑھے نقل کی یہ ترمذی دارمی ابن سنی نے **ف** روایت ہے معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ دعا پڑھی تعین ہوتے ہیں اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں اوسکے لیے اور اگر مرتا ہے شہید مرتا ہے لفظ حدیث کے یہ ہیں مَنْ قَالَهُ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيْدًا اور صحیح مسلم میں روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی میں نے فرمایا آگاہ اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہونچاتا تجھکو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہ پڑھے تو نہیں ضرر کرتی کوئی چیز جبتک کہ کوچ کرے کذافی المشکوۃ وشرح القاری اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ثلث مرات هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ه هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ه هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ **ت م ی** پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننیوالے جاننے والیکے شیطان راندے گئے سے یعنے ہانکے ہوئے سے دروازے خدا سے پڑھے یہ اعوذ تین بار پھر آیت پڑھے هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ آخر تک کہ ترجمہ اسکا یہ ہے وہ ہی اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ جاننے والا غیب کا یعنی بندوں سے پوشیدہ ہے اور ظاہر کا وہی ہے بخشش کرنیوالا مہربان وہ ہی خدا جو نہیں کوئی معبود مگر وہ بادشاہ ہے نہایت پاک سلامت سب عیب سے امن میں رکھنے والا نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاکی ہے خدا کو اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں جاہل یعنے بت وغیرہ کو شریک ٹھہراتے ہیں وہ خدا ہے پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورت بنانیوالا واسطے اوسکے نام ہیں اچھے ساتھ پاکی کے یاد کرتی ہے اوسکو وہ چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور وہ غالب ہے دانا نقل کی یہ ترمذی دارمی ابن سنی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص اس اعوذ کو مع ان تین آیتوں اخیر سورۂ حشر کے پڑھتا ہے صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالی ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے تین شام تک اور اگر اوسدن میں مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی درجہ پاتا ہے کذافی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث مرات قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثلث مرات قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثلث مرات **د ت س مے** قل ہو اللہ تین بار پڑھے اور قل اعوذ برب الفلق تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نے **ف** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہے ہر چیز سے یعنے دفع کرتا ہے ہر برائی کو مشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ

اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ **ت س ق حب مس** جو کوئی مانگے اللہ تعالی سے بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت مین اور جو کوئی پناہ مانگے دوزخ کی آگ سے تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو آگ سے نقل کی یہ ترمذی
نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے مَنْ دَعَا بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمٰتِ الْخَمْسِ لَمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **طس**
جو کوئی دعا کرے اور یاد کرے اللہ تعالی کو ساتہ ان کلمون پانچ کے نہ مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمے یہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہی اور اوسیکے لیے سب
تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پھر جانا گنا ہونسے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کے
نقل کی یہ طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین **ف** دوسرا کلمہ مصنف نے لَہُ الْمُلْکُ کو لکھا ہی اور ملا علی قاری رحمہ نے
وَلَہُ الْحَمْدُ کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی اِجَابَۃِ الدُّعَاءِ یہ بیان ہی الحمد للہ کہنے کا قبولیت دعا پر مَا یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ
اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَۃَ مِنْ نَفْسِہٖ فَشُفِیَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ یَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ
الصّٰلِحٰتُ **مس** کونسی چیز منع کرتی ہی ایک تمہارے کو کہ پہچانے قبولیت نفس اپنے سے یعنی شفا پانے بیمار کے لیے یا سفر سے
کسیکے یا اپنے آنے کے لیے دعا کرتا تہا پس شفا دیا جاوے بیمار یسے یا آوی سفر سے اس سے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ آخر تک ترجمہ
اوسکا یہ ہی سب تعریف اوس خدا کے لیے کہ بسبب غلبہ اور بزرگی اوسکی کے پورے ہوتے ہین کام اچہے یعنی حاجتین اچہی
بر آتی ہین نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے **ف** یعنے لائق نہین کہ جسکی مراد بر آوے بعد دعا کرنیکے وہ ان کلمات کے کہنے کو چہوڑے
ع اَلَّذِیْ یُقَالُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِہٖ یہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہے جاوے ہر روز کی صبح مین اور شام مین
بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **عہ حب مس مص**
صبح یا شام کے کہنے ساتہ نام اوس خدا کے کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتہ ذکر کرنے نام اوسکی کے کوئی چیز یعنی قسم کہانے سے ہو
یا دشمن وغیرہ سے ہو زمین مین اور آسمان مین اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہر چیز کو ہی پڑہے اسکو تین بار نقل کی یہ چارون سنن
اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** صبح کے پڑہنے مین بسم اللہ کے پہلے لفظ اَصْبَحْنَا کا مقدر ہوگا یعنی صبح کی ہمنے
اور شام کے پڑہنے مین لفظ اَمْسَیْنَا کا یعنے شام کی ہمنے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح شام کو
تین تین بار یہ دعا پڑہتا ہی تو اوسدن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی **مشکوٰۃ** اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ
شَرِّ مَا خَلَقَ **طس** وَفِی الْمَسَآءِ فَقَطْ **م عہ طس می ی** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ت می ی** پناہ مانگتا ہون مین ساتہ
کلمون اللہ کے یعنی نود نہ نام اور کتابون اوتری ہوئی کے کہ پورے ہین یعنی بے نقصان برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی نقل کی

کہ پیچہا اسکے ہی ای پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے کاہلی سے کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپے کے سے ای رب میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیرے عذاب سے کہ آگ مین ہی اور عذاب سے کہ قبر مین ہی نقل کی یہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے ف اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ وغیرہا کے اوپر کے لفظارات کے پڑہنے کے ہین یعنے صبح کے وظیفے مین اَصْبَحْنَا فَاَصْبَحَ الْمُلْكُ پڑہین گے اور شام کے وظیفے مین اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ سب جای اسی طرح سمجہ اور دنکے وظیفے مین هٰذَا الْيَوْمِ اور راتکے وظیفے مین هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اور دنکو مَا بَعْدَهٗ اور راتکو مَا بَعْدَهَا اور برائی رات دن اور مابعد اونکے سے مراد ہی اوس چیز سے کہ ضرر کرے دین و دنیا مین اور باز رکہے خدمت مولی کے سے اور برائی بڑہاپے کی یہ ہی کہ بسبب بڑہاپے کے عقل جاتی رہے اور بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح نہو سکے پس پناہ مانگی ہی بڑہاپے کی برائی سے والا نفس بڑہاپے کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکی اور اچہے ہون عمل اوسکے ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑہاپے سے کہ بعضے اعضا کام سے باز رہین اور برائی بڑہاپے کی سے اور فتنے دنیا کے سے یعنے فتنے مین پڑنے سے بسبب محبت دنیا کے یا فتنے سے کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہے عقبے اور مولی سے اور عذاب قبر کیسے نقل کی یہ مسلم نے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ د اور صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے کہ پروردگار ہی سارے جہانکا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بہلائی اسدنکی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنے دشمن ظاہری باطنی کے دفع پہ مدد کرے تو اسدن مین اور روشنی اوسکی اور برکت اوسکی یعنے ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیرے برائی اوس چیز کیسے جو اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسے کہ پیچہا اوسکے ہی نقل کی یہ ابوداود نے ف فتح راتدنکی یہ ہی کہ اللہ تعالی مراد بر لاوے بندے کے موافق مقصد اوسکے راتدن مین اور نور خبردار کرنا اللہ تعالی کا ہی بندے کو دیکہے اوس سے راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہاتی ہی طرف راہ استقامت کے ہمیشہ کو یہانتک کہ خاتمہ بخیر ہو ع اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ع حب اعو یا اللہ بسبب قدرت تیری کے صبح کی ہمنے اور بسبب مدد تیری کے شام کی ہمنے اور بسبب تیرے جیتے ہین ہم اور بسبب تیرے مرتے ہین ہم اور طرف تیرے اوٹہنا ہی بعد مرنیکے نقل کی یہ چار دن نے اور ابن حبان احمد ابوعوانہ نے ف شام کے وظیفے مین اولٹا پڑہے یعنے بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا اور کہا مصنف نے مناسب یہ ہی کہ صبح مین کہا جاوے وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اور شام مین وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابوعوانہ نے مگر ملا علی قاری نے اس قول پر شبہہ کیا ہو اور کہا عکس بہی اسکے ثابت ہوا ہی واللہ اعلم۔

تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ
مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ **د ی** پس تسبیح کرو تم اللہ کو جسوقت کہ رات کرتے ہو تم یعنی نماز
مغرب و عشا کی پڑھو اور جسوقت کہ صبح کرتے ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑھو اور اوسیکے لیے سب تعریف ہے بیچ آسمانون اور زمین کے
اور تسبیح کرو تیسرے پہر یعنی نماز عصر کی پڑھو اور جسوقت کہ ظہر کرتے ہو تم یعنی نماز ظہر کی پڑھو نکالتا ہے اللہ زندہ کو مردے سے
یعنی جانور کو انڈے سے اور حیوان کو نطفے سے یا مومن کو کافر سے اور ذاکر کو غافل سے اور نکالتا ہے مردے کو زندے سے یعنی انڈے کو
جانور سے اور نطفے کو حیوان سے اور کافر کو مومن سے اور غافل کو ذاکر سے اور جلاتا ہے زمین کو یعنی سرسبز کرتا ہے پیچھے مرنے
اوسکے یعنی خشک ہونیکے اور اسیطرح یعنے مثل اس نکالنے کے نکالے جاوگے تم یعنی قبرون سے نقل کی یہ ابو داود و ابن سنی نے

ف مراد تسبیح سے پاکی بیان کرنی ہے اللہ کی بری باتون سے یا نماز پڑھنے اور لفظ وعشیا کا عطف کیا گیا ہے حین پر اور
وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہے یعنی پاکی یاد کرو وقت عشا کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی صبحکو پڑھتا ہے فسبحان اللہ حین تمسون
تخرجون تک پاتا ہے ثواب اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہے تمام دن میں اور وظیفے اوس دن کے اور جو کوئی پڑھتا ہے اوسکو شام کو پاتا ہے ثواب اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہے اوس رات میں مشکوٰۃ
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آیۃ الکرسی **ط** یہ ہے اللّٰہ لا اِلٰہ اِلّا ھو الحی القیوم مراد رکھتا ہون آیۃ الکرسی نقل کی
طبرانی نے وَاٰیَةُ الْكُرْسِیِّ وَثَلَاثَ اٰیَةٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ **حب ات می** اور پڑھے آیۃ الکرسی
اور آیہ ابتدا سورہ غافر کیسے قول اوسکے الیہ المصیر تک سے نقل کی یہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نے **ف** ساری
آیت یون ہے حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ آیا ہے حدیث شریف میں کہ جو شخص دونون آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیت ابتدای غافر کی صبح کو
پڑھتا ہے محفوظ رہتا ہے یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہے صبح تک محفوظ
رہتا ہے بسبب برکت انکی کے مشکوٰۃ اَصْبَحْنَا (امسینا) وَاَصْبَحَ (وامسی) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ (هذه اللیلة) وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ
هٰذَا الْیَوْمِ (هذه اللیلة) وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ
فِی الْقَبْرِ **م د ت س مص** صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے نہیں کوئی
معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہے اور اوسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر
قادر ہے اے پروردگار میرے مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ اسدن میں ہے یعنی جو مقدر ہے کہ اسدن میں واقع ہوگا اور
بھلائی اوس چیز کی کہ پیچھے اس دن کے ہے اور پناہ مانگتا ہون میں تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ اسدن میں ہے اور برائی اوس چیز کی سے

تیرے پڑھے یہ دعا چار بار نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے یہ دعا ایکبار پڑھے
چوتھائی آزاد کرتا ہی اللہ تعالی اسکو آگ سے اور جسنے دو بار پڑھی آزاد کرتا ہی آدہا اوسکو آگ سے اور جسنے تین بار پڑھی
تین چوتھائی اور جسنے چار بار پڑہی سارے کو آزاد کرتا ہی اللہ تعالی آگ سے ذکر کیا اوسکو میرک رحمہ نے ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ
اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَ
اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ **دق س حب مس مص** یا اللہ مانگتا ہون مین تجسے سلامتی سب
آفات و بلیات ظاہر و باطن کیسے دنیا اور آخرت مین یعنی امور دنیا و آخرت مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے معاف
ہونا گناہونکا اور عافیت دین اپنے مین اور دنیا اپنی مین اور اہل اپنے مین یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنے مین
یا اللہ ڈہانک عیب میریکو اور نڈر کر خوف میریکو یعنی خوف کی چیزونسے مجکو امن مین رکہ یا اللہ محافظت کر میری آگے
میرلیسے اور پیچھے میرلیسے اور دائین میرلیسے اور بائین میرلیسے اور اوپر میرلیسے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ بزرگی تیری کے
اس سے کہ دہسایا جاؤن مین زمین مین نقل کی یہ ابوداود ابن ماجہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف**
مراد پہلی عافیت سے نہونا عذاب کا ہی اور دوسرے لیسے خلاصی عیبون سے اور کہا مصنف نے کہ معنی عافیت کے ہین سلامتی
پس دین مین سلامتی ہو گنہ سے اور دنیا مین سلامتی ہو بیماریون اور بلاون سے اور عورت اوسکو کہتے ہین کہ شرم کرے آدمی
اور برا جانے جب وہ ظاہر ہو جاوے اور یہ طرفین اس لیے بیان کین کہ جو بلا آتی ہی انہین طرفونسے آتی ہی اور
نہین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ چھوڑین ان کلمات کے پڑھنے کو صبح اور شام مین ع لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **د س**
ق مص ی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکے لیے سلطنت ہی اور اوسیکے
لیے تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن
ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور لفظ بیچ سے لا یموت تک فقط ابن سنی نے روایت کیا ہی ف فضیلت اس
کلمے کی حدیث شریف مین یہ آئی ہی کہ جس شخص نے صبح کو پڑہا ہوتا ہی ثواب برابر آزاد کرنے غلام کے کہ اولاد حضرت
اسمعیل کیسے ہو اور دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور دس درجے بلند ہوتے ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سے
رات تک اور جو شام کو پڑہتا ہی یہی ثواب پاتا ہی اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو
ابن عیاش نے اور ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ **مس** صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے
اللہ کے اور سب تعریف کے لیے ہے نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف اوسیکے اوٹھنا ہے نقل کی
یہ بزار ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ **دت س حب مس مص** یا اللہ پیدا کرنیوالے
آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے ای پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے گواہی دیتا ہون مین
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیرے برائی نفس اپنے کیسے یعنے خواہش نفس کیسے جو خلاف ہدایت کے ہو
اور برائی شیطان کیسے اور شرک اوسکیسے یعنے شرک اور کفر مین ڈالنے اوسکیسے نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** عرض کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایئے
کوئی دعا کہ پڑہون مین صبح وشام فرمایا یہ دعا پڑہ اور بعضی روایت مین یہ زیادہ آیا ہے **ع** وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰۤى اَنْفُسِنَا
سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗۤ اِلٰى مُسْلِمٍ **ت** اور پناہ مانگتے ہین ہم اس سے کہ حاصل کرین ہم اوپر نفسون اپنے کے برائی کو یعنی
گناہ یا ظلم کو یا کہینچین برائی کو طرف مسلمان کے یعنے نسبت کرین برائی کو طرف مسلمان کے کہ پاک ہو اوس سے
یا ضرر پہونچاوین کسی کو نقل کی یہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ [امسیت] اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ
وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ **طس ت** یا اللہ تحقیق مین نے صبح کی اوس
حالت مین کہ گواہ کرتا ہون تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانیوالون عرش تیرے کو اور تمام فرشتون تیرے کو اور تمام مخلوق
تیرے کو ساتہ اسکے کہ تحقیق تو معبود ہے نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے نقل کی یہ طبرانی نے
اوسط مین اور ترمذی نے **ف** اُشْهِدُكَ گواہ کرتا ہون تجہکو اپنے اقرار پر ساتہ وحدانیت تیری کے بیچ الوہیت اور
ربوبیت کے پس یہ بنا کرنا اسلام کا اور اقرار گواہی کا ہے ہر صبح وشام اور غرض نفس اپنے سے یہ ہے کہ مین غافلون سے
نہین ہون اور اوٹھانیوالے عرش کے آٹہ فرشتے ہین کہ درمیان کان کندہے اونکے کے فرق دو ہزار برس کا ہے اور ایک
روایت مین سات ہزار برس کا اور جو کوئی پڑہے اسکو بخشتا ہے اللہ تعالی گناہ رات دن کے **ع** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَصْبَحْتُ [امسیت] اُشْهِدُكَ
وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ **دت س** یا اللہ تحقیق مین نے صبح کی اوس حال مین
کہ گواہ کرتا ہون مین تجہکو اور گواہ کرتا ہون اوٹھانیوالون عرش تیرے کو اور فرشتون تیرے کو اور تمام مخلوق تیرے کو ساتہ
اسکے کہ تحقیق تو معبود ہے نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہے تو نہین شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول

نسائی ابن سنی نے **ف** مراد سلامتی بینائی سے سلامتی ہر اندھے پن سے یا دیکھنے نشانیوں قدرت کی سے یا نظر کرنیسے طرف حرام چیزونکے مانند عورت اجنبی اور لڑکیکی امردیکے تماشیکے اور مراد کفر سے یا کفر مشہور ہر اور محتاجگی سے محتاجگی دل کی کہ آدمی کو بے صبر کرکے گلہ تقدیر کا اور اللہ تعالی کا کرواتی ہی یا کفر سے کفران نعمت اور محتاجگی سے محتاج ہونا طرف خلق کے یا کم ہونا مال کا ساتھ نہونے قناعت کے اور نہونے صبر کے اور کثرت حرص کے **ع** سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا **د س ی** پاک ہر اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکیکے نہین ہر قوت بندے کو حرکت اور سکون پر مگر ساتھ قدرت دینے اللہ کے جو چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہر چیز کو از روی جاننے کے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کی یہ ابو داود و نسائی ابن سنی نے **ف** جو چاہا ہوا جو نہ چاہا نہ ہوا یعنی برابر ہر کہ بندہ چاہے یا نہ چاہے اور یہی معنی ہین اس آیت کے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنی نہین چاہتے ہو تم مگر اوس وقت کہ چاہے اللہ اور حدیث قدسی مین ہر تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَآ اُرِيْدُ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ یعنی ای بندے ارادہ کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی ہوا یعنی میرے ارادہ پر پس اوسکے لیے خوشنودی میری ہی اور جو خفا ہوا میرے ارادے سے پس اوسکے لیے خفگی میری ہی اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑہی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑہی صبح تک محفوظ رہا **ع** اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ **ا ط** فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ **س** فِي الصَّبَاحِ فقط صبح کی ہمنے اوپر پیدائش اسلام کے اور کلمہ اخلاص کے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اور اوپر دین نبی اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر ملت باپ اپنے ابراہیم کے کہ وہ توحید کرنیوالے تھے اور تابعدار تھے اور نہین تھے مشرکون سے نقل کی یہ احمد طبرانی نے بیچ صبح اور شام کے اور نقل کی نسائی نے بیچ صبح کے فقط **ف** یعنی دعای اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ آخر تک تو احمد اور طبرانی نے صبح اور شام کا پڑہنا نقل کیا ہے اور نسائی نے فقط صبح مین اور یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ جدی عبارت چلی پہلی عبارت سے اسکو علاقہ نہین ایسا ہی کہا مصنف نے اور پڑہی حضرت نے یہ دعا تا لوگ سنکر سیکھین اور ظاہر تر یہ ہر کہ حضرت بھی اپنے اوپر ایمان لانیکے حکم کیے گئے تھے جبکہ جواب اذان مین آیا ہر کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تہا حضرت

آپ سے یہ حدیث روایت کرتا ہو فرمایا ہے کہتا ہو ابن عیاش **مشکوٰۃ** رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِیًّا **عہ مس اط** راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونیکے یعنی خوب تصدیق کی
ہمنے اللہ کے رب ہونیکی اور ساتھ اسلام کے ازروی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروی رسول
ہونیکے یعنی خوب تصدیق کی ہمنے رسالت اونکے کی نقل کی یہ چار دان نے اور حاکم احمد طبرانی نے **ف** اکثر نسخون میں
بعد لفظ رسولا کے لفظ نبیا کا بھی ساتھ رمز احمد اور طبرانی کے ہی مستحب ہی کہ دونون کو جمع کرلے کذا قال النووی رَضِیْتُ
بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **مص ی** راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونیکے اور ساتھ
اسلام کے ازروی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازروی نبی ہونیکے پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ
ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے صبح شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھی حق ہوا
اللہ تعالی پر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کے دن **مشکوٰۃ** اَللّٰہُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ
فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ **د س حب ی** یا اللہ جس چیز نے صبح کی ساتھ میرے
کسی نعمت سے یا ساتھ کسیکے مخلوق تیری سے پس تیرے ہی طرف سے ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہے
مجکو یا کسی اور کو مخلوق سے پس وہ خاص تیرے ہی عنایت سے ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیرے ہی لیے تعریف ہے
اور تیرے ہی لیے شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہمپر زبان و دل و اعضا سے مقابلے مین اس نعمت کی نقل کی یہ ابو داود و نسائی ابن
حبان ابن سنی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے صبح کو یہ دعا پڑھی شکر اوس دنکا ادا کیا اور جسنے
شام کو پڑھی شکر اوس راتکا ادا کیا کذا فی المشکوٰۃ اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ حضرت داود علیہ السلام نے کہا خداوندا
نعمتین تیری مجھپر بہت ہوین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا اے داود جو جانا تونے کہ جو نعمت تیرے پاس ہے میری ہی
طرف سے ہی شکر اوسکا ادا کیا تونے **فح** اَللّٰہُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰہُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰہُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ **د مو ی** یا اللہ سلامتی دے مجکو بدن میرے مین یعنی تمام اعضا سے کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دے مجکو
سماعت میری مین یعنی بہرا نہ ہو جاؤن یا اوس چیز کے سننے سے کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جھوٹ اور گانے بجانیکے
یا اللہ سلامتی دے مجکو بینائی میری مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجھی سے عافیت مانگتے ہین نہ غیر تیرے سے پڑھے اسکو
تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کفر سے اور محتاجگی سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ
تیرے عذاب قبر کے سے نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجھسے پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ ابو داود

لَہُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِکُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ اَنْ تُسْتَقِیْلَنِیْ فِیْ هٰذِہِ الْغَدَاۃِ اَوْ فِیْ هٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِکَ **ط ط** یا اللہ توہی لائق تر ہی ساتہ ذکر کے اوس کسی سے کیا یاد کیا جاوے یعنی ذکر تیرا لائق تر ہی سب ذکروں سے اور تو لائق تر ہی ساتہ عبادت کے اوس سے کہ عبادت کیا جاے یعنی سوا تیری عبادت کے عبادت سبھوں کی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنیوالا ہی اوس سے کہ مدد ڈہونڈہی جاوی اوس سے اور تو بہت مہربان اوس سے کہ مالک ہو یعنی مالکوں مجازی سے تو زیادہ مہربان ہی اور توہی بہت سخی اوس سے کہ مانگا جاوی اور تو فراخ تر ہی عطا مین اوس سے کہ دیا ہی تو بادشاہی نہین کوئی شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت کیا جاتا ہی تو مگر ساتہ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتہ علم اپنے کے اطاعت کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سے یعنی اشارہ ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پر اور تو نزدیک تر ہی ہر نگہبان سے ہی حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے اور پکڑے تونے بال پیشانیونکے یعنی سب تیرے قبضہ قدرت مین ہین اور لکہا تونے عملوں کو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین تونے عمرین لوح محفوظ مین اور دل بسبب تیری تجلیات کے ہونیکے فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیرے ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تونے اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تونے اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تونے اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تونے یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتے ہین تیرے ہی حکم اور ارادے سے ہوتے ہین اور سب مخلوق پیدائش تیری ہی اور سب بندے بندے تیرے ہین اور توہی اللہ بہت مہربان بخشنے والا مانگتا ہون مین تجہسے ساتہ وسیلے نور ذات تیری کے وہ جو روشن ہوگئے بسبب اوسکے آسمان اور زمین اور مانگتا ہون ساتہ وسیلے ہر حق کے کہ وہ واسطے تیرے ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا اور ساتہ وسیلے حق مانگنے والون کے کہ تجہپر ہے یعنے ازراہ کرم اور وعدے تیرے کے جو حق رکہتے ہین والا تجہپر کسکا حق ہی یہ کہ معاف کرے تو مجکو اس دن یا اس رات مین یعنی صبح کے وظیفے مین فِیْ هٰذِہِ الْغَدَاۃِ کہے اور شام کے وظیفے مین فِیْ هٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ اور یہ کہ امان دے تو مجکو آگ سے ساتہ قدرت اپنی کے نقل کی یہ طبرانی نے کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہے یہ دعا لکہی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیاں اور دور کی جاتی ہین دس برائیاں اور ثواب ملتا ہی دس غلام آزاد کرنیکا اور پناہ دیتا ہی اللہ تعالی شیطان سے کذا ذکر علی اور یہ جو کہا کہ نہین نافرمانی کیا جاتا مگر ساتہ علم اپنے کے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر بسبب ارادے اور امر اللہ تعالی اور معصیت بسبب ارادے کے ہی نہ امر کے اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکے

جواب دیتے تھے اَنَا اَنَا یعنی مین بھی گواہی دیتا ہون ع یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ
وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ من مس اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والی بسبب رحمت تیری کے فریاد کرتا ہون مین
اور مدد چاہتا ہون ہر چیز مین سنوار واسطے میرے تمام حال میرا اور نہ سونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک پلک مارتے
یعنی محروم کر مجکو نعمت امداد سے نقل کی یہ نسائی حاکم بزار نے ف حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین
کہ جنگ بدر مین لڑا مین کافرون سے پھر جا نہ واحضرت کے پاس دیکھا مین نے کہ سجدے مین یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے تھے
پھر گیا مین اور لڑا مین پھر آکر دیکھا کہ حضرت یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سجدے مین پڑھتے تھے پس فتح دی اللہ تعالے نے اونکو ع
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ خ ی
س یا اللہ تو رب میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کے ہون
اور وعدے تیرے کے ہون یعنی عہد اور وعدہ کہ تجپر ایمان لاؤنگا اور خالص عبادت کرونگا دن میثاق کے کیا ہے اوسپر
مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کے یعنی یہ اقرار ہے اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہے ویسا نہین ادا ہوتا اقرار کرتا ہون مین واسطے
تیرے ساتھ نعمت تیری کے کہ اوپر میرے ہے اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو
کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی کرتوت اپنی سے یعنی بخش گناہ میرے نقل کی یہ بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ دی یا اللہ تو رب میرا ہی نہین کوئی
معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیرے پر ہون اور وعدے تیرے پر بقدر طاقت اپنی کے
پناہ مانگتا ہون تیرے ساتھ برائی کردار اپنے سے اقرار کرتا ہون مین ساتھ نعمت تیری کے کہ مجھپر ہے کہ اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہ
اپنے کے پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہ ابوداود ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ
وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ
لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ
وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ
الْاٰجَالَ وَالْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ

لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑہے یعنے وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہے یعنے وہ افضل اس سے ہوگا **مشکوۃ**
فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ط اور درود بہیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس بار نقل کی
طبرانی نے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی شام کو دس بار مجہپر درود بہیجے پاویگی اوسکو شفاعت میری
دن قیامت کے اور فرمایا کہ جو کوئی مجہپر صبح کی نماز کے بعد پہلے بات کرنیکے درود بہیجتا ہے وہ اکرتا ہے اللہ تعالی سو حاجتیں اوسکی
جلدی دیتا ہے تیس حاجتیں سو میں سے اور ستر کو تاخیر دیتا ہے اور بعد نماز مغرب کے بہی ایسا ہی ثواب ہے ۱۲ ہر لفاذ کرالمصنف فی المنتۃ
مناسب اس مقام کے ایک درود لکہا جاتا ہے اگر وہ پڑہے بہت مناسب ہے دارقطنی نے افراد میں اور ابن بخار نے اپنی تاریخ میں
حضرت ابوبکر سے روایت کی ہے کہ کہا اونہون نے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک شخص حاضر ہوا
اور سلام کیا اوسکو حضرت نے جواب دیا اور خوش ہوکر اپنے پہلو میں بٹہایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کرکے اوٹہا
تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہ شخص ہے کہ بلند کیے جاتے ہیں عمل اسکے لیے مانند عمل سب دنیا میں والون کے
عرض کیا مین نے کیا ہے سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے مجہپر ایک درود دس بار بہیجتا ہے کہ مانند درود سب خلق کی ہوتا ہے
پوچہا مین نے وہ کیا ہے فرمایا یہ ہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
كَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ یعنے یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر حضرت
محمد کے کہ نبی ہیں بقدر گنتی اونکے کہ درود بہیجتے ہیں اوپر مخلوق تیرے سے اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کے کہ نبی ہیں جیسے کہ
لائق ہے ہمکو کہ درود بہیجیں اونپر اور رحمت خاص بہیج اوپر محمد کے جو نبی ہیں جیسے کہ حکم کیا تونے ہمکو کہ درود بہیجیں ہم اونپر
لذا فی الدر المنثور فَإِنِ ابْتُلِيَ بِهَمٍّ أَوْ دَيْنٍ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ د اور اگر مبتلا کیا جاوے کوئی غم میں
یا قرض میں پس کہے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے فکر سے
اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے عاجزی سے یعنے کمال کے حاصل کرنے میں اور کاہلی سے یعنے اعمال میں اور پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیرے نامردی سے یعنے ڈر دشمن سے کہ باز رکہے لڑائی دشمن سے اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے بوجہ
قرض سے اور قہر آدمیون سے یعنے قہر بادشاہون اور غلبہ ظالمون اور جور بد صحبتون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف**
حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہیں
مجہکو فرمایا کہ کیا نہ سکہا دون تجہکو ایک کلام کہ جب پڑہے تو اوسکو اللہ تعالی دور کرے غم تیرا اور ادا کرے تجہسے قرض تیرا اوسنے
عرض کیا فرمائیے فرمایا صبح شام یہ دعا پڑہا کر وہ شخص روایت کرتا ہے کہ پڑہی میں نے یہ دعا پس اللہ تعالی نے دور کیا غم میرا اور ادا کیا

بیان ادای قرض

اور خواہشون نفس اونکے کے پیچھے نہین طاقت رکھتے ہین یہ کہ ایمان لاوین یا کفر کرین مگر ساتھ ارادے تیرے کے حال یہ ہے
کہ مالک ہے دلون کا پہیرتا ہے جدہر چاہتا ہے **فج** حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ
مَرَّاتٍ **ی** کفایت ہے مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مین یعنے غیر اوسکے پر بس امید رکہتا ہون اور
نہ ڈرتا ہون کسی سے مگر اوس سے اور وہ پروردگار عرش بزرگ کا ہے پڑہے یہ سات بار نقل کی یہ ابن سنی نے **ف** حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح شام یہ آیت سات سات بار پڑہے تو کفایت کرتا ہے اللہ تعالے غم دنیا اور آخرت اوسکے کو
اور بعضے مشائخ شاذلیہ نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو سوا اسکے اور ورد نہ ہو تو یہ کافی ہے اور اللہ تعالی نے بہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ پڑہنے کو اس آیت مین فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ آخر تک **ع و فج** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ **س ج ب ا ط ی** نہین کوئی معبود مگر اللہ
تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکے لیے بادشاہت ہے اور اوسکے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پڑہے
اوسکو دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ **مرت**
س م س ج ب ع و پاک ہے اللہ بزرگ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے پڑہے یہ سو بار نقل کی یہ مسلم
ابو داود ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهِ سو سو بار پڑہا تو نہین لاویگا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس چیز سے کہ لاوے گا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل
اسکے پڑہے یعنے وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑہے یعنے پس وہ افضل اس سے ہوگا انتہی اور اگر ان تسبیحات
وغیرہا کو گنتی نقل کیگئی ہے زیادہ بہی پڑہیگا تو بہی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا پس گنتی اوس قبیلے کی
نہین ہے کہ اس سے زیادہ پڑہنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کے کہ تین بار سے زیادہ اعضا کو دہونا منع ہے کذا
قال علی اور اسی طرح شیخ فخر الدین نے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ کے بیان مین قول مصنف کا نقل کیا ہے اور بعضے
عملہ اسکے کہتے ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ
مَرَّةٍ **ت** سبحان اللہ سو بار پڑہے الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہ ترمذی نے **ف** فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑہے ہوگا اوسے ثواب مانند سو حج کرنیوالے کے اور جو صبح شام کو
سو سو بار الحمد للہ پڑہے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گہوڑے جہاد کے لیے دے یا فرمایا اس مضمون کی جگہ یہ کہ سو
جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑہے ہوگا ثواب مانند غلام آزاد کرنے والے کے کہ وہ غلام اولاد حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام سے ہووین اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑہے نہین ہوویگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن اس شخص سے

بِالصَّالِحِينَ ی مسلط حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین پھر حاضر ہون مین
اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بھلائی ہاتھون تیرے مین ہے یعنی تصرف و قدرت تیری مین ہے اور بھلائی ہمکو پہونچنے والی
تجھسے ہے اور طرف تیرے ہی رجوع کرنیوالا حال ہمارا اور مال کار ہمارا یا اللہ جو کچھ کہی مین نے بات یا کہائی مین نے قسم یا مانی مین نے
کوئی نذر یا چاہی خواہش تیرے آگے ہر سبکی ہے جو چاہا تو نے ہوا اور جو نہ چاہا تو نے نہ ہوگا اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت
مگر ساتھ مدد تیری کے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ جو کچھ کی مین نے دعا پس جا لگی وسکو کہ دعا کی تو نے اوسپر اور لائق دعا کیا
اوسکو اور جو کچھ کی مین نے لعنت پس کر اوپر اسکے کہ لعنت کی تو نے اوسپر تو مالک میرا ہے دنیا اور آخرت مین مار مجھکو مسلمان
اور ملا مجھکو ساتھ نیکبختون کے یعنے ساتھ نبیون اور رسولون کے نقل کی یہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے ف یا ہر کہ اخیر کلام
مرتے وم حضرت ابو بکر رضہ کا یہ تہا رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ع اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَ
بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے خوشنودی اپنی پیچھے تقدیر کے یعنے جو مصیبت و بلا کی تقدیر جاری ہوا اوسپر راضی رہون اور
ٹھنڈک عیش کے پیچھے مرنیکے اور مزہ دیکہنے کا طرف ذات تیری کے اور شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت کے کہ
زیان پونہچانیوالی ہو اور غیر فتنے گمراہ کرنیوالیکے ف معنے عیش کے زندگانی ہین پس مراد ساتھ ٹھنڈک عیش کے بعد مرنیکے اچہا
ہونا زندگانی کا ہے بعد مرنیکے کہ یہان کی زندگانی فانی ہے اور وہان کی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہے اسی لیے حضرت نے
وہانکا آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کے کہ زیان پونہچانیوالی ہو یعنے ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان کرے سلوک سے میرے اور
استقامت سے میری ادب پر اور احکام پر اس لیے کہ کبھی شوق مین حالت شک کے ہو کر خلاف ادب کے باتین ہو جاتی ہین اور یہی
مراد ہے جملہ مابعد سے اور غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج و بلا کہ سبب گمراہی میرے کا یا غیر میرے کا ہو ع وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ
اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ خَطِيْئَةً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ
وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَاءَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّكَ
اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مسط اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم
کرون مین یا ظلم کیا جاون مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنے کے یا غیر اپنے کے یا زیادتی کیجاوے مجھپر یا حاصل کرون مین

قرض میرا تمام ہوئی حدیث اما مصنف نے اسکو ترک کرنا اوسیچیز کا ہی کہ کرنا اوسکا خوب ہو اور پناہ غلبہ قرض سے اسلیے ہے
کہ حدیث شریف مین آیا ہے وَالدَّیْنُ شَیْنُ الدِّیْنِ یعنے قرض عیب دین کا ہی اور فرمایا ہے لَا ھَمَّ اِلَّا ھَمُّ الدَّیْنِ وَلَا وَجَعَ اِلَّا وَجَعُ
الْعَیْنِ یعنے قرض کے غم برابر کوئی غم نہین اور آنکھ کے درد برابر کوئی درد نہین تمام ہوا علاقہ حدیث پہلی کا ایک روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دن جمعے کے ستر بار پڑہا اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ
سِوَاکَ نہین گذرنیکے اوسپر دو جمعے کہ غنی کر دیگا اوسکو اللہ تعالی کذا ذکر علی عن الفردوس اِلٰی ھُنَا یُقَالُ فِی الصَّبَاحِ
وَالْمَسَاءِ جَمِیْعًا وَلٰکِنْ یُقَالُ فِی الْمَسَاءِ مَکَانَ اَصْبَحَ اَمْسٰی وَمَکَانَ ھٰذَا الْیَوْمِ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَمَکَانَ التَّذْکِیْرِ التَّانِیْثُ
وَمَکَانَ النُّشُوْرِ الْمَصِیْرُ کَمَا کَتَبْنَا بِالْحُمْرَۃِ فَوْقَ کُلِّ کَلِمَۃٍ یہانتک پڑہا جاوے بیچ صبح اور شام کے دونون کے ولیکن پڑہا جاوے
شام کے وظیفے مین جگہ صبح کے لفظ امسے کا اور جگہ اصبحت کے امسیت اور جگہ اصبحنا کے امسینا اور جگہ ہذا الیوم کے ہذہ اللیلۃ اور جگہ
مذکر کے مونث یعنے ہ کی جگہ ہا اور جگہ نشور کے مصیر جیسکہ لکہا ہمنے اوسکو ساتہ سرخی کے اوپر ہر کلمے کے وَیُزَادُ فِی الْمَسَاءِ فَقَطْ اَمْسَیْنَا
وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ
وَبَرَاَ ط اور زیادہ کی جاوے شام مین فقط یعنی نہ صبح مین یہ دعا اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ آخر تک معنی یہ ہین شام کی ہمنے اور شام کی
ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ اللہ کے جسنے تہام رکہا ہی یعنے محفوظ رکہا ہے
آسمانون کو اس سے کہ گر پڑین زمین پر مگر ساتہ حکم اوسکی کے برائی اوس چیز سے کہ اندازہ اور پراگندہ کیا اور پیدا کیا نقل کی طبرانی نے
وَیُزَادُ فِی الصَّبَاحِ فَقَطْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظْمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَضْحٰی
فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْاَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ مص اور زیادہ کی جاوے صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہ دعا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ آخر تک
کہ معنی یہ ہین صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور بزرگی ذات اور بزرگی صفات کے اور مخلوق اور حکم اور رات و دن
اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی رات دن مین واسطے اللہ ہی کے ہین کہ ایک ہے وہ یا اللہ کر اول اسدنکا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین
اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکے کو سبب مطلب پانے کا اور آخر اوسکے کو سبب نجات کا آفتون سے مانگتا ہون مین تجہسے
بہلائی دنیا اور آخرت کی ای بہت مہربان مہربانون کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ
وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیْئَتُکَ
بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مَا شِئْتَ کَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ مَا صَلَّیْتُ
مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ

وظیفہ فقط شام کا

وظیفہ فقط صبح کا

حاجتیں اوسکی بیچ ضعیفی اور آخر عمر اوسکی کے اور ایسی ہی جو قائم رہا اوسکی بندگی میں دنیا مین کفایت کرے گا
اللہ تعالیٰ مہمات اوسکے عقبی مین اور یہ بھی نماز اشراق کی ہی یا چاشت کی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہی کہ پڑہے ان مین
وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالضُّحٰى اور اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ اور قُلْ یَا یا قُلْ ہُوَ اللّٰہُ کذا فی وظائف النبی مَا یُقَالُ فِی النَّھَارِ یہ بیان ہے
اوس چیز کا کہ پڑہی جاوے دن مین یعنی قید صبح کی نہین سارے دن مین جب چاہے پڑہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مِائَۃَ مَرَّۃٍ خ م ت س ق مص مِائَتَیْ مَرَّۃٍ ا
نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسیکے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہے یہ کلمہ سو بار نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے دو سو بار
پڑہنا اسکا روایت کیا ہی ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل اوسکا یہ ہی جو کوئی ذکر یہ کلمہ سو بار پڑہے
ہوتا ہی اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنے کا اور سو نیکیاں لکھی جاتی ہین اور سو گناہ دور کیے جاتے ہین اور پناہ مین رہتا ہی
شیطان سے تمام دن شام تک اور نہین لانے کا کوئی قیامت کو عمل بہتر اس سے مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کرے اس سے
کذا فی المشکوۃ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِائَۃَ مَرَّۃٍ م ت س مص پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکے
پڑہے یہ تسبیح سو بار نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰہِ فِی الْیَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَکَّلَ اللّٰہُ
بِہٖ مَلَکًا یَرُدُّ عَنْہُ الشَّیَاطِیْنَ ص جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے دن مین دس بار شیطان سے مستعین کرتا ہی اللہ ساتھ
اوسکے ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہی اوس سے شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہ ابو یعلیٰ نے ف یعنے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطَانِ کہے یا اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ یا اَلْتَجِیءُ اِلَی اللّٰہِ یا اَلُوْذُ بِاللّٰہِ معنی سبکے پناہ مانگنے کے ہین مگر اول افضل ہی و پہلے
پڑہنے کلام اللہ کے اعوذ کی لفظ مین اختلاف ہی نزدیک جمہور کے اعوذ باللہ اولیٰ ہی اور بعض علماے حنفیہ نے استعیذ
باللہ اختیار کیا ہی ع مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَحَدَ
الْعَدَدَیْنِ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَھُمْ وَیُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ ط جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون کے لیے
اور مومنہ عورتون کے لیے ہر دن مین ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عددون کا ہوتا ہی اون لوگون مین سے
کہ قبول کی جاتی ہی دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہین بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنے اولیا اور برگزیدہ مومنین
ہوتا ہی نقل کی یہ طبرانی نے ف ظاہر یہ ہی کہ او شک راوی کا ہی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستائیس بار
فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی مومنین اور مومنات کے لیے لکھتا ہی اللہ تعالےٰ
بدل ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کی ایک ایک نیکی ع اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فِیْھِمْ مِائَۃٌ

گناہ خطاءً یا گناہ قصداً کہ نہ بخشے تو اوسکو یعنی شرک یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے ای جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے
ای صاحب بزرگی اور بخشش کے پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیرے بیچ اس زندگانی دنیا کے اور گواہ کرتا ہون مین تجکو اور
کافی ہے تو گواہ پر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہے تو نہین کوئی شریک تیرا تیرے ہی لیے ہے بادشاہت
اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہے اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندے تیرے ہین اور رسول تیرے
اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہے اور ملنا تیرا یعنے حضور تیرا یا دیکھنا تجھکو حق ہے اور قیامت آنی والی ہے نہین
شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹہاویگا اونکو کہ قبر مین ہین اور گواہی دیتا ہون یہ کہ تحقیق تو اگر سونپے گا مجکو طرف نفس میرے کی تو سونپیگا
مجکو طرف ناتوانی اور عیب اور قصداً گناہ کے اور چوک کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتہ رحمت
تیرے کے یعنی انعام و احسان تیرے کے پس بخش واسطے میرے سب گناہ میرے تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ
قبول کر میری یا توفیق دے مجکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے نقل کی یہ حاکم احمد طبرانی نے ف روایت ہے زید بن ثابت سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو بلا کر یہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنے سے طرف نفس کے
یہان یہ ہے کہ منقطع ہو بندے سے نظر عنایت رب کی پس بالکل سونپنا مراد نہین ہے اس لیے کہ اگر بالکل اسکے امر اسکے نفس کیطرف
سونپے تو ہون سب تباہ ہون اور موجود سے معدوم ہو جاوین ع فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ
یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا مو ه پس جب نکلے آفتاب کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ آخر تک معنے اوسکے یہ ہین سب تعریف اللہ کے لیے ہے
جسنے عفو کیے گناہ ہمارے اس دن ہمارے مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب گناہون ہمارے کے نقل کی یہ موقوفاً مسلم نے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ موطی سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے
جسنے بخشا ہمکو یہ دن اور درگذر کین اوسمین لغزشین ہماری یعنی چوک اور برائیان اور نہ عذاب کیا ہمکو ساتہ آگ کے
نقل کی یہ موقوفاً طبرانی ابن سنی نے ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ ت ط پھر نماز پڑہے دو رکعت نقل کی یہ ترمذی طبرانی نے ف
نماز صبح کی پڑہ کر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول رہے پھر دو رکعت پڑہ کر اوٹہے کہ اوسکو اشراق کہتے ہین تو اسکا ثواب حج
اور عمرے پورے کا پاویگا یہ ہے مضمون حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہے عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْكَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ
النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ ت د س روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالی سے ای بیٹے آدم کے پڑہ
میرے لیے چار رکعت اول دن مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوسکے تک نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد و نسائی نے
ف یعنے سب حاجتین تیری برلاونگا اور محنت کرونگا دل تیرا اس لیے کہ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہے
اللہ اوسپر انعام فرماتا ہے اور اس حدیث مین اشارہ اسپر ہے کہ جسنے صرف کی جوانی اپنی اللہ کی بندگی مین روا کریگا اللہ تعالی

کذا فی جامع الصغیر ما یقال فی اللیل و النہار جمیعاً سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ح س وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہے رات دن مین دونون مین سیدالاستغفار ہے کہ وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ سے اِلَّا اَنْتَ تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے یا اللہ تو پروردگار میرا ہے نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تونے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کے ہون اور وعدے تیرے کے بقدر طاقت اپنی کے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیرے برائی کرتوت اپنی سے اقرار کرتا ہون مین واسطے تیرے ساتہ نعمت تیری کے کہ مجھپر ہے اور اقرار کرتا ہون ساتہ گناہون اپنے کے پس بخش واسطے میرے پس تحقیق نہین بخشتا ہے گناہون کو کوئی مگر تو جو شخص پڑہے استغفار کو یعنی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ کو تا اِلَّا اَنْتَ دنکو درحالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتہ مضمون اسکے کے پھر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی پڑہے اسکو رات مین اور وہ یقین کرنیوالا ہو اسکے پھر مرے پس وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ بخاری نسائی نے ف لفظ موقنا مین اشارہ اسپر ہے کہ مدار ثواب کا سمجھنے اور یقین کرنے معانی پر ہے اگرچہ نرے لفظ بھی خالی ثواب سے نہین فح مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِیْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَةٍ اَوْ فِیْ شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ س نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکے لیے بادشاہت ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ اللہ کے جو کوئی پڑہے یہ کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینے مین پھر مرے اوس دن مین یا اوس راتمین یا اوس مہینے مین بخشے جاوینگے واسطے اوسکے گناہ اوسکے نقل کی یہ نسائی نے دَعَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ یُرِیْدُ اَنْ یَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَیْهِ فِیْهِنَّ وَتَدْعُوْ بِهِنَّ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاةً یَتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا طس بلایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہے کہ دے یعنے سکھادے تجھکو کتنے ایک کلمے کہ اوترے ہین خدا کیطرف سے تو کہ رغبت کرے تو طرف اللہ کے بیچ مواظبت اونکی کے یعنی جو مداومت

تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ وَيُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ م ت س حب کیا عاجز
ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکہتا ہی یہ کہ حاصل کرے ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہ ہی کہ سبحان اللہ
سو بار کہے پس لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ہزار نیکیان یا دور کیے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے اور دور کیے جاتے ہین
نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان نے اوس سے ہزار گناہ نقل کی یہ تمام روایت ساتہ اختلاف مذکور کے مسلم
ترمذی نسائی ابن حبان نے ف او یحط مین لفظ او کا یا تنویع کے لیے ہی یعنی حسنات متقی کے لیے لکہے جاتے ہین
اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سے یا او بمعنی داو جمع کے ہی یعنی دونون باتین ہوتی ہین جیسیکہ دلالت کرتی ہی
اوسپر روایت ویحط کی فح وَلْيَقُلْ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ
دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِيْ د ت مس اور چاہیے کہ کہے نزدیک اذان مغرب کے اللّٰهم هذا آخر تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے
یا اللہ یہ وقت ہی تیرے رات کے آنیکا اور تیرے دن کے پیٹ پہیر نیکا اور تیرے پکارنیوالون کی آواز دن کا یعنے
موذنون کا پس بخش مجکو نقل کی یہ ابو داود و ترمذی حاکم نے مَا يُقَالُ فِي اللَّيْلِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ الْاٰيَتَيْنِ وَاٰخِرَ الْبَقَرَةِ
ع وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات مین یعنی خواہ اول مین ہو یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہے پڑہے
آمن الرسول ہی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقرہ کی ہین نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین
آیا ہی کہ جسنے پڑہین دو آیتین آخیر سورہ بقرہ کی رات مین کفایت کرینگے اوسکو یعنی قیام لیل سے یا کفایت کرینگے
ہر بری چیز سے مشکوۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خ م س اور پڑہنا قل ہو اللہ کا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے
وَقِرَاءَةُ مِائَةِ اٰيَةٍ مس وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ مس اور پڑہنا سو آیتون کا ہی نقل کی یہ حاکم نے اور پڑہنا دس
آیتون کا ہی نقل کی یہ حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے پڑہین سو آیتین رات مین نہ لکہا گیا غافلین سے
اور یہی ثواب دس آیتون کا آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنے سو آیتین پڑہین اتتین
لکہا جاوے گا اوسکے لیے ثواب فرمانبرداری کا ع وَقِرَاءَةُ عَشْرِ اٰيَاتٍ اَرْبَعٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَيْنِ
بَعْدَهَا وَخَوَاتِيْمِهَا موط اور پڑہنا دس آیتون کا ہی کہ چار آیتین اول بقرہ کی ہون یعنی مفلحون تک اور ایک
آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پیچہے آیۃ الکرسی کے ہین یعنے خالدون تک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للہ ما فی السموات سے
آخر سورہ تک نقل کی یہ موقوفا طبرانی نے ف مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سے یہ ہی کہ جسنے یہ پڑہین نہین
داخل ہونے کا شیطان اوسکے گہر مین صبح تک ع وَقِرَاءَةُ يٰسٓ حب اور پڑہنا یٰس کا نقل کی یہ ابن حبان نے
ف جو کوئی آخیر سورہ کہف کا ان الذین آمنوا سے آخر تک سونے وقت پڑہے تو جسوقت چاہیگا اوسیوقت اوٹہیگا

دعا مین وقت اذان مغرب کی

وظیفہ رات کا

جگہ رات کے رہنے کی اور جب نہ یاد کرے خدا کو نزدیک کہانا کہانے اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہ رات کے
رہنے کی اور کہانا رات کا یعنے لیس نہ جدا ہوہن گہرے اوسکے گہر والون سے امیدوار ہو شریک ہونیکے گہر مین اور کہانی مین
نقل کی یہ مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ ابن سنی نے اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ
فَاِذَا ذَہَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ الْعِشَآءِ فَخَلُّوْہُمْ وَاَغْلِقْ بَابَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْ
سِقَآءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَآءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْہِ شَیْئًا ع جب ہووے سر شام پس
منع کرو تم اپنے لڑکون کو باہر نکلنے سے یعنے گہر کے باہر نکلنے اور کونچونکے پہرنے سے پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتے ہین
اسوقت پس جب گذرے ایکساعت رات سے پس چہوڑ دو انکو اور بند کر دروازہ اپنا اور یاد کر نام خدا کا یعنے بسم اللہ کہ
وقت بند کرنیکے اور بجہا چراغ اپنا اور یاد کر نام اللہ کا اور مُنہ باندہ مشک اپنے کا اور یاد کر نام خدا کا اور ڈہانک برتن اپنا
اور یاد کر نام اللہ کا اگرچہ چوڑا وہین رکہے تو اوسپر کچہہ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکہ کر ڈہانکو نقل کی یہ صحاح ستہ مین
ف ایک روایت مین آیا ہے کہ شیطان نہین کہولتا ہے دروازے بند کو پس اسی پر قیاس کر اور چیزونکو اور چراغ بجہا دے لیسے
کہ نیند آئیگی اور بعید ہے افسے ہے اور احتیاط ہے اس سے کہ مبادا چوہا بتی لیجاوے اور گہر جلا دے ع وَفِیْ عِنْدَ النَّوْمِ
یہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہے جاوے اور کیے جاوے نزدیک سونیکے اِذَا اَتٰی فِرَاشَہٗ وَہُوَ طَاہِرٌ ہ جب لاوے کرے
کوئی اپنے بچہونے پر آنے کا حال یہ کہ وہ پاک ہو توکرے جو مذکور ہوتا ہے اور پڑہے نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ ٹکڑا ہے
حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہے غرض مصنف کی اس سے ثابت کرنا طہارت کا ہے اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ
یون آیا ہے اَوْ فَلْیَتَطَہَّرْ طس یا پس چاہیے کہ پاک ہووے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور اَوْ فَلْیَتَوَضَّأْ وُضُوْءَہٗ
لِلصَّلٰوۃِ ع یا پس چاہیے کہ وضو کرے مانند وضو اپنے کے نماز کے لیے یعنے وضو کامل یہ صحاح ستہ مین ہے ف
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو طہارت کرتا ہے اس بدن کی رات گذارتا ہے ساتہ اوسکے فرشتہ جب یہ کروٹ لیتا ہے
فرشتہ کہتا ہے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ یعنے یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی طہارت سے سوتا ہے اور اوس
رات مین مر گیا شہید مرتا ہے ع اور لفظ اوسکا کلام مصنف سے ہے واسطے توضیح روایت کے یعنی بعضے روایت مین
یون آیا ہے اور بعضے مین یون ع ثُمَّ یَاْتِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَیَنْفُضُہٗ بِصَنِفَۃِ ثَوْبِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ لْیَقُلْ بِاسْمِکَ
رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَہَا وَاِنْ اَرْسَلْتَہَا فَاحْفَظْہَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ
الصّٰلِحِیْنَ ع مص پہر آوے طرف بچہونے اپنے کے پس جہاڑے اوسکو ساتہ کونے کپڑے اپنے کے یعنے جو کونہ
اندر کی طرف ہو تین بار پہر کہے باسمک ربی آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے ساتہ نام تیرے کے اے رب میرے رکہا مینے

ان کلمات پر کرے گا تو محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیرے دل مین پیدا ہوگا اور دعا کرے تو ساتھ اونکے رات مین
اور دن مین وہ یہ ہین اللھم انی اسئلک آخر تک کہ ترجمہ اونکا یہ ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صحت ایمان مین
یعنے کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہو اور مانگتا ہون ایمان بیچ اچھی خلق کے یعنے ایمان کامل کہ ملا ہو ساتھ حسن
خلق کے اور مانگتا ہون خلاصی دنیا مین کہ پیچھے آوے اوسکے مراد پانے یعنے چھٹکارا عقبے مین اور مانگتا ہون رحمت تجھسے
اور سلامتی یعنے آفتون دنیا اور آخرت کیسے اور مانگتا ہون بخشش تجھسے اور رضامندی تیری یعنے بسبب طاعت کے
نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین ف وسطے رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہے ساتھ خلق کے اور
راضی رکھنا اون کا محنت اور راحت مین فح وَاِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَھْلِہٖ د اور جب آوے گھر اپنے مین پس
چاہیے کہ کہے اللھم سے توکلنا تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی گھر مین آنیکی اور بھلائی نکلنے کی
یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونون اچھے ہون اور سبب بھلائی کے ہون ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم اور ساتھ نام
اللہ کے نکلے ہم اور اوپر اللہ کے کہ پروردگار ہمارا ہے توکل کیا ہمنے یعنے اوسپر بھروسا کیا آنے اور نکلنے مین اور سب امور مین
پھر سلام کہے اوپر گھر والون اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور ایک روایت بیہقی مین آیا ہے کہ جب آوے تم گھر مین
سلام کرو اپنے اہل پر اور جب نکلو گھر سے رخصت کرو اہل اپنے کو ساتھ سلام کے اور کہا ہے بعضے علما نے کہ اگر گھر مین کوئی نہو
کہے السلام علینا وعلے عباد اللہ الصالحین ساتھ نیت ملائکہ کے کذا ذکر علی اور روایت ہے سہیل بن سعد سے کہ ایک شخص نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ جب داخل ہووے تو گھر مین سلام علیک کہے
خواہ گھر مین کوئی ہووے یا نہ ہووے بعد اسکے سلام مجھپر بھیج اور قل ھو اللہ ایکبار پڑھ پس یہی کیا اوس شخص نے
پس بہت دیا اللہ تعالی نے اوسکو رزق یہانتک کہ بانٹا اوپر ہمسایون اور قرابتیون اپنے کے کذا ذکر المصنف فی المنہیۃ
وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ
فَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ
قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ م د س ق ی اور جب وے آدمی گھر اپنے مین یعنی سکونت
جگہ مین خواہ گھر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کرے اللہ کو نزدیک داخل ہونے گھر اپنے کے اور نزدیک کھانا کھانے اپنے کے
کہتا ہے شیطان یعنے اپنے تابعین سے کہ نہین ہے جگہ رات کے رہنے کی تمکو اور نہ کھانا رات کا یعنے تمہارا حصہ ان گھر والون کے
ہان کچھ نہین ہے پس جب داخل ہووے پس نہ یاد کرے خدا کو نزدیک داخل ہونے گھر اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تمنے

دعائیں گھر مین داخل ہونے کی

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تھین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکے اہل مین سے اور تھین میرے پاس اور
پیستی تھین چکی یہانتک کہ نشان ہوگیا تھا اونکے ہاتھون مین اور پانی لاتی تھین مشک مین یہانتک کہ نشان ہوگیا تھا
اونکے سینے مین اور جھاڑو دیتی تھین گھرمین یہانتک کہ خاک آلودہ ہوتے کپڑے اونکے اور پکاتی تھین ہانڈی یہانتک
کہ میلے ہوگئے تھے کپڑے اونکے اور پونہچی تھی اونکو بسبب ان چیزون کے مشقت اور محنت اور ایذا سنا مین کہ غلام
لونڈی آئے ہین کسی غزو یسے حضرت کے پاس کہا مین نے کہ جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور مانگو اونسے ایک خادم کہ
کفایت کرے تمکو ان کامون سے پس آئین فاطمہ حضرت کے پاس پس پایا اونکے پاس کتنے نوجوانون کو کہ بیٹھے تھے
پس حیا کی اور پھر آئین لیکن حضرت عایشہ نے یہ قصہ روبرو حضرت کے بیان کیا حضرت یہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کے
گھر تشریف لائے کہتے ہین حضرت علی کہ آئے حضرت ہمارے پاس اور ہم لیٹے ہوے تھے اپنے بچھونون مین کپڑا
اوڑھے ارادہ کیا ہمنے کہ کھڑے ہون فرمایا اسی طرح لیٹے رہو پس تشریف لائے اور بیٹھ گئے درمیان میرے
اور فاطمہ کے یہانتک کہ پائی مین نے ٹھنڈک دونون پاؤن حضرت کی اپنے سینے مین پھر فرمایا فاطمہ سے کیا حاجت
لائی تھی تو طرف ہمارے کل پس یہ چپکی رہین دوبار مارے حیا کے کچھ نہ کہ سکین حضرت علی نے کہا قسم ہے خدا کی
مین بیان کرون گا روبرو تمہارے حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہ نزدیک میرے پیستی ہین چکی کہ نشان ہوگیا
انکے ہاتھون مین اور پانی لاتی ہین مشک مین کہ نشان ہوگیا انکے سینے مین اور جھاڑو دیتی ہین گھر کی کہ غبار
آلودہ ہوتے ہین کپڑے انکے اور پکاتی ہین کھانا کہ میلے ہوتے ہین کپڑے انکے اور پونہچی تھی خبر ہمکو آئے ہین تمہارے
پاس لونڈی غلام پس کہا تھا مین نے انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سے فرمایا حضرت نے کیا نہ بتاؤن مین تمکو بہتر
اوس چیز سے کہ مانگتے ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونے کا اور لیٹو اپنے بچھونون مین کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور
کہو الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہ بہتر ہی تمہارے لیے خادم سے پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت علی کبھی اسکو نہ چھوڑتے تھے تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے دو خصلتین
ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر
ہر نماز کے پیچھے پڑھے کہ جمع بابت پانچ نمازون کے ڈیڑھ سو ہوتے ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑھ ہزار نیکیان اسکے
ملین گی اور دوسری خصلت یہ ہی کہ سونیکے وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر
چونتیس بار پس جمع اسکی سو ہوئی اور ہزار ہیچ میزان کے **مشکوۃ** ویجمع کفیہ ثم ینفث فیہما فیقرأ
قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ

پہلو اپنا اور ساتہ مدد تیرے کے اوٹہاؤنگا اوسکو یعنی بچھونے سے اگر بند کرے تو جان میری یعنی قبض روح کرے پس بخش
اوسکو اور اگر چھوڑے تو اوسکو پس نگہبانی کر ساتہ اوسطرح کے کہ نگہبانی کرتاہی تو ساتہ اوسکے اپنے اچھے بندونکی نقل کی
یہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے **ف** یعنی جیسیکہ محفوظ رکھتاہی تو نیک بندون کو گناہ سے اور مدد کرتاہی اور توفیق
دیتاہی ویسے ہی میرے نفس کو محفوظ رکہ اور مدد کر اور توفیق اچھی دے اور یہ جو فرمایا کہ پھر کے یعنی بعد رکھنے پہلو کے
یا پہلو رکھنے کے پہلے اس صورت مین معنی وضعت جنبی کے یہ ہون گے کہ ارادہ کیا مین نے پہلو رکھنے کا **ع** وَلْيَضْطَجِعْ
عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ **م ع** اور چاہیے کہ لیٹے اوپر داہنے پہلو اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے صحاح ستہ مین **ف** نیند بہن
موت کی ہی اس طرح کے لیٹنے سے وقت موت کا یاد آتاہی **ع** وَيَتَوَسَّدُ بِيَمِيْنِهٖ **د** اَيْ يَضَعُهَا تَحْتَ خَدِّهٖ **د ت**
س اور تکیہ کرے دہنے ہاتہ اپنے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے یعنی رکھے ہاتہ کو نیچے گال اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی
نسائی نے **ع** ثُمَّ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ
وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى **د مس** پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے بسم اللہ آخر تک کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی ساتہ نام اللہ کے
رکہا مین نے پہلو اپنا یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چھوڑا کر دن میرے کو اور
بھاری کر ترازو عملون میرے کی اور کر مجکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا مین نقل کی
یہ ابو داؤد حاکم نے **ف** مراد گردن سے نفس آدمی کا ہی کہ عوض عملکی گروہی معنی یہ ہین کہ خلاص کر نفس میرے کو
حق اپنے سے اور حق بندون کے سے اور گناہون سے **ع** اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ **ر مص**
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **د س ت** یا اللہ بچا مجھکو عذاب اپنے سے اوس دن کہ اوٹھاوے گا تو بندون اپنے کو نقل کی بزار
اور ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑھے یہی دعا نقل کی یہ ابو داود نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ
ا ساتہ نام تیرے کے پہلو رکہا مین نے ای رب میرے پس بخش میرے لیے گناہ میرے نقل کی یہ احمد نے بِاسْمِكَ
وَضَعْتُ جَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ **مص** ساتہ نام تیرے کے رکہا مین نے پہلو اپنا پس بخش مجکو نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى **خ م د ت س** یا اللہ ساتہ نام تیرے کے مرتا ہون مین اور جیتا ہون مین یعنی
سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **خ م د ت س حب** سبحان اللہ پڑہے تینتیس بار اور الحمد للہ
پڑہے تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے چونتیس بار نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نے **ف**
کتاب ابو داود مین لکہا ہی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون مین روبرو تیرے ایکبات اپنی اور فاطمہؓ کی

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول تیرے اور فرشتے بہی گواہی دیتے ہین یعنے آپکی پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے شیطان سے یعنی اوسکے وسوسون سے اور شرک اوسکے سے یعنی شرک مین ڈالنے اوسکے سے ہمکو اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے اس سے کہ کرون اوپر نفس اپنے کے برائی یا کہینچون مین اوسکو طرف کسی مسلمان کے یعنی بہتان یا ظلم کرون مین کسی پر نقل کی یہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ **دت مر حب مس مص** یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے برائی نفس اپنے سے یعنی عاجز ہون اوسکے مقابلے سے اور پناہ مانگتا ہون برائی شیطان اور شرک اوسکے سے نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ **م س** یا اللہ تونے پیدا کی جان میری اور تو مارے گا اوسکو تیرے ہی لیے موت اوسکی ہے اور زندگی اوسکی اگر جلا دے تو اوسکو یعنے جگائی پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سے اور گرفتار ہونے برائیون سے اور اگر مارے تو اوسکو پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے سلامتی یعنی سوتے جاگتے دنیا آخرت مین نقل کی یہ مسلم نسائی نے **ف** مماتہا ومحیاہا اشارہ ہے طرف اس آیت کے محیای ومماتی للہ رب العالمین یا معنی یہ ہین کہ تیرے ہی لیے ہے نہ غیر تیرے کے لیے مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا **ع** اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ **د س مو** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ ذات تیری کے کہ بزرگ ہے اور ساتہ کلمون پورے تیرے کے یعنی کتابون اور آسمان تیرے کے برائی اوس چیز سے کہ تو پکڑنے والا ہے بال پیشانی اوسکے کے یعنی قبضہ قدرت تیری مین ہے یا اللہ تو دور کرتا ہے قرض اور گناہ کو یا اللہ نہین شکست دیا جاتا ہے لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا ہے وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی پاک ہے تو اور ساتہ تعریف تیرے کے تسبیح کرتا ہون نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ ثلث مرات بخشش مانگتا ہون مین اوس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنیوالا اور رجوع کرتا ہون مین طرف اوسکے پڑہے یہ استغفار تین بار نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑہتا ہے تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہ پکڑتا ہے بچہونے پر بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے ہون

یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ خ عہ اور جمع کرے دونون
ہتھیلیان اپنی یعنی جب جگہ پکڑے بچھونے پر پھر پھونکے بیچ اون کے پس پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرے دونون ہاتھ جہانتک قدرت رکھے یعنی جہانتک پہونچے بدن اپنے سے شروع کرے پھیرنا ہاتھون کا
سر اپنے پر اور منہ اپنے پر اور اگلی جانب پر بدن اپنے سے یعنی پھر تمام کرے پیچھے کے جانب مانند غسل مسنون کے کرے یعنی
جو کچھ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتھون کا اور پڑھنا پھونکنا ہاتہ پھیرنا اس سبکو کرے تین بار نقل کی یہ بخاری اور چارون نے
ف پہلے پھونکنا پھر پڑھنا اس لیے ہے کہ ساحرون کے ساتھ مشابہت نہو یا معنی یہ ہین کہ جمع کرے دونون ہتھیلیون کو پھر
قصد کرے پھونکنے کا پھر پڑھے پھر پھونکے ہر صورت مین پھونکنا بعد پڑھنے کے ہوگا ع وَیَقْرَأُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ خ س مص
اور پڑھے آیۃ الکرسی نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہے حاصل اوسکا یہ ہے کہ جسنے سوتے وقت
آیۃ الکرسی پڑھے اللہ تعالی کی طرف سے ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہے اور شیطان نہین پاس آتا صبح تک اور جو پڑھے اسکو
جب جگہ پکڑے بستر پر تو امن مین رکھتا ہے اللہ تعالی گھر اوسکے کو اور گھر ہمسائے اوسکے کو اور کتنے گھر گرد اوسکے کو مشکوۃ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ م د ت س سب تعریف ہے خدا کے
جسنے کھلایا ہمکو اور پانی پلایا اور کفایت کیا سب مہمات ہمارے کو اور نگاہ رکھا ہمکو برائی اور نقصان سے اور جگہ دی پس
بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہے کوئی اونکو اور نہ جگہ دیتا ہے نقل کی یہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ وَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ د ت س حب مس عو
سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے کفایت کیا مجھکو اور جگہ دی مجھکو اور کھلایا مجھکو اور پلایا مجھکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجھپر یعنی
بسبب دینے اوس چیز کے کہ احتیاج پڑتی ہے اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سے اور وہ خدا کہ دیا مجھکو پس بہت دیا شکر ہے
اللہ کے لیے بہرحال یا اللہ پروردگار ہر چیز کے اور مالک اوسکے اور معبود ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے آگ سے
نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابوعوانہ نے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
اَنْتَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَشْهَدُوْنَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ
اِلٰی مُسْلِمٍ طا یا اللہ پروردگار آسمانون کے اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہے پروردگار ہر چیز کا
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہے تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت

وآلہ وسلم کے پاس خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئی تعلیم فرمایا کہ پڑھ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ آخر تک ع بِسْمِ اللّٰہِ
س اور لیٹتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی نسائی کی روایت مین دعا مابعد کی مع
بسم اللہ کے ہی اور اورون کی روایت مین اللھم اسلمت سے شروع ہوتی ہی ع اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ
اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَلْیَجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِہٖ ع یا اللہ تابعدار
کیا مین نے ذات اپنی کو طرف تیرے یعنی مطیع حکم تیرے کے ہی راضی قضا تیرے پر قانع ساتھ قدرت تیرے کے اور
سونپے مین نے سب کام دین و دنیا اپنی کے طرف تیرے اور بھروسا کیا مین نے تجھپر واسطے خواہش کرنیکے طرف
ثواب تیرے کے اور ڈرنیکے عذاب تیرے سے نہین ہی پناہ اور نہ نجات عذاب تیرے سے مگر طرف تیرے ایمان لایا مین
ساتھ کتاب تیری کے جو اوتاری تونے اور ساتھ نبی تیرے کے جنکو بھیجا تونے اور چاہیے کہ پڑھے ان کلمات کو آخر
اوس چیز کے کہ کلام کرتا ہی ساتھ اوسکے نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف یعنی سب دعاؤن کے پیچھے اس دعا کو پڑھے
اور بعد اسکے اور کلام نکرے مگر آیت قرآن کی مثل قل یا وغیرہ کے اگر پڑھے مضائقہ نہین کذا قال الفخر اور حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوے وضو کر مانند وضو نماز کے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر پھر پڑھ اللھم اسلمت
لفظ ارسلت تک پس اگر اوس رات مین مرے گا تو دین اسلام پر مرے گا اور اگر صبح کرے گا تو پونہچے گا بھلائی کو مشکوۃ
وَلْیَقْرَأْ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ط اور چاہیے کہ پڑھے قل یا یعنی نزدیک ارادے سونے کے نقل کی یہ طبرانی نے
ثُمَّ لْیَنَمْ عَلٰی خَاتِمَتِھَا د ت س حب مس مص پھر چاہیے کہ سووے اوپر ختم قل یا کے نقل کی ابوداؤد
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ آدمی اسکے پڑھنے سے
شرک سے پاک ہوتا ہی مشکوۃ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ وَ
یَقُوْلُ اِنَّ فِیْھِنَّ اٰیَۃً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَۃٍ د ت س اور تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے تھے
مسبحات یعنی جن سورتون کے سرے پر لفظ سبحان کا یا یسبح یا سبح کا ہی پہلے سونیکے اور فرماتے تھے کہ تحقیق انمین
ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نسائی نے ف وہ آیت غیر معلوم ہی مانند لیلۃ القدر کے
اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑھے تو اوسکا ثواب پاوے کذا ذکر العلی وَھُنَّ الْحَدِیْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَۃُ
وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی مو س اور وہ مسبحات سورۂ حدید ہی اور سورۂ حشر اور سورۂ صف اور سورۂ جمعہ
اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل کی یہ موقوفاً نسائی نے وَحَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ السَّجْدَۃَ وَتَبَارَکَ الْمُلْکُ مو ت

یا بقدر پتے درختون کے یا بقدر ریت جنگل عالج کے یا بقدر دنون دنیا کے کذا فی المشکوۃ عالج نام ایک جنگل کا ہو
زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہو اور توبہ لغت مین کہتے ہین پھر نیکو اور شرع مین کہتے ہین پھر نیکو گناہ سے
اور پشیمان ہونا اوس سے ساتھ صدق ارادت کے اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ توبہ کیا چیز ہو فرمایا
کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی ملاوت گناہ کی دل سے ایسی نکلے کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو **مج** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ **حب موس** نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسی کے لیے
پادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر
مگر ساتھ اللہ کے پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اللہ کے لیے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ بہت بڑا ہی نقل کی یہ ابن حبان
اور موقوفا نسائی نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنے پڑھا اس کلمے کو جسوقت کہ جگہ پکڑے بچھونے پر بخشے جاتے ہین
گناہ اوسکے اور خطائین اوسکی اگرچہ ہون برابر کف دریا کے **ع** وَیَقُوْلُ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ
الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ
شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ
ھ عہ مص ص اور کہے حال یہ کہ وہ لیٹنے والا ہو کروٹ سے یہ دعا یا اللہ پروردگار آسمانون کے اور اے
پروردگار زمین کے اور اے پروردگار عرش بڑے کے اے پروردگار ہمارے اور اے پروردگار ہر چیز کے اے
پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنے اوگانیکے لیے اور اے اوتارنیوالے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون
ساتھ تیرے برائی ہر چیز سے کہ تو پکڑنیوالا ہی بال پیشانی اوسکی کے یعنے قبضہ قدرت تیرے مین ہی یا اللہ تو پہلے
سب سے ہی پس نہین ہی پہلے تیرے کوئی چیز اور تو ہی پیچھے ہی پس نہین ہی پیچھے تیرے کوئی چیز اور تو ہی ظاہر ہے
یعنے باعتبار صفات کے یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیرے کوئی چیز اور تو ہی پوشیدہ ہی یعنے باعتبار ذات کے کہ پوشیدہ ہے نظرون لوگون سے
خلائق سے پس نہین ہی پیچھے تیرے کوئی چیز یعنی سب سے زیادہ پوشیدہ ہی ادا کر ہمسے قرض اور بے پروا کر ہمکو
محتاجگی سے نقل کی یہ مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے **ف** احتمال ہی کہ قرض سے مراد حق اللہ کو
اور بندون کے ہون اور مراد محتاجگی سے محتاجگی طرف خلق کے ہی یا یہ کہ محتاجگی دل سے بے نیاز کر سب سے بے پروا کر
مخلوقات سے اور ذخائر عقبے مین حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

بچھونے اپنے کے پس پڑھے کوئی سورہ کتاب اللہ سے مگر کہ بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی
اوسکی ہر چیز سے کہ ایذا دے اوسکو یہانتک کہ جاگے نیند اپنی سے جب جاگے نقل کی یہ احمد نے اِذَا اَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِهٖ
اِبْتَدَرَهٗ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ اخْتِمْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ
يَكْلَؤُهٗ الْحَدِيْثَ يَاْتِيْ تَتِمَّتُهٗ س حب مس ص جب آتا ہی آدمی طرف بچھونے اپنے کے دوڑتا ہی اوسکی طرف
فرشتہ اور شیطان یعنی دونون حملہ کرتے ہین تا مسلط ہووین اوسپر پس کہتا ہی فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا اور کلام
اپنا ساتھ بھلائی کے یعنی سوتے وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہی شیطان ختم کر ساتھ برائی کے پس
اگر یاد کرے خدا کو پھر سووے رات گذارتا ہی فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہی اوسکی یہ حدیث ہی کہ آوے گا بقیہ اوسکا نقل کی
یہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب عدت مین بیان کیا ہی وہ یہ وَاِنْ وَقَعَ
عَنْ سَرِيْرِهٖ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑے گا تخت اپنے سے پھر مر جاوے گا داخل ہوگا بہشت مین کذا فی
فتح المبین اور سمجھا گیا اس سے کہ اگر ذکر اللہ تعالی کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہی بلکہ شیطان شب گذارتا ہی
منتظر رہتا ہی بہکانے اور وسوسہ ڈالنے اوسکے کا وقت بیداری کے کذا ذکر علی آور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
سورہ دخان رات کو پڑھتا ہی صبح کرتا ہی اوس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی آخر
سورہ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر تک پڑھتا ہی رات کو لکھا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب قیام
لیل کا یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین وَاِذَا رَاٰی فِيْ مَنَامِهٖ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا خ
م س اور جب دیکھے کوئی بیچ خواب اپنے کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی یعنی اچھی چیز پس چاہیے کہ شکر کرے
خدا کا اوسپر اور بیان کرے اوسکو نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ خ م س اور
نہ بیان کرے اوسکو مگر اوس شخص سے کہ دوست رکھتا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف اس لیے کہ دوست اچھی
تعبیر کہے گا اور دشمن بری وہ سبب غم کا ہوگا اور جیسے تعبیر بیان کرے گا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی
کہ رویا اوپر پاؤن طائر کے ہے جبتک کہ نہین تعبیر کہا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکھتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع
ہوتا ہی موافق تعبیر کے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا آستانہ گھر میرے کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا غائب تیرا آوے گا پس خاوند اوسکا سفر سے آیا بعد اوسکے پھر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نے پھر وہی خواب
دیکھا پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی حضرت کو نہ پایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا

بیان خواب دیکھنے کا

مص مس اور نہین سوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ پڑھین الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی
یہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نے ف روایت ہی خالد جہنی صحابی سے کہ پڑھو تم سورت نجات دینے والی کو
یعنے عذاب دنیا اور آخرت کیسے کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مین نے کہ اسکو ایک شخص نے اپنا ورد کیا تھا اسکے
سوا کچھ اور ورد نہین پڑہتا تھا اور وہ شخص بہت گناہ گار تھا پس جب مرا اس سورت نے پر اپنے پھیلا دئے اوپر
یعنے اپنے پناہ مین کر لیا اوسکو اور عرض کیا کہ اے رب میرے بخش اسکو کہ یہ بہت پڑھا کرتا تھا مجکو پس اللہ تعالی نے
اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتون کو کہ اسکے لیے عوض ہر گناہ کے ایک نیکی لکھو اور بلند کرو درجہ اسکا
اور یہ بھی کہا خالد نے کہ یہ سورت اپنے پڑہنے والیکے لیے قبر مین جھگڑتی ہی عرض کرتی ہی اے بار خدایا اگر مین تیری
کتاب سے ہون تو شفاعت میری اسکے لیے قبول کر اور اگر تیری کتاب سے نہین ہون مٹا ڈال مجھکو کتاب سے
اور یہ سورت مثل جانور کے پھیلاتی ہی پر اپنے اوسپر پس شفاعت کرتی ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر سے
اور سورت تبارک کی بھی یہی فضیلت بیان کی اور خالد سوتے نہین تھے جبتک کہ پڑہتے تھے ان دونون کو
اور کہا طاوس تابعی نے کہ فضیلت دی گئی ہین یہ دونون سورتین سب سورتون پر ساٹھ ساٹھ نیکیون کے مشکوۃ
وحتی یقرا بنی اسرائیل والزمر ت مس مص ورنہ سوتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ پڑھین
سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے ماکنت اری احدا یعقل ینام قبل ان یقرا
الآیات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ موصحہ حضرت علی فرماتے ہین کہ نہین تھا مین کہ جانون کسی کو کہ عقل
رکھتا ہو کہ سووے پہلے اسکے کہ پڑھے تین آیتین کہ آخر سورہ بقرہ کی ہین یعنی للہ ما فی السموات سے آخر سورہ تک
یہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو آیتین آخر سورہ بقرہ کے مجھکو خزانے
عرش سے ملے ہین یعنی امن الرسول سے آخر تک پس سیکھو تم اور سکھاؤ عورتون اپنی کو کہ اسمین طلب بخشش کی ہی
اور تقرب ہی اللہ تعالے کا اور دعا ہی اور کسی نبی کو سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آیتین نہین ملی ہین
جو آیتین دعا کی آمین سے پڑہتا ہی قبول کیجاتی ہین کذا فی المشکوۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرات
فاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد فقد امنت من کل شیء الا الموت س فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب رکھے تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑھے تو الحمد اور سورہ اخلاص پس تحقیق امن مین ہوا تو ہر چیز سے یعنے ہر بلا سے
سوائے موت کے نقل کی یہ بزار نے ما من رجل یاوی الی فراشہ فیقرا سورۃ من کتاب اللہ الا بعث اللہ
الیہ ملکا یحفظہ من کل شیء یؤذیہ حتی یہب من نومہ متی ہب اسمین کوئی آدمی کہ جگہ پکڑے طرف

التی لا یجاوزھن برّ و لا فاجر من شر ما ینزل من السماء و ما یعرج فیھا و من شر ما ذرأ فی الارض و ما یخرج منھا و شر فتن اللیل و فتن النھار و من شر طوارق اللیل و النھار الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن ط پناہ مانگتا ہون مین

ساتہ کلمون پورے خدا کے وہ کلمے کہ نہین خلاف کرتا ہر اون سے نیک اور نہ برا بر آکے اوس چیز سے کہ اوترتی ہر

آسمان سے یعنی بلیات اور حادثے اور برائی اوس چیز سے کہ چڑہتی ہر آسمان مین یعنی اعمال برے وغیرہ اور

برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز سے کہ نکلتی ہر اوس سے اور برائی فتنون رات سے

اور فتنون دن سے اور برائی حادثون رات اور دن سے مگر حادثہ کہ آوے ساتہ بہلائی کے اے مہربان

نقل کی یہ طبرانی نے **ف** آیا ہے کہ رات محارب جن کو ایک شیطان نے شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے سامنے لاکر ضرر پونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نے آکر یہ دعا پڑہائی اسکے پڑہنے سے وہ شعلہ آتشی

بجھگیا اور سب بھاگے **ع** وفی الارق اللھم رب السموات السبع وما اظلت و رب الارضین وما اقلت

و رب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقک اجمعین ان یفرط علی احد منھم او ان یطغی

عز جارک و تبارک اسمک **طس ص** اور پڑہے نیند اچٹنے مین یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کے

اور اوس چیز کے کہ سایہ ڈالا ہر آسمانون نے اوسپر اور اے پروردگار زمینون کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھایا ہے

زمینون نے یعنے مخلوقات اور اے پروردگار شیطانون کے اور اون لوگون کے کہ گمراہ کیا ہر شیاطین نے اونکو

ہو میرے لیے نگہبان برائی سب مخلوقات اپنے سے اس سے کہ غالب آوے مجہپر کوئی اونمین سے یا یہ کہ حد سے

کوئی تجاوز کرے غالب ہر پناہ چاہنے والا تیرا اور بابرکت ہر نام تیرا نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن

ابی شیبہ نے اللھم غارت النجوم و ھدأت العیون و انت حی قیوم لا تاخذک سنۃ و لا نوم یا حی یا قیوم

اھدئ لیلی و انم عینی **حی** یا اللہ چہپ گئے ستارے یعنی آفتاب اور آرام پکڑا آنکہون نے اور تو زندہ ہمیشہ رہنے والا

نہین آتی ہر تجہکو اونگہ اور نہ نیند اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے آرام دے رات میری کو یعنے آرام دے مجہکو بسبب

نیند آنے کے رات مین اور سلا آنکہ میری کو نقل کی یہ ابن سنی نے واذا انتبہ من النوم فقال الحمد للہ الذی

رد الی نفسی و لم یمتھا فی منامھا الحمد للہ الذی یمسک السموات و الارض ان تزولا و لئن زالتا ان

امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا الحمد للہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض

الا باذنہ ان اللہ بالناس لرءوف رحیم **مس حب مس ص** اور جب جاگے نیند سے پس کہے سب تعریف ہے

اللہ کے لیے جسنے پہیری طرف میرے جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونے اوسکے سب تعریف ہے

بیان نیند اچٹنا

بیان جاگنا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاوند تیرا مرے گا بعد اوسکے خواب حضرت سے عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سے کہا ہے
کہا اوسنے ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسے تعبیر کہی ہے قاعدہ ہے کہ خواب برا کسی سے نہ کہے اور اچھا دوست سے کہے
چنانچہ حضرت صحابہ کرام سے خواب بیان فرماتے اور تعبیر بھی فرماتے اور اونکے خواب پوچھتے اور تعبیر کہتے **فح** وَاِذَا
رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ **خ** ہ اَوْ لِیَبْصُقْ ہ اَوْ لِیَنْفُثْ **ع** ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِہٖ **ع** اور جب دیکھے خواب مین وہ چیز
کہ برا جانتا ہے پس تھتکارے نقل کی یہ بخاری مسلم نے یا تھوکے نقل کی یہ مسلم نے یا چاہیے کہ پھونکے نقل کی یہ صحاح
ستہ مین یعنی بعضے روایت مین بدلے لیتفل کے لیبصق آیا ہے اور بعضے مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنے
نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّھَا **ع** ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ **خ** ہ د س
ق اور پناہ مانگے ساتھ خدا کے شیطان راندے گئے سے اور برائی خواب سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا پڑہے نقل کی یہ صحاح ستہ والون نے پڑہے اعوذ تین تین بار اور نہ ذکر کرے اوسکو کسی سے
نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے فَاِنَّھَا لَا یَضُرُّہٗ **ع** پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کرے گا اوسکو
نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ ہ اور چاہیے کہ پھر جاوے اوس کروٹ سے جسپر
کہ تہا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے اور بعضی روایت مین بدلے اس عبارت کے یون آیا ہے اَوْ لِیَقُمْ فَلْیُصَلِّ **خ** یا چاہیے
کہ کہڑا ہو جاوے پس نماز پڑہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کروٹ لینے کو تغیر حال مین بڑا دخل ہے اور نماز کی برکت سے
ضرر دفع ہوتا ہے **ع** وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجَدَ وَحْشَۃً اَوْ اَرِقَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ
عِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُلَقِّنُھَا مَنْ عَقَلَ
مِنْ وَلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَعْقِلْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ **د ت س مص** اور جب ڈرے یا پاوے
وحشت یا نیند اوچٹ جاوے پس چاہیے کہ کہے اعوذ بکلمات اللہ تا یحضرون کہ معنی یہ ہین پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ کلمون پورے خدا کے یعنی کتابون اور اسمائے الٰہی کے غضب اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور برائی بندون
اوسکے اور وسوسے شیطانون سے اور حاضر ہونے اونکے سے میرے پاس یعنی ظاہر مین تصرف کرنے اونکے سے
نقل کی یہ احمد نے اور تہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتے تہے یہ کلمے بیٹون عقل رکہنے والے اپنے کو اور
جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتے تہے عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکاتے اوسکو گلے مین اوسکے نقل کی یہ ابوداود
ترمذی نسائی حاکم نے **ف** اس سے تعویذ باندہنا لڑکون کے گلے مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہے کہ تعویذ مین
سوائے آیت یا اسمائے الٰہی کے کچہ نہو اور منکے وغیرہ ڈالنے حرام ہین کذا ذکرہ **فح** اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ

اللهم اغفرلی او یدعو فاستجیب له فان توضا وصلی قبلت صلوته خ ع٥ جو کوئی جاگے رات مین اور
کروٹ لے پس کہے لا اله الا الله تا اغفرلی کر معنی یہ ہین نہین کوئی معبود مگر الله تنہا نہین کوئی شریک اسکا
اوسی کے لیے پادشاہت ہو اور اوسی کیلیے سب تعریف ہو اور وہ ہر چیز پر قادر ہو سب تعریف ہو واسطے الله کے
اور پاکی ہو الله کو اور نہین کوئی معبود مگر الله اور الله بہت بڑا ہو اور نہین ہو پھرنا گناہون سے اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتھ مدد الله کے یا الله بخش مجھکو یا فرمایا دعا کرے جو چاہے قبول کیجاتی ہو واسطے اوسکے پس
جو وضو کرے اور نماز پڑہے قبول کیجاتی ہو نماز اوسکی نقل کی یہ بخاری اور چارون نے ف کر مستعمل
تعار کا آتا ہو دس جاگنے مین کہ اوسکے ساتھ آواز ہو جیسکہ عادت ہو وقت بیدار ہونے کے اور اولید مو شک
راوی ہو ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہو کہ لفظ اللہم اغفرلی کا فرمایا تھا یا یدعو کا اور فرمایا استجیب له یعنی
جو شخص وقت آنکھ کھلنے کے شب کو یہ کلمات پڑہ کر دعا کرے قبول کیجاتی ہو بعضے عالمون نے کہا ہو کہ اس دعا کا
نام درہم الکیس ہو جیسا کہ آدمی اپنے کیسہ مین درہم رکھتا ہو جسوقت چاہتا ہو لیلیتا ہو ایسی ہی یہ دعا ہے
کہ اجابت اسکی قریب اور مہیا ہو فحز من قال حین یتحرک من اللیل بسم الله عشر مرات وسبحان الله
عشرا وامنت بالله وکفرت بالطاغوت عشرا وقی کل شیء یتخوفه ولم ینبغ لذنب ان یدرکه الی
مثلها طس جو کوئی کہے جسوقت کہ کروٹ لے رات مین بسم الله دس بار اور سبحان الله دس بار
اور ایمان لایا مین ساتھ الله کے اور کفر کیا مین نے ساتھ معبودون باطل کے یعنے خواہ بت ہون یا شیطان
دس بار محفوظ رہے ہر چیز سے کہ ڈرتا ہو اوس سے اور نہین لائق ہو کسی گناہ کو کہ پائے اوسکو یعنی لاحق ہوئے
یا ہلاک کرے اوسکو مانند اوس ساعت تک کہ حرکت کی ہو اوس مین اور یہ کلمہ پڑہے ہین یعنی ایکدن
محفوظ رہے گا ایذا دینے والی چیزون سے اور گناہون سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین واذا قام
من اللیل عن فراشه ثم عاد فلینفضه بصنفة ازاره ثلث مرات فانه لا یدری ما خلفه علیه
واذا اضطجع فلیقل باسمک اللهم وضعت جنبی وبک ارفعه ان امسکت نفسی فارحمها وان
رددتها فاحفظها بما تحفظ به عبادک الصالحین ت ی اور جب اوٹھے کوئی رات کو بچھونے
اپنے سے پھر رجوع کرے طرف اوسکے پس چاہیے کہ جھاڑے اوسکو ساتھ کنارے لنگی اپنی کے تین بار
اسلیے کہ وہ نہین جانتا ہو کہ کون سی چیز آئی ہو پیچھے اوسکے اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر پڑا ہو
پس جب لیٹے پس کہے ساتھ نام تیرے کے یا الله رکھا مین نے پہلو اپنا اور ساتھ نام تیرے کے اوٹھاونگا اوسکو

اللہ کے لیے جسنے تھام رکھا ہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتا ہی اس سے کہ ٹل جاوین جگہ اپنے سے
اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تھامنے کا اونکو کوئی پیچھے اوسکے تحقیق وہ ہی بردبار بخشنے والا سب تعریف ہی اللہ کیلیے
جسنے تھام رکھا ہی آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر ساتھ ارادے اوسکے کے تحقیق اللہ ساتھ لوگونکے البتہ
بہت مہربان ہی مہربان نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ مس سب تعریف ہی واسطے اللہ کے جو زندہ کرتا ہی مُردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہ حاکم نے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ خ دت س مص سب تعریف ہی واسطے اللہ کے
جسنے زندہ کیا ہمکو یعنے جگایا بعد اسکے کہ مارا ہمکو یعنے سلایا اور طرف اوسکے پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہ بخاری
ابو داود ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِیْکَ لَکَ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ
لِذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً
اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ دت س حب مس نہین کوئی معبود مگر تو نہین کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجکو یا اللہ
تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجسے واسطے گناہون اپنے کے اور مانگتا ہون مین تجسے رحمت تیری یا اللہ
زیادہ کر مجھکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنے حق سے پیچھے اسکے کہ ہدایت کیا تو نے مجھکو یعنی طرف راہ حق کے
اور بخش میرے لیے نزدیک اپنے سے رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بخشنے والا نقل کی یہ ابو داود ترمذی
نسائی ابن حبان حاکم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ
س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنیوالا پروردگار آسمانون اور زمین کا اور اوس چیز کا
کہ درمیان ان دونون کے ہی غالب بہت بخشنے والا نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے فائدہ ایک روایت مین
آیا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کہے وقت جاگنے کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مگر کہ بخشتا ہے اللہ تعالے گناہ اوسکے اگرچہ ہون برابر کف دریا کے پس جب اوٹھاوے
سر اپنا طرف چھت گھر کے کہے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ بِحَمْدِکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ پس جب کپڑے پہنے
کہے بسم اللہ اور اسی طرح مستحب ہے بسم اللہ کہنی ہر کام مین اور شروع کرے پہننے مین ساتھ داہنے طرف کے
اور اسی طرح جوتی داہنی طرف سے پہنے پھر دعائین لباس کے پہننے کی جو اس مین مذکور ہوئی ہین پڑھے
کذا فی الحصن الحصین فائدہ نبی ص نے تعار من اللیل فقال لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

کھنکھارے نہین اور نہ تھوکے اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چھینک کا دے اور نہ جواب سلام کا دے اور نہ جواب
موذن کا دے مگر دل سے اور دایان ہاتہ ستر کو نہ لگاوے اور گہاٹ پر ... راہ مین اور سایے درخت وغیرہ مین
کہ لوگ وہان آرام پاتے ہین پاخانہ نہ پھرے پھر ہاتہ دہووے اور استنجا کرے بائین ہاتہ سے ڈہیلے اعضا کرے مگر جب
روزے سے ہو احتیاط سے کرے اور اول بیچ کی انگلی اونچی کرکے پانی سے استنجا کرے پھر چھنگلیا کے پاس کی انگلی سے
پھر چھنگلیا سے پھر شہادت کی انگلی سے یہانتک کہ خوب خاطر جمع کرے پھر ہاتہ دہوئے بعد فراغ کے اور بسم اللہ کہے
اول ہی اور بعد بھی پس جب نکلے پاخانے سے دایان پاون نکال کر دعا مذکورہ پڑہے اور داخل ہوتے
ہوے بایان پاون پہلے رکہے اور اسی طرح پیشاب کرنے مین بھی قبلے وغیرہ کی طرف پشت و رو نکرے اور ہوا کے رخ بچے
تا چھینٹین نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے پتہر پر اور پانی جاری اور غیر جاری مین نکرے اور نیچے درخت
میوہ دار کے اور کنارے نہر جاری کے اور نہانے کی جای نہ کرے اور کہڑے ہوکر اور نیچے پر نالے کے اور
کیتے نجاست پر نکرے اور پیشاب برتن مین جمع نکرے اور کلام وغیرہ جو پہلے گذرا نکرے بعد ازان ڈہیلے پر
خشک کرے چہل قدمی کرکے کھنکھار کر پانی سے دہووے کہ قطرے کے ... ہونے کے لیے بہتر ہے مراغ دینے کے
کذا فی وظائف النبی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ س ی مو مص سب تعریف ہے
واسطے خدا کے جسنے دور کی مجسے ایذا دینے والی چیز اور چین دیا مجھکو نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے اور موقوفا ابن
ابی شیبہ نے وَاِذَا تَوَضَّأَ فَلْیُسَمِّ اللّٰہَ دت ق اور جب وضو کرے پس چاہیے کہ بسم اللہ کہے نقل کی یہ ابوداود
ترمذی ابن ماجہ نے ف بسم اللہ پڑہنی پہلے وضو کے سنت موکدہ ہی نزدیک جمہور کے اور ہدایے مین مستحب
لکہی ہی مذہب حنفی مین اور نزدیک حنبلیون کے فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکرے اور منقول سلف سے
بیچ بسم اللہ وضو کے یہ الفاظ ہین بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اور بعضون نے کہا افضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کذا ذکر العلی والقور ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ
س ی پھر کہے یعنی وضو کرنے مین یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور فراخی کر میرے لیے گہر میرے مین
یعنے دنیا مین اور قبر مین اور آخرت مین اور برکت دے میرے لیے بیچ رزق میرے کے یعنی دنیا کا ہو یا آخرت کا
یا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے ف ابو موسی اشعری روایت کرتے ہین کہ پانی لایا مین
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے واسطے وضو کے پس وضو کیا اور سنا مین نے کہ پڑہتے تھے یہی دعا اللہم
اغفرلی آخر تک عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ سنا مین نے کہ ایسی ایسی دعا آپ پڑہتے تھے فرمایا کہ کیا چھوڑا

جو روک رکھے تو جان میری یعنی قبض روح کرے پس رحم کر اوسپر اور جو پھیرے تو اوسکو یعنی جگاوے پس نگہبانی کر اوسکی ساتہ اوس طرح کے کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتہ اوسکے بندون نیکبخت اپنے کے نقل کی یہ ترمذی ابن سنی نے وَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاۤءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ **مص ی** اور جب اوٹھے تو کہ تہجد پڑہے پس داخل ہووے پایخانہ مین یعنی ارادہ کرے داخل ہونے کا پس کہے بسم اللہ نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بسم اللہ کے کہنے سے پردہ ہو جاتا ہی درمیان ستر امت میرے کے اور آنکھون جنات کے **علی** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ **ع مص** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے ناپاک جنون اور ناپاک جنیو سے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ **حب عہ مص** اور جب نکلے پایخانے سے کہے مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہ ابن حبان نے اور چارون نے اور ابن ابی شیبہ نے **ف** پایخانہ جانیکے وقت چاہیے اس لیے ہی کہ جگہ حاضر ہونے شیاطین کی ہی چنانچہ یہ مضمون زید بن ارقم نے صحیح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ ذکر کرنا ایسے وقت مین مکروہ جانتے ہین جیسیکہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر اوس مکان مین ہو کہ پایخانے ہی کے لیے بنا ہو پس کہے ان کلمات کو پہلے داخل ہونیکے اور غیر اوسکے مین مثل جنگل وغیرہ کے پس چاہیے کہ وقت شروع کے کہے اور جو کوئی اوس وقت بھول جائے اور بعین اوس حالت مین یاد آوے دل سے کہے نہ زبان سے اور نکلنے کے وقت مین بخشش چاہنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونے ذکر زبان سے کہ اوس حالت مین نہین ہو سکا ہی اس لیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہین کرتے تھے مگر بیچ وقت حاجت کے پس گویا کہ اپنی سی تقصیر جان کر تدارک اوسکا ساتہ استغفار کے کیا اور دوسرا سبب یہ کہ بخشش چاہی تقصیر سے کہ بیچ وفا کرنے شکر نعمت بخشنے اچھے کہانیکے اور نکلنے فضلے کے کہ ایذا دے واقع ہوئی کذا ذکر الحزر اور مستحب ہے کہ پایخانے مین ایسی چیز نہ لیجاوے کہ جس مین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپے وغیرہما کے اور پردے مین بیٹھے اور دور جاوے جنگل مین کہ کوئی اوسکو دیکھے نہین اور سر ڈہانک ساتہ چادر کے اور کپڑا نہ اوٹھاوے یہانتک کہ قریب ہووے زمین سے اور تکیہ کرے بائین ہاتہ پر اور کہڑا کرے دائین کو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نکرے اور تین ڈہیلون سے پاک کرے اور ہڈی اور کوئلے اور گوبر سے پاک نکرے اور گرمی مین اول ڈہیلے پیچھے کو لیجاوے اور دوسرا آگے کو اور تیسرا پھر پیچھے کو اور جاڑے مین عکس اسکے کرے اور عورت ہر موسم مین ڈہیلے بطور لینے مرد کے جاڑے مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لے اور نہ کلام کرے پایخانے مین مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو اور

دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور رو بقبلہ اونچے پر وضو کے لیے بیٹھے اور کوئی شخص وضو نہ کروا دے مگر بعذر
اور کلام غیر ضروری نہ کرے اور پہلے آنے وقت نماز کے وضو کرے اور بہت ہیں آداب وضو کے فقہ میں
دیکھا چاہیے اور بعضے فقہا نے مستحسن لکھا ہے پڑہنا دعاؤں منقولہ کا اگلے علما سے بیچ وضو میں پس کہے بعد بسم اللہ
اور نیت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا اور وقت کلی کے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَاْسًا لَا اَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
اور وقت پانی دینے ناک کے اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِكَ وَجَنَّاتِكَ اور منہ دہوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ
وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور داہنے ہاتہ پر پانی ڈالنے کے وقت اَللّٰهُمَّ
اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بائیں ہاتہ پر پانی ڈالنے کے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ كِتَابِیْ
بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ اور مسح سر کے وقت اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ عَلَى النَّارِ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اور وقت مسح کانون کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ
اور وقت مسح گردن کے اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اور وقت داہنے پاؤں دہونے کے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ
عَلَى الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بائیں پاؤں پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ
تَبُوْرَا اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقت دہونے ہر عضو کے اور کنگھی کرنی بعد وضو کے
حضرت سے ثابت نہیں ہوئی ہے بلکہ فرمایا ہے کہ ایک دن بیچ کیا کرے پھر نماز پڑہے دو رکعت تحیۃ الوضو
کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائے سکھلایا اونکو
وضو اور حکم کیا ساتہ دو رکعتوں کے بعد اوسکے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کوئی
مسلمان کہ وضو کرے پس اچھی طرح وضو کرے یعنے برعایت سنت پھر کھڑا ہووے پس پڑہے دو رکعت حضور
دل سے اور بے ریا اور اخلاص سے مگر کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیے جنت اور مستحب ہے کہ اول رکعت میں پڑہے
بعد فاتحہ کے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ سے وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ تک اور دوسری میں
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ سے تَوَّابًا رَّحِیْمًا تک کذا فی وظائف النبی

بیان تہجد کا

تہجد بیان ہے تہجد کا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ۔ بہترین نماز ثواب میں پیچھے
فرض کے نماز درمیان رات کے ہے نقل کی ہے مسلم نے ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گرہ
لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کے جسوقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ ڈالتا ہے اوپر ہر گرہ کے

چھوڑتا ہین نے کہ یعنی ایسی دعا کی مین نے کہ جمع کرنے والی بھلائیون دنیا اور آخرت کی ہر ۵ ع ۵ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ رَفَعَ نَظَرَہٗ اِلَی السَّمَآءِ د س وَلْیَقُلْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ م د س ق مص ی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ق مص ی اور جب فراغت پاوے وضو سے اوٹھاوے نظر اپنی طرف آسمان کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے یعنی نظر کا اوٹھانا فقط ان دو کی روایت مین آیا ہے اور کہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے اوس کے ہین اور رسول اوس کے نقل کی یہ مسلم ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اور تین بار پڑہنا اس کلمے کا روایت کیا ہے ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی بعد وضو کے اس کلمے کو پڑہے آٹھون دروازے بہشت کے کہل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے داخل ہووے کذا فی المشکوۃ اور بعضے روایت مین اس کلمے کے ساتہ یہ دعا پڑہنی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ت یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین سے اور کر مجھکو پاکیزگی کرنے والون سے نقل کی یہ ترمذی نے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ مس مص پاکی ہے تجھکو یا اللہ اور ساتہ تعریف تیرے کے تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش مانگتا ہون تجہسے اور توبہ کرتا ہون طرف تیرے نقل کی یہ حاکم نسائی نے مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ لَہٗ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِیْ طَابَعٍ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مس جو کوئی وضو کرے پس کہے سبحانک اللھم وبحمدک واستغفرک واتوب الیک لکہا جاتا ہے اوسکے لیے یعنی یہ بعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پھر کیا جاتا ہے سربمہر پس نہین توڑی جاتی ہے مہر قیامت تک یعنی نہین باطل کرتی ہے اسکو کوئی چیز نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین ف وضو مین مسواک کرنی بھی سنت ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ لازم کرو اپنے پر مسواک کرنی اس لیے کہ اوس مین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہے منہ کو اور راضی ہوتا ہے رب اور ناخوش ہوتا ہے شیطان اور دوست رکھتے ہین ملائکہ اعمال لکھنے والے اور مضبوط ہوتے ہین مسوڑہے اور قطع ہوتا ہے بلغم اور خوشبو منہ مین آتی ہے اور دور کرتی ہے تپ کو اور روشن کرتی ہے بینائی کو اور دور کرتی ہے دانتون کے مرض کو اور وہ سنت بھی ہے پھر فرمایا کہ نماز مسواک سے افضل ہے ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کے ہو کذا فی المنبہات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا

اور اصحاب لیل مین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوۃ اور کسی شخص نے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کے خواب مین دیکھا پوچھا کہو اللہ تعالے نے کیا تمھارے ساتھ معاملہ کیا فرمایا اونھون نے کہ وہ جو حقائق معارف کی باتین کرتا تھا مین سب فنا ہوئین کچھ نکام آئین مگر کتنی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تھا مین آدہی رات مین وہی کام آئین اللہ تعالی ہم سبکو اسپر عمل نصیب کرے آمین آمین آمین ع اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ خ م بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکے کے ہر مگر فرض نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہر اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہمارے زمانے مین یعنی مسجد ہی مین پڑہے تا تہمت رافضی ہونیکی نلگے ع صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی خ م ۱ نماز رات کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے اور نماز دن کی نقل کی یہ احمد نے دو دو رکعت ہین نقل کی یہ بخاری مسلم احمد نے ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کے نزدیک رات دن مین نفل دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کے نزدیک رات کو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سے سند لائے ہین کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ اَنْتَ اِلٰہِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ع عو اور تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوٹھتے رات مین تو کہ تہجد پڑہین پڑہتے تھے یا اللہ تیرے لیے سب تعریف ہی تو ہی قائم رکھنے والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ ان مین ہر اور تیرے لیے سب تعریف ہر تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ ان مین ہر اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی روشن کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ انمین ہے یعنی تجہی سے سب ہدایت پاتے ہین اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہی تو ہی ثابت دموجود یعنے تیرے سوا سبکو فنا ہونی ہر اور وعدہ تیرا سچا ہر اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہر اور موجود اور دوزخ حق ہر اور سب نبی حق ہین اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہر یا اللہ واسطے تیرے

اس مضمون کو اوپر تیرے رات دراز ہی پس سُورہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر وضو کیا دوسری گرہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑہے تیسری گرہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادان خوشدل اور نہین تو صبح کرتا ہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنے پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچہے لوگون کا ہی کہ پہلے تمسے تھے او سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہارے کے اور سبب دور ہونے گناہون کا ہی اور سبب باز رہنے کا گناہ سے اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ سوج گئی پانو مبارک حضرت کے عرض کیا لوگون نے کہ کیون کرتے ہین آپ ایسا اللہ تعالے نے تو بخشدیے ہین آپ کے گناہ اگلے پچھلے فرمایا کیا نہون مین بندا شکر کرنے والا اور حضرت کے سامنے ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہے صبح تک نہین اوٹہتا نماز تہجد کے لیے فرمایا کہ پیشاب کرتا ہی شیطان اوسکے کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اون سے ایک وہ شخص کہ قیام کرے رات کو نماز کے لیے اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہے اور جگایا بی بی اپنے کو پس نماز پڑہی اوسنے پس اگر انکار کیا اوسنے چہڑکا خاوندنے اوسکے مُنہ پر پانی اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر کہ اوٹھی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنے کو پس نماز پڑہی اوسنے پس اگر انکار کیا اوسنے چہڑکا بی بی نے اوسکے مُنہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالا خانے ہین کہ دیکہا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر سے اور اندر کا باہر سے یعنی ایسے صاف ولطیف ہین تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالے نے اون لوگون کے لیے کہ نرم کرتے ہین کلام اور کہلاتے ہین طعام اور پے در پے رکہتے ہین صیام یعنی بہت روزے رکہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین راتکو اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت خاص اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا کے جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہے کہ دعا کرے مجھسے پس قبول کرون واسطے اوسکے کون ہی کہ سوال کرے مجھسے پس دون مین اوسکو کون ہے کہ بخشش مانگے مجھسے پس بخشون مین اوسکو پہر فراخ کرتا ہی ہاتہ اپنے اور فرماتا ہی کون ہے کہ قرض دے اوسکو کہ نہ مفلس ہے اور نہ ظالم یعنی اپنے ذات مبارک مراد رکہتا ہی کہ میری عبادت کرے مین بدلا دون گا ضائع نہین کرنے کا صبح تک یون ہی فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی اہل اپنے کو پس دونون نماز پڑہتے ہین لکھے جاتے ہین ذاکرین اور ذاکرات مین یعنی اوسکے یاد کرنے والون مین لکھے جاتے ہین کہ بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کے اوٹہانے والے قرآن کے ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر

کھڑے ہونے کے نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنے آٹہ تہجد کی اور تین وتر کی پھر اذان دی صبح کی
بلال نے پس پڑہین حضرت نے دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پھر نکلے طرف مسجد کے پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی
یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے ف اختلاف رات دن کا یہ ہی کہ دن سے رات ہوتی ہی رات سے
دن کبھی اُجالا ہوتا ہی کبھی اندہیرا کبھی گرمی کبھی جاڑا اور بعد لاولی الالباب کے باقی آیتین یون ہین الذین
یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم و یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا
سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ و ما للظلمین من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا
ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار ربنا و اتنا
ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامہ انک لا تخلف المیعاد فاستجاب لہم ربہم انی لا اضیع عمل عامل منکم
من ذکر او انثی بعضکم من بعض فالذین ہاجروا و اخرجوا من دیارہم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا لاکفرن
عنہم سیاتہم ولادخلنہم جنات تجری من تحتہا الانہار ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب لایغرنک
تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم و بئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من
تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ و ما عند اللہ خیر للابرار وان من اہل الکتب لمن یؤمن
باللہ و ما انزل الیکم و ما انزل الیہم خشعین للہ لا یشترون بآیات اللہ ثمنا قلیلا اولئک لہم اجرہم عند ربہم
ان اللہ سریع الحساب یا ایہا الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور شرح
ہدایہ مین ابن ہمام نے لکہا ہی کہ شعبی نے کہا پوچہی مین نے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سے نماز
تہجد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس دونون نے کہا تیرہ رکعت پڑہتے تھے آٹہ اون مین سے
تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی ع وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ
بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ خ ہ اور تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نماز پڑہتے تہے
رات سے یعنی کبھی کبھی تیرہ رکعت وتر کرتے تہے اون مین سے ساتہ پانچ کے نہین بیٹھتے تہے کسی
رکعت مین یعنی لقصد سلام کے نہین بیٹھتے تہے مگر بیچ آخر اون کے کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف
حنفی یہ معنے کہتے ہین کہ وتر اکہین سے تین ہوتی تہین مگر دو رکعت تہجد کی کہ ملی ہوئی ہوتی تہین اوس سے
اونکو بھی اسی مین شمار کر کے پانچ وتر کی کہین واللہ اعلم ع وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً
يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ خ ہ اور تہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نماز پڑہتے تہے رات سے یعنی کبھی گیارہ رکعت

فرمانبردار ہوا مین اور ساتھ تیرے ایمان لایا مین اور تجھی پر کام اپنے سونپے مین نے اور طرف تیری رجوع کی مین نے اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا ہون مین ساتھ دشمنون دین کے اور طرف تیرے فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہے اور طرف تیرے بازگشت ہی پس بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مین نے اور جو پیچھے کیے مین نے اور جو پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجھسے یعنے مین ویسا نہین جانتا تو ہی آگے بڑہانے والا یعنی جسکو چاہے اورون سے پہلے بخشے یا شفاعت پہلے قبول کرے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا تو ہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نے اور ایک روایت مین پہلے دعا کے ساتھ یہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ خ اور نہین ہی پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ بخاری نے ف فتح الباری مین لکھا ہی کہ بعضے حدیثون سے سمجھا جاتا ہی کہ یہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کے پڑہتے تھے اور تکرار حمد کی اس لیے ہی کہ یہ تمام امور کہ حمد اونکے سری آئی ہی موجب حمد کے ہین اور انت ربنا والیک المصیر فقط ابو عوانہ نے زیادہ کیا ہی اور طرف تیرے فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کرے اوسکی فریاد فیصلے کو تیرے پاس لایا مین نہ غیر تیرے کے پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور جملہ انت الٰہی فقط مسلم نے زیادہ کیا ہی فخ ع سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ت قبول کی اللہ تعالے نے تعریف اوس شخص کی کہ تعریف کی اوسکی سب تعریف ہے واسطے خدا کے جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی یہ ترمذی نے یعنے بعضے روایت مین یہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ د س پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہے عالمون کا پاک ہی اللہ اور ساتھ تعریف اوسکی کے پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاٰخِرَ مِنَ اللَّیْلِ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الْعَشَرَ الْاٰوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَھَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّی الصُّبْحَ خ م د س ق اور بیٹھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھلی تہائی رات مین پس دیکھا طرف آسمان کے پس پڑہین یہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے اور آنے جانے رات دن کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحبون عقل کے پڑہین دس آیتین کہ آخر سورۂ آل عمران کی ہین یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر ہوئے کھڑے پس وضو کیا اور مسواک کی یعنی بعد اوٹھنے کے سوتے سے یا وضو مین وقت ارادے کلّی کے یا وقت

اور اسرافیل کے اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا
یعنی قیامت کو درمیان بندوں اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ ہین اوس مین اختلاف کرتے راہ دکھا مجکو اوس چیز کی
کہ اختلاف کیا گیا ہے اوس مین حق سے ساتھ حکم اور توفیق اپنے کے تحقیق تو راہ دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف
راہ سیدہی کے نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے **ف** اوس مین کہ اختلاف کرتے ہین یعنے
دین حق مین جو اختلاف کرتے ہین اونکے لیے حکم فرما دے گا کہ اہل حق کو نجات دے گا اور اہل باطل کو
عذاب کرے گا اور من الحق بیان ہی ما کا یعنی مختلف فیہ مین جو کچھ کہ حق ہو مجکو اوسکی راہ بتا اور اوسپر ثابت
رکھ **ع فجر** وَاِذَا صَلَّى الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَيَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي
الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **دت** **مراص حب** وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ **داق ت حب** اور جب پڑہے
وتر تین رکعت پس پڑہے پہلی مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین
قل ہو اللہ احد نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سنی نے اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ ابو داؤد احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے یعنی ان کتابون مین تینون
سورتین تیسری رکعت مین پڑہنی آئی ہین وَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ بِتَسْلِيْمَةٍ يُسْمِعُهَا اور جدائی کرے
درمیان دو رکعت کے کہ وتر کے پہلے ہوتی ہین اور درمیان نماز وتر کے ساتھ سلام پھیرنے کے کہ سناوے
سلام لوگون کو نقل کی یہ احمد نے اَوْ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ **س** **سے** یا نہ سلام پھیرے یعنی وتر کی نماز مین مگر بیچ
آخر تین رکعت وتر کے نقل کی یہ نسائی ابن سنی نے **ف** ملا علی قاری نے لکھا ہی کہ ولا یسلم واسطے موافق
روایت اور درایت کے ہی اور جس صورت مین او ہو تو تنویع روایت کے لیے ہی یعنی بعضے روایت مین
یون بھی آیا ہی اَوْ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ **خ م** اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ **قط سنی** اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ
مِنْ ذٰلِكَ **سنی** یا وتر کرے ساتھ ایک کے یعنی ایک دوگانہ اوس مین ملا ہوا ہو نقل کی یہ بخاری مسلم نے
یا وتر کرے ساتھ پانچ رکعت کے یا سات کے نقل کی یہ دار قطنی بیہقی نے یا وتر کرے ساتھ نو رکعت کے یا گیارہ کے
یا زیادہ اس سے یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہ بیہقی نے **ف** یعنی تین رکعت ان مین سے وتر کی ہون اور باقی
تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہی کسی راوی نے ساری نماز کو وتر گنا ہی اور نماز تہجد کی
زیادہ تیرہ رکعت سے ثابت نہین ہوئی ہی باوجودیکہ اسمین بھی اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نے کہا ہی مع وتر
اور سنت فجر کی تیرہ ہوتی تھین اور بعضون نے سوا سنت کے مگر صحیح یہ ہی کہ سوا سنت فجر کے مع وتر سمیت

وتر کرلیتے تھے ساتہ ایک کے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی پانچ دوگانے کو پڑہتے اخیر دوگانے کے ساتہ
ایک رکعت اور ملالیتے پس وتر کرتے ساتہ اس رکعت کے اوس دوگانے کو کہ پہلے ہوتا پس واقع مین تین
ہوتی تہین مگر وتر اخیری رکعت سے ہوتا اسی لیے یوتر بواحدۃ کہا ع وَاِذَا قَامَ لِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ کَبَّرَ عَشْرًا
وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا دس ق مص حب اور جب اوٹھے واسطے نماز رات کے
یعنی تہجد کے اللہ اکبر کہے دس بار اور الحمد للہ کہے دس بار اور سبحان اللہ پڑہے دس بار اور استغفار پڑہے
دس بار نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن حبان نے وَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
وَعَافِنِیْ دس ق مص عَشْرًا حب اور پڑہے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو اور
عافیت دے مجکو یعنی دنیا کی بلیات سے کہ باز رکہتے ہین نعمتون آخرت سے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن
ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور نقل کی ابن حبان نے یہ دعا دس بار پڑہنی وَیَتَعَوَّذُ بِاللّٰہِ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
دس ق مص عَشْرًا حب اور پناہ مانگی ساتہ اللہ کے تنگی مکان سے دن قیامت کے نقل کی
یہ ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور نقل کی ابن حبان نے یہ دعا دس بار پڑہنی ف یعنی پڑہے
اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور لکہا ہے کہ میدان محشر کا لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی
اور ہول سے آرزو کرین گے دوزخ مین داخل ہونے کی کذا ذکرہ الفخر اور شرح ہوزنی کہتے ہین کہ حاضر
ہوا مین حضرت عائشہ پاس پس پوچہا مین نے اون سے کہ ساتہ کس چیز کے ابتدا کرتے تہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب جاگتے رات کو پس کہا اونہون نے کہ پوچہی تو نے مجسے ایک چیز کہ نہین پوچہی کسی نے پہلے
تیرے تہی جب حضرت رات کو جاگتے اللہ اکبر دس بار پڑہتے اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ
دس بار اور سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑہتے دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم
انی اعوذ بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پہر نماز پڑہتے کذا فی المشکوۃ پس یہ معشرات ہین
مقابلے مین مسبعات عشر کے یعنی صوفیہ کرام رح کے نزدیک سات سات بار دس چیزین پڑہی جاتی ہین
کہ مشہور ہین ویسی ہی یہ سات چیزین دس دس بار پڑہی جاتی ہین وَاِذَا افْتَتَحَ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَالَ اللّٰھُمَّ رَبَّ
جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ
فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ م عہ حب اور جب شروع کرے نماز تہجد کی پڑہے یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل

اَیْ ہٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاۤئَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ **موصں سنی** یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو اور الفت ڈال درمیان دلون اونکے کے اور اصلاح کر درمیان اونکے یعنے سنوار امور دین کے اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہین آپسین بسبب اسکے کہ ایک دوسرے کی خبرلے اور مدد دے اونکو اوپر دشمنون اپنے کے اور دشمنون اونکے کے یعنی شیطان یا کفار اے اللہ رحمت سے دور کر کافرون کو جو روکتے ہین راہ تیری سے اور جھٹلاتے ہین رسولون تیرے کو اور لڑتے ہین دوستون تیرے سے یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی کے یعنی توکہ آپسین اونکے خلاف واقع ہو اور اکا ٹوٹ جاوے اور ڈگا قدم اونکے یعنے لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اوتار اونپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم کافرون سے شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتے ہین تجھسے اور بخشش مانگتے ہین تجھسے اور تعریف کرتے ہین اوپر تیرے ساتہ بھلائی کے اور نہین ناشکری کرتے ہین نعمت تیری کی الگ ہوتے ہین ہم یعنے دل سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین ہم یعنے ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون مین ساتہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یا اللہ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین ہم اور طرف عبادت تیری کے کوشش کرتے ہین ہم اور طرف خدمت تیری کے دوڑتے ہین ہم اور ڈرتے رہین ہم عذاب تیرے سے کہ حق ہی اور امید رکھتے ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہی ساتہ کافرون کے ملنے والا ہی نقل کی یہ دو توفا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے **ف** دونون نے الاہم کے پہلے بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہر

تیرہ ہوتی تھیں علی و شیخ عبدالحق رح وَیَقْنُتُ فِی الْاٰخِرَۃِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مس
اور دعاے قنوت پڑھے اخیر رکعت مین جب اوٹھاوے سر اپنا رکوع سے نقل کی یہ حاکم نے ف یہ حدیث
موافق مذہب امام شافعی رح کے ہی اور امام اعظم صاحب رح نے اور بہت حدیثون سے پہلے رکوع کے
دعا قنوت پڑھنی ثابت کی ہی چنانچہ شروع مین نقل کی گئین ہین ع یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ
وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ
تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ
وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ عہ حب مس مص وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ س پس کہے یعنی یہ دعاے قنوت
پڑھے یا اللہ راہ دکھا مجھکو بیچ اون لوگون کے کہ راہ دکھائی تونے یعنی کر مجھکو ہدایت والون مین سے
اور عافیت دے مجھکو بیچ اون لوگون کے کہ عافیت دی تونے اور دوست رکھ مجھکو اون لوگون مین
کہ دوست رکھا تونے اور برکت دے میرے لیے اوس چیز مین کہ دی تونے اور بچا مجھکو برائی اوس
چیز سے کہ مقدر کی تونے تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجھپر اور تحقیق نہین
ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تونے اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکھا تونے برکت والا ہی
تو اے رب ہمارے اور برتر ہی تو بخشش مانگتے ہین ہم تجھسے اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیرے نقل کی
یہ چارون نے اور ابن حبان نے اور حاکم اور ابن ابی شیبہ نے اور رحمت خاص بھیجے اللہ حضرت نبی صاحب پر
نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی نسائی کی روایت مین بعد دعاے قنوت کے درود بھی پڑھنا آیا ہے اور
سیوطی رح نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین یہ درود بعد قنوت کے روایت کیا ہی صلے اللہ علی النبی محمد وآلہ وسلم
اور نووی نے لکھا ہی کہ مستحب ہے اسی درود کا پڑھنا بعد قنوت کے اور مراد برائی تقدیر سے یہ ہے کہ تقدیر پہ
راضی نہو اور بے صبری کرے اور جزع فزع ہو اور نووی نے لکھا ہی کہ اگر قنوت پڑھنے والا امام ہو تو ضمیرین
جمع کی کہے مثلاً اہدنا بجاے اہدنی کے اور ہو اسکے اسی طرح اگر مفرد بھی پڑھے جائز ہی لیکن مکروہ کیونکہ امام کو
فقط اپنے نفس کے لیے دعا کرنی نہ چاہیے اور مستحب ہے کہ اللہم انا نستعینک کے ساتھ اس دعا قنوت کو بھی
ملاے اور چاہیے کہ مقدم کرے اسکو جیسیکہ تصریح کی ہی بعض علمار ہمارے نے اور ابن ہمام نے
لکھا ہے کہ موخر کرے اسکو اس لیے کہ اتفاق کیا ہے صحابہ کرام نے اوپر اللہم انا نستعینک کے اور
اگر کبھی یہ دعا قنوت پڑھے اور کبھی وہ تو بھی جائز ہے فح و علی اور بعضی روایت مین یہ دعای قنوت

مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مس ی اور پڑہے بعد سلام سنت فجر کے حال یہ کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار
جبرئیل کے اور میکائیل کے اور اسرافیل کے اور محمد کے کہ نبی ہین رحمت خاص بھیجے خدا اونپر اور سلام پناہ پکڑتا ہون
ساتہ تیرے آگ سے پڑہے یہ تین بار نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ د ت پھر چاہیے
کہ لیٹے داہین پہلو اپنے پر نقل کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے ف یہ لیٹنا آرام کے لیے ہے تا محنت قیام لیل سے آرام
پا کر فرض بہ نشاط ادا کرے یہ لیٹنا مستحب ہے ع فجر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ع مس ی اور جب نکلے
گھر اپنے سے پڑہے ساتہ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا مین نے خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین
ساتہ تیرے اس سے کہ پھسلین ہم یعنے گناہ بغیر قصد کے کرین یا پھسلاوین ہم یعنے غیر اپنے کو گناہ مین ڈالین
یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت کرین ہم کسی پر یعنی مانند ظالمون کے کسی کو ایذا پہونچاوین یا جہالت
کیجاوے ہمپر یعنی لوگ ہمسے معاملہ کرین مانند معاملہ جاہلیون کے نقل کی یہ چارون نے اور حاکم ابن سنی نے
بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ مس ق ی ساتہ نام اللہ کے نکلتا ہون مین
نہین ہی پھر نا گنا ہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کے توکل اوپر خدا کے ہی نقل کی یہ
حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ د ت س حب
ساتہ نام خدا کے نکلتا ہون مین بہروسا کیا مین نے خدا پر نہین ہی پھر نا گنا ہون سے اور نہ قوت عبادت کی
مگر ساتہ مدد اللہ کے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان ابن سنی نے ف حدیث شریف مین آیا ہی
جو کوئی گھر سے نکلنے کے وقت یہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے لیے کہ راہ راست دکھایا گیا تو اور کفایت
کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سے پس کنارے ہو جاتا ہی اوس سے شیطان اور
باندہتا ہی بہکانے گمراہ کرنے ایذا دینے سے اور دوسرا شیطان اوس شیطان کی تسلی کے لیے کہتا ہے
کہ کیونکر میسر ہوگا تجھکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب
برائیون سے اور مثل اسکے ترمذی نے روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتہ اللہ تعالے کے اور نام مبارک
اوسکے کے ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکہاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکے بیچ امور دینی اور دنیوی کے
اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکے کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالے پس ہوتا ہی کافی
اوسکا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور

اور بعضے روایت مین آیا ہی کہ یہ دونون سورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت انکی منسوخ ہوگئی ہی اور مدد مانگتے ہین
یعنی طاعت کے کرنے پر اور ترک کرنے معصیت پر اور اوپر غالب ہونے کے اوپر نفس اور شیطان او تمام دشمنون
كذا ذكر الفقير وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهٗ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ مص
دمص قط رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ قط اور جب سلام پھیرے وتر کا کہے پاک ہی بادشاہ نہایت پاک
تین بار کھینچے آواز اپنی بیچ تیسری دفعہ کے اور بلند کرے نقل کی یہ نسائی ابو داؤد ابن ابی شیبہ دارقطنی نے
وہ پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا ہی نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہے کہ
رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے ساتھ ملا کر کہتے تھے کذا ذکر علی اور یہ دعا بھی بعد وتر کے پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ عه طس مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری
خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے یعنے مانگتا ہون یہ کہ راضی ہووے تو اور غصہ نکرے اور ساتھ عافیت
تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ رحمت تیری کے عذاب تیرے سے نہین گن سکتا ہون مین
تعریف تیری تو ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی تو نے اوپر نفس اپنے کے نقل کی یہ چارون نے اور طبرانی نے اوسط مین
اور ابن ابی شیبہ نے ف یعنے نہین طاقت رکھتا مین کہ تعریف تیری لائق تیرے تفصیل ادا کرون لیکن یہ
اجمال کہتا ہون کہ تو ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی تو نے اوپر اپنے فجر وَاِذَا صَلّٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰی
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ م حب اور جب پڑھے دو رکعت سنت فجر کی
پڑھے پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ نقل کی یہ مسلم ابن حبان نے اَوْ فِي الْاُوْلٰی قُوْلُوْا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا الْاٰيَةَ م یا پڑھے پہلی رکعت مین قولوا امنا
باللہ ساری آیت اور دوسرے مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی آیت
ساری یون ہی قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور دوسری
آیت ساری یون ہی قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ویقول
وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ

بیان فجر کی سنتون کا

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح نے کتاب عوارف مین لکھا ہر کہ نہ دیکھا مین نے کسیکو کہ مواظبت
کرتا ہو اس دعا پر مگر کہ نزدیک اوسکے ایک برکت اور نورانیت ہوتی ہر علی و فخر اَللّٰھُمَّ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا
وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا و دس یا اللہ کر دل میرے مین
روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی
اور کر پیچھے میرے روشنی اور آگے میرے روشنی اور کر اوپر میرے روشنی اور نیچے میرے روشنی یا اللہ دے تو
مجھکو روشنی نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے ف کتاب ابن سنی مین منقول ہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ وہ نقل کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک
تمہارے کو جسوقت کہ تنگ ہوا اوسپر معیشت کا پڑھنے اس دعا سے جسوقت کہ نکلے اپنے گھر سے بِسْمِ اللّٰهِ
عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَآ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ
وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی مین ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے طرف نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ
وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ
سَخَطِكَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهٗ لَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ متوجہ ہوتا ہر اللہ تعالی اوسپر بذات خود اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے
ستر ہزار فرشتے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ
وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ د اور نزدیک داخل ہونے مسجد کے یعنی وقت ارادے
داخل ہونے کے پڑھے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ بڑے کے اور ساتھ ذات بزرگ اوسکے کے اور
بادشاہت قدیم اوسکی کے شیطان راندے ہوئے سے نقل کی یہ ابو داود نے ف حدیث شریف مین
آیا ہر کہ جب کوئی مسجد مین داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہر تو شیطان کہتا ہر کہ یہ محفوظ رہا
مجھسے تمام دن کذا فی المشکوۃ اور آداب داخل ہونے مسجد کے یہ ہین کہ دایان پاون پہلے رکھے
اور بایان پیچھے اور نکلتے ہوئے بایان پاون پہلے نکالے اور دایان پیچھے منقول ہر کہ ایک فقیہ حاتم
رح نے پہلے بایان پاون مسجد مین رکھا پس متغیر ہوا رنگ اونکا اور نکلے گھبرا کر اور دایان پاون رکھا

جو شخص کہتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی بُرائی شیطان سے اور نہین مسلط کرتا ہی
شیطان کو اوسپر ع ما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم
انی اعوذ بک ان اضل او اُضل او ازل او اُزل او اظلم او اُظلم او اجھل او یُجھل علی د ق
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میرے سے کبھی مگر اوٹھاتے
نظر اپنی طرف آسمان کے پس کہتے تھے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ گمراہ ہوؤن
یا گمراہ کیا جاؤن مین یعنی اور کوئی مجھے گمراہ کردے یا پھسلون مین یا پھسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین
یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین یا جہالت کیجاوے مجھپر نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے فاذا
خرج الی الصلوۃ قال اللھم اجعل فی قلبی نورا و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و عن یمینی نورا و عن
شمالی نورا و خلفی نورا و اجعل لی نورا خ م د س ق و فی عصبی نورا و فی لحمی نورا و فی دمی
نورا و فی شعری نورا و فی بشری نورا خ م د س ق و فی لسانی نورا و اجعل فی نفسی نورا
و اعظم لی نورا و اجعلنی نورا اس مس پس جب نکلے گھر اپنے سے واسطے نماز فجر کے بعد پڑھنے
سنت کے کہے راہ مین یا اللہ کر دل میرے مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین
روشنی اور داہنی طرف میرے روشنی اور بائین طرف میرے روشنی اور پیچھے میرے روشنی اور کر واسطے
میرے روشنی نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود و نسائی ابن ماجہ نے اور اونھون نے ایک روایت مین اسی
دعا مین یہ الفاظ زیادہ نقل کیے ہین اور کر بیچ پٹھون میری کے روشنی اور بیچ گوشت میرے کے روشنی
اور لہو میرے مین روشنی اور بالون میرے مین روشنی اور جلد میرے مین روشنی نقل کی یہ بھی بخاری
مسلم ابو داود و نسائی ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین یہ بھی زیادہ آیا ہی اور کر زبان میری مین روشنی
اور کر جان میری مین روشنی اور بڑی کر واسطے میرے روشنی نقل کی یہ مسلم نے اور نسائی حاکم نے
یہ بھی اسمین روایت کیا ہی اور کر مجھکو روشنی ف کر دل میرے مین روشنی کہ اچھی طرح احکام اللہ تعالی کے
دریافت کرے اور اخلاق بُرے جگہ نہ پکڑین اور مراد طلب کرنے نور اعضا سے یہ ہی کہ روشن ہون ساتھ
نور معرفت اور طاعت کے اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون اور غفلت سے اور کر واسطے میرے روشنی
یعنے روشنی بڑی کر گھیرے سب اعضا کو پس گویا یہ اجمال ہی بعد تفصیل کے اور کر مجھکو روشنی یعنی نورانیت
اپنی ایسی نصیب کر کہ ظاہر و باطن و جسم و روح اور سب طرفون میری کو گھیرے بلکہ خود مجھکو نور کر دے

ابی شیبہ کی روایت مین ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مہ یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر حضرت محمد کے
اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے نقل کی یہ ابن خزیمہ نے ف یہ درود بدلے پہلے سلام کے پڑھے یا دونوں کے
اور یہ بھی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین ہو کہ بعد درود کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ق ت مص مہ یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے دروازے رحمت
اپنی کے یعنی طاعت اپنی کے کہ سبب ہی رحمت کے نقل کی یہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے
وَبَعْدَ دُخُوْلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ مو مس اور کہے پیچھے داخل ہونے مسجد کے
سلامتی ہووے ہم پر یعنی جو حاضر ہین اور اوپر اچھے بندون خدا کے یعنے خواہ حاضر ہون یا غائب نقل کی
یہ موقوفا حاکم نے فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ
مِنَ الشَّیْطَانِ س ق حب مس ی اَلرَّجِیْمِ ق پس جب نکلے مسجد سے پس چاہیے کہ سلام بھیجے
اوپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہے یا اللہ بچا مجھکو شیطان سے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان
حاکم ابن سنی نے اور ابن ماجہ نے اس دعا کے ساتھ لفظ الرجیم کا بھی زیادہ کیا ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
م د س یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے برکت تیری نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے ف احتمال ہو
کہ مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد نکلنے کے اوسکے طلب کو جاتا ہی یا مراد پھر آنا مسجد مین ہو فبِسْمِ اللّٰهِ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مص ت ق مہ یا کہے کہ نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے اور سلام ہووے
رسول خدا پر نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مہ
یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعدارون محمد پر نقل کی ابن خزیمہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ مص ت ق مہ یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے
دروازے برکت اپنی کے نقل کی یہ ابی ابن شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نے وَلَا یَجْلِسُ حَتّٰی یُصَلِّیَ
رَکْعَتَیْنِ خ م اور نہ بیٹھے یہانتک کہ پڑھے دو رکعت نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف اس نماز کو تحیۃ المسجد
کہتے ہین اور اسی حدیث سے امام شافعی نے واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہمارے نزدیک مستحب ہے
اور علما رحمہم اللہ نے لکہا ہی کہ اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑھے یا سنتین یا اور نماز تو بھی اسکا ثواب حاصل ہوگا
اور اگر وقت کراہیت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑھے اگر اوسکے ذمے ہو اور نہین تو پڑھے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور اولی ہی کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کرلے کہ اعتکاف کیا

پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ چھوڑا تھا مین نے ایک ادب دبون سے ڈرا مین کہ سلب کرے اللہ تعالے نعمت اور ولایت فضل کی مجسے اور مشہور ہے کہ سفیان ثوری نے بایان پاؤن پہلے مسجد مین رکھا تھا اونکو اوستاد نے تنبیہاً ثور کہا یعنے بیل ہے کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جب سے سفیان ثوری مشہور ہوے پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین یہ تھا کہ مستحب کے ترک سے ڈرتے تھے اور ملامت کرتے تھے نہ یہ کہ نام فقیری کا رکھکر بالکل شریعت کو ترک کرتے تھے اور ادب مسجد کا یہ ہے کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکرے اشباہ والنظائر مین لکھا ہے کہ کلام مسجد مین ایسا عملون کو کھوتا ہے جیسے آگ لکڑیون کو جلاتی ہے بلکہ چاہیے کہ چپکا متوجہ اللہ کی طرف رہے کذا ذکر علی او سنت سے ہے یہ کہ اچھی ہیئت بناوے نماز کے لیے اور زینت کرے اور چلنے مین پاس پاس قدم رکھے وقار سے دوڑے نہین اور نیچے نظر رکھے اور پست کرے آواز کو اور متوجہ رہے راہ پر اور کھیل نہیز اور کام برا نکرے اور نظر بد کسی پر نہ ڈالے اور تشبیک نکرے یعنی اونگلیان اونگلیون مین نہ ڈالے غرض کہ حتی المقدور پرہیز کرے اون چیزون سے کہ پرہیز کرتا ہے اوس سے مصلے کیونکہ جیسے ارادہ نماز کا کیا ہے گویا کہ نماز ہی مین ہے جب داخل ہونے لگے مسجد مین دایان پاون رکھکر دعا مذکور پڑہے اور اوسمین مشغول رہے ذکر الٰہی مین اور نماز مین اور پڑہنے قرآن اور علوم دینی مین اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین کذا فی وظائف النبی ھ وَإِذَا دَخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ د س ق حب مس ی اور جب داخل ہووے مسجد مین پس چاہیے کہ سلام کرے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقل کی یہ ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ م د س ق حب مس ی اور چاہیے کہ کہے یا اللہ کھول میرے لیے دروازے رحمت اپنی کے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ ق عو یا اللہ کھول ہمارے لیے دروازے رحمت اپنی کے یعنی توفیق نماز کی ہو یا نماز مین حقائق نماز کے کھلین اور آسان کر ہمارے لیے دروازے رزق اپنے کے یعنی اقسام رزق کے بے مشقت اور بے طلب کے حاصل ہون نقل کی یہ ابن ماجہ ابو عوانہ نے أَوْ يَقُولُ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ق ت مصر ہ یا کہے یعنی بجاے سلام کے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتھ نام خدا کے داخل ہوتا ہون مین اور سلام ہووے اوپر رسول خدا کے اور داخل ہوتا ہون اوپر سنت رسول خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ ترمذی ابن ابی شیبہ ابن خزیمہ نے اور جملہ وعلی سنۃ رسول اللہ فقط ابن

ق ـ ان کے دو قول ہین مختار یہ ہر کہ نہ جواب دے کذا ذکر الفخر اور اگر زبان سے جواب دے گا اور مسجد مین
بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہونے کا پس چاہیے کہ زبان سے جواب دے اور پاون سے حاضر ہو
جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَبَعْدَ الْحَيْعَلَتَيْنِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ خ م د
س اور کہے جواب مین پیچھے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی
بخاری مسلم ابو داود و نسائی نے ف مشہور جمہور علما مین یہی ہر کہ بعد حیعلتین کے لاحول پڑھے
مگر پہلے حدیث سے معلوم ہوتا ہر کہ یہان بھی مثل کہنے موذن کے کہے پس احتمال رکھتا ہر کہ کبھی اوس طرح
جواب دے کبھی اس طرح اور کتاب برجندی مین اس جگہ کہ ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن نقل
کیا ہر کچھ اصل صحیح حدیثون سے پائی نہین جاتی ہر مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سے نقل کی ہے
ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہے موذن الصلوۃ خیر من النوم کے جواب مین صدقت و بررت باتی
نطقت صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللھم نبھنی من نوم الغفلۃ اور تکبیر مین
قد قامت الصلوۃ کہنے کے وقت کہے اقامہا اللہ وادامہا کذا فی وظائف النبی إِذَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ قَلْبِهِ
دَخَلَ الْجَنَّةَ م د س جب کہے اسکو یعنی جواب اذان کو تہ دل اپنے سے یعنے ساتھ اعتقاد اور اخلاص کے
داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہ مسلم ابو داود و نسائی نے مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ
دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ م ع ہ ی جو کوئی کہے جب سنے موذن کو یعنی اوائل اذان مین شروع کے وقت
یا بعد فراغت کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی واسکا
اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے ازروی رب ہونے کے
اور ساتھ محمد کے ازروی رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے ازروے دین ہونے کے بخشے جاتے ہین
اوسکے لیے گناہ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ یعنی
الْمُؤَذِّنَ وَشَهِدَ مِثْلَ شَهَادَتِهِ فَلَهُ الْجَنَّةُ ص جو کوئی کہے مانند کہنے اوسکے کے مراد رکھتے تھے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ضمیر مقالہ کے موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر
وقت جواب کے شہادتین کے مانند گواہی دینے موذن کے پس اوسکے لیے بہشت ہر نقل کی یہ ابو یعلی نے
كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا د حب مس ی در تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبتک مسجد میں ہوں اور کعبے میں طواف اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کے ہو جاتا ہے **فخ** وعلی قرآن سَمِعَ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا **م د ق**
اور اگر سنے کوئی آواز اوسکی کہ ڈھونڈھتا ہے گم ہوئی چیز کو مسجد میں پس چاہیے کہ کہے نہ پھیرے اوسکو اللہ تجھ
اس لیے کہ تحقیق مسجدیں نہیں بنائی گئیں ہیں اس لیے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نے **ف** ظاہر یہ ہے
کہ دعا کے ساتھ اس اخیر جملے کو بھی ملالے اور زبان سے دعا کرے نہ تنہا دل سے اوسکی تنبیہ کے لیے کہ پھر مسجد میں
ایسی حرکت نکرے اور اگر دل سے بھی اس لیے کرے کہ یہ شخص اپنے کام کی سزا کو پہنچے کچھ بعید نہو واللہ اعلم
اور داخل ہے اس میں وہ چیز کہ مسجد اوسکے لیے نہیں بنائی گئی ہے مانند بیچنے مول لینے کے اور کلام دنیا کے
اور سینے اور لکھائی کے لکھنے کے اور لڑکے پڑھانے کے باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑھنے والی کا دھیان
بٹاوے یہانتک کہ کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ آواز بلند کرنی اگرچہ ساتھ ذکر کے ہو حرام ہے مسجد میں
اور اسی سبب سے بعضے اگلے عالم منع کرتے تھے اور حرام کہتے تھے تصدق کرنا اوس سائل پر کہ مسجد میں
پکار کر گڑگڑا کر مانگے **علی و فخ** وَإِنْ رَأَى مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ
ت مس حب اور اگر دیکھے اوس شخص کو کہ بیچتا ہے یا خرید کرتا ہے مسجد میں پس چاہیے کہ کہے فائدہ نکرے
اللہ سوداگری تیری میں نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم ابن حبان نے وَالْأَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
مَعْرُوفٌ **عه ا مه** اور اذان انیس کلمے مشہور ہے نقل کی یہ چاروں نے اور احمد اور ابن خزیمہ نے
ف یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہے کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتے ہیں اور پھر دو دو بار پکار کر
اسکو ترجیع کہتے ہیں اور امام اعظم صاحب کے مذہب میں پندرہ کلمے ہیں اور حدیثوں مشہور قوی سے
ثابت کیے ہیں اور اذان سنت موکدہ ہے پانچوں نمازوں اور جمعے کے لیے **فخ** وَيُزَادُ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ
الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ **د قط مه** اور زیادہ کیا جاوے اذان صبح میں کہ نماز بہتر ہے نیند سے
دو بار نقل کی یہ ابوداود دار قطنی ابن خزیمہ نے وَإِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُولُ **ع** ی اور
جب سنے کوئی موذن کو یعنے اذان اوسکی پس چاہیے کہ کہے جیسیکہ کہتا ہے وہ نقل کی یہ صحاح ستہ میں
اور ابن سنی نے **ف** یعنی جو کلمہ کہ موذن کہے سننے والا بھی بعد اوسکے کہے جواب دینا موذن کا
ہر سننے والے پر واجب ہے اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہیں ضرور جواب دینا اول ہی کا ہے
اور جو سننے والا مسجد میں ہو جواب واجب نہیں کذا فی فتاوی قاضیخان اور بیچ جواب دینے پڑھنے والے

(حاشیہ: بیان مسجد میں کچھ نہ کرنے کا — منزل سوم روز شنبہ — بیان اذان کا)

مارسکنے کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا یہ ہے اور بہت سے قول علما نے لکھے اور وہ جو وعدہ کہ
یعنے آیت عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا مین اگر کوئی کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تو اس
احتیاج جواب یہ کہ امت بھی ثواب پاوے یا تواضعًا اور کسر نفسے سے حضرت نے فرمایا کہ باوجود اس عدے
بھی احتیاج بے نیاز سے رکھتا ہون علی وفخر اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے
بعد سننے اذان کے یہ دعا پڑہی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے کذا فی البخاری
مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ وَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاجْعَلْهُ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ
مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط نہین کوئی مسلمان کہ سنے اذان
پس اللہ اکبر کہے موذن اور اللہ اکبر کہے سن نے والا یعنے جواب موذن کا دے جیسیکہ شہادتین سنے اسیطرح
اشہدان لاالہ الا اللہ اور اشہدان محمدا رسول اللہ پھر کہے یعنے بعد فراغت اذان کے اور تمام کرنے جواب
یا اللہ دے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر اونکو بیچ بلندترین مرتبے والون کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت
رکھ درجہ اونکا علے علیین درجے رسولون مین اور کر بیچ دل برگزیدون کے محبت اونکی اور کر بیچ زبان
مقربون کے یعنے انبیا اور ملائکہ کے ذکر اونکا واجب ہولی اوسکے لیے شفاعت دن قیامت کے یعنے
نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکے لیے شفاعت حضرت کی نقل کی یہ طبرانی نے
مَنْ قَالَ حِيْنَ يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اِسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَهٗ اطس ی جو کوئی کہے جس وقت کہ اذان دے
موذن یعنے وقت شروع اذان کے پڑہے یا بعد فراغت کے یا اللہ پروردگار اس پکار ہمیشہ رہنے والی کے
اور اے پروردگار اس نماز فائدہ دینے والی کے یعنی پڑہنے والا اوسکا عذاب سے نجات پاتا ہے رحمت
خاص بھیج اوپر محمد کے اور راضی ہو مجھسے یعنی ساتھ تھوڑے عمل کے راضی ہونا کہ نہ غضب ہووے
تو پیچھے اوسکے قبول کرتا ہے خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کے ان کلمات کو پڑھ کر دعا کرے گا
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو یا اور ہو نقل کی یہ احمد اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے
مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيَ فَاِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدَ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَاِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ

جب سنتے تھے موذن کو کہ شہادتین کہتا ہے فرماتے تھے اور میں بھی گواہی دیتا ہوں اور میں بھی گواہی دیتا ہوں نقل کی یہ ابوداؤد وابن حبان حاکم نے ف تکرار انا کے واسطے جواب شہادتین کے ہے یعنی جب موذن اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا تھا حضرت اوسکے جواب میں انا انا فرماتے تھے

ع ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ لَهُ الْوَسِيْلَةَ م د ت س ی

پھر درود بھیجے یعنی بعد فراغت پانے کے جواب اذان سے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر مانگے خدا سے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام وسیلہ نقل کی یہ مسلم ابوداود وترمذی نسائی ابن سنی نے ف مراد وسیلے سے اس حدیث مین قرب درگاہ الٰہی کا ہے اور بلندی درجے کی نزدیک اللہ تعالے کے اور بعضے کہتے ہین مراد وسیلے سے مقام شفاعت ہے دن قیامت کے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مکان ہے مکانون جنت سے جیسیکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ پھر مانگو میرے لیے اللہ سے وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہے جنت مین کہ نہین لائق ہے مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ سے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ مین ہونگا پس جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکے لیے شفاعت میری فحزوعلی اور وسیلہ یون مانگے يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ انِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ انِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ خ عه حب سنی اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سنی کہے سننے والا یا اللہ پروردگار اس پکار پورےکے اور نماز حاضر کے دے محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور اوٹھا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیا ہے تونے نقل کی یہ بخاری نے اور چارون نے اور ابن حبان اور بیہقی نے اور بیہقی نے یہ جملہ زیادہ نقل کیا ہے کہ تو نہین خلاف کرتا ہے وعدے مین ف مراد دعوت تامہ سے بلانا طرف توحید کے ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کے مراد ہین اوس سے کہ نماز کی طرف بلاتے ہین اور فضیلت یعنے قدر ومرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر ہے کہ فضیلت عطف تفسیری وسیلے کا ہے یعنی فضیلت بھی وسیلے کو کہتے ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سواے وسیلے کے مقام محمود یعنی وہ مقام کہ تعریف کیا جاوے اوس مقام والا اسکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب اور شفاعت کا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس مقام مین کھڑے ہوکر شفاعت کرینگے اور اولین وآخرین حیران اور سرگردان ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولون مین سے دہشت اوس مقام سے دم نہین

امام اعظم رحمہ اللہ کے مین تکبیر کے بھی کلمے دو دو ہین جیسیکہ حدیث مابعد سے ثابت ہوتا ہی اور امام طحاوی نے
کہا ہی کہ متواتر آثار سے ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتے تھے مرتے دم تک اور یہ حدیث اگر صحیح ہی منسوخ ہی
ساتہ حدیث آیندہ کے ع اُوهِيَ كَالْاَذَانِ اِلَّا فِي التَّرْجِيعِ وَزِيَادَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
اعد صد یا تکبیر مانند اذان کے ہی مگر بیچ ترجیع کے اور زیادتی قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کے
نقل کی یہ احمد اور چارون نے اور ابن خزیمہ نے ف مگر بیچ ترجیع کے یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین
تکرار نہین کیے جاتے ہین تکبیر مین مثل اذان کے پس اس صورت مین اذان کے انیس کلمے ہوے جیسیکہ
مذہب شافعی مین ہی اور تکبیر کے سترا ن کلمے جیسیکہ مذہب حنفی مین ہی ع وَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ
حب ت قال م عہ حب بعد التکبیر م ت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ
لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ
كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ م
عہ حب ط اور جب کھڑا ہووے کو طرف نماز فرض کے نقل کی یہ ابن حبان ترمذی نے کہے
نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے پیچھے تکبیر تحریمہ کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے یعنی اس حدیث کا
بعضون نے قال کہا اور بعضون نے بعد التکبیر زیادہ کیا بعد اوسکے یہ ہی متوجہ کیا مین نے منہ اپنا طرف
اوس ذات کے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ توحید کرنے والا ہون اور نہین مین مشرکون سے
تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے خدا پروردگار عالمون کے ہی یعنی
جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرون گا یعنی طاعت اور ایمان سب خاص خدا کے
لیے ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہ اسی کے یعنی ساتہ توحید اور اخلاص کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین
مسلمانون سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہی اور مین بندہ تیرا ہون
ستم کیا مین نے جان اپنی پر یعنے بسبب قصور کرنے کے بندگی اور اطاعت مین اور اقرار کیا مین نے ساتہ
گناہون اپنے کے یعنی بسبب امید مغفرت کے کہ فرمایا ہی تو نے کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہو کر میری

الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا
مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ مس ی جس پر اوترے غم یا سختی پس چاہیے
کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنے منتظر وقت اذان کا ہے پس جب اللہ اکبر کہے موذن اللہ اکبر کہے
سن نے والا اور جب شہادتین کہے موذن شہادتین کہے سن نے والا اور جب کہے موذن حی علی الصلوٰۃ کہے
سن نے والا حی علی الصلوٰۃ اور جب کہے موذن حی علی الفلاح پھر کہے سن نے والا یعنی بعد جواب دینے
ساری اذان کے پڑہے یہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کے کہ وہ حق ہے اور کلمہ تقویٰ کا ہے
زندہ رکہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکہ ہمکو اسکے اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضائے اسکے زندگی مین اور مار ہمکو اسپر اور اوٹھا
ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا مین سے یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سے حالت زندگی مین اور حالت
موت مین پھر مانگے خدائے تعالےٰ سے حاجت اپنی کہ جسمین مبتلا ہے نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے ف کلمہ تقویٰ کا
یعنی کلمہ تقوے والون کا ہے جو تقوی کرتے ہین شرک سے یا اضافت کلمے کے تقوے کی طرف اس لیے ہے
کہ اسکے سبب سے آدمی آگ سے بچتا ہے اور مراد دونون جملون سے کلمہ شہادت کا ہے کذا ذکر علی قَالَ الدُّعَاءُ
بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ دت س حب ص فَادْعُوْا ص فَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ت اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کے رد نہین کی جاتی نقل کی یہ ابوداود
ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نے اور ایک روایت مین ابو یعلی نے بعد اسکے یہ بھی نقل کیا کہ پس دعا کرو
پس مانگو اللہ تعالےٰ سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بجائے فادعوا کے
ف ظاہر اسپر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل
اذان کے ہو یا فرق سے مگر متصل اولی ہے تا موافق ہووے ساتھ حدیث الدعاء مستجاب عند النداء کے
یعنے دعا قبول ہوتی ہے نزدیک اذان کے واللہ اعلم کذا ذکر علی وَالْاِقَامَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ا د ق مہ ت اور تکبیر یہ ہے اللہ بہت بڑا ہے
اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ
ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ
نقل کی یہ احمد ابوداود ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے ف یہ موافق مذہب شافعی کے ہے اور مذہب

امام اعظم رحمۃ اللہ کے مین تکبیر کے بھی کلمے دو دو ہین جیسکہ حدیث ما بعد سے ثابت ہوتا ہی اور امام طحاوی نے کہا ہی کہ متواتر آثار سے ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتے تھے مرتے دم تک اور یہ حدیث اگر صحیح ہی منسوخ ہے ساتہ حدیث آیندہ کے ع اَوْهِيَ كَالْاَذَانِ اِلَّا فِي التَّرْجِيْعِ وَزِيَادَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

اعدھہ یا تکبیر مانند اذان کے ہی مگر بیچ ترجیع کے اور زیادتی قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کے نقل کی یہ احمد اور چارون نے اور ابن خزیمہ نے ف مگر بیچ ترجیع کے یعنی تکبیر مین ترجیع نہین یعنی شہادتین تکرار نہین کیے جاتے ہین تکبیر مین مثل اذان کے پس اس صورت مین اذان کے انیس کلمے ہوے جیسکہ مذہب شافعی مین ہی اور تکبیر کے سترا ن کلمے جیسکہ مذہب حنفی مین ہی ع وَاِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

حب ت قَالَ ہ عہ حب بَعْدَ التَّكْبِيْرِ مت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ م

عہ حب ط اور جب کھڑا ہووے کوئی طرف نماز فرض کے نقل کی یہ ابن حبان ترمذی نے کہے نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے پیچھے تکبیر تحریمہ کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے یعنی اس حدیث کا بعضون نے قال کہا اور بعضون نے بعد التکبیر زیادہ کیا بعد اوسکے یہ ہی متوجہ کیا مین نے منہ اپنا طرف اوس ذات کے کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو در حالیکہ توحید کرنے والا ہون اور نہین مین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے خدا پروردگار عالمون کے ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی مین ہون اور جسپر کہ مرون گا یعنی طاعت اور ایمان سب خاص خدا کے لیے ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہ اسی کے یعنی ساتہ توحید اور اخلاص کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہی اور مین بندہ تیرا ہون ستم کیا مین نے جان اپنی پر یعنے بسبب قصور کرنے کے بندگی اور اطاعت مین اور اقرار کیا مین نے ساتہ گناہون اپنے کے یعنی بسبب امید مغفرت کے کہ فرمایا ہی تو نے کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہو کر میری

الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ مس ی جس پر اوترے غم یا سختی پس چاہیے کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنے منتظر وقت اذان کا رہے پس جب اللہ اکبر کہے موذن اللہ اکبر کہے سن نے والا اور جب شہادتین کہے موذن شہادتین کہے سن نے والا اور جب کہے موذن حی علی الصلوٰۃ کہے سن نے والا حی علی الصلوٰۃ اور جب کہے موذن حی علی الفلاح پھر کہے سن نے والا یعنی بعد جواب دینے ساری اذان کے پڑھے یہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کے کہ وہ حق ہے اور کلمہ تقویٰ کا ہے زندہ رکہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکہ اسکے اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضائے اسکے زندگی مین اور مار ہمکو اسپر اور اوٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا مین سے یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سے حالت زندگی مین اور حالت موت مین پھر مانگے خداے تعالے سے حاجت اپنی کہ جسمین مبتلا ہے نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے ف کلمہ تقویٰ کا یعنی کلمہ تقوے والون کا ہے جو تقوی کرتے ہین شرک سے یا اضافت کلمے کے تقوے کی طرف اس لیے ہے کہ اسکے سبب سے آدمی آگ سے بچتا ہے اور مراد دونون جملون سے کلمہ شہادت کا ہے کذا ذکر علی قَالَ اَلدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ دت س حب ص فَادْعُوْا ص فَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ت اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کے رد نہین کی جاتی نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نے اور ایک روایت مین ابو یعلی نے بعد اسکے یہ بھی نقل کیا کہ پس دعا کرو پس مانگو اللہ تعالے سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے یعنی بجاے فادعوا کے ف ظاہر اسپر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے درمیان اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کے ہو یا فرق سے مگر متصل اولی ہے تا موافق ہووے ساتھ حدیث الدعاء مستجاب عند النداء کے یعنے دعا قبول ہوتی ہے نزدیک اذان کے واللہ اعلم کذا ذکر علی وَالْاِقَامَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ا دق مہ ت اور تکبیر یہ ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود مگر اللہ نقل کی یہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے ف یہ موافق مذہب شافعی کے ہے اور مذہب

نازل کرے بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اسکی مراد نہین ع سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ د ت ق مس ط موم پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون
ساتہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی
یہ ابو داود ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے اور موقوفا مسلم نے ف مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور
ظاہر مذہب امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کا یہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللہم آخر تک پڑہے اور وجہت
وجہی آخر تک نہ پڑہے اور نزدیک ابو یوسف کے یہ ہی کہ دونون پڑہے اور مختار طحاوی رح کا بھی یہی ہے
مگر سبحانک پہلے پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث سے رکھتے ہین طعن نکرے اور شرح مین اس مقام کو
دیکھے کذا ذکر اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا م ت س اللہ بہت بڑا ہی
اور تعریف ہی خدا کے لیے بہت اور ساتہ پاکی کے یاد کرتا ہون مین اللہ کو صبح اور شام مین نقل کی یہ مسلم
ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا م د س فِيْهِ د س سب تعریف اللہ کے
لیے ہی تعریف بہت پاک یعنے آمیزش ریا سے بابرکت نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے اور ایک روایت مین
ابو داود و نسائی نے لفظ فیہ کا بھی زیادہ کیا ہی معنی وہی ہین اس لیے کہ وہان فیہ مقدر ہی اور بیان
مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ذُنُوْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسیکہ
دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے اور پاک کر مجھکو گناہون میرے سے جیسیکہ پاک کیا تو نے
کپڑے کو میل سے نقل کی یہ طبرانی نے فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ د اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا
سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ د ق
حب مس مص سنی اور پڑہی نماز نقل مین نقل کی یہ ابو داود نے یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا
نفل مین فقط روایت ابو داود مین آیا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا تین بار پڑہے سب تعریف اللہ کو ہے
بہت پڑہے تین بار پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام مین تین بار پڑہے پناہ مانگتا ہون مین
ساتہ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے تکبر اوسکے سے اور سحر اوسکے سے اور وسوسے اوسکے سے
نقل کی یہ ابو داود ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے ف اکثر استعمال تطوع کا غیر سنتون
رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم فقط ابن ماجہ اور بیہقی نے نقل کیا ہی رمز اوپر لکھنی چاہیے

درگاہ مین آتا ہو بسبب صدق اوسکے کے بخشتا ہون مین پس بخش میرے لیے گناہ میرے سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ خطاء ہون یا عمداً تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور راہ دکہا مجھکو طرف اچہی خلقون کے نہین راہ دکہا طرف اچہی خلقون کے کوئی مگر تو اور دور کر مجہسے برے خلاق نہین دور کرتا مجہسے برے اخلاق مگر تو حاضر ہون مین خدمت تیری مین اور بجالانے حکم تیرے مین اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہ تیرے کے ہین یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کی جاتی طرف تیرے مین بسبب تیرے موجود ہون اور طرف تیرے رجوع کرتا ہون مین بابرکت ہو تو اور بلند ہو تو بخشش چاہتا ہون مین تجہسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان طبرانی نے **ف** واسطی رحمہ اللہ نے لکہا ہو کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہ ہو کہ جہگڑا ساتہ خلق کے ترک کرے اور راضی رکہے اونکو رنج و راحت مین اور سہیل تستری رحمہ اللہ نے لکہا ہو کہ ادنے مرتبہ حسن خلق کا یہ ہو کہ خلق سے جفا کہینچے اور بدلا نہ لے اور رحمت اور شفقت کرے ظالم اور بخشش چاہے اوسکے لیے اور برائی نہین نسبت کی جاتی طرف تیرے یعنے اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی ہے مگر بپاس ادب کے نہین کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق الکلاب یعنی پیدا کرنیوالا کتون کا نہین کہا جاتا یا یہ معنی ہین کہ شر تیرے درگاہ مین مقبول نہین اور اوس سے تقرب نہین حاصل کر سکتے بلکہ اچہی بات تو قبول کرتا ہو جیسیکہ فرمایا ہو الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی طرف اوسکے چڑہتی ہین باتین اچہی اور تکبیر کے بعد جو دعا پڑہتے ہین اوسکو دعاے استفتاح کہتے ہین وہ کتنی وجہ صحیح سے روایت کی گئی ہو کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتے تہے یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہ یہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتے تہے اور اگر کوئی جمع بہی کرے جائز ہوگی اور یہ جو اختیار کیا ہو بعض مشائخ نے کہ پڑہتے ہین وجہت وجہی کو پہلے شروع کرنے نیت کے پس وہ خلاف روایت او درایت کے ہو اور لازم آتی ہو اس مین تاخیر تکبیر کی اقامت سے نزدیک قائم ہونے جماعت کے ع وفخ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ خ مدست یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسیکہ دوری ڈالی تونے درمیان مشرق او مغرب کے یا اللہ دہو گناہ میرے ساتہ پانی اور برف اور اولون کے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے **ف** دونون جا کی مراد مبالغہ ہو مٹ جانے گناہون مین اس لیے کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہو اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سے کئی بار دہویا جاتا ہو نہایت صاف ہوتا ہو اسی طرح مجکو پاک کر اور طرح طرح کی بخششین

بہت اور صحیح ہین اور مذہب امام شافعی اور احمد کا بھی یہی ہی پس ہو سکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کے لیے ہوا ہو
جیسیکہ اور دعا ونمین تھا پس جب سیکھ لیے صحابہ نے اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونون ثابت ہوے
واللہ اعلم **فخ** وَکَانَ اِذَا قَالَ اٰمِیْنَ یَسْمَعُ مَنْ یَلِیْہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ **دق** فَیَرْتَجُّ بِھَا الْمَسْجِدُ **ق** اور تھے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آمین کہتے سنتا تھا وہ شخص کہ قریب اونکے ہوتا تھا صف پہلی مین سے نقل کی ابو داود
ابن ماجہ نے پس گونجتی تھی ساتہ اوسکے مسجد نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَقَالَ اٰمِیْنَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ط** اور کہتے تھے حضرت
یعنی کبھی آمین تین بار نقل کی یہ طبرانی نے وَحِیْنَ قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اٰمِیْنَ **ط** اور جب کہتے تھے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا الضالین فرماتے تھے یعنی کبھی اے رب میرے بخش مجھکو قبول کر دعا میری نقل کی
یہ طبرانی نے وَاِذَا رَکَعَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ **م عہ حب مس** ثَلٰثًا **ر** وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ **دا** اور جب رکوع کرے
کہے پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان حاکم بزار نے اور ایک روایت مین بزار نے
تین بار پڑھنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** مراد ادنی سے ادنی
درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اس لیے کہ اصل جواز ایکبار ہی اور تین بار کہنا داخل کمال کے ہے
لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کی حد نہین بعضون نے دس تک کہا ہی
اور بعضون نے قریب بقدر قیام کے اور منظہر نے کہا کہ نہایت کمال کی سات بار ہی اور یہ سب حالتین تنہائی مین
ہین اور امام برعایت حال مقتدیون کے کرے سفیان ثوری نے کہا ہی کہ امام تکبیرات رکوع سجود کی پانچ بار کہے
اور ایک روایت مین رکوع کی یہ تسبیح آئی ہی **ع و فخ** سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ **خ م د
س ق** پاک ہی تجھکو یا اللہ رب ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہ تعریف تیری کے یا اللہ بخش مجھکو نقل کی
یہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ا ط** یا پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ
تین بار نقل کی یہ احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ
وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ **م د س** یا اللہ تیرے ہی لیے رکوع کیا مین نے اور ساتہ تیرے ایمان لایا مین اور
تیرے ہی لیے اسلام لایا مین اور تابعداری اور فروتنی کی واسطے تیرے سماعت میری نے اور بینائی میری نے
اور گودی میرے نے اور ہڈی میری نے اور پٹھے میرے نے نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے **ف** کنایہ ہے
کمال خضوع وخشوع سے کہ تمام اعضا طرف اوسکے فروتنی کرتے ہین **فخ** سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ
وَالرُّوْحِ **م د س** تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے

بیان تسبیح رکوع کا

اور مراد نفخ سے کبر شیطان کا ہے یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ مین ڈالتا ہے پس وہ اپنے کو اورون سے بڑا جانتا ہے اور اورون کو حقیر گنتا ہے اور مراد نفث سے سحر ہے کہ شیطان آدمی پہ سحر کرکے اپنا تابعدار کرلیتا ہے یا باعث ہوتا ہے سحر پہ کہ لوگون سے سحر کرواتا ہے ع و فخ سُبْحَانَ ذِی الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ طس پاک ہے صاحب پادشاہت کا اور صاحب غلبی کا اور بزرگواری کا اور بزرگی کا نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین ف جبروت مبالغہ ہے جبر مین بمعنی قہر اور کبریا بزرگی ذات کی اور عظمت بزرگی صفت کی کذا ذکر العلی وَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَامُوْمُ اٰمِیْنَ یُجِبْهُ اللّٰهُ م دس ف اور جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیے کہ کہے مقتدی آمین قبول کریگا اللہ تعالے دعا اوسکی نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نے وَاِذَا اٰمَنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَامُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خ ہ اور جب آمین کہے امام پس چاہیے آمین کہے مقتدی پس جو شخص کہ موافق ہووے آمین کہنی اوسکی آمین کہنے فرشتون کے بخشتا ہے اللہ واسطے اوسکے جو پہلے گذرے گناہ اوسکے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف یعنی جب امام آمین کہتا ہے فرشتے بھی آمین کہتے ہین پس اوس وقت مقتدیون کو بھی موافقت اونکی کرنی چاہیے کہ سبب ہے بخشش کی ع وَلَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ ا د ت مص رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ د اور جب کہتے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین دراز کرتے تھے ساتھ اوسکے آواز اپنی نقل کی یہ احمد ابو داود ترمذی ابن ابی شیبہ نے بلند کرتے تھے ساتھ آمین کے آواز اپنی نقل کی یہ ابو داود نے ش مذہب امام اعظم رح کا یہ ہے کہ آمین چپکے کہے مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہری اور سند اونکی یہ ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ چار چیزین ہین کہ اخفا کرے ساتھ اونکے امام بسم اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہین کرتے تھے ساتھ بسم اللہ کے اور اعوذ کے اور آمین کے اور احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دار قطنی اور حاکم نے علقمہ سے اور اونہون نے وائل سے روایت کی ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب ولا الضالین کہا آمین چپکے کہی اور ایک دلیل اونکی یہ ہے کہ آمین دعا ہے کہ معنے اسکے یہ ہین یا اللہ قبول کر اور دعا چپکے ہی اولی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنی پکارو رب اپنے کو بعاجزی اور پوشیدہ اور مبسوط مین شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہے اور ابن مسعود نے فرمایا کہ صحابہ نے آمین پکار کر کہنے موقوف کی ہے اس لیے کہ جانتے تھے جہر آمین مین منسوخ ہوا اور حدیثین جہر کی بھی

بیان آمین کا

آسمان و زمین کے یعنے مانند عرش کے اور اوپر اوسکے کے اور تحت الثری کے یہ تمثیل ہی اور مراد کثرت حمد کی ہے
یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاے تو اسقدر ہووے کہ یہ چیزین بھر جاوین ع اللّٰھم ربنا لک الحمد ملأ السموات
وملأ الارض وملأ ما بینھما وملأ ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا
لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد م د س یا اللہ
پروردگار ہمارے تیرے ہی لیے سب تعریف ہی آسمانون اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ درمیان
اونکے ہی اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے بعد اسکے اے صاحب تعریف اور بزرگی کے
تو لائق تر ہی اوس چیز سے کہ کہے بندہ اور ہم سب واسطے تیرے بندے ہین نہین کوئی روکنے والا اوس چیز کو
کہ دی تونے اور نہین کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکی تونے اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب
تیرے سے دولتمندی نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی نے اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض
وملأ ما بینھما وملأ ما شئت بعد اھل الثناء واھل الکبریاء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا
ینفع ذا الجد منک الجد ط اور کبھی حضرت بعد سر اوٹھانے کے رکوع سے یہ دعا پڑہتے تھے یا اللہ
پروردگار ہمارے تیرے ہی لیے تعریف آسمانون اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ درمیان اونکے ہے
اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے اے لائق تعریف کے اور اے صاحب بڑائی اور بزرگی کے
نہین کوئی روکنے والا اوس چیز کو کہ دی تونے اور نہین نفع دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی
اوسکی نقل کی یہ طبرانی نے واذا سجد سبحان ربی الاعلی م ع ہ رحب مس ثلثا وذلک
ادناہ د اور جب سجدہ کرے کہے پاک ہی پروردگار بلند میرا نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے اور بزار نے
ابن حبان حاکم نے اور ایک روایت مین بزار نے تین بار پڑھنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنا درجہ اسکا ہے
نقل کی یہ ابو داود نے اللھم اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک
لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک م ع ہ اور کبھی سجدہ مین فرماتے آنحضرت یا اللہ
پناہ مانگتا ہون ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھ عافیت تیری کے یعنی نجات تیری کے
عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب تیرے سے نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر تو
ویسا ہی ہی جیسیکہ تعریف کی تونے اوپر نفس اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے اللھم لک
سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجھی الذی خلقہ وصورہ فاحسن صورہ وشق

رَبِّ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِي
در کوع کیا تیرے لیے ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور ایمان لایا ساتھ تیرے دل میرا اقرار کرتا ہون میں
ساتھ نعمت تیرے کے کہ مجھ پر ہے یہ ہین ہاتھ میرے اور جو کچھ کہ گناہ کیا مین نے اوپر جان اپنے کے نقل کی یہ بزار نے
ف یعنی گناہ میرے پاس بہت موجود ہین اور مین اقرار کرتا ہون اوسکا مقصود ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اقرار کرنا
ساتھ نقصیر کے طاعات مین ورنہ بجالانے اوامر اور نواہی کے ع سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ
وَالْعَظَمَةِ دس پاک ہے صاحب غلبہ اور صاحب بادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کی یہ
ابوداؤد ونسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مدعہ ط اور جب کھڑا ہووے رکوع سے کہے
قبول کیا اللہ نے واسطے اوسکے کہ تعریف کی اوسکی نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور طبرانی نے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ خ مدت س د رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خ مد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
مُّبَارَكًا فِيْهِ خ دس یا اللہ پروردگار ہمارے تیرے ہی لیے تعریف ہے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابوداؤد نے اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے نقل کی یہ بخاری مسلم نے اے رب ہمارے
تیرے ہی لیے تعریف ہے نقل کی یہ بخاری نے اے پروردگار ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاکیزہ یعنے
خالی ریا اور شرک سے بابرکت یعنی ساتھ زیادتی خلوص و حضور کی نقل کی یہ بخاری ابوداؤد ونسائی نے ف
نقل کیا شیخ فخرالدین نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے کہو اللہم
ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کے ساتھ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پہلے کے اور امام اعظم رح کے
مذہب مین امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک
امام بھی دونون کہے چنانچہ امام طحاوی نے یہی اختیار کیا ہے لیکن ربنا چپکے سے کہے کذا فی الہدایۃ و شروحہا اور
وظائف النبی مین بھی لکھا ہے کہ امام دونون کہے اور یہی صحیح ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ
مِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ مد ت ق یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے آسمانون
اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمان و زمین کے یا اللہ پاک کر مجھکو
ساتھ برف اور اولی اور پانی ٹھنڈے کے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہون سے اور چوکون سے جیسے کہ پاک
کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے

بیان دعا قومہ

تیری کے کر مجھ پر اور یہ ہی جو کچھ کہ گناہ کیا مین نے اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میرے پاس موجود ہین اور ہین معترف ہون اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش مجھکو بس لیے کہ تحقیق نہین بخشتا بڑے گناہون کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کی یہ حاکم نے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ **مس** پاک ہے صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبے اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عفو تیرے کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ خوشنودی تیری کے غضب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب تیرے سے بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہ حاکم نے رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا زَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا ای رب میرے دے نفس میرے کو تقوی اوسکا پاک کر اوسکو یعنی بُری باتون ظاہر اور باطن سے تو بہترین اون شخصون کا ہی کہ پاک کرتے ہین نفس کو یعنی گناہون سے تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کی یہ احمد نے **ف** تقوی یعنی نیک کاری اور پرہیزگاری حرام چیزون سے اور احتراز زیادتی حرص و ہوا سے اور محقق لکھتے ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جب نفس آمیزش ہوا اور ریا سے پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ماسوائے حق سے صاف ہوجاتا ہی **شعر** تا نفس مہ از مناہی نشود ✽ دل آئنہ نور الٰہی نشود ✽ مالک سے یہ اشارہ ہے کہ پاک اور باادب رکھ اوسکو جیسیکہ باادب رکھتا ہی مولی بندے اپنے کو **ع و فخ** اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ **مص** یا اللہ بخش واسطے میرے وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے ہین نے اور ظاہر کیے ہین نے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا **مص** یا اللہ کر دل میرے مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگے میرے روشنی اور کر پیچھے میرے روشنی اور نیچے میرے روشنی اور بڑی کر میرے لیے روشنی نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے **ف** آداب رکوع سجود کے یہ ہین کہ اچھی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے بعد اور درمیان دونون سجدے کے ٹھہرے جلدی نکرے کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کے پہلے رکوع سجود نکرے کہ سر اوسکا گدہے کا سا ہوگا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب فقہ مین دیکھنے چاہئیں فی سجود القرآن سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ **س ت مس** پوادا **د**

سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ مدس یا اللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا مین نے اور ساتہ
تیرے ایمان لایا مین اور واسطے تیرے اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا مُنہ میرے نے یعنی
ذات میری نے اوس ذات کو کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت بنائی اوسکی پس اچھی بنائین صورتین اوسکی اور کھولے
کان اوسکے اور آنکھین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنے والون کا نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے
ف فاحسن صوره فقط ابوداود نسائی نے روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سے
ساتہ نصب کرنے قد کے اور دینے خوبصورتی کے اور معتدل کرنے مزاج کے وغیر ذالک بہترین پیدا کرنے
والون کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی ہی مگر مجازًا باعتبار ظاہر کے فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کے ہے ع وفی خ
خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ س حب
عاجزی کی کان میرے نے اور آنکھون میری نے اور لہو میرے نے اور گوشت میرے نے اور ہڈی میری نے
اور پٹھے میرے نے اور اوس چیز نے کہ اوٹھایا اوسکو پاؤن میرے نے یعنی تمام اعضانے واسطے خدا پروردگار
عالمون کے نقل کی یہ نسائی ابن حبان نے ف لام للہ کا خشع سے لگتا ہی یعنی ان سب چیزون نے
فروتنی کی واسطے اللہ تعالے کے ع سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ مدس تو پاک ہے
نہایت پاک پروردگار فرشتون اور جبرئیل کا نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا
وَبِحَمْدِكَ خ مدس ق پاک ہی تو اے اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہون مین
ساتہ تعریف تیری کے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ
دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ م د یا اللہ بخش واسطے میرے گناہ میرے سب چھوٹے
اور بڑے اور اگلے اور پچھلے یعنی جو کر چکا ہون اور جو مقدر ہین آیندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کی
یہ مسلم ابوداود نے ف جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک تھے گناہون سے کہ بخشے گئے تھے
اگلے پچھلے گناہ لیکن یہ دعا کرتے تھے فقط واسطے ظاہر کرنے بندگی کے اور احتیاج کی طرف اللہ تعالی
باوجود اس رتبے کے اور واسطے اداے شکر نعمت مغفرت کے یا واسطے تعلیم امت کے فی اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ
سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ
اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ مس یا اللہ سجدہ کیا واسطے تیرے
ظاہر میرے نے اور باطن میرے نے اور ساتہ تیرے ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہون مین ساتہ نعمت

سورہ حج کا ہر ص ہین ونکے نزدیک موکد نہین ہی اور امام مالک کے ہان گیارہ ہین سورہ نجم اور اذا السماء انشقت
اور اقرا ہین اونکے نزدیک نہین فجر وَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي
وَارْزُقْنِي دت ق مس سنی وَاجْبُرْنِي ت سنی وَارْفَعْنِي مس ق سنی اور جب بیٹھے
درمیان دونون سجدونکے پڑہے یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور چین دے مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی
یہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور غنی کر مجکو نقل کی یہ ترمذی بیہقی نے اور مرتبہ میرا بلند کر نقل کی
یہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نے یہ الفاظ پہلے دعا مین زیادہ نقل کیے ہین وَيَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ
رمس مو مص اور دعاے قنوت پڑہے فجر کی نماز مین نقل کی یہ بزار حاکم نے اور موقوفا ابن ابی
شیبہ نے ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنی سنت موکدہ ہی مذہب شافعی مین اور امام اعظم کے
نزدیک بدعت ہی یہ اپنی سند بہت سی حدیثین لاے ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا ہی کہ رعل اور
ذکوان نے کہ قاریون کو شہید کیا تھا اونپر حضرت نے ایک مہینے تک بد دعا کی قنوت مین پھر منع کی گئی
اور چھوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رض بھی نہین پڑہتے تھے
فجر وَفِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ اِنْ نَزَلَ نَازِلَةٌ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَيُؤَمِّنُ
مَنْ خَلْفَهٗ د اور دعای قنوت پڑہے تمام نمازون مین اگر اوترے کوئی حادثہ قوی یعنی دعا کرے اوسکے
دفع کے لیے جبکہ کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخر کے اور آمین کہین وہ لوگ کہ پیچھے اوسکے ہین یعنی مقتدی
نقل کی یہ احمد ابوداود نے وَاِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع سنی اور جب بیٹھے واسطے التحیات کے پڑہے سب عبادتین
زبان کی اور عبادتین بدن کی اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطے خدا کے سلام ہووے تیرے نبی اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو حاضر ہین مسلمان اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی
دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین
اور رسول اوسکے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نے ف مذہب حنفی مین یہی تشہد پڑہتے ہین کہ
روایت کی گئی ہی ابن مسعود سے اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب اور بندہ
صالح وہ ہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کرے جیسے حکم کیا گیا ہی ساتھ اوسکے اور استقامت کرے کہ کسی طرح خلل

بیان دعاء قنوت کا و مخالفت
بیان تشہد کا

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ مس اور پڑھے قرآن کے سجدون مین یہ دعا کہ سجدہ کیا منہ میرے نے
وسطے اوس ذات کے کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور کھولے کان اوسکے اور آنکھین اوسکی ساتھ قدرت
اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کی یہ نسائی ابوداؤد ترمذی حاکم نے اور ایک روایت مین ابوداؤد سے
کئی بار پڑھنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نے یہ جملہ زیادہ کیا پس بہت برکت والا ہی اللہ
نیک ترین پیدا کرنے والون کا اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ
عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ت ف حب مس یا اللہ لکھ میرے
نزدیک اپنے بسبب سجدے کے ثواب اور دور کر مجھسے بسبب اوسکے بوجھ گناہون کا اور کر اوسکو میرے لیے
نزدیک اپنے ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجھسے جیسکہ قبول کیا تونے اوسکو بندے اپنے داؤد سے نقل کی یہ
ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب علیہ
الف الف صلوۃ کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج کی رات خواب مین دیکھا مین نے کہ گویا ایک درخت کے
نیچے نماز پڑھتا ہون مین اور جب سجدہ کیا مین نے اوس درخت نے بھی سجدہ کیا اور یہ دعا پڑھی پس جناب
سرور عالم نے آیت سجدے کی قصداً پڑھے اور سجدہ کرکے یہی دعا پڑھے مشکوۃ ف مَا وَضَعَ رَجُلٌ
جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ثَلَاثًا اِلَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ مو مص نرکھی
کسی آدمی نے پیشانی اپنی واسطے اللہ کے حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی پس کہا اے رب میرے بخش مجکو
تین بار مگر کہ اوٹھایا سر اپنا اوس حال مین کہ تحقیق بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوسکے نقل کی موقوفا
ابن ابی شیبہ نے ف یعنی جو کوئی سجدے مین اس دعا کو تین بار پڑھے پہلے سر اوٹھانے کے گناہ اوسکے
بخشے جاتے ہین اور علما کو سجدہ تلاوت مین اختلاف ہی امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک واجب ہے
چودہ جگہ مین سننے والون پر اور پڑھنے والون پر اور اورون کے نزدیک سنت ہی اور اگر تسبیحات نماز کے
سجدے مین پڑھے توکافی ہین مگر دعائین کہ حضرت سے اس سجدے مین ثابت ہوئی ہین پڑھنی افضل ہین
اور چودہ جگہ سجدون کی یہ ہین آخر سورہ اعراف مین اور سورہ رعد مین اور نحل مین اور بنی اسرائیل مین
اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور صٓ اور حم سجدہ اور نجم
اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کا اسی طرح مصحف حضرت عثمان رض کے مین لکھے ہین اور امام
شافعی اور امام احمد کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر فرق یہ ہی کہ اونکے نزدیک بجاے سجدہ صٓ کے دوسرا سجدہ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ موسی ط عبادتین زبان کی خدا کے لیے ہین اور عبادتین مال کی خدا کے لیے ہین اور عبادتین مالی خدا کے لیے ہین اور عبادتین بدنی خدا کے لیے ہین سلام ہووے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہ موقوفا امام اور مالک نے **ف** یہ تشہد امام مالک نے اختیار کی ہی اور مراد پہلی عبادت مالی سے شاید وہ ہو کہ پاک ہو ریا سے اور دوسرے سے حلال واللہ عالم **فح** بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ ط طس شروع کرتا ہون ساتہ نام خدا کے اور ساتہ توفیق خدا کے کہ بہترین نامون کا ہی عبادتین زبان کی اور عبادتین مال کی اور عبادتین بدن کی واسطے خدا کے ہین گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد تحقیق بندے خدا کے ہین اور رسول اوسکے بہیجا اونکو ساتہ دین حق کے حال یہ کہ وہ خوشخبری دینے والے ہین یعنی مومنون کو ساتہ بہشت کے اور ڈرانے والے ہین یعنی کافرونکو ساتہ دوزخ کے اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنے والی ہی نہین شک اوسمین سلام ہووے تجپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو نقل کی یہ طبرانی نے کبیر مین اور اوسط مین **ف** از بسکہ زمانے کے متعصبون کے مزاج مین اوٹہانے اونگلی سے التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی بلکہ بعضون نے فتوی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی اس لیے ضرور ہی کہ بہائی مسلمانون کی خیر خواہی کے لیے کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اوسکی سنت ہونے مین واقع ہوئی ہین بیان ہووین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجد الدین فیروز آبادی قاموس کے مصنف نے کہ سردار محدثین کے ہین سفر السعادۃ مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح سے ثابت ہوئی ہین قطع نظر مذاہب فقہا کرکے لکہی ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم التحیات مین بیٹہتے دایان ہاتہ داہنی ران پر رکہتے اور بطور گنتی ترپن کے تین اونگلیان بند کرلیتے اور اونگلی شہادت کو کلمہ شہادت مین اوٹہاتے

اور فساد ظاہر اور باطن اوسکے مین راہ نپاوے اور حضرت غوث الثقلین رضہ نے لکھا ہے کہ صلاح ایک حالت ہے کہ زوال اور
فنا ارادہ اپنے کا ہو اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکر الفخ التَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ م ع حب عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدن کی اور عبادتین مالی واسطے خدا کے ہین سلام ہووے تمپر
اے نبی اور رحمت اللہ کی برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے
ف مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہے فخ التَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مد س ق عبادتین زبانی اور عبادتین مالی
اور عبادتین بدنی واسطے خدا کے ہین سلام ہووے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر
اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی
شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے
اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ د عبادتین زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی اور
بادشاہت واسطے خدا کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ س ق مس شروع کرتا ہون مین ساتھ
نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے عبادتین زبانی واسطے خدا کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی
سلام ہووے تمپر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کے
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندے اوسکے ہین
اور رسول اوسکے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف بیچ اذکار نووی کے ہے کہ نسائی اور بخاری نے
کہا ہے کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کسی محدث نے
یہ تشہد اختیار بھی نہین کیا ہے فخ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ع اور طریق درود بھیجنے کا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ ہی یا اللہ
رحمت خاص بھیج حضرت محمدؐ پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمدؐ کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم کے
اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمدؐ کے اور اوپر
تابعدارون محمدؐ کے جیسیکہ برکت اوتاری تونے اوپر ابراہیم کے اور تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی یعنی درود بھیج موافق کمال اور بزرگی اپنے کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف صلوۃ
اصل مین بمعنی استغفار اور دعا اور رحمت اور درود بھیجنے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے بمعنی رحمت کے ہی اور بندون کی طرف سے مانگنا رحمت دنیا اور
آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سے اوپر حبیب اوسکے کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معنی اللھم صل علی محمد کے
یہ ہین اے اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنے ذکر اونکے کے اور ظاہر کرنے دین اونکی کے اور
باقی رکھنے شریعت اونکی کے اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینے کے اور شفاعت کرنے امت کے
اور قائم کرنے کے مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماے تحقیق کے یہ ہی کہ صلوۃ اور سلام خاص
شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کے لیے درست نہین انکے ساتھ درست ہی جیسیکہ اللھم صل وسلم
علے آل محمد واصحاب محمد درست نہین اور اللھم صلے علے محمد وعلی آل محمد واصحاب محمد درست ہی اور صحاح مین
لکہا ہی کہ لغت مین آل سے مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتے ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد حدیث مین
تابعدار ہون اور بعضون نے تفسیر کیا ہی اوسکو ساتھ اہل بیت کے اور اہل بیت آنحضرت کے بنی ہاشم ہین
جن پر صدقہ حرام ہی اور فخر رازی نے کہا ہی کہ اولی یہ ہی کہ اہل بیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین
صلے اللہ علیہ وسلم اور برکت اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کے معنی زیادتی کے ہین اور
بعضون نے ہمیشگی اور لزوم کے لکھے ہین اور اس درود کے بیچ لانے مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ صحیح ترین
کیفیت صلوۃ کا ہی پس لائق یہ ہی کہ طالب محافظت اور مداومت اسپر کرکے حاصل کرنا انوار اور
اسرار کا کرے فخ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ خ د س
یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر تابعدارون محمدؐ کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر

اور حرکت دیتے شارح اس کتاب کے یعنی حضرت شیخ عبدالحق رح فرماتے ہین کہ عقد اونگلیون داہنے
ہاتہ کا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتہ اونگلی شہادت کے حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہے اور
جامع الاصول مین صحاح ستہ سے اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ہی مذہب ائمہ حدیث کا
اور فقہای مجتہدین کا اور بہت سے صحابیون اور تابعینون کا اور حق یہی کہ مذہب امام اعظم صاحب اور صاحبین کا
ہے اور متقدمین علماے حنفیہ نے تصریح کی ہی ساتہ اسکے مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا
کلام شیخ کا اور امام محمد نے موطا مین اور کتاب مستحب مین صریح بیان کیا ہی اشارہ مسبحہ کا اور حدیث آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ کرتے تھے حضرت اشارہ بعد اوسکے کہا کہ جو حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کرتے تھے ہم بھی کرتے ہین اور یہی ہی قول ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا اور اسی طرح سغناقی شارح ہدایہ نے
اور نہایہ مین مبسوط سے شیخ الاسلام نے بھی اسی طرح نقل کیا ہی اور شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ مین
مضمرات سے نقل کیا ہی کہ یہ سنت ہی بموجب قول امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے اور علامہ نجم الدین
زاہدی نے نقل کیا ہی کہ متفق ہین روایتین تینون امامون ہمارے کی کہ یہ سنت ہی اور اسی طرح بہت
مدینے والے اور کوفے والے اس عقیدے پر ہین اور معدن شرح کنز مین محیط سے لکہا ہی کہ سنن نماز سے ہے
اوٹھانا سبابہ داہنے ہاتہ کا التحیات مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کے اور روایت
کیا گیا ہی ابو یوسف اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور فتوی اسی پر ہی کذا فی الدرر اور بعضے
شروح نقایہ مین مذکور ہی کہ جمیع اصحاب ہمارے سے روایت کی گئی ہی کہ اوٹھانا سبابی کا سنت ہی
اور تحفے مین کہا ہی مستحب ہے وہو الاصح اور بہت سی روایتین آئی ہین اختصار کے لیے اسی پر کفایت کیا
درغانہ اگر کس ست یک حرف بس ست پس ضرور ہوا عمل کرنا اسپر اللہ تعالے ہم سبکو اتباع رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق دے اور فعل رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلاف وقار کے
کہنا کمال نادانی ہی اس لیے کہ بحسب اس قول کے رکوع سجود مین بھی خلاف وقار و سکون کا لازم آتا ہی
مین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم ہے کمال نفسانیت ہی کہ اتنی روایتون پر کہ قریب تواتر کے ہین
عمل نکرنا اور دلیل عقلی کو اسکے مقابلے مین لاکر اپنی سخن پروری کے لیے ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکے
حق مین وارد ہوا ہی کہ اونگلی اوٹھانی شیطان پر دشوار تر ہی لوہے سے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے سے
فصل وَكَيْفِيَّةُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

درود پڑھنے کا

بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت اوتار اوپر محمد کے
اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر کہ پیغمبر ہیں بیچ عالموں کے تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ د س یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کے نقل کی یہ ابو داؤد
نسائی نے اور ایک روایت میں یہ بھی اسمیں زیادہ آیا ہے کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ س جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت
اوتار اوپر محمد نبی امی کے جیسے کہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی
یہ نسائی نے ف امی اوسکو کہتے ہیں جو لکھ پڑھ نہ جانے یہ لقب خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
کہ مذکور ہوا توریت و انجیل میں اور تمام کتابوں اللہ تعالیٰ کی ہیں اور یہ فضیلت ہے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی کہ بغیر سیکھے علم اولین و آخرین کے یاد تھے فخ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لی یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد
اور برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اور برکت اوتاری
تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہ بزار نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَدْ
عَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ قَالَ فَصَمَتَ
حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ حب مس آیا ایک آدمی یہانتک
کہ بیٹھا آگے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہم یعنی صحابہ نزدیک حضرت کے تھے
پس عرض کیا اوسنے اے رسول خدا کے اوپر سلام بھیجنا تمپر پس تحقیق پہچانا ہمنے اوسکو یعنی کیفیت
اور الفاظ اوسکے بسبب تعلیم تمہاری کے التحیات میں پس کیونکر درود بھیجیں ہم تمپر جب ہم درود
بھیجیں تمپر یعنے ارادہ درود بھیجنے کا کریں بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کے ہووے تمپر کہا ابو سعید انصاری
راوی نے پس چپکے رہے حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کے یہانتک کہ دوست رکھا ہمنے کہ کاشکے

تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسیکہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ س یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد پر جیسیکہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد پر جیسیکہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہ بخاری نسائی نے ف آل ابراہیم میں لفظ آل کا زائد ہے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں یا آل ابراہیم سے مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکے ہیں جیسیکہ آیت وَنَجَّيْنَاكُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ میں ذات فرعون کی اور تابعدار اوسکے مراد ہیں فح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م د س ق حب یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم کے اور برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر بیبیوں اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسیکہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت مسلم کی میں انک حمید مجید بھی زیادہ آیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ س ق یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد پر جیسیکہ برکت اوتاری تونے ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ خ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسے کہ رحمت بھیجی تونے حضرت ابراہیم پر اور برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسیکہ برکت اوتاری تونے ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ م د ت س یا اللہ رحمت خاص

نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی قاعدہ نماز مین بعد درود کے جو دعا اچھی معلوم ہووے پڑھے مگر مشابہ کلام لوگون کے نہ ہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسرے سے کچھ مانگ لیا کرتا ہی جیسے کہ کہے اللھم اعطنی مالا او خبزا یعنی یا اللہ دے مجکو مال یا روٹی اس سے نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب کے مذہب مین اور اولی یہ ہی کہ وہ دعا پڑھے جو حضرت سے نقل کی گئی ہی **فخ** وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **م ع حب** اور چاہیے کہ پناہ مانگے اس طرح یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور فتنے زندگانی سے اور فتنے موت سے برائی فتنے کانے دجال سے نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ابن حبان نے **ف** فتنہ زندگانی کا پھرنا ہی راہ حق سے اور نہ ہونا صبر کا اور راضی برضا نہونا اور آفتون دنیا مین گرفتار ہونا اور سب سے بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہونا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنے کے ہی اور عذاب قبر اور سوال منکر نکیر کا اور وحشت عذاب کی چیزون سے اور دجال بعضے جزائر شام مین زنجیرون سے بندھا ہوا ہی قریب قیامت کے نکل کر دعوے خدائی کا کرے گا اور بہتون کا ایمان بگاڑ لیگا بڑا غلغلہ مسلمانون مین پڑے گا قصہ اوسکا بڑا ہی آخر کو حضرت عیسے ع مارین گے نعوذ باللہ منہ **فخ** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ **خ م د س** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنے کانے دجال سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنے زندگانی اور موت سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود نسائی نے **ف** قرض سے کہ خلاف رضامندی اللہ تعالی کی مین ہووے جیسے ناچ رنگ اور خلاف شرع کے چیزون کے لیے قرض کرتے ہین یا اوس قرض سے پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نرکھے اور جو قرض ضرورت کے لیے کیا ہی اور ادا کی طاقت رکھتا ہی برا نہین ہی نہ اوس سے پناہ مانگنے مراد ہی **فخ** اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ **م د ت س** یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے ہین مین نے اور وہ کہ پیچھے کیے ہین مین نے اور وہ کہ پوشیدہ کیے مین نے اور وہ کہ ظاہر کیے مین نے اور جو کچھ کہ فضول خرچی کی مین نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننے والا ہے

یہ آدمی نہ پوچھتا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر فرمایا حضرت نے جب درود بھیجو تم مجھپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین
پس کہو یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد نبی ان پڑھ کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے
اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے اور برکت اوتار اوپر محمد نبی ان پڑھ کے اور اوپر تابعدارون
محمد کے جیسیکہ برکت بھیجی تونے ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے
نقل کی یہ ابن حبان حاکم احمد نے **ف** کیونکر درود بھیجین ہم تمپر یعنے کلام اللہ مین اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنے اے ایمان والو درود بھیجو محمد پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا
اسپر عمل کرنا ضرور ہے پس سلام تو معلوم کیا ہمنے کہ التحیات مین آپ نے سکہایا یعنی السلام علیک ایہا النبی
اور درود کیونکر بھیجین ہم سکہا ئے اوسکو کہ حکم کیے گئے ہین ہم ساتہ اوسکے یہانتک کہ دوست رکہا ہمنے
یعنی ہم لیے کہ ڈرے ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا **فخ** مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ
بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ **د** جسکو
خوش آوے یہ کہ ماپے ثواب کو ساتہ میانے پورے کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جب
کہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ پڑہے یہ درود یا اللہ رحمت خاص
بھیج اوپر محمد نبی کے اور اوپر بیبیون اونکی کے کہ مائین ہین ایمان والون کی اور اوپر اولاد اونکی کے
اور اوپر اہل بیت اونکی کے جیسیکہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے
نقل کی یہ ابوداود نے **ف** مائین ہین یعنی جیسے ماون کی بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور
نکاح اون سے حرام ہے ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم تھی اور نکاح اون سے کرنا حرام تھا
اور اوپر اہل بیت اونکی کے یہ خاص کے بعد عام کہدیا کہ غلام لونڈی تک اسمین داخل ہوجاوین
ع مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ
شَفَاعَتِیْ **رططس** جو کوئی درود بھیجے اوپر محمد کے اور کہے بعد درود کے یا اللہ اوتار اون کو
اوس مقام مین کہ نزدیک کیا جاوے نزدیک میرے یعنی مقام محمود مین دن قیامت کے واجب ہووے
اوسکے لیے شفاعت میری نقل کی یہ بزار نے اور طبرانی نے کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ
اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ **خ** پھر چاہیے کہ اختیار کرے دعا سے جو کہ پسندیدہ تر ہو طرف اوسکے پس دعا کرے

۶ بیان دعا کا قعدہ اخیرہ مین بعد درود شریف کے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

موص اور چاہیے کہ کہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے تمام بھلائیان جو کچہ کہ جانتا ہون مین اون سے اور جو کچہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجسے اوسکو بندون نیکبخت تیرے نے یعنی انبیا اولیانے اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے برائی اوس چیز سے کہ پناہ پکڑے اوس سے اچھے بندون تیرے نے اے پرودگار ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ سے اے رب ہمارے اور دے ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہر تونے ہمسے اوپر زبان پیغمبرون اپنے کے اور نہ خوار کر ہمکو دن قیامت کے تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہر وعدے کو نقل کی یہ موقوف ابن ابی شیبہ نے یعنی قول ابن مسعود کا ہر **ف** بھلائی دنیا کی توفیق ہر طاعت اور عبادت کی اور ستقامت اوسپر اور صحت اور عافیت اور بھلائی آخرت کی ثواب اور خوشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا اور دیدار ہونا باری تعالی کا اس آیت کی تفسیر مین تین سو قول ہین علما کے اختصار کیلیے اسپر کفایت کیا اور بچا عذاب آگ سے یعنی گناہون سے کہ سبب داخل ہونے دوزخ کے ہین یہ دعا یعنی ربنا پہلے جامع ہر سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی آیت تھی اور حضرت انس رضہ سے منقول ہر کہ کسی نے اون سے طلب دعا کی یہی آیت پڑہی پھر طلب کی یہی آیت پڑہی پھر مبالغہ کیا لوگون نے طلب دعا مین کہا اونھون نے اور کیا چاہتے ہو بھلائی دنیا اور آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار نکر ہمکو یعنی بموجب آیت کریمہ کے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ یعنی اوسدن کہ نہ خوار کرے گا اللہ تعالے نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے ساتہ اوسکے کذا ذکر الفخر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ **ت** سردار استغفار کا یہ ہے کہ کہے آدمی جسوقت کہ بیٹھے نماز اپنی مین یعنی بعد التحیات و درود کے یا اللہ تو پرودگار میرا ہی نہین کوئی معبود سواے تیرے پیدا کیا تونے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کے ہون اور

حزب و طا علما مسنونہ

اوسکو مجھسے توہی آگے کرنے والا یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کے اور توہی پیچھے ڈالنے والا
یعنی جسکو چاہے لطف اپنے سے نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے ف پہلے
پیچھے کے گناہ یعنی پرانے نئے یا پچھلے سے وہ مراد ہین کہ ہنوز واقع نہین ہوئی جب واقع ہووین تو بخش کذا
ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ خ م ت س ق یا اللہ تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنی پر
ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے یعنی محض
اپنی رحمت سے بخش دے بغیر مداخلت کسی چیز کے اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی نقل کی یہ بخاری
مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ف کہا نووی نے کہ بعضے روایت مسلم کی مین کبیرا ہی سے آیا ہی پس اولی یہ ہے
کہ دعا کرنیوالا دونون کو جمع کرے یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہے کذا ذکر الفخر اور ملا علی قاری نے کہا ہی کہ ظاہر تر یہ ہے
کہ کبھی کبیرا کہے ب سے اور کبھی کثیرا ثے سے اور مشکوۃ مین آیا ہی کہ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
سکھاؤ مجکو ایک دعا کہ پڑھون مین نماز اپنی مین پس حضرت نے یہی دعا اللھم انی ظلمت نفسی آخر تک سکھائی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ
ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د س مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے اے خدائے
یگانہ بے نیاز وہ جو نہین جنتا اور نہ جنا گیا اور نہین ہے اوسکے لیے کوئی ہمسر یہ کہ بخشے تو میرے لیے گناہ میرے
تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی نقل کی یہ ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا مس
یا اللہ حساب کر مجھسے حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی یہ حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب
آسان یہ ہی کہ نامہ اعمال بندے کو دکھاوینگے تا دیکھ لے عمل اپنے پھر درگذرے گا اللہ تعالے اور مطالبہ
نکرے گا کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ م یا اللہ تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانی دجال سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنے زندگانی اور مرنے سے
نقل کی یہ مسلم نے وَالْبَقُل اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ

پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتے ہین ہم مگر اوسی کو اوسی کے لیے انعام ہے یعنی انعام واحسان اوسی کی درگاہ سے ہے اور اوسی کے لیے ہے فضل یعنے زیادتی احسان کے نعمت دینے مین اوسی کو لائق ہے اور اوسی کے لیے ہے تعریف اچھی کہتے ہین ہم نہین کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ خالص کرنے والے ہین ہم واسطے اوسکے دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک وریا سے اور اگرچہ برا جانین کافر یعنی اخلاص کے کہنے کو نقل کی یہ مسلم ابوداود ونسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مرعہ خ ی استغفر اللہ تین بار پڑھے اور پھر کہے یا اللہ تو سالم ہے سب عیبون سے اور تجھسے سلامتی ہماری ہے یعنی سب آفتون اور بلیات ظاہری اور باطنی سے بہت برکت والا ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور طبرانی اور ابن سنی نے ف بعضے روایت مین آیا ہے کہ تین بار پڑھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا کا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہے اور اورون کے روایت مین نہین اور بعضے شخص جو الیک یرجع السلام وحینا ربنا بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑھتے ہین کچھ اصل صحیح نہین پائی جاتی ہے کذا ذکر العلی والفخر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ لِیَكُوْنَ مِنْھُنَّ كُلِّھِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّةً خ م س پڑھے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہون ان کلمات سے تمام اونکے تینتیس بار نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے ف یعنی پڑھے ان تینون تسبیحات کو کہ سب تینتیس ۳۳ دفعہ ہووین ظاہر ہے کہ تینونکو اکٹھا تینتیس بار پڑھے کہ ہر ایک تینتیس بار ہووین گے جیسا کہ اور تمام روایتون مین علیحدہ علیحدہ پڑھنا منقول ہے اور یہی افضل ہے اور عمل مشائخ کا بھی اسی پر ہے یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس ۳۳ بار پڑھے اور احتمال رکھتا ہے کہ معنی یہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار پڑھے کہ سب ملکر تینتیس بار ہووین کذا ذکر الفخر حدیث شریف مین آیا ہے کہ فقرا مہاجرین کے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ پہونچے مال والے بڑے درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا حضرت نے کس سبب سے عرض کیا فقرا نے کہ وہ نماز پڑھتے ہین جیسے کہ ہم پڑھتے ہین اور روزے رکھتے ہین جیسے کہ روزے رکھتے ہین ہم اور خیرات کرتے ہین وہ اور ہمسے نہین ہوسکتی پس فرمایا کہ کیا نہ سکھاؤن مین تمکو کچھ کہ پاؤ تم بسبب اوسکے درجہ اوسکا کہ سبقت کی ہے تمپر یعنی اسلام لانے مین اور سبقت لیجاؤ اون پر کہ بعد تمہارے ہین اور نہ ہووے کوئی افضل تمسے مگر وہ کہ کرے مثل اوس چیز کے کہ کرو تم عرض کیا اونھون نے ہان یا رسول اللہ

اور وعدے تیرے کے ہون بقدر طاقت اپنی کے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیرے برائی کرتوت اپنے سے
اقرار کرتا ہون مین ساتہ نعمت تیری سے کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتہ گناہ اپنے کے پس بخش مجکو تحقیق
نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہ بزار نے **ف** تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑہتے تہے
قعدہ نماز مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ
عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا
تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ کذا فی المشکوۃ یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسے ثابت رہنا امر دین مین اور قصد
بہلائی پر اور مانگتا ہون مین تجہسے شکر نعمت تیرے کا اور خوبی عبادت تیری کے اور مانگتا ہون تجہسے
دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشون نفسانیہ سے اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہسے بہلائی
اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے برائی اوس چیز سے کہ جانتا ہی تو اور بخشش چاہتا ہون
واسطے اوس چیز کے کہ جانتا ہی تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **خ م د س ر ط ی** اور جب سلام پہیرے پڑہے نہین کوئی معبود
مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہے
جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتہ اوسکے کے بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ نہین ہی کوئی روکنے والا
اوس چیز کا کہ دی تونے اور نہین کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ روکی تونے اور نہین فائدہ دیتی ہے
دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے
ف بزار اور طبرانی کے روایت مین جملہ یحیی ویمیت کا زائد ہی اور ابن سنی کی روایت مین یہ بہی ہی
اور بیدہ الخیر بہی ہی رموز انکے اوپر لکہنے چاہیے اور ایک روایت مین بغیر لا مانع آخر تک کی فقط یون ہی
آیا ہی **ع** او لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **خ س** یا پڑہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تین بار نقل کی یہ بخاری نسائی نے او مَرَّةً وَبَعْدَهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ **م د س مص** یا ایکبار یہی کلمہ پڑہے اور بعد اوسکے پڑہے نہین،

وظیفه سلام کے بعد کا

وَالتَّحْمِيْدِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَالتَّكْبِيْرِ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ س یا ہر ایک سبحان اللہ اور
الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے اور لا الٰہ الا اللہ دس بار نقل کی یہ ترمذی نسائی نے
اَوْكَذٰلِكَ وَالتَّكْبِيْرِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ س یا پڑھے اسی طرح اور تکبیر بھی تینتیس بار نقل کی یہ نسائی نے ف
یعنی اس روایت میں تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار پڑھنا آیا ہے اور مَنْ كَمَّلَ التَّسْبِيْحَ
وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ مِائَةً مِائَةً مَعَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ
خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحَتْهُ یا ہر ایک تسبیح اور تحمید اور تکبیر سو سو بار پڑھے ساتھ لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کے اگر ہوویں گناہ پڑھنے والے ان کلمات کے مانند جھاگ دریا کے
البتہ مٹا دیں یہ کلمات نقل کی احمد نے ف مع لا الٰہ الا اللہ یعنی حال ہونے کلمات معدودہ کے یعنی تینوں
ہمراہ لا الٰہ الا اللہ آخر تک کی پس مطلب یہ ہوگا اور تسبیحات تین سو بار یا ہر ایک کے ساتھ کلمہ ملایا جاوے
اس صورت میں کلمہ تین بار ہوگا مح وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ مر حب ... وَكَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ ... اِلَى الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى ط ور جو کوئی پڑھے آیۃ الکرسی پیچھے
ہر نماز فرض کے نہیں منع کرتی اوس کو داخل ہونے سے بہشت کے کوئی چیز مگر موت نقل کی یہ نسائی ابن حبان
ابن سنی نے اور ایک روایت میں یہ لفظ بھی آخر حدیث کے زیادہ آیا ہے کہ ہووے گا امان اور حفاظت خدا کے
دوسری نماز تک نقل کی یہ طبرانی نے ف نہیں منع کرتی ہے دخول سے مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت
درمیان میں سے اوٹھ گئی فی الحال بہشت میں داخل ہوگا کہ قبر اوسکی باغ ہے باغوں بہشت سے یا معنی یہ ہیں
کہ اگر موت درمیان میں نہ ہوتی فی الحال داخل ہوتا از بسکہ موت حائل ہے بعد موت کے داخل ہوگا کذا ذکرہ الفخر
وَلْيَقْرَأِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ت د س حب س ی اور چاہیے کہ پڑھے قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس پیچھے ہر نماز کے نقل کی یہ ترمذی ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیرے اس سے کہ پھیرا جاؤں طرف خوار تر عمر کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے دنیا سے اور پناہ
مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی نے ف نامردی کہ باز رکھے لڑائی
دشمن سے خواہ دشمن ظاہر کا ہو یا باطن کا مانند کافر اور نفس اور شیطان کے اور نامردی امر بالمعروف

فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس تینتیس بار پڑھو پس پھر آئے
فقرا اور عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالداروں نے بھی سنا جو کچھ پڑھتے تھے ہم پس اونھوں نے بھی یوں ہی پڑھا پس
فرمایا حضرت نے کہ یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے کذا فی المشکوۃ اِحْدٰی عَشْرَۃَ وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ
وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ فَذٰلِکَ کُلُّہٗ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ ہ اس روایت میں یوں آیا ہے کہ پڑھے گیاراں بار سبحان اللہ
اور گیاراں بار الحمد للہ اور گیاراں بار اللہ اکبر پس یہ سب تینتیس ہوئے نقل کی یہ مسلم نے اَوْ عَشْرًا
عَشْرًا عَشْرًا خ یا دس بار سبحان اللہ پڑھے دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری نے مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ
دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غُفِرَتْ خَطَایَاہُ
وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س جو کوئی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار
اور الحمد للہ تینتیس بار پڑھے اور اللہ اکبر تینتیس بار پھر کہے پورا کرنے سینکڑے کے لیے لا الٰہ الا اللہ
آخر تک کہ معنی یہ ہیں نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے پادشاہت ہے
اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاتے ہیں گناہ اوسکے اور اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے
یعنی بہت نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ
مَّکْتُوْبَۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً م ت س
کتنے کلمے پیچھے آنے والے یعنی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں نہیں محروم ہوتا ہے ہانے ثواب اچھے سے کہنے والا
اون کا یا فرمایا کرنے والا اون کا پیچھے ہر نماز فرض کے کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ پڑھنا ہے
اور تینتیس بار الحمد اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ
مَّکْتُوْبَۃٍ مِّائَۃً وَّکَبَّرَ مِائَۃً وَّھَلَّلَ مِائَۃً وَّحَمِدَ مِائَۃً غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ
س جو کوئی سبحان اللہ پڑھے پیچھے ہر نماز فرض کے سو بار اور اللہ اکبر پڑھے سو بار اور لا الٰہ الا اللہ پڑھے سو بار اور الحمد للہ سو بار
بخشے جاتے ہیں اوسکے لیے گناہ اوسکے اور اگرچہ ہو دیں گناہ بہت جھاگ دریا سے نقل کی یہ نسائی نے
اَوْ مِنْ کُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ س حب مس یا ہر ایک چاروں تسبیح سے پڑھے پچیس پچیس بار
نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ پچیس بار سبحان اللہ
پڑھے پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الٰہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر کہ سب ملکر سو ہو دیں یا اَوْ مِنْ کُلٍّ مِنَ التَّسْبِیْحِ

مین گواہی دینے والا ہون کہ تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول تیرے یا اللہ
پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے مین گواہی دینے والا ہون کہ تحقیق بندے مسلمان سب بھائی ہین
آپسمین یعنی شریک ہین دین مین نسبون کا اعتبار نہین جیسا کہ جاہلیت مین تھا یا اللہ پروردگار ہمارے
اور پروردگار ہر چیز کے کر مجکو مخلص وسطے اپنے اور اہل میرے کو ہر ساعت مین امور دنیا مین اور آخرت مین
اے صاحب بزرگی اور بخشش کے سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضا مندی اور قبول کر دعا میری خدا تعالیٰ
بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز یعنی جو کوئی اوسکے کرم پر اعتماد کرے معاملات اوسکی کو
کفایت کرے خدائے تعالے بہت بڑا ہی بڑا نقل کی یہ نسائی ابوداؤد وابن سنی نے **ف** ہر ساعت مین
کہ کوئی ساعت تیری طاعت سے خالی نہو برابر ہی کہ یہ ساعت مشغول ہو ساتہ امر دنیا کے یا عقبےٰ کے
بہر حال اخلاص سے اور تیری طاعت سے اور میرے اہل خالی نہون کذا ذکرالقمی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **س مس مص مے** یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے کفر سے اور
محتاجگی سے اور عذاب قبر سے نقل کی یہ نسائی حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ
جَعَلْتَہٗ عِصْمَۃَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْھَا مَعَاشِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِرِضَاکَ مِنْ
سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِقْمَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ **س حب** یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا وہ کہ
کیا ہی تونے اوسکو سبب بچاو کام میرے کا اور سنوار میرے لیے دنیا میری وہ کہ کی ہی تونے اوس مین
معیشت اور زندگانی میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے ساتہ خوشنودی تیری کے غضب
تیرے سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ عفو تیرے کے عذاب تیرے سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے یعنی
ساتہ رحمت تیری کے عذاب تیرے سے نہین کوئی منع کرنے والا اوس چیز کو کہ دی تونے اور نہین کوئی
دینے والا اوس چیز کو کہ منع کی تونے اور نہین کوئی پھیرنے والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تونے اور نہین فائدہ
دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی نقل کی یہ نسائی ابن حبان نے **ف** سبب بچاو کام میرے کا
کہ دین نگہبان سب چیزون کا ہی جیسیکہ فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاصل اوسکا یہ ہے
کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ کافرون سے لڑون یہانتک کہ گواہی دین وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ پس جب یہ سب باتین کرینگے بچاوینگے اپنا خون اور

اور نہی عن المنکر اور توکل کی بھی اسی قبیلے کی ہے اور خواری عمر کی یہ ہے کہ حواس باقی نہ رہیں اور اعضا مضمحل ہوجاویں

فخ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ عوم عہ اے رب میرے بچا مجکو عذاب اپنے سے جس دن کہ اوٹھاوے تو یا فرمایا جمع کرے تو بندوں اپنے کو یعنی قیامت کے دن نقل کی یہ ابوعوانہ مسلم اور چاروں نے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عو یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجھپر اور دکھا مجکو راہ سیدھی اور مستقیم رکھ اوسپر اور رزق دے مجکو نقل کی یہ ابوعوانہ نے اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ طس یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے بچا مجکو گرمی آگ سے اور عذاب قبر سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ دمت حب

یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں نے اور جو پیچھے کیے میں نے یعنی اگلے پچھلے اور جو پوشیدہ کیے میں نے اور جو ظاہر کیے میں نے اور جو فضول خرچی کی میں نے اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننے والا ہے اوسکو مجھسے تو آگے کرنے والا ہے یعنی مومنوں کو رتبے میں اور تو پیچھے ڈالنے والا ہے یعنے کافروں کو رتبے میں نہیں کوئی معبود مگر تو نقل کی ابوداود مسلم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ دس حب مس مے یا اللہ مدد کر میرے اوپر ذکر اپنے کے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کروں اور اوپر شکر اپنے کے اور خوبی عبادت اپنی کے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نے ف حسن عبادت مراد ہے اس سے کہ احکام ارکان عبادت کے پورے ادا ہوں اور خضوع اور خشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو اے معاذ پس عرض کیا میں نے کہ میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو اے رسول اللہ کے فرمایا کہ مت چھوڑ اس دعا کے پڑھنے کو پیچھے ہر نماز کے پھر پڑھا ہے رب اعنی علی ذکرک آخر تک کذا فی المشکوة اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ الْعِبَادَ کُلَّھُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَكَ وَاَھْلِیْ فِیْ کُلِّ سَاعَةٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ الْاَکْبَرُ س دی یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے میں گواہی دینے والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہے یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کے

معه او تجمع

ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ لفظ او تجمع حاشیہ چاہیے بروز مسلم دار بعہ اور شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے حصن کے لکھا ہے کہ لفظ او میں شک راوی کا ہے تعمیر کے لیے ہے ۱۲ منہ

طس ی اور تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے اور فراغت پاتے نماز اپنی سے پھیرتے دایان ہاتھ اپنا سر مبارک اپنے پر یعنی آگے کی جانب سر پر اور کہتے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان یا اللہ دور کر مجسے فکر اور غم نقل کی یہ بزار نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے
ف معلوم کیا چاہیے کہ ان حدیثون مین بہت سی چیزین نماز کے بعد پڑھنے کی مذکور ہوئین پس یہی لازم نہین ہے کہ سب ہمیشہ پڑھا کرے بلکہ جسقدر سب یا بعضی اون مین سے پڑھے گا پھر جب حاصل کرنے فضیلت و اتباع سنت کا ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی اسی طرح تہا نہ یہ کہ سب دعاؤن پر تمام اوقات مین مواظبت کرتے تھے پس امام محی الدین نووی نے لکھا ہی کہ استغفار کو سب ذکرون پر نماز کے پیچھے مقدم رکھے اور بعضون نے کہا ہی بعد اوسکے اللہم انت السلام بعد اوسکے لا الہ الا اللہ قدیر تک پڑھے کذا ذکرہ الشیخ ابن الحجر المکی اور جاننا چاہیے کہ مراد بعد نماز سے متصل نماز سے پڑھنا بغیر فرق کے مراد نہین ہی کہ یہ محال ہی بلکہ مراد یہ ہے کہ ایسی چیز درمیان نماز اور ذکر کے نہ واقع ہو کہ توابع نماز سے ہو اور ایسی چیزین مین مشغول ہو کہ عرف مین اوس مشغول ہونیکو قبیلہ اعراض اور نسیان ذکر سے گنین اور اگر اتنا سکوت کرے کہ عرف مین اوسکو بہت نہ جانین تو بھی ضرر نہین کرتا ہی پس بعد فراغ نماز سے جو کچھ کہ وجہ مذکور پر پڑھیگا پیچھے ہی نماز کے ہی پس اگر سنتون معمولی کے بعد یہ اذکار پڑھے گا نماز کے بعد ہی پڑھنا کہلاوے گا مگر جہان آیا ہی کہ اوسی ہیئت نماز پر پڑھے اوسکو اوسی ہیئت پر پڑھنا چاہیے واللہ اعلم فجر وَدُبُرَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ ت س سی طس ی قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ ت س لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ت س مِائَةَ مَرَّةٍ طس ی اور پڑھے پیچھے نماز صبح کے حال یہ کہ وہ موڑے ہوے ہو دونون پاؤن اپنے یعنی جسطرح التحیات کے لیے پاؤن موڑ کر بیٹھا ہی اوسی طرح بیٹھے ہوے پڑھے نقل کی یہ ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے اور ایک روایت مین ترمذی نسائی نے زیادہ کیا ہی کہ پہلے کلام کرنے کے پڑھے یہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے پادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہے جلاتا ہی اور مارتا ہی بیچ ہاتھ اوسکے کے بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑھے یہ دس بار نقل کی یہ ترمذی نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے سو بار پڑھنا نقل کیا ف لفظ بیدہ الخیر فقط نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہی موز انکے اوپر لکھنے چاہیں حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ جسنے یہ کلمہ

بقیہ صفحہ ۱۴۲

مال مجھسے بچاوینگے مگر ساتھ حق اسلام کے یعنی بسبب اسکے حد پونہچاوینگا اور حساب اونکا
اللہ پر موقوف ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ دین کے سبب سے ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہے اور اصلاح دنیا کی ساتھ
حاصل ہونے وجہ معیشت حلال کے ہوتی ہے کہ قوت دیتی ہے امور طاعت پر اور سلامت رکھتی ہے آفات سے
کہ موجب خلل وقت کے ہین کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ
وَلَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ اِلَّا اَنْتَ یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ چوک سے کیا مین نے اور قصد سے
کیا مین نے یا اللہ راہ دکھا مجکو طرف اچھے عملون کے اور اچھے خلقون کے نہین راہ دکھاتا کوئی طرف اچھے
عملون کے اور پھیرتا کوئی برے عملون کو مگر تو نقل کی یہ ... نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ سنو مس یا اللہ تحقیق مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور فتنے زندگانی سے اور فتنے موت سے
اور برائی کانے دجال سے نقل کی یہ ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِي
وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا
اِلَّا اَنْتَ صس طس ی یا اللہ بخش میرے گناہ صغیرہ میرے اور گناہ کبیرہ میرے تمام گناہ یا اللہ
بلند کر مرتبہ میرا اور درست رکھ مجکو اور روزی دے مجکو اور راہ دکھا مجکو طرف نیک عملون کے اور نیک
خلقون کے تحقیق نہین راہ دکھاتا طرف نیک عملون کے اور نہین پھیرتا برے عملون کو کوئی مگر تو
نقل کی یہ حاکم طبرانی ابن سنی نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي اط
ص یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا اور [illegible] میرے لیے معیشت میری گھر میرے مین اور برکت
دے میرے لیے بیچ رزق میرے کے نقل کی یہ احمد طبرانی ابو یعلی نے ف فراخ کر معیشت میری گھر میرے مین
کہ بدون محنت اور مانگنے کے حاصل ہووے یا مراد یہ ہے کہ میری قبر مین کشادگی کر کذا ذکر الفخر سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ص ی پاک ہے
پروردگار تیرا صاحب غلبے کا اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین کافر اور سلام ہووے رسولون پر اور سب
تعریف ثابت ہے واسطے اللہ پروردگار عالمون کے نقل کی یہ ابو یعلی ابن سنی نے ف اس آیت مین
تسبیح بھی ہے اور حمد اور سلام بھی وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ مَسَحَ
بِيَمِينِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ

بلایا جاوے کوئی طرف کہانے کے پس چاہیے کہ قبول کرے اور حاضر ہووے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی
نسائی نے **ف** حاضر ہووے واسطے خاطر بھائی مسلمان کے ظاہر امر کا یہ چاہتا ہی کہ واجب ہو اس صورت مین
اگر قبول نہ کرے گا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابوداؤد نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ کوئی بلایا جاوے
اور قبول نکرے پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکے کی اور یہ اوس تقدیر مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین
یاراہ مین مثلاً ساتہ برات کے خلاف شرع کے کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے نہو والا قبول نکرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہے
یا اور بعضون نے قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے کے کہانا کہانے کا اختیار رکہتا ہی سنت
یا واجب حاضر ہونا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہی اور اگر نفل روزہ ہوا ور دعوت کرنے والا
نہ کہانے سے رنجیدہ ہو تو افطار کرے اور کہا دے پھر روزہ قضا کار کہ لے کذا ذکر الفخر وکلا سیما ولیمۃ العرس
دف عو اور خصوصاً قبول کرے کہانے شادی کو نقل کی یہ ابوداود ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** ولیمہ
اوس کہانے کو کہتے ہین کہ دلہن یا دولہا ضیافت کرے نزدیک عقد نکاح کے یا زفاف کے اور اکثر علما
کہتے ہین کہ ولیمہ کرنا سنت ہی اور بعض کہتے ہین مستحب صحیح یہی ہی اور کہانا موافق حال خاوند کے ہو جیسا
ہوا اور قبول کرنا اوسکے کو بعضون نے واجب کہا ہی اور بعضون نے فرض کفایہ اور واجب ہونا قبول کا
کتنی چیزون سے ساقط ہو جاتا ہی کہانا شبہے کا ہو یا تخصیص تونگرونکی ہو یا ہمنشین برے ہون یا دعوت کرے
بسبب جاہ اپنے کے مدد کرنا یا معصیت پر ہو یا وہان خلاف شرع شریف کے چیزین ہون ان صورتون مین
قبول کرنا واجب نہین ہوتا اور دو دن سے زیادہ کرنے مین اختلاف کیا ہی علمانے بعضون نے مکروہ کہا ہی
اور امام مالک نے ایک ہفتے تک تونگر کو مستحب کہا ہی کذا ذکر الفخر فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ **م د ت س** پس اگر
ہووے مہمان روزہ دار دعا کرے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے **ف** دعا کرے دعوت کرنے والے کے
ساتہ مغفرت اور برکت کے اور احتمال رکہتا ہی کہ یہ معنی ہون کہ نماز پڑہے کذا ذکر الفخر وَدَعَا وَبَرَّکَ **دق عو**
اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی بارک اللہ فیکم کہے نقل کی یہ ابوداود ابن ماجہ ابوعوانہ نے وَاِذَا اَفْطَرَ قَالَ
ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ **د ت س مس** اور جب افطار کرے پڑہے
گئی پیاس یعنی بسبب پانی پینے کے اور تر ہوئی رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہے اللہ تعالے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد
نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ **مو مس ق ی**
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے ساتہ وسیلے رحمت تیری کے وہ جو فراخ ہوئی ہی یعنی گہیر لیا ہی ہر چیز کو یہ کہ بخشے تو

بعد نماز صبح کے اور مغرب کے ہیأت نماز پر بیٹھے ہوے پہلے کلام کرنیکے اور پھرنے کے نماز سے دس دس بار پڑہا
لکھی جاتی ہین اوسکے لیے بدلے ہر کلمے کے دس نیکیان اور مٹائی جاتی ہین دس برائیان اور بلند کیے جاتے ہین
اوسکے لیے دس درجے اور اوس دن رات مین پناہ مین رہتا ہی ہر امر برے سے اور وسوسون شیطان سے
اور نہین پہونچتا ہی کسی گناہ کو کہ لاحق ہووے اور گھیرلے اور ہلاک کردے اوسکو اوس دن رات مین یعنی بسبب
توفیق استغفار کے یا عفو کردگار کے سوای شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ہلاک کردیگا اور ہوتا ہی سب لوگون سے
بہتر عمل مین مگر جو کوئی زیادہ اوس سے پڑہے اور نسائی کے روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ عوض ہر کلمے کے ثواب
ایک غلام آزاد کرنے کا حاصل ہوگا اور ایک روایت مین لفظ بیدہ الخیر کا یحیی و یمیت پر مقدم
آیا ہی مشکوۃ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا صط ی یا اللہ تحقیق مین
مانگتا ہون تجھسے رزق حلال اور علم نفع دینے والا اور عمل مقبول نقل کی یہ طبرانی نے صغیر مین اور ابن سنی نے
وَدُبُرَ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ جَمِیْعًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ
الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ مرحب اط قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ وَیَثْنِیَ رِجْلَیْهِ مِنْهُمَا اور پڑہے
پیچھے مغرب اور صبح کے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر
وہو علی کل شی قدیر دس بار نقل کی یہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی نے اور ایک روایت احمد کی مین آیا ہی
کہ پڑہے پہلے اس سے کہ پھرے اور کھولے دونون پاؤن اپنے دونون نمازون سے ف یحیی و یمیت ترمذی کی
روایت مین زیادہ آیا ہی اور بیدہ الخیر احمد اور طبرانی کی روایت مین رمزین انکی اوپر لکھنے چاہیین اور لفظ
منہما کا متعلق ینصرف کا ہی مقصود یہ ہی کہ جسطرح التحیات کے لیے بیٹھا ہی اوس ہیئت پر بیٹھے ہوے پڑہے
ع وَبَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَیْضًا قَبْلَ اَنْ یَّتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ د س
حب اور پڑہے پیچھے نماز صبح اور مغرب کے بھی پہلے کلام کرنیکے یا اللہ بچا مجکو آگ سے سات بار نقل کی یہ ابوداود
نسائی ابن حبان نے ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ جب صبح کو یا شام کو تونے پڑہی
اور مرگیا اوس دن مین یا رات مین ہوویگی تجکو خلاصی آگ دوزخ سے کذا فی المشکوۃ وَبَعْدَ صَلٰوةِ الضُّحٰی
اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ی اور پڑہے پیچھے نماز چاشت کے یا اللہ ساتھ مدد
تیری کے مانگتا ہون مقاصد اپنے اور ساتھ مدد تیری کے حملہ کرتا ہون دشمنون دین سے اور ساتھ مدد
تیری کے جہاد کرتا ہون مین نقل کی یہ ابن سنی نے وَاِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ م د ت س اور جب

وظیفہ صبح و مغرب کے بعد کا

وظیفہ چاشت کے بعد کا

بیان دعوت کا

یعنی آگے اپنے سے ساتہ داہنے ہاتہ اپنے کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے تحقیق شیطان حلال کرتا ہی
اپنے پر اوس کہانے کو کہ نہ ذکر کیا جاوے نام خدا کا اوسپر یعنی بسم اللہ نہ پڑہی جاوے نقل کی یہ مسلم ابو داود و نسائی نے
ف یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانے پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوس مین اور موجب سنگدلی اور فساد اور کرنے
گناہونکا کر دیتا ہی اوسکو بسبب نہ نام لینے اللہ تعالے کے پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یا درمیان مین
یا آخر مین لیلیا پہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ فقط بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی مگر اولی
یہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور احیاء العلوم مین امام غزالی رہ نے لکہا ہی کہ پہلے نوالے پر بسم اللہ کہے اور
دوسرے پر بسم اللہ الرحمن اور تیسرے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہے کہ پکار کر بسم اللہ کہے تو اورونکو بہی
یاد آجاوے اور جو ہر نوالے پر بسم اللہ کہے بہت ہی خوب ہی اور علما نے اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ کہنی مستحب ہے
یا واجب سفر السعادۃ والے نے کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کے نزدیک واجب ہی اور اکثر فقہا کے نزدیک مستحب
اور داہنے ہاتہ سے کہانا بہی سب علما کے نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی نے لکہا ہی کہ اپنے ہاتہ کی جگہ سے
کہانا واجب ہی اور اور کے ہاتہ کی جگہ سے کہانا حرام اور یہ اوس صورت مین ہی جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف
قسمونکا ہو مثل میوون کے درست ہی جدہر سے چاہے چن کر کہاوے کذا ذکر الفخر اور مستحب ہے کہ کہانیکے پہلے اور پیچہے
ہاتہ دہووے اور چکنے ہاتہ رات نہ گذارے کہ مضر ہی اور تین اونگلیون سے کہاوے ساتہ اعانت چوتہی کے اور
اسفل اور گرداگرد رکابی سے کہاوے نہ اعلی اوسکے سے اور اوسط اوسکے سے اور چہری سے گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹے
اور بعد فراغ کے اونگلیان اور برتن چاٹ لے اور دسترخوان پر جو کچہ گرا ہی اوس سے مٹی وغیرہ چہٹا کر کہا جاوے
اوسی پر شیطان کے لیے پڑا ہوا نہ چہوڑے اور کہاوے دوزانو یا اوکڑو یا دایان پاون کہڑا کر اور نہ کہاوے
چارزانو اور نہ لیٹکر اور نہ کہڑے ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہ کر بطور متکبرین کے اور نہ خوان پایہ دار پر اور
نہ تشتری پیالے مین اور نہ عیب کرے کہانے کو اور نہ سونگہے اوسکو اور نہ پہونکے اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوے
اور عین العلم مین لکہا ہی کہ پرہیز کرے برتن پیتل تانبے سے مسنون لکڑی اور مٹی کے برتن مین ہی اسلیے کہ اقرب
طرف تواضع کے لیکن وضو کرنا پیتل تانبے کے برتن مین حضرت سے ثابت بہی ہوا ہی پس یہ آداب اگرچہ سنن
زوائد سے ہین لیکن طالب کو چاہیے کہ ہر قول و فعل مین دل اپنا خالی نیت صالحہ سے نہ رکہے یعنی بجالانے
ان آداب وغیرہ مین رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا ملحوظ رکہے تا عادات
عبادات ہوجاوین اور ثواب پاوے اور ضرور ہی کہ طلب حلال کی کرے کہانے اور پینے وغیرہا مین اور بہت

میرے لیے گناہ میرے نقل کی یہ موقوفا حاکم ابن ماجہ ابن سنی نے فَإِنْ اَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ **ق ح د** پس اگر افطار کرے نزدیک قوم کے یعنی ضیافت میں کہے افطار کرین نزدیک تمہارے روزے دار اور کھاوین کھانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہین اوپر تمہارے فرشتے نقل کی یہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داود نے **ف** آداب روزے کے یہ ہین کہ محفوظ رکھے زبان اور آنکھ اور کان کو بری باتون سے اور لا یعنی سے پس جسنے نہ چھوڑا جھوٹ اور گناہ کی باتین اور غیبت اور فحش وغیرہ پس نہین ہے اللہ کو حاجت نہ کہ چھوڑے وہ کھانا اور پینا اپنا پس اکثر روزہ دار ہین کہ نہین ہے اونکے لیے روزے اونکے سے مگر پیاس اور بھوک یہ مضمون حدیثون صحیح سے ثابت ہوا ہے اگر لڑے روزہ دار سے کوئی پس کہے کہ پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے تجھسے مین روزہ دار ہون اگر فرض روزہ ہو دل میں کہے یہ زبان سے والا دلسے روزے کے چھپانے کے لیے اور کم کھاوے کھانا بہ نسبت اور دنون کے اور افطار کرے پہلے ستارون کے نکلنے کے اور پہلے نماز مغرب کی اور افطار کرے خرما یا تمر سے اگر وہ نپاوے خشک پر یا میوے سے یا شیرینی سے اگر کچھ نپاوے پانی سے اور سحری دیر کر کھاوے اگرچہ ساتھ تمر کے یا گھونٹ پانی کی ہووے کہ فرمایا ہے حضرت نے فرق ہمارے روزے مین اور یہود کے روزے مین کھانا سحر کا ہے اور موجب برکت کا ہے اور فرض روزے رمضان کے ہین اور سنت بعد رمضان کے ہین شعبان کا اور نوین دسوین محرم کا کہ اوس سے کفارہ ایک برس کے گناہون کا ہوتا ہے اور نوین ذی الحجہ عید کا کہ کفارہ دو برس کے گناہون کا اوس سے ہوتا ہے اور تین روزے مہینے مین کسی طرح سنت ہین مگر اکثر حضرت تیرہوین چودہوین پندرہوین کو رکھتے تھے کہ جنکو ایام بیض کہتے ہین سفر اور حضر مین انکو ترک نہین کرتے تھے اور حضرت پیر اور جمعرات کو بھی روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دونون مین بخشتا ہے اللہ تعالی مسلمانون کو اور اعمال بندون کے اوسپر عرض ہوتے ہین پس دوست رکھتا ہون مین کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین روزے سے ہون اور چھ روزے شوال مین جنکو شش عید کہتے ہین فرمایا اونکے حق مین کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور چھ شوال کے تو ہوتا ہے گویا تمام برس روزے رکھے کذا فی المشکوٰۃ و وظائف النبی اور اور بھی روزے حضرت سے ثابت ہین بخوف درازی کے نہ لکھا تفصیل کتابون مین دیکھنا چاہیے وَاِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ فَلْيُسَمِّ اللّٰهَ وَلْيَاكُلْ مِمَّا يَلِيْهِ بِيَمِيْنِهٖ **ت** حدیث مین ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **مدس** اور جب آوے کھانا چاہیے بسم اللہ کہے اور کھاوے اوس طرف سے کہ قریب اوسکے ہے

وَفِیْ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلٰی بَیْتِ اَبِی الْھَیْثَمِ وَاَکْلِھِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِھِمُ الْمَآءَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا ھُوَ النَّعِیْمُ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَمَّا کَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ ھٰذَا اَوْضَرَبْتُمْ بِاَیْدِیْکُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ ھٰذَا کَفَافُ ھٰذَا مس اور بیچ حدیث قصہ جانے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ ابو بکر اور عمر رض کے طرف گہر ابی ہیثم صحابی کے اور کہانے انکے کے کہجور ترکو اور گوشت کو اور پینے اونکے پانی کو قول پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ تحقیق یہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہے کہ پوچہے جاوگے تم اوس سے یعنے ادا ے شکر اسکے سے دن قیامت کے پس جبکہ دشوار ہوئی یہ بات اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرمایا حضرت نے جسوقت کہ پہنچو تم اور پاو تم مانند اسکے کو اور ڈالو ہاتہ اپنے یعنی کہانا شروع کرو پس کہو کہاتے ہین ہم ساتہ نام خدا کے اور اوپر برکت خدا کے پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہے واسطے خدا کے جسنے سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمپر اور بہت دے یعنی زیادہ حاجت سے دے پس تحقیق یہ کہنا بدلہ ہے اس نعمت کا اور عمدہ ادا ے شکر ہے نعمت سے برلاتا ہے نقل کی یہ حاکم نے ف حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا یہ ہے کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہے درخت کہجوروں کے اور بکریان بہت سی رکہتے تہے حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام کے اونکے ہان رونق افزا ہوے وہ باہر گئے ہوئے تہے اونکی بی بی نے بہت خوشی سے بٹہایا جب ابو ہیثم آئے نہایت خوشی سے عرض کیا کہ فدا ہووین تمپر سے ماں باپ میرے اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکر باغمین اوس زینندہ باغ کو بٹہاکر ہر قسم کی کہجورین حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانے مین مشغول ہوے بعد اسکے گوشت بکری کا تیار کرکے حاضر کیا جب تناول فرماچکے اور پانی نوش کر چکے یہ حدیث ان ہذا ہو النعیم آخر تک فرمائی جب صحابہ کو دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ٹہکانا ہے تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کردیا کذا ذکر الفخر وَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ د ت مس حب مس اور اگر بہول جاوے کوئی بسم اللہ کہنی پہلے کہانے کے پس کہے بسم اللہ کہتا ہون اول کہانے مین اور آخر کہانے مین نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ف کہے بسم اللہ یعنی وقت یاد آنے کے درمیان کہانے کے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگرچہ بعد کہانے کے یاد آوے کذا ذکر الفخر وَاِنْ اَکَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْذِیْ عَاھَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ ت د ف حب مس ی اور اگر کہاوے ساتہ جذامی کے یا ساتہ آفت والے کہ

پرہیز کرے حرام اور مشتبہ سے کہ جسکا کہانا اور پینا اور لباس حرام کا ہوتا ہی نہین قبول کیجاتی دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت اوس سے بنتا ہی لائق تر ساتہ آگ کے ہوتا ہی اور اصل کلی اور مقصود اصلی یہ ہی کہ کفایت کرے اوپر قدر ضرورت کے یعنی چند لقمے کہاوے کہ قائم رکہین پیٹہ اوسکے کو یا تہائی پیٹ کہاوے اور تہائی پانی اور تہائی دم کے لیے خالی رکہے اوسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کہانا برا ہی دل مردہ ہوتا ہی اور سنگدلی ہوتی ہی اور علوم غیبیہ کے دروازے بند ہوتے ہین اور رات دن مین ایکبار کہاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہووے تو دونون وقت کچہ کہاوے اور بہت پرہیز کرے منہمک رہنے سے لذیذ کہانے اور پینے مین عین العلم مین ایک حدیث روایت کیگئی ہی کہ برے امت میری کے وہ لوگ ہین کہ غذا دیے جاتے ہین ساتہ نعمتون کے بڑہتا ہی اوس سے گوشت اونکا اور ہمت اونکی کہانے اور لباس طرح طرح کے مین پس یاد رکہ ان اصول کو اور نہ غافل ہو ان سے پس تحقیق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سیر ہوے جو کی روٹی سے دو دن پے درپے کبہی اور نہین کہائی حضرت نے چپاتی اور نہ بکری بریان اور نہین حق ہی واسطے انسان کے مگر ٹکڑے روٹی خشک کے اور کپڑے کے کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو اور گہر کہ رہے اوسمین واسطے دفع سردی گرمی کے اور زیادہ اسپر حساب ہی کہ حساب لیا جاوے گا بندے سے دن قیامت کے پس غافل کو پرہیز چاہیے اسمین مگر واسطے ضرورت دینی اور بدنی کے کذا فی وظائف النبی ص

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ ق د س عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم کہاتے ہین اور سیر نہین ہوتے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس شاید کہ کہاتے ہو جدا جدا عرض کیا اونہون نے ہان اسی طرح ہی فرمایا حضرت نے پس جمع ہو تم اوپر کہانے اپنے کے اور یاد کرو نام خدا تعالی کا برکت کیجاویگی تمہارے لیے اوسمین نقل کی یہ ابن ماجہ ابو داود نسائی نے ف جمع ہونا اور ذکر کرنا نام خدای تعالے کا ہر ایک موجب برکت کا ہی اور جو دونون چیزین جمع ہون برکت زیادہ ہووے کذا ذکرہ الفقیر وَاَمَرَ الصَّحَابَةَ فِي الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُوْدِيَّةُ اَنِ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا فَاَكَلُوْا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِّنْهُمْ شَيْءٌ مس او حکم کیا صحابہ کو بیچ وقت حاضر ہونے گوشت بکری زہر ملائی گئی کے وہ جو بہیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک یہودیہ یعنی زینب بیٹی حارث کی نے یہ کہ یاد کرو نام خدا تعالی کا اور کہاو پس کہایا صحابہ نے یعنے بسم اللہ کہکر پس نہ پونہچا کسی کو اون مین سے کچہ یعنی ضرر زہر کا نقل کی یہ حاکم نے ف حکم کیا صحابہ کو یعنی بعد اطلاع اسکے کہ زہرآلودہ ہی کہ اوس گوشت نے ازراہ معجزہ سرور عالم کے خبر دی تہی فخ

اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ د ت ق مس ی سب تعریف ہی واسطے
اوس خدا کے کہ کہلایا مجکو یہ کہانا اور نصیب کیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور حرکت اور قوت کے میری طرف سے نقل کی یہ ابوداود
ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے وَاِذَا اَکَلَ الطَّعَامَ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ د ت
ف اور جب کہاوے کہانا پس چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت کر ہمارے لیے اس مین او کہلا ہمکو بہتر اس سے نقل کی
یہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے فَاِنْ کَانَ لَبَنًا فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ د ت ق پس
اگر ہووے کہانا دودہ پس چاہیے کہ کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لیے اسمین اور زیادہ کر ہمکو اس سے نقل کی
یہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ نے ف معلوم ہوا کہ دودہ سب کہانون سے بہتر ہی اور کہانونکی طرح اس مین یہ فرمایا
کہ اس سے بہتر ہمکو دے کذا ذکرہ الفخر اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَةَ
فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْهَا م ت س ی تحقیق اللہ تعالے البتہ راضی ہوتا ہی بندے سے اور دوست رکہتا ہی کہ
کہاوے ایکبار کہانا پس تعریف کرے خدا کی اوسپر یا پیوے ایکبار پینا پس تعریف کرے اوسکی اوسپر نقل کی یہ مسلم
ترمذی نسائی ابن سنی نے ف اکلہ جو زبر سے پڑہے معنی اوسکے بیان ہوے اور جو پیش سے پڑہے معنی اوسکے
نوالے کے ہونگے ع وَاِذَا غَسَلَ یَدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَ
سَقَانَا وَکُلَّ بَلَاۗءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُکَافًا وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ
مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ وَکَسٰی مِنَ الْعُرْیِ وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ س حب مس اور جب دہووے ہاتہ اپنے کہے سب تعریف ثابت
اوس خدا کے لیے کہ کہلاتا ہی اور نہین کہلایا جاتا یعنی سب اوسکے محتاج اور وہ کسی کا محتاج نہین احسان کیا ہمپر
پس سیدہی راہ دکہائی ہمکو یعنی طرف امور دین و دنیا کے اور کہانا کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور ہر نعمت خوب
انعام کی ہمکو سب تعریف ہی واسطے خدا کے درحالیکہ وہ نعمت نہین ترک کی گئی ہی اور نہ بدلا کی گئی ہی اور نہ
ناشکری کی گئی ہی اور نہ بے پروائی کی گئی اوس سے یعنی اوس سے بلکہ ہمیشہ محتاج اوسکے ہین سب تعریف ہی
اوس خدا کے لیے کہ کہلایا ہمکو کہانا اور پلائی ہمکو پینے کی چیز یعنی پانی اور دودہ وغیرہما اور پہنایا ہمکو ننگے پن سے
اور راہ بتائی ہمکو گمراہی سے اور بینا کیا ہمکو اندہے پن سے یعنی ننگا اور گمراہ اور اندہا نہ کیا ان سب سے محفوظ کیا
اور بزرگی دے اوپر بہتون کے اون لوگون سے کہ پیدا کیا بزرگی دینی سب تعریف ہی واسطے اللہ پروردگار
عالمون کے نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف نہ بدلا کی گئی یعنی سات شکر کے اوسکے مقابلے مین اس لیے

کہاتا ہون مین ساتہ نام خدا کے اوس حال مین کہ اعتماد کرتا ہون خدا پر اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل کی یہ ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نے ف ساتہ آفت والے کے کہ مبتلا ہووے کسی اور بیماری مین بیماریون لگجانے والیون سے کہ لوگ اونکو باعتبار وہمون کے لگجانے والی گنتے ہین ورالا شرع مین کوئی مرض ایک کا دوسرے کو لگتا نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر بیمار کے ساتہ کہانا درست ہی اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ جذامی سے بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سے تطبیق دونون حدیثون مین یہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس سے جائز ہی اور ساتہ کہانا قبیل توکل سے ہے پس اگر توکل حاصل ہی کہاوے اور نہین تو بچی کذا ذکر الفخر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا خ عہ پس جب فارغ ہووے کہانا کہانے سے اور پانی پینے سے یعنی دونون سے یا ایک سے اور اوٹہایا جاوے دسترخوان کہے سب تعریف ثابت ہی واسطے خدا کے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور نہ بے پروائی کی گئی اوس سے ای رب ہمارے قبول کر حمد ہماری نقل کی بخاری اور چارون نے ف نہ کفایت کی گئی یعنی وہ تعریف کہ کفایت نہین کی گئی اوس سے یعنی پوری نہین ہی بسبب نہ ادا ہونے حق اوسکے کے بسبب قاصر ہونے قدرت انسان کے نہ چھوڑی گئی بلکہ ہمیشہ مشغولی ہی ساتہ اوسکے باوجود نقصان کیفیت کے اور نہ بے پروائی کی گئی اوس سے بلکہ ہمیشہ لازم ہی بسبب پے درپے ہونے نعمتون کے ہر لحظہ ہر لمحہ کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مَكْفُوْرٍ خ سب تعریف ہی اوس اللہ کے لیے کہ کفایت کیا ہمکو یعنی سب ضرورتون ہماریکو قسم کہانے وغیرہ سے کفایت کیا اور سیراب کیا ہمکو درحالیکہ اللہ تعالی نہ کفایت کیا گیا ہی اور نہ ناشکری کیا گیا نقل کی یہ بخاری نے ف نہ کفایت کیا گیا ہی یعنی کوئی بندہ اوسکو کفایت نہین کرسکتا بلکہ وہ سبہون کا کافی ہی کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عہ ی سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمانون سے نقل کی یہ چارون نے اور ابن سنی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا د س حب سب تعریف ہی واسطے خدا کے کہ کہلایا اور پلایا اور آسان کیا نکلنا کہانے پانی کا حلق مین اور کی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی نقل کی یہ ابو داؤد نسائی ابن حبان نے ف آسان کیا یعنی بسبب پیدا کرنے دانتون کے چبانے کے لیے اور لعاب کے نرم کرنے کے لیے اور زبان کے پہیرنے کے لیے منہ مین اور نگلنے کے لیے کذا ذکر الفخر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ت ق مس مص سب تعریف ہے
اللہ کے لیے جسنے پہنائی مجکو وہ چیز کہ ڈہانپتا ہون مین ساتہ اوسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہ اوسکے
بیچ زندگانی اپنے کے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ د ت ق ں
وَمَا تَاَخَّرَ د اور جو کوئی پہنے کپڑا یعنی نیا ہو یا پرانا پس کہے سب تعریف ہے خدا کے لیے جسنے پہنایا مجکو یہ لباس اور
دیا مجکو یہ بغیر حیلے کے مجسے اور بغیر قوت کے بخشا جاتا ہے اوسکے لیے جو کہ پہلے گذرا ہے گناہ اوسکے سے نقل کی ابو داود
ترمذی ابن ماجہ حاکم نے اور ابو داود کی ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے اور وہ گناہ کہ پیچہے کیے ہین یعنی اگلے پچھلے
بخشے جاتے ہین وَاِذَا رَاٰی عَلٰی صَاحِبِہٖ ثَوْبًا جَدِیْدًا قَالَ تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰہُ [illegible] د مص اور جب دیکھے
یار اپنے پر کپڑا نیا کہے اوسکے لیے پرانا کرے تو اور بدلے اسکے [illegible] نقل کی یہ ابو داود و ابن ابی شیبہ نے
ف یہ دعا ہے واسطے درازگی عمر اور فراخی رزق کی فح اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ ثُمَّ اَبْلِ وَاَخْلِقْ
خ ھ پرانا کر اور پرانا کر پھر پرانا کر اور پرانا کر پھر پرانا کر اور پرانا کر نقل کی یہ بخاری ابو داود نے ف یعنی عمر تیری دراز ہو
تو بہت سے کپڑے پہنے اور پرانے کرے کذا ذکر العلی فَاِذَا خَلَعَ ثِیَابَہٗ فَسَتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَتِہٖ
اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مص ی پس جب اوتارے کپڑا اپنا پس پردہ درمیان آنکھون جن کے اور ستر اوسکے
کہنا بسم اللہ کا ہے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نے ف یعنی جو کپڑے اوتارنیکے وقت بسم اللہ کہیگا جنات
نہین دیکھ سکینگے ستر اوسکا وَاِذَا ھَمَّ بِاَمْرٍ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا
اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ خ عہ اور جب قصد کرے کسی کام کا پس چاہیے
کہ پڑہے دو رکعتین سوا فرض کے پھر کہے یا اللہ تحقیق مین نیکی مانگتا ہون تجسے اس کام مین ساتہ مدد علم تیرے کے
اور قدرت مانگتا ہون تجسے اوپر پانے خیر کے ساتہ وسیلے قدرت تیری کے اور مانگتا ہون تجسے مطلب اپنا
فضل بڑے تیرے سے پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہے ہر چیز پر اور نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور

کہ اللہ تعالے کے انعام احسان کا کون بدلا اوتار سکتا ہے بلکہ ساتھ مقدور بشری کے شکر اوسکا ادا کرے
ن اذکر الفہ اَللّٰھُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ فَھَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَکْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا مو مص یا اللہ
پیٹ بھرا تونے اور سیراب کیا تونے پس گوارا کر کھانے پینے ہمارے کو کہ انجام بخیر ہو اور رزق دیا تونے ہمکو پس بہت
دیا تونے اور اچھا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتیں اور برکت دے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَیَدْعُوْا
لِاَھْلِ الطَّعَامِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ م ت س مص اور دعا کرے
کھلانیوالے کے لیے یا اللہ برکت دے اونکے لیے بیچ اوس چیز کے کہ رزق دی تونے اونکو پس بخش اونکو اور
مہربانی کر اونپر انس کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ
م یا اللہ کھلا اوسے [illegible] بہشت کے اوسکو کہ کھلایا مجکو اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کی یہ مسلم نے ف پلا یعنی پانی
حوض کوثر کا اور شراب طہور اور مراد کھانا پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونون مراد رکھے تو اولیٰ ہو
کذا ذکر الفہ وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ
وَشَرِّ مَا ھُوَ لَہٗ ی اور جب پہنے کچھ کپڑا تو کہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اسکی اور بھلائی اوس چیز کی
کہ یہ کپڑا بنایا گیا ہے واسطے اوسکے اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز سے کہ بنایا گیا ہے
یہ واسطے اوسکے [illegible] نقل کی یہ ابن سنی نے ف بھلائی اوسکی یہ کہ خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی
آفت اور ضرر [illegible] سبب سے نپہنچے اور بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ اوسکے لیے یعنی کپڑا بنایا گیا ہے
ستر ڈھکنے کے لیے اور سردی گرمی دور کرنیکے لیے پس اسی قصد سے پہنو ن مین نہ واسطے تکبر اور فخر کے
یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووے کذا ذکر الفہ وَکَانَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا
اَوْ غَیْرَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ د ت س حب مس اور جو ہووے لباس نیا ذکر کرے اوسکو ساتھ
نام اوسکے [illegible] ہو یا کرتہ یا سوا اوسکے پھر کہے یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے تونے پہنایا مجکو یہ یعنی بغیر
مشقت میرے کے مانگتا ہون مین تجسے بھلائی اسکی اور بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ واسطے اوسکے
اور پناہ مانگتا ہون مین تجسے برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز سے کہ بنایا گیا ہے یہ واسطے اوسکے نقل کی
یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے ف ذکر کرے ساتھ نام اوسکے یعنی کہے مثلاً رزقنی اللہ ہذہ
العمامۃ اوکسانی ہذا القمیص اسطرح اور کپڑون کا نام لیکر کہے اوسکے بعد اللھم آخر تک پڑھے ع الحمدُ

بھلائی اور راضی کر مجکو ساتھ اوسکے نقل کی یہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین بعد ان کان کے
یون آیا ہی خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَخَيْرًا لِّي فِي مَعِيشَتِي وَخَيْرًا لِّي فِي عَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي
فِيهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَاقْدُرْهُ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كَانَ وَرَضِّنِي بِقَدَرِكَ ح اگر ہووے
یہ کام اچھا میرے لیے دین میرے مین اور اچھا میرے لیے زندگانی میرے مین اور اچھا میرے لیے انجام کار
میرے مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور برکت دے میرے لیے اوسمین اور جو ہووے سوا اسکے بہتر
میرے لیے بھلائی کو جہان کہین کہ ہو اور راضی کر مجکو ساتھ تقدیر اپنی کے نقل کی یہ ابن حبان نے اور ایک
روایت مین یون ہے خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَإِنْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لِلْأَمْرِ الَّذِي
يُرِيدُ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي ثُمَّ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ أَيْنَمَا كَانَ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ح اگر ہووے یہ کام بہتر میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میرے مین اور
انجام کار میرے مین پس حکم کر اوسکو میرے لیے اور آسان اوسکو میرے لیے اور اگر ہووے ایسا اور ایسا
اشارہ کرے یعنی ساتھ لفظ کذا و کذا کے واسطے اوس کام کے کہ ارادہ رکھتا ہی مُراد میرے لیے دین میرے مین
اور زندگانی میرے مین اور انجام کار میرے مین پس پہیر اوسکو مجسے پہر حکم کر میرے لیے بھلائی کو جہان ہووے
نہین ہی بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ ابن حبان نے اور ایک
روایت مین بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہی وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُمَا
بِيَدِكَ لَا يَعْلَمُهُمَا أَحَدٌ سِوَاكَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ
هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي يُرِيدُهُ خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَفِي دُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَوَفِّقْهُ وَسَهِّلْهُ وَإِنْ كَانَ
غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّي فَوَفِّقْنِي لِلْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ ر اور مانگتا ہون مین تجہسے بھلائی فضل تیرے سے اور
رحمت تیرے سے پس تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتہ قدرت تیرے کے ہین کہ نہین مالک ہی اون دونو کا
کوئی سوا تیرے پس تحقیق تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکھتا ہی تو اور نہین قدرت
رکھتا ہون اور تو بہت جاننے والا ہی غیب کی باتون کا یا اللہ اگر ہووے یہ کام ایسا کام کہ ارادہ رکھتا ہے
اوسکا استخارہ کرنیوالا بہتر میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میرے مین اور انجام کار میرے مین پس
توفیق دے اوسکی اور آسان کر اوسکو اور جو ہووے سوا اسکے بہتر میرے لیے پس توفیق دے مجکو واسطے
خیر کے جہان ہووے نقل کی یہ بزار نے فَإِنْ كَانَ زَوَاجًا فَلْيَكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ يَتَوَضَّأْ فَيُحْسِنْ وُضُوءَهُ

جانتا ہی تو اور نہین جانتا ہین اور تو بہت جاننے والا ہی پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہ کام
بہتر ہی میرے لیے دین میرے بین اور زندگانی میرے بین اور انجام کار میرے مین یا اس جہان بین اور اوس
جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور اسان کر اوسکو میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے
اوس مین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہ کام بُرا ہی میرے لیے دین میرے مین اور زندگانی میرے مین اور
انجام کار میرے مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجکو اوس سے اور حکم کر
اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجکو ساتہ اوسکے نقل کی یہ بخاری اور چارون نے
ف جب قصد کرے کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکھتا ہو اوسکے کرنے نہ کرنے مین مثل سفر اور عمارت اور
نکاح اور مانند انکے کے نہ مانند کمانے اور پینے مقرری کے کہ اس مین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ
نہ کیا جاوے کرنے واجب اور مستحب مین اور چھوڑنے حرام اور مکروہ کے مین پس استخارہ پڑہنے سے جو بات
اسکے حق مین مناسب ہوتی ہی اوسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑہے دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور
تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سے بھی پڑہ کر یہ دعا پڑہے جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ جُدی دو رکعت نفل
اور جسوقت چاہے پڑہے سوا وقتون مکروہ کے اور سورت جونسی چاہے پڑہے اور بعضی روایت مین
قل یا اور قل ہو اللہ آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین ہی اور اگلے علما سے بھی یہی منقول ہی اور او عاجل
امری مین لفظ او کا حافظ ابن حجر نے شک راوی کا لکہا ہے یعنی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا یا ان
تینون لفظون کے عوض عاجل امری و آجلہ فرمایا یہ کام یعنی جو کہ پیش رکھتا ہون اور متردد ہون کرنے
نہ کرنے اوسکے مین مثل سفر وغیرہ کے اور جائز ہی کہ ہذا الامر کہکر حاجت اپنی ذکر کرے دل سے یا زبان سے
واللہ اعلم کذا ذکر النووی اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنے ابتدای دعا کے بدلے اللہم ان کنت تعلم آخر تک کے
یون آیا ہی اِنْ کَانَ خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ
فِیْہِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَادِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ
وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ حب مص اگر ہووے یہ کام بہتر دین میرے مین اور آخرت میری مین
اور زندگانی میرے مین اور انجام کار میرے مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے
اور برکت دی میرے لیے اوسمین اور اگر ہووے یہ کام بُرا دین میرے مین اور آخرت میرے مین اور زندگانی
میرے مین اور انجام کار میرے مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجکو اوس سے اور حکم کر اور مہیا کر میرے لیے

سورت قران کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیان کار نہ ہوا وہ شخص کہ جسنے استخارہ کیا خدا تعالی سے
اور ندامت نہ اوٹھائی جس نے کہ مشورہ کیا اور فقیر نہوا جس نے کہ میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سے
روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے انس جو قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سے
اوسکے لیے سات بار پھر دیکھ جو کچھ کہ تیرے دل مین القا ہوا وسپر جراَت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر لکھ دیتے ہین
یہ آیا ہی اللہم خر لی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری یعنی اے اللہ پسند کر میرے لیے اور اختیار کر میرے لیے یعنی جو مناسب
جانے تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میرے کے کذا ذکرہ الفخر وان تولی عقدًا فخطبتہ ان الحمد للہ نحمدہ
ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل
لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدًا
عبدہ ورسولہ یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث
منہما رجالا کثیرا ونساء ط واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ
وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم الایہ عہ مس عو اور جو متولی ہووے نکاح باندہنے کا یعنی جو نکاح
کسی کا باندہے پس خطبہ اوسکا یہ ہی کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی تعریف کرتے ہین ہم اوسکی اور مدد چاہتے ہین
ہم اوس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اوس سے اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتہ خدا کے برائیون نفسون اپنے سے
اور برائیون عملون اپنے سے جسکو راہ دکہلاوے خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنے والا اوسکو اور گمراہ کرے
جسکو وہ پس نہین کوئی راہ دکہانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا
نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اے لوگو
ڈرو پروردگار اپنے سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے اور پیدا کیا اوس سے
جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا اور پھیلائے دونون سے مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سے جسکے نام سے
مانگتے ہو آپسمین اور ڈرو قرابت سے یعنی ناتا کاٹنے سے پرہیز کرو اور آپسمین محبت رکھو تحقیق اللہ ہے تم پر
نگہبان یعنی تمہاری سب باتون اور احوال پر مطلع ہی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے حق ڈرنے
اوسکے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پر قائم رہو اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
ڈرو اللہ سے اور کہو بات استوار یعنی جھوٹ نہ بولا کرو سنوار یگا خدا واسطے تمہارے عمل تمہارے پڑھیے

ثُمَّ لِیُصَلِّ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ لِیَحْمَدِ اللّٰہَ وَیُمَجِّدْہُ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃٍ وَیُسَمِّیْھَا بِاِسْمِھَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا مِّنْھَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْھَا لِیْ **حب مس** پس جو ہووے وہ کام یعنے جسکے لیے استخارہ کرنا ہو نکاح پس چاہیے کہ پوشیدہ کرے منگنی پھر وضو کرے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر نماز پڑہے جسقدر کہ مقدر کی ہی خدا نے اوسکے لیے پھر چاہیے کہ تعریف کیسے خدا تعالی کی اور بزرگی سے یاد کرے اوسکو پھر کہے یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر ہون مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننے والا ہی غیب کی باتون کا پس جو جانتا ہے تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کے اور ذکر کرے اوسکو ساتہ نام اوسکے کے یعنی بجای فلانہ کے نام اوس عورت کا لے کہ جس سے نکاح کا ارادہ رکہتا ہو بھلائی ہی میرے لیے دین میرے مین اور دنیا میرے مین اور آخرت میرے مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میرے لیے اور جو ہووے سوا اس عورت کے بہتر اس سے میرے لیے دین میرے اور آخرت میرے مین پس نصیب کر اوسکو میرے لیے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے **ف** جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہوسکے پڑہے کہ ادنی اوسکی دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد الحمد کے قل یا پڑہے اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نے کہا پہلی رکعت مین پڑہے وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضے اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا اور دوسرے مین وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالے عما یشرکون وربک یعلم ما تکن صدورہم وما یعلنون وہو اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الحمد فی الاولے والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون اور اس حدیث مین دوسرے جا جو لفظ دنیا کا نفرمایا تو شاید اشارہ ہے اسپر کہ دین والے دنیا والے پر بہتر ہی یعنی جو عورت تقوے والی اور باعث ہوا مور دین پر افضل ہے اوسپر کہ خوب صورت ہو اور تقوی نرکہتی ہو **ع فخ** مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَمِنْ شَقَاوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ **مس ت** نیکبختی بیٹے آدم سے ہی خیریت چاہنی اوسکی خدا تعالے سے اور بدبختی بیٹے آدم سے ہی چھوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالے سے نقل کی یہ حاکم ترمذی نے **ف** معنی استخارہ کے طلب خیریت کے ہین اللہ تعالے سے جس طرح کہ حدیثون مین گذرے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارے کی تعلیم کرتے جیسے کہ تعلیم کرتے

پس برکت اوتارے اللہ اوپر تیرے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے وَلَمَّا زَوَّجَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِينِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ إِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَأَتَتْ فِيهِ
بِمَاءٍ فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا وَقَالَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَدْبِرِي فَأَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ مَاءً وَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمْ فَصَبَّ
عَلَى رَأْسِي وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ أَدْبِرْ فَأَدْبَرْتُ
فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُعِيذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ادْخُلْ بِأَهْلِكَ
بِسْمِ اللهِ وَالْبَرَكَةِ حب اور جب نکاح باندھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ساتھ حضرت
فاطمہ رض کے داخل ہوے حضرت علی کے گھر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میرے پاس پانی پس کھڑی ہوئین
حضرت فاطمہ طرف پیالے کے کہ گھر مین تھا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اور کلی ڈالی اوسمین پھر فرمایا حضرت فاطمہ رض کو آگے آئیں پس آگے آئین پس چھڑکا پانی درمیان سینے اونکے کے
اور سر اونکے پر اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان
راندے ہوے سے پھر فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری اونہون نے
پس ڈالا پانی درمیان دونون مونڈھون اونکے کے اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون
فاطمہ کو اور اولاد اوسکی کو شیطان راندے ہوے سے پھر فرمایا لاؤ تم میرے پاس پانی کہا حضرت علی رض نے
پس جانا مین نے جو کچھ ارادہ رکھتے ہین حضرت یعنی سمجھا کہ میرے ساتھ بھی وہی طور کرینگے جو اونکے ساتھ
کیا پس کھڑا ہوا مین پس بھر مین نے پیالہ پانی سے اور لایا مین پیالہ حضرت کے پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوس مین
پھر فرمایا آگے آ پس ڈالا پانی سر میرے پر اور آگے میرے یعنی سینے پر پھر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین
دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان راندے ہوے سے پھر فرمایا پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری مین نے پس ڈالا پانی
درمیان دونون مونڈھون میرے کے اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو
اور اولاد اسکی کو شیطان راندے ہوے سے پھر فرمایا حضرت علی رض کو داخل ہو ساتھ اہل اپنے کے ساتھ
نام خدا کے اور برکت کے نقل کی یہ ابن حبان نے ف خطبہ نکاح حضرت فاطمہ کا خود آنحضرت صلی اللہ

ساری آیۃ نقل کی یہ چارون نے اور حاکم اور ابو عوانہ نے ف باقی آیت اخیر کی یون ہے ولیغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما یعنی اور بخشیگا اللہ تمہارے لیے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالے کا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پونہچا مراد کو بہونچنا بڑا پس یہ آیتین پڑہ کر ایجاب قبول کرے یعنی دولہا سے یون کہے کہ فلانی عورت نے بدلی اتنے روپون کے نفس اپنا تیرے زنی اور زوجیت مین دیا تو نے قبول کیا وہ کہے قبول کیا مین نے پس اس ایجاب قبول کو سننا دو گواہونکا بھی شرط ہے بغیر گواہون کے نکاح درست نہین ہونیکا اور آیت مین جو فرمایا جسکے نام سے مانگتے ہو آپسمین یعنی ایک دوسرے سے اوسکے نام پاک کا وسیلہ کرکے مانگتا ہے اور ایک دوسرے کو قسم دیتا ہے اوسکے نام بزرگ کی فحزو ع اور ایک روایت مین بعد لفظ ورسولہ کے کہ شہادتین مین ہے اس قدر زیادہ آیا ہے ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا د حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ خدا کے ہین اور رسول اوسکے بھیجا اونکو ساتھ حق کے حال یہ کہ خوشخبری دینے والے ہین اور ڈرانے والے بھیجا اونکو آگے قیامت کے یعنی متصل اوس سے جو شخص پیروی کرے خدا ے تعالی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق اوسنے راہ سیدہی لی اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور رسول کی پس تحقیق وہ نہین نقصان پونہچاتا ہے مگر جان اپنی کو اور نہین نقصان پونہچاتا ہے خداے تعالے کو کچہ نقل کی یہ ابو داود نے اور ایک روایت مین بعد پہلی دعا کے یہ دعا پڑہنی آئی ہے ونسأل اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ویطیع رسولہ ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ فانما نحن بہ ولہ مود اور مانگتے ہین ہم اللہ سے یہ کہ کرے ہمکو اون لوگون مین سے کہ اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور اطاعت کرتے ہین رسول اوسکے کی اور پیروی کرتے ہین خوشنودی اوسکے کی اور بچتے ہین غضب اوسکے سے یعنی اون چیزون سے کہ سبب غصے کے ہون پس سوا اسکے نہین کہ ہم ساتہ اوسکے ایمان لائے اور واسطے اوسکے مطیع ہین نقل کی یہ موقوفا ابو داود نے ویقول لمن تزوج بارک اللہ لک خ ہد اور کہے واسطے اوس شخص کے کہ نکاح کرے برکت دے اللہ تعالے تیرے لیے یعنی اولاد پیدا ہو نقل کی یہ بخاری مسلم نے وبارک اللہ علیک وجمع بینکما فی خیر عہ حب مس اور برکت اوتارے اللہ اوپر تیرے اور جمع کرے اور اتفاق دے مد میان تمہارے بیچ بھلائی کے نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان حاکم نے او فبارک اللہ علیک ح مدت س یا کہے

لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا مو مص پس جب منزل ہووے کہے یا اللہ نکر واسطے شیطان کے بیچ اوس چیز کے
کہ نصیب کی تو نے مجکو حصہ نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اُتِيَ بِمَوْلُوْدٍ فَاَذِّنْ فِي اُذُنِهِ حِيْنَ يُوْلَدُ دت اور اگر پیدا
ہووے بچہ اذان دے کان اوسکے مین وقت پیدا ہونے اوسکے کے نقل کی یہ ابوداود ترمذی نے ف مستحب ہے کہ داہنے کان مین اذان کہے
اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے یہان بچہ پیدا ہووے
پس اذان کہے داہنے کان مین اور تکبیر بائین کان مین تو اوسکو ضرر نہین کریگی ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہنی سنت ہے وقت
پیدا ہونیکے اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سے نقل کیا ہے پڑہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ اخلاص بیچ کان
حسن بن علی کے جب پیدا ہووے اور تحنیک کی اور علما نے کہا ہے مستحب ہے کہ بچے کے کان مین کہے اِنِّي اُعِيْذُكَ وَذُرِّيَّتَكَ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کذا قال الفخر وَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ خ م اور رکہے اوسکو گود
اپنی مین اور تحنیک کرے اوسکو ساتہ کہجور کے اور دعا کرے اوسکے لیے اور دعاے برکت کی کرے اوسپر یعنی بارک اللہ
علیک یا علیہ کہے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف تحنیک اسکو کہتے ہین کہ کہجور یا اور مٹہاس چبا کر لڑکے کے تالو مین لگا دے تحنیک
ساتہ کہجور کے سنت ہے وقت پیدا ہونیکے اور اگر کہجور نہ ملے اور کچہ میٹہی چیز لگا دے اور مستحب ہے کہ لگانیوالا نیکبخت ہو کذا ذکرہ الفخر
وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ ت اور حکم کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
ساتہ نام رکہنے بچے کے ساتوین دن یعنی پیدا ہونے اوسکے سے اور ساتہ دور کرنے ایذا دینے والی چیز کے اوس سے
اور حکم کیا ساتہ عقیقے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ساتہ دور کرنے چیز ایذا دینے والی کے یعنی
سر منڈاوے اور نہلاوے کہ میل وغیرہ وقت پیدا ہونیکے جم رہی ہے ساتوین دن اوس سے دور ہووے
اور عقیقہ بہی کرے ساتوین دن کہ سنت ہے امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک اور نزدیک امام اعظم کے
مستحب یا مباح ہے اور شرط عقیقے کے قربانی سے ہے اور مستحب ہے کہ لڑکے کے لیے دو بکرے کرے اور لڑکی کے لیے
ایک اور بہتر یہ ہے کہ ہڈی نہ توڑے بند کی جگہ سے کاٹ کر کہاوے اور مستحب ہے کہ تہوڑا گوشت شیرین بہی پکاوے
اور مختار ہے کہ تقسیم کرے اوسکو یا گہر مین پکا کر اپنے اہل کو کہلاوے فح و ع وَتَعْوِيْذُ الطِّفْلِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ خ عه د اور تعویذ لڑکے کا یہ ہے
پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ کلمون پورے خدا کے برائی ہر شیطان سے اور کاٹنے والی زہریلی سے یعنی جسکے
کاٹنے سے مرجاوے اور برائی ہر نظر لگ جانے والی سے نقل کی یہ بخاری اور چارون نے اور بزار نے
ف پڑہ کر دم کرین یا گلے مین لکہ کر ڈالین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین ع کو ان کلمات کی رقیہ

تعویذ الطفل

علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا اور ایجاب قبول کیا اور مہر حضرت فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ بحساب تیرے روپیہ
باران ماشے سے ڈیڑھ سو روپے ہوتے ہین اور مہر حضرت کے بیبیون کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی
اور بیبیون کا بھی قریب اسی مقدار کے ہوتا ہے یعنی کچھ اوپر ایکسو اکتیس روپے اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار
سونے کا تھا فتح وشیخ رفیع الدین رح وَاِذَا دَخَلَ بِاَهْلِهٖ اَوِ اشْتَرٰى رَقِيْقًا فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا د س
ص اور جب آوے کوئی بی بی اپنے کے پاس یعنی پہلے مرتبہ مرد عورت ایک جا جمع ہووین یا خریدے
بردہ پس چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی اوسکی کے نقل کی یہ ابو داود ونسائی ابو یعلی نے ف گویا اشارہ ہے
اپنے قبضے اور تصرف مین داخل کرنے کا اور ایک روایت مین ہے کہ بعد پکڑنیکے یہ دعا پڑھے ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ د ق
س ص مس پھر کہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اسکی اور بھلائی اوس چیز کی کہ پیدا کیا
تونے اوسکو اوسپر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اوس
چیز سے کہ پیدا کیا تونے اوسکو اوپر اوسکے نقل کی یہ ابو داود وابن ماجہ نسائی ابو یعلی حاکم نے وَكَذٰلِكَ
فِی الدَّابَّةِ وَيَاْخُذُ بِذُرْوَةِ سَنَامِ الْبَعِيْرِ د س ص اور اسی طرح کرے بیچ چارپای کے یعنی اگر
گھوڑا وغیرہ خریدے بال پیشانی کے پکڑکے پہلے دعا پڑھے اور پکڑے بلندی کوہان اونٹ کی نقل کی
یہ ابو داود ونسائی ابو یعلی نے ف یعنی اونٹ خریدے بجاے بال پیشانی کے بلندی کوہان کی پکڑکے
وہ دعا پڑھے وَكَانَ اِذَا اشْتَرٰى مَمْلُوْكًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاجْعَلْهُ طَوِيْلَ الْعُمُرِ كَثِيْرَ الرِّزْقِ
مو مص اور تھے ابن مسعود جسوقت کہ خریدتے تھے غلام کہتے تھے یا اللہ برکت دے میرے لیے
اسمین اور کر اسکو بڑے عمر والا بہت رزق والا نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف اور کثیر الرزق کے
دوسرے معنی یہ ہین کہ اسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کماوے کذا ذکرہ القمر وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ع اور جب ارادہ کرے کوئی جماع کا
ساتھ نام خدا کے یہ کام کرتا ہون مین یا اللہ دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس چیز سے
کہ نصیب کرے تو ہمکو یعنی اولاد نقل کی یہ صحاح ستہ مین ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی وقت
صحبت کے یہ دعا پڑھے پھر اگر لڑکا پیدا ہوگا تو شیطان اوسکو نہین ضرر کرنیکا کبھی یعنی نہین مسلط
ہونیکا اوسکے دین پر اور نہین ظاہر ہونیکے مضرت اوسکی اسکے حق مین ح فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ

یعنی منتر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتے تھے ساتھ ان کلمات کے
حضرت اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْيُعَلِّمْهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ ہے
اور جب بولنے لگے لڑکا پس چاہیے کہ سکھا دے اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہ ابن سنی نے ف شرعۃ الاسلام مین
لکھا ہے کہ جب بولنے لگے لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکھائے بعد اوسکے یہ آیت سکھائے تعالی اللہ الملک الحق
لا الہ الا ہو رب العرش الکریم کذا ذکرہ الفخر وَكَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الْاٰيَةَ ی اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنے لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب سے
سکھاتے تھے اوسکو یہ آیت اور کہہ کہ سب تعریف واسطے خدا کے ہے جسنے نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کی یہ
ابن سنی نے ف باقی آیت یہ ہے ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا یعنی اور نہین ہے
واسطے اوسکے کوئی شریک پادشاہت مین اور نہین ہے اوسکے لیے دوست بچانیوالا ذلت سے اور بڑائی
بیان کر اوسکی بڑائی بیان کرنا اِضْرِبُوْهُ عَلَى الصَّلٰوةِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوْا فِرَاشَهٗ لِتِسْعٍ وَزَوِّجُوْهُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُجْلِسْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً ی مارو تم فرزند کو اوپر چھوڑنے
نماز کے وقت پہونچنے کے سات برس کے عمر کو یعنی کو عادت ہووے نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا یعنی
ماسے اور ہمشیرہ سے اور اور قرابتوں سے کہ ایک بچھونے پر نہ سویا کرین وقت پہونچنے کے نو برس کے عمر کو
اور نکاح کرو اوسکا وقت پہونچنے کے ستراں برس کی عمر کو پس جب کرے یعنی جب یہ طریق مذکور بجالاے
پس چاہیے کہ بٹھاوے فرزند کو آگے اپنے پھر کہے نہ گردانے تجکو اللہ مجپر فتنہ اور موجب آزمائش اور گمراہی کا
نقل کی یہ ابن سنی نے ف یہ اشارہ ہے آیہ کریمہ پر انما اموالکم واولادکم فتنۃ یعنی مال اور اولاد تمہاری
فتنہ ہین پس اسی لیے دعا کی کہ باعث فتنے کا نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور اونکے سبب سے ہم گنہگار نہوون

ع وَاِنْ كَانَ سَفَرًا صَافَحَ وَقَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ س د ت
مس حب اور اگر ہووے کوئی سفر کرنیوالا مصافحہ کرے مقیم اور کہے سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا
اور امانت تیری اور آخری عمل تیرے یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کی یہ نسائی ابوداؤد ترمذی حاکم ابن حبان نے
ف مراد امانت سے مال ہے یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یہ زیادہ
آیا ہے وَاَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ س اور کہتا ہون مین تجپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی
نقل کی یہ نسائی نے وَيَقُوْلُ لِمَنْ يُوَدِّعُهُ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَخِيْبُ وَدَائِعُهُ تضیع

نجات پاوٗن پس لازم ہو کہ خود فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہو ڈر اور دہشت دشمن کیطرف سے رکھتا ہو پس چاہیے کہ لایلاف پڑہے کہ وہ امان ہو ہر برائی سے پس ابو طاہر کہتے ہین کہ مین نے پڑہا اوسکو کوئی چیز ایذا دینے والی ابتک مجھے پیش نہین آئی کذا ذکر الفخر مجرّب کہا مصنف نے یہ عمل لایلاف کا مجرب ہو فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ دت س حب

امس پس جب ارادہ کرے پاوٗن رکھنے کا رکاب مین یا اوس مین کہ قائم مقام رکاب کے ہو کہے بسم اللہ پس جب بیٹھ جکے جانور کی پیٹھ پر کہے سب تعریف ہو واسطے خدا کے پاکی ہو اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لیے اوسکو اور نہین تھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے البتہ رجوع کرنے والے ہین پھر الحمد کہے تین بار اور اللہ اکبر کہے تین بار اور لا الہ الا اللہ کہے ایکبار پھر کہے پاکی یاد کرتا ہون تجکو اے اللہ تحقیق مین نے ظلم کیا نفس اپنے پر یعنی بسبب گناہ کرنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہ ابوداوٗد ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نے

ف حدیث شریف مین آیا ہو خلاصہ اوسکا یہ ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر یہ آیت وغیرہ پڑہی اور پھر ہنسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سبب اسکا پوچھا فرمایا کہ خوش ہوتا ہو رب تیرا اپنے بندے سے اور بڑا ثواب دیتا ہو جب کہتا ہو بندہ رب اغفرلی ذنوبی فرماتا ہو اللہ تعالی کہ جانتا ہو بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکے نہین بخشنے کا سوا میرے پس حضرت علی بھی اسی طرح پڑھ کر ہنسے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لیے کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو پہلی عبارت سے یہ لگاوٗ ہو کہ سوار ہونا نہین انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہو اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہو اور سواری جگہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہو پس گویا اشارہ ہو کہ سوار کو چاہیے اوس سے غافل نہووے اور مستعد واسطے ملنے خدائے تعالے کے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ آخرکار سواری چوبی یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سے جاوے گا اوس وقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہو ایسے کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اس مین اشارہ ہو کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہو اور بڑا ثواب پاتا ہو یا اللہ ہم سبھون کو یہ حالت نصیب کر آمین آمین

ناک کان وغیرہ کافرون کے نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکون کو نقل کی یہ مسلم اور چارون نے اور ایک روایت مین
یون آیا ہے اِنْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا
وَّلَا امْرَاَۃً وَّلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ **د** جاؤ تم برکت ڈھونڈتے
ہوے ساتھ نام خدا کے اور مدد چاہتے ہوے ساتھ خدا کے اور ثابت رہنے والے اوپر دین رسول خدا کے اور
نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے لڑکے اور نہ عورت کو اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا
تم لوٹون اپنی کو اور درست کرو معاملت آپس کے اور احسان کرنا تم تحقیق خدا دوست رکھتا ہے
نیک کارونکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑائی کی نہ رکھتا ہو اور صلاح وتدبیر
بتانے والا نہو اور جو تدبیر وغیرہ مین شریک ہو مار ڈالے اور نہ عورت کو مگر جو عورت لڑنیوالی یا فتنہ انگیز ہو
جائز ہے مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہے چھوٹے لڑکے کا جو اولاد سردار سے ہو اور احسان کرنا یعنی نیکی کرنا
تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سے لائق اوسکے کرے جیسیکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب قتل کرو اچھی طرح
قتل کرو پس اوسکے حق مین یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹون کو اور تصرف نکرنا اوس مین مگر جو چیز کھانے
پینے کی قسم سے ہو کہ رہنے سے بگڑ جاوے گی اور حاجت اوسکی رکھتا ہو مضائقہ نہین خرچ مین لاوے
لذا ذکر الفخر وَاِذَا مَشٰی مَعَھُمْ قَالَ انْطَلِقُوْا عَلَی اسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَعِنْھُمْ **مس** پس جب چلتے تھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لشکر کے یعنی رخصت کے لیے فرماتے تھے چلو تم اعتماد کیے ہوے اوپر ذات خدا کے
یا اللہ مدد کر انکی نقل کی یہ حاکم نے وَاِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ
ر۱ اور جب ارادہ کرے کوئی سفر کا کہے یا اللہ ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون مین اور ساتھ مدد تیری کے
حیلہ کرتا ہون مین یعنی دشمن کے مکر دفع کرنے کے لیے اور ساتھ مدد تیری کے چلتا ہون مین نقل کی یہ بزار نے
وَاِنْ خَافَ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ غَیْرِہٖ فَقِرَاءَۃُ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اَمَانٌ مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ **مو** اور جو ڈرے
کوئی دشمن سے کہ آدمی ہو یا سوا اوسکے یعنی مثل درندے جانورون کے اور بیماری کے اور قرض کے
اور جلنے ڈوبنے کے اور سوا انکے پس پڑھنا سورہ لایلاف کا سبب امن کا ہے ہر برائی سے کہ پیش آئے
بسبب دشمن وغیرہ کے یہ موقوف ہے **ف** یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین منقول ہے بلکہ قول
ابوالحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہے کہ وہ اولیاے کبار سے ہین ابوطاہر سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین ارادہ
سفر کا رکھتا تھا اور ڈرتا تھا اوس سے پس ابوالحسن پاس حاضر ہو کر مین نے طلب دعا کی کہا جس غم

بیان دعا کا وقت ارادہ سفر

کے بیچ بلندی کو ہان اونٹ کے کہ شیطان ہی پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسا کہ حکم کیا ہی تمکو خدا تعالے نے یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑھو تا شیطان دور ہووے پھر خدمت مین لاو واسطے نفسون اپنے کے پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوائے اللہ غالب اور بزرگ کے نقل کی یہ احمد طبرانی نے ف جیسے کہ حکم کیا تمکو خدا نے یعنی ساتہ یاد کرنے نعمت کے اور تسبیح کے بیچ وجعل لکم من الفلک والانعام ماترکبون ساری آیت کے مضمون اوسکا یہ ہی کہ اللہ تعالے نے کی تمہارے لیے کشتیون اور چارپایون سے وہ چیز کہ سوار ہوتے ہو توکہ بیٹھو اون کے پیٹھون پر پھر یاد کرو نعمت رب اپنے کی جب بیٹھ چکو اوپر اور کہو تم پاک ہی اوس خدا کو جسنے تابعدار کیا واسطے ہمارے اسکو اور نہین تھے ہم اسکی طاقت رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف رب اپنے کے پھرنے والے ہین اذا ذکر الفجر ویتعوذ فی السفر من وعثاء السفر وکآبة المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال ت س ق یعنی اور پناہ مانگے بیچ سفر کے مشقت سفر سے اور بری حالت پھرنے سے اور نقصان سے پیچھے زیادتی کے یعنی حال صالح مین اور مال اور اولاد مین اور دعاے مظلوم سے اور برائی دیکھنے سے بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون پڑہے اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر آخر تک نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ بَلَاغًا یَبْلُغُ خَیْرًا وَّمَغْفِرَةً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ص ی یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے وسیلہ کہ پہونچاوے نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بھلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجھسے اور خوشنودی تیری بیچ ہاتہ تیرے کے بھلائی ہی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ آسان کر ہمپر سفر اور لپیٹ ہمارے لیے زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے مشقت سفر سے اور بری حالت پھرنے سے نقل کی یہ ابویعلی ابن سنی نے ف بلاغ اور وسیلہ اسکو کہتے ہین کہ جسکے کرنے سے آدمی مطلوب اور قرب الہی کو پہونچے مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکے سبب سے آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالے کا قرب حاصل کرتا ہی ع اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا ت س یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہے اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہمارے کے اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی

رب العالمین کان اذا خرج الی سفرٍ اذا استوی کبّر ثلاثاً وقرأ سبحان الذی سخّر لنا هذا الاٰیة وقال اللهم
انا نسألک فی سفرنا هذا البرّ والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هوّن علینا سفرنا هذا واطوِ عنّا
بُعدہ اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بک من وعثاء السفر
وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل والولد واذا رجع قالهن وزاد فیهن اٰئبون
تائبون عابدون لربنا حامدون رواہ مسلم پس جب سوار ہو چلے یا اونٹ پر تکبیر
تین بار اور پڑھے سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت اور کہے یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھسے بیچ اس سفر
اپنے کے نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سے اور جو تو راضی ہووے اوس سے یعنی قبول کرے اوسکو
یا اللہ آسان کر پس اس سفر ہمارے کو اور لپیٹ ہم پر دوری اوسکی یا اللہ تو ساتھ یار
یعنی نگہبان سب کا ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے بیچ اہل کے یعنی کارساز اور نگہبان اہل و عیال
میرے کا پیچھے میرے یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر سے اور بری حالت
دیکھنے سے یعنی بسبب نقصان [illegible] کے اہل و مال میں غمگین ہوں اور حالت بری ہو اور برائی
پھرنے سے مال [illegible] اور اہل میں اور اولاد میں یعنی اوس سے بھی پناہ ہو کہ سفر سے پھر کر اہل و مال میں
نقصان [illegible] دیکھوں اور [illegible] ارادہ پھرنے کا کرے سفر سے پڑھے یہی کلمات
اور زیادہ کرے [illegible] ہیں ہم رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں
پروردگار اپنے کے لیے تعریف کرنے والے ہیں نقل کی یہ مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے واذا رکب
[illegible] اصبعه وقال اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم اصحبنا بنصحک
واقلبنا بذمة اللهم ازول لنا الارض وهوّن علینا السفر اللهم انی اعوذ بک من وعثاء
السفر وکآبة المنقلب ت س اور جب سوار ہووے اوٹھاوے اونگلی اپنی یعنی اشارہ توحید کے لیے
اور کہے یا اللہ تو یار ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں یا اللہ محفوظ رکھ ہمکو ساتھ حفاظت اپنی کے
اور پھیر ہمکو یعنی وطن کی طرف ساتھ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لیے زمین اور آسان کر ہم پر سفر
یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے مشقت سفر سے اور بری حالت پھرنے سے نقل کی یہ
ترمذی نسائی نے ما من بعیرٍ الا فی ذروته شیطان فاذکروا اسم الله عز وجل اذا رکبتموها
کما امرکم الله ثم امتهنوها لانفسکم فانما یحمل الله عز وجل حط نہیں کوئی اونٹ مگر

احبسوا یعنی ای بندگان خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کے بندے زمین مین ہین کہ روکتے ہین اوسکو
پس ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جانور اونکا بھاگ گیا اور وہ یہ حدیث جانتے تھے اونہون نے یہ کلمے کہے
فی الحال اللہ تعالی نے جانور اونکا پھیر لایا کذا ذکرہ العلی والفخر وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی ط اور جو چاہے مدد یعنی اللہ تعالے کے جانب سے کسی امر مین پس چاہیے کہ کہے
اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری ای بندو خدا کے مدد کرو میری نقل کی
یہ طبرانی نے وقد جرب ذلک ط اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہ امر نقل کی یہ طبرانی نے ف یہ قول راوی کا ہے
یہان اس حدیث کے بیان مین کچھ تحقیق حقیق لکھی جاتی ہی تا کہ حقیقت اس حدیث کی یعنی وان اراد
عونا الخ کی ظاہر ہو اس لیے کہ جن لوگون کے دلونمین استمداد یعنی مدد غیر خدا سے چاہنی سما گئی ہے
اور طبیعتون مین رچ گئی ہی وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین اور حجت پکڑ کر گمراہ ہوتے ہین پس
جاننا چاہیے کہ جو کوئی غیر خدا جل شانہ سے مدد چاہنے مین اس حدیث سے استدلال کرے خواہ اموات
اعلے ہون یا ادنے ہون تو اصلا جائز اور درست نہین ہی اور ممکن نہین کئی وجہون سے اول وجہ یہ ہے
کہ اس حدیث کی سند مین ابن حسان راوی ہی کہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی جیسا کہ کہا ہے
ہیثمی نے اور ایک راوی اور اس حدیث کے راویون مین سے عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے
تقوے اور عدالت اوسکی معلوم نہین جیسا کہ کہا ہی تقریب مین کہ نام ایک کتاب کا ہی اسماء الرجال کی
کتابون مین سے پس اس سبب سے کہ ایک راوی اس حدیث کا ضعیف ہی اور ایک مجہول الحال ہی یہ حدیث
اعتماد کے قابل اور احتجاج کے لائق نہے اور مراد عباد اللہ سے ملائکہ ہین کہ حفاظت اور نگہبانی کے
واسطے مقرر اور معین ہین نہ اموات اور مردے ہین جیسا کہ فیض القدیر شرح جامع صغیر مین مذکور ہے
عبارت فیض القدیر کی یہ ہی ان للہ ملائکۃ فی الارض یسمون الحفظۃ یکتبون ما یقع فی الارض من ورق الشجر
فاذا اصاب احدکم عرجۃ واحتاج الی عون بفلاۃ من الارض فلیقل اعینونی عباد اللہ رحمکم اللہ فانہ
یحصل انشاء اللہ رواہ ابن السنی والطبرانی من حدیث الحسن بن عمرو عن بن حسان عن سعید بن ابی
عروبۃ عن قتادۃ عن بن بریدۃ عن بن مسعود قال ابن حجر حدیث غریب ومعروف وقالوا فیہ منکر الحدیث
وقد تفرد بہ وفیہ انقطاع بین ابن بریدۃ وابن مسعود انتہی یعنی بیشک اللہ کی طرف سے فرشتے زمین مین
مقرر ہین اونکو حفظہ اور نگہبان کہتے ہین لکھتے ہین جو گرتا ہی زمین مین درخت کا پتا پس جبکہ پونہچے

نسائی نے وَاِذَا عَلَا ثَنِیَّۃً کَبَّرَ وَاِذَا ھَبَطَ سَبَّحَ خ د س اور جب چڑہے پہاڑی پر اللہ اکبر کہے اور
جب اوترے اوس سے سبحان اللہ کہے نقل کی یہ بخاری ابوداود و نسائی نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی وَادٍ ھَلَّلَ
وَکَبَّرَ ع اور جب گذرے جنگل پر لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کی یہ صحاح ستہ مین وَاِنْ عَثَرَتْ
بِہٖ دَابَّتُہٗ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ س مس ط اور جو گراوے کسی کو جانور اوسکا پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ
نقل کی یہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے ف حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ طبرانی نے اوسط مین حضرت انس سے
روایت کی ہی کہ جو غلام یا لڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکے کان مین یہ آیت پڑہے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ
یَبْغُوْنَ وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ کذا فی فتح المبین وَاِذَا رَکِبَ الْبَحْرَ
اَمَانٌ مِّنَ الْغَرَقِ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا الآیۃ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الآیۃ الَّتِیْ فِی الزُّمَرِ
طی ص اور جب سوار ہووے کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنے سے پڑہنا بسم اللہ مجریہا
آخر آیت تک کا اور وما قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہ طبرانی ابن
سنی ابو یعلیٰ نے ف پہلے ساری آیت یون ہی بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی ساتہ نام
خدا کے ہی چلنا کشتی کا اور ٹہرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی یہ بیان حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتے تہے بسم اللہ کہتے تہے چلتی تہی
اور جب ٹہرنا چاہتے بسم اللہ کہتے ٹہر جاتی تہی پس اسی لیے حضرت نے اس آیت کے پڑہنے کا حکم فرمایا
اور دوسری آیت ساری یون ہی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ یعنی اور پہچانا کافرون نے خدا کو حق پہچاننے اوسکے کا
اور زمین تمام قبضے اوسکے مین ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے جاوین گے داہنے ہاتہ اوسکے مین
پاکی ہی اوسکو اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین کافر کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّۃٌ فَلْیُنَادِ
اَعِیْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ مو مص اور جب بہاگ جاوے جانور کسی کا پس چاہیے کہ پکارے
مدد کرو میری اے بندو خدا کے نقل کی یہ بزار نے ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ نے اسکے ساتہ لفظ
رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا ہی لیکن موقوفا یعنی یہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سے
رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ یا مسلمان جنات ابن مسعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوے جانور کسی کا جنگل مین پس چاہیے کہ کہے یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ

روا نہو وے اس لیے کہ ہر مقصود کو آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت اور تعامل قرون ثلثہ کا رد کرتا ہی اس وسطے کہ یہ حدیث خبر واحد ہی اور خبر واحد قرآن شریف کے معارض اور مقابل مین نہین ہو سکتی ہے اگر بالفرض والتقدیر یہ حدیث صحیح الاسناد ہووے چہ جائیکہ سند صحیح نہو اور راوی منکر اور ضعیف ہووے چنانچہ توضیح اور تلویح مین مذکور ہی یرد خبر الواحد فی معارضۃ الکتاب لان الکتاب مقدم لکونہ قطعیا متواتر النظم لا شبہۃ فی سندہ اور رد کیجاتی ہی خبر واحد قرآن کے مقابلے مین ہر لیے کہ بیشک قرآن مقدم ہے قطعی ہونیکے باعث سے اور اس سبب سے کہ نظم اور عبادت اوسکی متواتر ہر کسی طرح کا شبہہ اوسکی سند مین نہین ہی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی والد بزرگوار شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے خدا رحم کرے اون دونون پر اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین کہ انہم کانوا یستعینون لغیر اللہ تعالی فی حوائجہم من شفاء المریض وغناء الفقیر وینذرون لہم یتوقعون انجاح مقاصدہم بتلک النذور ویتلون اسمارہم جابرکتہا فاوجب اللہ علیہم ان یقولوا فی صلوتہم ایاک نعبد وایاک نستعین وقال اللہ تعالی ولا تدعوا مع اللہ احدا ولیس المراد من الدعاء العبادۃ کما قال بعض المفسرین بل ہو الاستعانۃ لقولہ تعالی بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ انتہی خلاصہ ما فی حجۃ اللہ البالغہ یعنی بیشک تھے وہ کفار مدد چاہتے غیر خدا تعالی سے اپنی حاجتون مین بیمارونکی تندرستی کے واسطے اور محتاجونکی تونگری کے لیے اور نذرین مانتے تھے اونکی اور متوقع اور امیدوار ہوتے تھے کہ ان نذرون کے سبب سے ہمارے تمام مقصود اور حاجتین برآونیگی اور پڑھتے تھے اون کے نامون کو امیدوار اونکی برکت کے ہو کر پس واجب کیا اللہ تعالی نے اون پر کہ کہین اپنی نمازون مین ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور کرینگے ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اور چاہین گے ہم اور فرمایا اللہ تعالی نے مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور نہین ہی مراد دعا سے عبادت جیسا کہ بعضے مفسرین نے کہا ہی بلکہ مراد دعا سے آیت مین مدد چاہنے ہی اس واسطے کہ اللہ تعالی نے خود اپنے کلام معجز نظام مین فرمایا ہی کہ اوسی سے مدد مانگتے ہو پس دور کر دیتا ہی اوس چیز کو کہ جس پر مدد چاہتے ہو اوس سے یہان تک تمام ہوچکا خلاصہ اوس عبادت کا کہ حجۃ اللہ البالغہ مین مذکور ہی پس آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اور ولا تدعوا مع اللہ احدا وغیرہ سے استعانت یعنی مدد اور سے سوائے خدائے تعالی کے چاہنی اون امور مین کہ جنمین وہم وخیال شرک کا ہو اور سبب گمان شرک کے ہین

ایک کو تم مین سے تکلیف اور محتاج ہو مدد کیطرف صاف چٹیل میدان مین زمین کے تو چاہیے کہ کہے
مدد کرو میری اے بندو اللہ کے رحم کرے خدا تمپر پس شک نہین ہے کہ حاصل ہوگی مدد اوسکو اگر خدا
چاہے گا روایت کی یہ حدیث ابن سنی اور طبرانی نے حدیث حسن بن عمرو سے کہ روایت کرتا ہے ابن حسان سے
کہ روایت کرتا ہے سعید بن ابی عروبہ سے وہ روایت کرتا ہے قتادہ سے وہ روایت کرتا ہے ابن بریدہ سے وہ
روایت کرتا ہے ابن مسعود سے اور کہا ابن حجر نے یہ حدیث غریب اور معروف ہے اور کہا ہے اہل حدیث نے
کہ اس حدیث کی سند مین ایک راوی منکر الحدیث ہے وہ لائق اعتبار کے نہین ہے اور اس حدیث کی
سند مین ایک راوی منقطع ہو گیا ہے ابن بریدہ اور ابن مسعود کے درمیان مین سے عبارت فیض القدیر کی
یہانتک ہو چکی اور یہ بھی فیض القدیر مین ہے وقال الہیثمی فیہ معروف بن حسان ضعیف وقال جابر
فی معناہ خبر اخرجہ الطبرانی بسند منقطع عن عتبہ بن غزوان مرفوعا اذا اضل احدکم شیئا او اراد عونا وہو
بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی ثلثا فان للہ عبادا لا نراہم الی اخرہا فی فیض القدیر
شرح الجامع الصغیر اور کہا ہیثمی نے اس حدیث کی سند مین ابن حسان راوی ضعیف مشہور ہے
اور کہا ہے کہ اس حدیث کے معنی مین ایک حدیث اور آئی ہے روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے اوس سند
کہ اوس مین انقطاع ہے عتبہ بن غزوان سے اگرچہ مرفوع ہے حضرت تک جبکہ گم کرے ایک کوئی تم مین سے
کوئی چیز اور ارادہ کرے مدد کا اور ہووے ایسی زمین مین کہ ہووے اوس مین کوئی انسیت اور
محبت کرنے والا پس چاہیے کہ کہے اے اللہ کے بندو مدد کرو میری تین بار کہوے پس تحقیق اللہ کے واسطے
بندے ہین کہ نہین دیکھتے ہم اونکو تمام ہوئی آخر تک عبارت فیض القدیر شرح جامع صغیر کی پس اس
حدیث سے استدلال اہل استمداد کا مردون سے ثابت نہین ہو سکتا ہے اس واسطے کہ مراد ان بندون سے
مردے ہرگز نہین ہین اور قطع نظر اس سے نفس حدیث بھی لائق دلیل پکڑنیکے نہین ہے باعتبار راوی
منکر الحدیث کے اور منکر راوی وہ ہوتا ہے کہ غلطی فاحش یا غفلت بہت کرتا ہو یا ظاہر ہو فسق اوسکا
پس حدیث اوسکے کو منکر نام رکھتے ہین یعنی اوس حدیث پر انکار ہوتا ہے اور لائق اعتماد و عمل کے نہین
جیسیکہ شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین مذکور ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ اگر اس حدیث کے مورد کو تحصیل
منافع اور ضررون کے دفع پر اور فراخی اور صحت اور رزق اور فرزند کی طلب کے سبب پہ
اور مال اور جاہ اور مراتب اور تمام حاجتون کی غیر خدا سے مانگنے پر حمل کوئی کرے تو اصلا جائز

کسی کے نزدیک علماء مسلمین سے اس لیے کہ مقرر عبادت اور حاجتوں کا مانگنا اور مدد چاہنی حق اللہ وحدہ لاشریک کا ہی تمام ہوا کلام اوسکا اور وجہ تیسری یہ ہی کہ مخالف اور معارض اس حدیث مذکور کی ایک مضمون کی اور حدیث بھی طبرانی اور ابن ابی شیبہ میں وارد ہوئی ہی اور حصن حصین میں موجود ہی خلاصہ اوسکے مضمون کا یہ ہی کہ وقت گم ہو جانے کسی چیز کے یا وقت بھاگنے غلام کے خدا ے تعالے کو پکار کے کہے کہ یا اللہ میری گم ہوئی چیز اور غلام بھاگے ہوے کو پھیر دے اور مجھسے ملا دے اور میرے پاس پونہچا دے قال فی الحصن الحصین واذا ضاع لہ شئ او ابق اللھم راد الضالۃ وہادی الضلالۃ انت تہدی من الضلالۃ اردد علیّ ضالتی بقدرتک وسلطانک فانہا من عطائک وفضلک رواہ الطبرانی وھکذا رواہ ابن ابی شیبۃ کما ہی حصن حصین میں اور جسوقت گم ہو جاوے کوئی چیز اوسکی یا غلام بھاگ جاوے اوسکا کہے بار خدایا ای پھیر لانیوالے گم ہوئی چیز کے اور ای راہ بتانیوالے بھولے بھٹکے کے تو ہی راہ بتاتا ہی بھول اور گمراہی سے پھیر لا مجھپر میری چیز گم ہوئی کو اپنی قدرت اور غلبے سے پس مقرر وہ تیری بخشش اور احسان سے روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اور اسی طرح روایت کیا ہی اوسکو ابن ابی شیبہ نے پس اس حدیث میں بھی بطریق شرط اور جزا کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جس طرح ایسی چیزوں کے رد اور استرداد میں اوس اللہ تعالے سے مدد چاہتے ہیں ہر امر میں اسی طرح اوسی اللہ تعالے سے استعانت اور استمداد کرنی چاہیے کسی اور غیر سے لائق اور سزاوار نہیں آور وجہ چوتھی وہ ہی کہ سباق اور سیاق اوس حدیث کا کہ اوپر مذکور ہوئی ہی اوس امر میں ظاہر ہی کہ جسمیں مدد اور استعانت مخلوق سے جائز ہی خصوصًا صحرا اور بیابان میں آدمی علی العموم شخص غیر معین کو باعتبار عادت کے ندا کرتے ہیں کہ اے بندگان خدا ہماری فلانی چیز کو روکنا اور پکڑنا عام ہی کہ گھوڑا بھاگا ہوا ہو یا گائی یا گدہا یا اور کوئی جانور سو اسکے ہو پس بندگان خدا ملائکہ ہوویں جیسا کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے یا جن یا انسان ہوں اوس جانور کو کہ بھاگا ہوا ہی روک لیتے ہیں چنانچہ خوب کہا ہی شیخ سعدی شیرازی نے اپنے بیت ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ؛ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ؛ اور حدیث یا عباد اللہ اعینونی سے وہ استعانت کہ جسمیں توہم شرک اور کفر کا ہو ہرگز ثابت نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ اس قسم کی استعانت کو کتاب اور سنت اور اجماع امت رد کرتے ہیں اور محض بے اعتبار اور لا اصل لہ ہی قال البغوی فی معالم التنزیل الاستعانۃ نوع تعبد والعبادۃ الطاعۃ مع التذلل

ہرگز جائز اور درست نہین اور یہ حدیث بھی فاذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جسوقت ارادہ مدد چاہنیکا کرے تو پس مدد چاہ اللہ ہی سے نہ کسی اور سے اسی مضمون کو دفع اور رد کرتی ہی اور اہل ایمان دیندار خوف والون کو اس مقام مین خوب غور و فکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین حکم فرمایا کہ ادعوا ربکم تضرعا و خفیہ یعنی پکارو اور مدد چاہو رب اپنے سے گڑگڑا کر عاجزی سے اور پوشیدہ یعنی اخلاص سے کہ جسمین ریا نہو اور بھی فرمایا وادعوہ خوفا و طمعا یعنی اور پکارو اوسکو درحالیکہ خوف رکھنے والے ہو عذاب سے اور امیدوار ہو ثواب کے اور حقیقت دعا کی ہی پکارنا اور مانگنا اور مدد چاہنا بندیکا رب العزت اپنے سے جیسیکہ تفسیر نیشاپوری مین لکھتا ہی وحقیقۃ الدعا استدعاء العبد ربہ جل جلالہ والاستمداد والمعونۃ انتہی کلامہ پھر جب خداے تعالے حکم فرماچکا اس طرح پر کہ مجہی سے مانگو اور مدد چاہو اور عاجزی کرو پھر اس صورت مین غیر کو سواے اوسکے پکارنا اس طرح پر موجب شرک کا ہوگا اور دلیل قرآن مجید سے بڑہکر کونسی ہوگی اور نہو اسطے کہ دعا بڑی عبادت ہی سب عبادتون مین سے اور مقام کامل عبودیت اور ذلت کا ہی روبروی رب العالمین کے پس اس حیثیت سے جو کسی غیر کو پکارے اور مدد چاہے وہ بڑا مشرک ہی کما فی تفسیر النیشاپوری قال جمہور العلماء ان الدعاء من اعظم مقامات العبودیۃ جیسیکہ تفسیر نیشاپوری مین ہی کہ کہا تمام علمانے کہ بلاشبہہ دعا نہایت بڑے مقامون بندگی سے ہی پس جو کوئی وظیفہ اپنا اسطرح پر مقرر کرے یا بہیک یا بہیک یا بابا فرید یا بابا فرید یا پیران پیر یا پیران پیر یا حسین یا حسین یا علی یا علی یا نبی یا نبی واسطے تقرب الی اللہ کے یا وقت مصیبت یا حاجت روائی کے لیے وہ بیشک مشرک ہے اور مخالف خدا اور رسول کا کیونکہ اس طرح کا وظیفہ اور مدد چاہنی مخصوص بذات پاک اوس رب العالمین اور ارحم الراحمین کے ہی اس لیے کہ اس طرح کی دعا اور وظیفہ عبادت ہی اور عبادت سواے خدا کے جائز اور درست نہین ہی شرح شریف مین والحق ان الدعاء نوع من انواع العبادۃ یعنی اور حق یہ ہی کہ دعا ایک قسم ہی اقسام عبادت سے یہ تفسیر نیشاپوری مین مذکور ہی اور اسی واسطے ابن طاہر محدث نے مجمع البحارین کہا ہی من قصد الزیارۃ قبور الانبیاء والصلحاء ان یصلی عند قبورہم ویدعوا عندہا ویسألہم الحوائج فہذا لا یجوز عند احد من علماء المسلمین فان العبادۃ وطلب الحوائج والاستعانۃ حق للہ وحدہ انتہی کلامہ یعنی جو قصد کرے واسطے زیارت کرنے قبرون انبیاء اور صلحا کے یہ کہ نماز پڑہے نزدیک قبرون انکی کے اور پکارے اور مدد چاہے اونکے نزدیک اور مانگے اون سے اپنی حاجتین پس یہ جائز نہین ہے

پاک کے یہ ہین کہ عبادت تجھیکو کرتے ہین اور نہین عبادت کرتے غیر تیرے کو اور دوبارہ لائی گئی ضمیر
کہ ایاک ہر یعنی ایاک نعبد ونستعین نفرمایا بلکہ ارشاد کیا ایاک نعبد وایاک نستعین تاکہ صراحت ہو سیر
کہ مقرر وہی ہی سزاوار مدد چاہنے کا اور طلب حاجات کا اور کوئی اوسکے سوا نہین ہو چکا خلاصہ اوس
عبارت کا کہ بیضاوی مین ہر اور اسی طرح تفسیر نیشاپوری مین ہر اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
قدس سرہ محدث دہلوی نے اپنی تفسیر عزیزی مین فرمایا ہر اوسکی عبارت اس طرح ہر انچہ تعلق بایاک
نستعین دارد اینست کہ حقیقت استعانت طلب معونت ست ومعونت بر چہار قسم ست آخر تک عبارت
تفسیر عزیزی کی دیکھنی چاہیے لیکن ترجمہ ہندی اوسکا واسطے فائدے عوام بھائی مسلمانون کے لکھا جاتا ہے
یعنی جو کچھ کہ تعلق وایاک نستعین کے ساتہ رکھتا ہر وہ یہ ہر کہ حقیقت استعانت کی مدد مانگنی ہر اور مدد
چار قسم پر ہر قسم پہلی وہ ہر کہ قدرت اور طاقت کام کی دیوے دوسری قسم وہ ہر کہ اس کام کو آسان
کردے اور تیسری قسم وہ ہر کہ اوس کام اور مقصد پر قائم کردے اور رغبت اور شوق پیدا کرے
مثلاً عقل اور شعور اور ہاتہ اور پاؤن عنایت کیے عبادت کے واسطے یہ پہلی قسم ہر اور دور دفع کرنا
اون چیزون کا کہ جو باز رکہتے ہین عبادت سے اور خاطر جمع کرنی اور فراغ خاطر نصیب کردینی یہ قسم
دوسری ہر اور ارادہ عبادت کا دل مین ڈالنا اور اوسکی خوبی کو عقل کی نظر مین جلوہ گر کردینا
اور لذت اور دل کی خوشی کو زیادہ کرنا قسم تیسری سے ہر اور انبیا اور اولیاؤن مین سے اوسکی
ہدایت اور رہنمائی اور تہذیب اخلاق کے واسطے بھیجنا اور مقرر کردینا کہ دمبدم پند اور نصیحت کے
ساتہ رغبت اور حرص دلاتا رہے اور تاکید عبادت پر کرتا رہے قسم چوتھی سے ہر اور مقدم ہونا ایاک کا
نستعین پر اس جگہ فائدہ حصر کا اور خصوصیت کا دیتا ہر یعنی تیرے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتے ہم
اگر کوئی چشم پوشی کرکے اور سراسر تجاہل کرکے پوچھے کہ عبادت اور استعانت کی حصر پر دلیل کیا ہے
اوسکے جواب مین ہم کہینگے کہ تین آیتین کہ اس آیت سے پہلے ہین وہ دلیل حصر کی ہین اس لیے کہ عبادت
اور استعانت یا تو اوسکے واسطے سزاوار ہر کہ کمال ذاتی رکہتا ہر یا اوسکے واسطے کہ نعمتین اگلی اوسکی سبب
شکر کی اور طلب زیادتی کی ہین ہمیشہ اور مدد اوسکی چلی جاویگی غیر نہایت تک یا سزاوار عبادت
اور استعانت کا اوس سبب سے ہر کہ اوسکی پرورش شامل اور احاطہ کرنے والی تمام مخلوقات کی ہر اور
مدد کرنی بھی اوسکے حق پرورش کا بقیہ اور تکملہ ہر یا عبادت اوسکی اور استعانت اوس سے اسواسطے ہر

والخضوع الی آخر مافی المعالم کہا ہی بغوی نے معالم التنزیل مین کہ استعانت قسم عبادت کی ہی اور عبادت
طاعت اور فرمان برداری ہی ذلت اور عاجزی کے ساتہ تا آخر اوس عبارت کے کہ ہی معالم مین اور
اوس حدیث سے بھی کہ روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فاذا استعنت فاستعن باللہ جسو قت
مدد مانگے تو مدد مانگ اللہ سے صاف معلوم ہوا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
مانگنا مدد کا غیر خدا تعالے سے اوس امر مین کہ جسمین استعانت اور سے جائز نہین شرط اور جزا کے طریقے سے
اور نزدیک اہل عقل اور نقل کے مقرر ہوا ہی کہ شرط ملزوم جزا کی ہی اور جزا لازم ہی شرط کو پس ممتنع ہے
کہ تحقق اور ثبوت شرط کا ہو اور جزا ثابت اور محقق نہوا ذلو لم یثبت لوازمہ لاستحال ثبوتہ لان عدم اللازم
یدل علے عدم الملزوم کما ثبت فی علم الاصول ولایخفی ذلک علی الفحول من اہل النقول والعقول یعنے اسیلیے
کہ اگر نہ ثابت ہون گے لازمے شرط کے محال ہوگا ثبوت شرط کا کیونکہ بیشک نہونا لازم کا دلالت کرتا ہے
نہونے ملزوم پر جیسا کہ ثابت اور محقق ہوا ہی علم اصول مین اور یہ بات پوشیدہ نہین ہی اوپر عالم کامل کے
کہ ارباب علم منقول اور معقول سے ہین اور اس تقدیر سے ظاہر ہوا کہ جب ارادہ استعانت کا ثابت ہوگا
بالضرور استعانت خدا تعالی سے کرنی موجود اور ثابت ہوگی کیونکہ لازم ملزوم سے جدا نہین ہوتا پس
ارادہ استعانت کا استعانت باللہ سے جدا نہین ہوگا شرع مین اس حدیث سے استعانت کرنی اور سے
غیر خدا تعالے کے ممنوع ہوئی جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی اوپر اوس شخص کے کہ ماہر علم اصول اور
معقول کا ہی اور طبیعت سلیم رکہتا ہی پس یہ حدیث معارض اور مخالف حدیث عباد اللہ اعینونی
کی ہوئی اور یہ ظاہر ہی کہ یہ حدیث صحیح موافق مضمون کلام اللہ کے ہی پس مرجح ہوئی حدیث عباد اللہ
اعینونی پر اور قطع نظر اس حدیث شریف کے آیہ کریمہ ایاک نعبد وایاک نستعین اور سوا اسکے
اور آیتین بہی مضمون کی قاطع ہین استعانت اور عبادت غیر خدا کو اسی واسطے تفسیر بیضاوی مین
اور سواے بیضاوی کے اور تفسیرون مین اس آیہ کریمہ کے نیچے لکہا ہی قدم المفعول للتعظیم والاہتمام
والدلالۃ علے الحصر ولذا قال ابن عباس رضی اللہ عنہ معناہ نعبدک ولانعبد غیرک آہ وکرر الضمیر للتنصیص علی انہ المستعان
لاغیر انتہی مافی البیضاوی وہکذا فی التفسیر النیشاپوری یعنی مقدم لایا گیا مفعول واسطے تعظیم اور رفعت
شان کے تاکہ دلالت کرے اوپر حصر کے خلاصہ اسکا یہ ہی کہ تجہی کو عبادت کرتے ہین اور تجہی سے استعانت
کرتے ہین غیر سے نہین اور اسی واسطے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ معنی کلام

جیسے کہ سہوانی اور شیخ سدو اور زین خان اور مانند انکے اور یہ قسم استعانت کی عین شرک ہی اور منافی ملت حنفیہ کی ہی ہو چکا بیان تنک خلاصہ تفسیر عزیزی کی عبارت کا اور تفسیر اتقان مین مذکور ہی کہ معنی ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہ ہین کہ خاص کرتے ہین ہم تجکو ساتہ عبادت اور استعانت کے فقط قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیچ ترجمے ارشاد الطالبین کے کہ کتاب عربی اونکی ہی فرماتے ہین کہ عبارت اوسکی یہ ہی مسئلہ دعا از اولیای مردگان یا زندگان واز انبیا جائز نیست رسول فرمود صلعم الدعا ہو العبادۃ یعنی دعا خواستن از خدا عبادتست پسترا این آیت خواند و قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین حق تعالے میفرماید دعا کنید مرا من قبول کنم برای شما دعا را بدرستی کہ کسانیکہ تکبیر میکنند از عبادت من قریب ست کہ داخل خواہند شد در جہنم ذلیل وخوار مسئلہ چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر گیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست واگر گوید الہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی مضائقہ ندارد و حق تعالی میفرماید والذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم یعنی از کسانیکہ شما دعا میخواہید سوای خدا آنہا بندگان مانند شما اند آنہارا چہ قدرت ست کہ حاجت کسی برآرند اگر کسی گوید کہ این در حق کفار ست کہ ہمان ہارا یاد میکردند گفتہ شود کہ لفظ عام ست و عموم لفظ معتبر ست نہ خصوص محل انتہی یعنی دعا اولیا مردون یا زندون سے اور انبیا علیہم السلام سے جائز نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دعا کرنی عبادت ہی یعنی دعا مانگنی خدا تعالے سے عبادت ہی پھر یہ آیت پڑھی وقال ربکم ادعونی الخ حق تعالے فرماتا ہی کہ دعا کرو مجھسے مین قبول کرونگا تمہارے واسطے دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے قریب ہی کہ داخل ہونگے جہنم مین ذلیل اور خوار ہو کر مسئلہ جیسے کہ جاہل لوگ کہتے ہین کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یعنی اے شیخ عبد القادر جیلانی کچھ دو اللہ کے واسطے یا جیسے کہ جاہل کہتے ہین یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ جائز نہین ہی اور اگر کوئی کہے یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین پانی پتی کے میری یہ مراد برلا تو مضائقہ نہین رکھتا ہی یہ کہنا حق تعالے فرماتا ہی والذین تدعون الخ یعنی اور وہ لوگ کہ جنکو پکارتے ہو تم اور دعا مانگتے ہو تم اون سے سوائے خدا کے وہ بندے ہین مانند تمہارے اونکو کیا قدرت ہی کہ کسی کی حاجت برلاوین اگر کوئی کہے کہ یہ آیت کفار کے حق مین ہی کہ بتون کو پکارتے تھے اونکو جواب دیا جاوے گا کہ عموم لفظ کا

کہ اگر نکرین گے تو نعمت اور تمال تمام تلف ہو جاوین گے یا یہ خوف ہے کہ کوئی آفت یا کسی طرح کا نقصان
پونچیگا ہمکو اور یہ تمام چیزین اس وصف کے ساتہ ہر کسی کو عام ہین اور احاطہ کر رہی ہین اور سن حیثیت سے
کہ سب کا پیدا کرنا اور تقدیرین مخلوقات کی مقرر کرنی اور قدرت دینی ہر کام کی یہ تمام چیزین اوسی کی ذات
مقدس کے ساتہ مخصوص ہین پس عبادت اور استعانت جب کہ متفرع ان چیزون پر ہین پس وہ بھی
اوسی ذات مقدس کے ساتہ خصوصیت رکہتی ہین اور وضاحت اس مقام کی یہ ہے کہ بندے کو اللہ تعالے نے
ظاہر مین ایک طرح کی قدرت عنایت کی ہے کہ اوس قدرت کے سبب سے گمان کرتا ہے کہ کرنا اور نکرنا
میرے اختیار مین ہے لیکن کرنے کی ترجیح نکرنے پر ہرگز اوسکو میسر نہین مگر خدا تعالی کی طرف سے پس
استعانت سزاوار اور لائق نہین مگر اوسی خدا تعالے سے دلیل عقلی تو یہ تھی جو مذکور ہوئی اب دعوی
ہم ہدایت کا کرتے ہین کہ یہ تو امر محسوس ہے اس لیے کہ ہم دیکہتے ہین کہ تمام خلائق اپنے مطلبون اور
حاجتون کو طلب کرتی ہین حال آنکہ اپنی قدرت مین اور عقل اور شعور اور کوشش اور سعی مین قصور
نہین کرتے اور پھر بھی اپنے مطلب پر نہین پہونچتے مگر اُن مین سے وہ پہونچتا ہے کہ جسکو خدا چاہیے
پس معلوم ہوا کہ مطلب نہین حاصل ہوتا مگر غیب کی مدد سے اور استعانت یا تو ایسی چیز کے ساتہ ہوتی
کہ اوسکے موثر اور مستقل ہونے کا توہم نہ کسی مشرک کے نہ موحد کے وہم اور فہم مین گذرتا ہے جیسکہ استعانت
طعام اور اناج سے بھوک کے دفع کرنے مین اور استعانت پانی کے پینے سے تا تشنگی دفع ہو جاوے
اور راحت کے واسطے استعانت درخت کی سایہ کی طرف اور دواؤن کے ساتہ بیماری کے دفع کرنیکے لیے
اور استعانت کرنی امیر اور پادشاہ کے ساتہ وجہ معاش کے مقرر اور معین کرنے مین کہ حقیقت مین یہ
مال خدمت کے عوض مین حاصل ہوتا ہے اور موجب اور سبب ذلت اور خواری کا نہین ہے یا استعانت
طبیبون اور علاج کرنے والون کیطرف کہ بسبب اسکے کہ اونکو تجربہ حاصل ہوا ہے اور ادویہ کے خواص سے
واقفیت اور اطلاع رکہتے ہین اون سے مشورہ علاج کا کرتے ہین اور اون کے موثر اور مستقل ہونے کا
توہم کسی کے خیال مین نہین گذرتا ہے پس اس قسم کی استعانت بلا کراہت جائز ہے اسوسطے کہ وہ حقیقت مین
استعانت نہین ہے اور اگر بالفرض والتقدیر اوسکو استعانت کہوین تو وہ استعانت خدا تعالے سے ہے
یا استعانت ایسی چیز کے ساتہ ہوتی ہے کہ توہم اوسکے موثر اور مستقل ہونے کا مشرکون کے ذہنو مین
قرار پکڑتا ہے جیسے کہ استعانت ستارون کی ارواحون کے ساتہ اور عناصر کے ساتہ یا ارواح خبیثہ کے سات

یہ کہ نیکبخت ہون اور صحبت اونکی باعث بزرگی کی ہو ہ ع ۵ اَسْئَلُكَ خَیْرَہَا وَخَیْرَ مَا فِیہَا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّہَا وَشَرِّ مَا فِیہَا ط مانگتا ہون مین تجہسے بہلائی شہر کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اس مین ہے
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیرے برائی اسکے سے اور برائی اوس چیز سے کہ اس مین ہے نقل کی
یہ طبرانی نے وَعِنْدَ مَا یُرِیْدُ اَنْ یَّدْخُلَہَا اَللّٰہُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاہَا
وَجَنِّبْنَا اِلٰی اَہْلِہَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَہْلِہَا اِلَیْنَا طس اور پڑہے وقت ارادے داخل ہونے
شہر کے یا اللہ برکت ہووے واسطے ہمارے شہر مین پڑہے یہ تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوے
اسکے اور دوست کر ہمکو طرف شہر والون کے اور دوست کر نیکبخت شہر والون کو طرف ہمارے
نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین وَاِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّہٗ
لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْہُ م ت س ق ط مص اور جب اوترے پڑہے پناہ پکڑتا ہون مین
ساتہ کلمون پورے خدا کے برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کرنے کی پہنچنے والے کو
کوئی چیز یہان تک کہ کوچ کرے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا اَمْسٰی وَاَقْبَلَ اللَّیْلُ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ
وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ
وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ د س مس اور جب شام کرے مسافر اور آوے رات پڑہے اے زمین
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ اللہ کے برائی تیری سے یعنی خسف وغیرہ سے
اور برائی اوس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجہمین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز سے کہ چلتی ہے تجہپر
یعنی حیوانات اور جن وانس اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ اللہ کے برائی شیر سے اور اژدہے کالی سے
اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچہو سے اور برائی زمین والون شہر سے یعنی جنات یا آدمی اور
برائی جن والے سے یعنی آدمی یا ابلیس اور بیٹے کیسے یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کی
یہ ابوداود نسائی حاکم نے وَوَقْتَ السَّحَرِ یَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ
بَلَآئِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَائِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ د س عو اور پچہلی
رات کو کہے مسافر سنی سننے والے نے تعریف کرنی میری خدا کو اقرار میرا ساتہ نعمت اوسکے کے
اور خوبی نعمت اوسکے کی ہمپر اے رب ہمارے یار ہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل کر ہمپر کہتا ہون یہ کلام

بیان منزل مین اوترنے اور شام کرنے مسافر کا

اعتبار ہی نہ خصوص محل کا تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کا اور بحر الرائق مین ہی من ظن ان المیت
یتصرف دون اللہ تعالے واعتقد ذلک کفر انتہی کلامہ یعنی جو کوئی گمان کرے یہ کہ جو مر گئے ہین تصرف
کرتے ہین سب کامون مین سوائے خدا تعالے کے اور اعتقاد کرے اس کا کافر ہی تمام ہوا کلام اوسکا
اور جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین نیچے اس حدیث کے واذا سألت
فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ لکھا ہی ینبغی لکل مومن ان یجعل ہذا الحدیث مرآۃ قلبہ وشعارہ
ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیہما برحمۃ اللہ تعالے
کذا فی المرقاۃ شرح المشکوٰۃ یعنی سزاوار اور لائق ہی ہر مومن کو کہ اس حدیث کو آئینہ بناوے اپنے دل کا
اور لباس ظاہری اور باطنی اپنا اور کلام اپنا پس عمل مین لاوے اس حدیث کے مضمون کو بیچ تمام
حرکات اور سکنات اپنے کے تاکہ سلامت رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے عزت دو جہان مین
بسبب رحمت اللہ تعالے کے ایسا ہی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی مَکَانٍ مُرْتَفِعٍ قَالَ اَللّٰھُمَّ
لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ **اص ی** اور جب چڑھے کوئی جگہ بلند پر کہے
یا اللہ واسطے تیرے بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی سے اور تیرے لیے
سب تعریف ہی ہر حال نقل کی یہ احمد ابو یعلی ابن سنی نے وَاِذَا رَاٰی بَلَدًا یُرِیْدُ دُخُوْلَھَا قَالَ حِیْنَ
یَرَاھَا اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ
وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا **س حب مس** اور جب دیکھے اوس شہر کو کہ چاہتا ہو
داخل ہونا اوسمین کہے جب دیکھے اوسکو یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کے اور اس چیز کے
کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نے اور اے رب ساتون زمینون کے اور اوس چیز کے کہ اوٹھایا ہی اونہون نے
اور اے رب شیطانون کے اور اون کے کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے اونکو اور اے رب ہواؤن کے
اور اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتے ہین بھلائی اس شہر کی اور بھلائی
اس شہر والون کی اور پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے برائی اسکی سے اور برائی رہنے والون اسکے سے
اور برائی اوس چیز سے کہ اسمین ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے **ف** بھلائی شہر کی یہ ہے
کہ دخل ہونا مبارک ہو یعنی سبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بھلائی شہر والون کی

فرشتے کو اور نہین خالی ہوتا ذکر اوسکے سے اور مشغول ہوتا ہی ساتھ شعر کے یعنی شعر بریکے اور مانند
اوسکے کے یعنی ساتھ کلام دنیا اور بیفائدہ کے مگر کہ پیچھے سوار کرتا ہی اللہ اوسکے شیطان کو نقل کی
یہ طبرانی نے **ف** یعنی جو کوئی سواری کیوقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکے پیچھے اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی
کہ نگہبان اور مددگار ہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدی سے باز رکہتا ہی والا شیطان متعین
ہوتا ہی اور بُری راہ بتاتا ہی کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَ فِی حَجٍّ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ عَلَی الْبَیْدَاءِ
حَمِدَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ وَکَبَّرَ **خ** اور جو ہووے مسافر سفر حج مین پس جب ٹھہرے ساتھ اوس کے سواری
اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہے اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** بیدا نام ایک جگہ
بلند کا ہی درمیان مکے اور مدینے کے آگے ذوالحلیفہ کے جانب مکے کے فَاِذَا اَحْرَمَ لَبّٰی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ **ع** پس جب احرام باندہے
لبیک کہے اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین حاضر ہون خدمت
تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیرے ہی لیے ہے
یعنی انعام واحسان بندون پر تیرے ہی جانب سے ہی اور ملک تیرے ہی لیے ہی نہین کوئی شریک تیرا
یہ صحاح ستہ مین ہی **ف** احرام مین کتنی چیزون کو حرام کرنا ہوتا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرے کا
تفصیل اوسکی فقہ مین دیکھیے اور قصد کرنے والے حج کو چاہیے کہ اول طہارت وغسل کرے اور
کپڑے بن سیے یعنی بن بیونتے بدن پر پہنے اور خوشبو بدن پر لگاوے اور دو رکعت پڑہے پہلی مین
الحمد و قل یا ایہا دوسرے مین الحمد قل ہو اللہ پڑہے کہ یہ سنت ہی پھر نیت احرام کی کرے اور اگر بدون
نماز کے بھی احرام باندہے جائز ہی لیکن مکروہ اور بعد نماز کے لبیک کہے اور بعد اوسکے سید کائنات کے
درود بھیجے اور لبیک کہنی بعد نماز کے ہمارے نزدیک سنت ہی اور فرض احرام کے دو ہین نیت اور
مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکے اور ہوا اور سوا ان کے اور چیزین سنت ہین یا مستحب اور لبیک کہنی
ساری حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہے تین بار سے کم نکہے اور
زبان سے کہے دل سے کہنا مفید نہین کذا ذکر الفخر لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْکَ
لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ **مو مر عه** حاضر ہون مین خدمت تیری مین حاضر ہون
خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بھلائی ہاتھون تیری مین ہی یعنی قبضہ قدرت

بیان دعا کا سفر حج مین وقت احرام لبیک کہنا

پناہ چاہتا ہوا ساتہ خدا کے آگ سے نقل کی یہ مسلم ابو داود نسائی ابو عوانہ نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ إِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ أَنْ تَكُونَ أَمْثَلَ أَصْحَابِكَ هَيْئَةً وَأَكْثَرَهُمْ زَادًا اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہتا ہے تو اے جبیر کہ جب نکلے تو سفر مین یہ کہ ہووے تو بہتر یارون اپنے سے ہیئت مین یعنی صورت و حال مین اور بہت زیادہ اون کا ازروے توشے کے ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوے تو فَقُلْتُ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَإِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُورَةٍ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيرَ الْمَالِ فَلَمْ أَخْرُجْ فِي سَفَرٍ فَأَكُونُ أَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَأَقَلَّهُمْ زَادًا پس عرض کیا مین نے ہان فدا ہون تم پر ماں باپ میرے فرمایا پس پڑہ یہ پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت کو ساتہ بسم اللہ کے اور ختم کر قرات اپنی ساتہ بسم اللہ کے یعنی سب چھہ ہونگے کہا جبیر نے اور تہا مین غنی بہت مال والا پس اتنہا جب کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہو جاتا تہا بہت تباہ حال یارون سے ہیئت مین اور کمتر اون سے توشہ مین ف یعنی باوجود کثرت مال کے بدہیئت اور مفلس ہو جاتا مین بسبب ضائع ہونے مال کے اور بے برکتی کے فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلَّمَنِيهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأْتُ بِهِنَّ أَكُونُ مِنْ أَحْسَنِهِمْ هَيْئَةً وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص پس ہمیشہ رہا مین جب سے کہ سیکہین مین نے یہ سورتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مداومت کی انکے پڑہنے کی ہوا مین بہترین اونکے سے ہیئت مین اور زیادہ ترین اونکے سے توشے مین یہانتک کہ پھرتا مین سفر اپنے سے نقل کی یہ ابو یعلی نے ف ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ وہ نقل کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جو کوئی ارادہ کرے سفر کا پس پکڑے دونون بازو اپنے گھر کے دروازے کے اور پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد ہوتا ہے اللہ تعالے نگہبان اسکا یہانتک کہ پھرے یہ روایت تفسیر درمنثور مین ہے مَا رَاكِبٌ يَخْلُو فِي مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْلُو بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدِفَهُ شَيْطَانٌ ط نہین کوئی سوار کہ خالی ہوا ور دنیا سے چلنے اپنے مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہ اللہ کے اور زبان ساتہ ذکر اوسکے کے مگر کہ پیچہے اوسکے سوار کرتا ہے اللہ تعالے

دعا جانیکی سفر مین

کعبے کی تھی اب اسکو پرے چھوڑ کر ویسے دیوار کعبے کی بنائی ہر حجر بطور آدہے دائرہ کیے ہی بقدر سنتیس[۲۹]
گز کے کذا ذکرہ النھر وَفِی الطَّوَافِ مس اَوْ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ مو مص اور پڑہے طواف مین
نقل کی یہ حاکم نے یا درمیان رکن اور مقام ابراہیم کے نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف یعنی حاکم نے
مطلق طواف مین آگے کی دعا پڑہنی روایت کی ہر اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن ہود اور
مقام ابراہیم کے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ مس مو مص
یا اللہ قناعت دے مجکو ساتہ اوس چیز کے کہ نصیب کی تو نے مجکو اور برکت دے میرے لیے اوسمین
اور خلیفہ ہو یعنی نگہبان اوپر ہر چیز میری کے کہ غائب ہر ساتہ بھلائی کے نقل کی یہ حاکم نے اور موقوفاً
ابن ابی شیبہ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
مو مص نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہر وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطے اوسکے پادشاہت ہر
اور اوسکے لیے تعریف ہر اور وہ ہر چیز پر قادر ہر نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف یعنی ایک روایت
ابن ابی شیبہ کی ہین یہ کلمہ پہلی دعا کے ساتہ زیادہ ہر فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ
فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی
قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پس جب فراغت پاوے طواف سے آوے طرف
مقام ابراہیم کے پس پڑہی یہ آیت اور پکڑو مقام ابراہیم کو جای نماز اور کرے مقام ابراہیم کو درمیان اپنے
اور درمیان کعبے کے اور پڑہے دو رکعت پڑہے پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ ف
مقام ابراہیم ایک پتہر ہر کہ حضرت ابراہیم نے اوسپر کہڑے ہوکر لوگون کو بحسب حکم الٰہی کے حج کے لیے
پکارا تھا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ کے مذکور ہر یعنی اعلام کر لوگون مین ساتہ حج کے
اوسپر نشان قدمون حضرت ابراہیم کا ہر اب سامنے کعبے کے ایک حجرے مین ہر پس اوسکے پیچھے کہڑا ہو کر
دوگانہ پڑہے کہ وہ اسکے اور کعبے کے بیچ مین ہو جاوے یہ دو رکعت ہر طواف کے بعد واجب ہین
خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہ جگہ کہ اس نماز کے لیے بیان ہوئی افضل ہر اگر اور جا بھی
پڑہے جائز ہر کذا ذکرہ النھر ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُهٗ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا پھر پھرے
طرف رکن کے یعنی حجر اسود کے پس چومے اوسکو یعنی دوبارہ یا ہاتہ وغیرہ سے چھوے پھر نکلے دروازے
مسجد کعبے یعنی باب الصفا سے طرف صفا کے ف سنت یہ ہر کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلے

وتصرف تیرے مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیرے ہی اور عمل طرف تیرے
چڑھتے ہین حاضر ہون خدمت تیری مین نقل کی یہ موقوفاً مسلم اور چارون نے لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ
لَبَّیْکَ س ق حب مس لبیک کہتا ہون اے معبود برحق لبیک نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم نے وَاِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِیَتِہٖ سَأَلَ اللّٰہَ مَغْفِرَتَہٗ وَرِضْوَانَہٗ وَاسْتَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ
ط اور جب فراغت پاوے لبیک کہنے سے مانگے خداے تعالے سے بخشش اوسکی اور خوشنودی
اوسکی اور رہا مانگے اوس سے آزادگی آگ سے نقل کی یہ طبرانی نے ف چنانچہ حدیث شریف مین
یہ دعا آئی ہی پڑھے بلکہ بعد ہر لبیک کے پڑھنا اسکا سنت ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَغْفِرَتَکَ وَرِضَاکَ عَنِّیْ
فِیْ دَارِ الْقَرَارِ وَاَنْ تُعْتِقَنِیْ مِنَ النَّارِ کذا ذکر الفقیر فَاِذَا طَافَ کُلَّمَا اَتَی الرُّکْنَ کَبَّرَ خ پس جب طواف کرے
جبکہ آوے رکن اسود کے پاس تکبیر کہے نقل کی یہ بخاری نے ف جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہی اوس سے
وہ رکن مراد ہوتا ہی جسمین حجر اسود ہی پس جب روبرو آوے اوسکے بسم اللہ الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ اور
درود اور اللہ اکبر کہکر طواف شروع کرے پھر جب ایک دورہ کر چکے کہ اوسکو شوط کہتے ہین اسی طرح کرے
پس سات شوط یونہی ادا کرے اور جب تکبیر کہے دونون ہاتھ کندہے تک اوٹھا کر ہتیلیان سامنے حجر اسود کے
کرے پھر بوسہ دے اور طور بوسے کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ حجر اسود پر رکھکر درمیان اون کے مُنہ رکھکر بوسہ دے
مگر اس طرح کہ آواز نہ آوے اور جو مُنہ سے نہین دے سکتا ہی ہاتھ لگا کر چومے جو یہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی وغیرہ
لگا کر اوسے چومے یہ موافق تصریح حدادی کے ہی اور جو یہ بھی نہ ہو سکے دونون ہاتھون سے اوسکی طرف
اشارہ کرے اور مستحب ہی کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار یونہی کرے کذا ذکر الفقیر ویقول
بَیْنَ الرُّکْنَیْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ د س حب مس
اور کہے درمیان دونون رُکنون کے اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور
بچا ہمکو عذاب آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن حبان حاکم نے ف کعبے کے چار کونے ہین
دو کو عراقی او شامی کہتے ہین اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبھی ان دونونکو بھی رکنین یمانیین
کہتے ہین یہان وہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کے ہین کذا ذکر الفقیر وکذا ذلک
بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْحِجْرِ مو مص اور اسی طرح یعنی ربنا پڑہے درمیان رکن اسود کے اور حجر کے نقل کی
یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف حجر کہتے ہین کعبے کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبے کے ہی آگے یہ دیوار

سعی کرے ادائے سنت کے لیے حتیٰ اذا اتی المروۃ فعل علی المروۃ کما فعل علی الصفا **مدس**
ق عو یہان تک کہ جب آوے مروے پر کرے مروے پر جیسیکہ کیا تھا صفا پر نقل کی یہ مسلم ابوداؤد
نسائی ابن ماجہ ابوعوانہ نے **ف** یعنی متوجہ قبلے کو ہو کر تکبیرات وغیرہا کہے پھر مروے سے اوتر کر صفا کو
جاوے اور پہلی طرح سعی کرے سات بار یونہی کرے کہ صفا سے مروے تک ایک شوط ہوتا ہے اور مروے سے
صفا تک دو شوط یہ سات بار سعی کرنی واجب ہے اور ایک روایت میں یون آیا ہے **فخ ۵** واذا
رقی الصفا کبّر ثلاثا ویقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی
کل شیء قدیر یصنع ذلک سبع مرات فیصیر من التکبیر احدی وعشرون ومن التہلیل سبع ویدعو
فیما بین ذلک ویسأل اللہ ثم یھبط فاذا رقی علی المروۃ صنع کما صنع علی الصفا حتی یفرغ من سعیہ
موطا مص اور جب چڑھے صفا پر تکبیر کہے تین بار اور کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین
کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے بادشاہت ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے کرے یعنی
تین بار تکبیر کہنی اور ایکبار کلمہ پڑھنا سات بار پس ہونگی تکبیرین اکیس بار اور کلمے سات بار اور دعا کرے
درمیان اسکے یعنی درمیان اسکے کہ مذکور ہوا سات بار پڑھنے سے اور مانگے خدائے تعالے سے پھر اوترے صفا سے
پس جب چڑھے مروے پر کرے جیسیکہ کیا تھا صفا پر یہان تک کہ فراغت پاوے سعی اپنے سے نقل کی
یہ موقوفاً موطا مین اور ابن ابی شیبہ نے ویدعوا علی الصفا اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم
وانک لا تخلف المیعاد وانی اسألک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی وانا
مسلم **موطا** اور دعا کرے صفا پر یا اللہ تحقیق تونے فرمایا ہے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا دعا تمھاری
اور تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہے وعدے کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے کہ جیسیکہ ہدایت کیا تونے مجکو
واسطے اسلام کے نہ نکالے تو اوسکو مجھسے یہان تک کہ مارے تو مجکو اوس حال مین کہ مین مسلمان ہون
یہ موقوفاً موطا مین ہے و بین الصفا والمروۃ رب اغفر وارحم انت الاعز الاکرم **مو مص**
اور پڑھے درمیان صفا اور مروے کے اے رب میرے بخش اور رحم کر تو ہی غالب تر بزرگتر نقل کی یہ
موقوفاً ابن ابی شیبہ نے واذا سار الی عرفات لبّی وکبّر **هد** اور جب چلے طرف عرفات کے لبیک کہے
اور تکبیر نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نے **ف** یعنی کبھی لبیک کہے راہ مین اور کبھی تکبیر لیکن علمانے لکھا ہے
کہ لبیک کہنی سنت ہے اور تکبیر کہنی جائز ہے **فخ ۵** وخیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت

بیان صفا پر دعا پڑھنے کا

بیان عرفہ کی دعا کا

بلا عذر تاخیر کرنی بُری ہی اور عذر سے یا استراحت کے لیے واسطے دور کرنے ماندگی کے اگر تاخیر کرے مضائقہ نہین فَاِذَا دَنٰی مِنْہُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِہٖ فَیَرْقٰی الصَّفَا حَتّٰی یَرَی الْبَیْتَ پس جب قریب ہووے صفا سے پڑہے یہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیون خدا کی سے ہین پھر کہے ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی مین ساتہ اوس چیز کے کہ ابتدا کی اللہ عزوجل نے ساتہ اوسکے یعنی ساتہ ذکر صفا کے پھر چڑہے صفا پر یہان تک کہ دیکھے خانہ کعبے کو ف اگلے زمانے مین کوٹھا کعبے کا صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اب بنای حرم سے چھپ گیا ہی مگر بعض جگہ صفا پر سے اگر دروازہ حرم کا کھلا ہو تو بعض جز کعبے کا معلوم ہوتا ہی فَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ فَیُوَحِّدُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرُہٗ پس منہ کرے قبلے کیطرف پس کہے وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہے اور دونون ہاتہ کندہے تک بطور دعا کے اوٹھاوے کذا ذکرہ الظہر وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اور کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسکے لیے پادشاہت ہے اور اوسیکے لیے سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کے گروہونکو تنہا ف یعنی غزوہ خندق مین کہ قریب بارہ ہزار کے کفار سواے یہود قریظہ اور نضیر کے جمع ہوکر مدینے پر آچڑہے تھے اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالے نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہ کلمہ احتمال ہی کہ سواے توحید و تکبیر کے فرماتے ہون یا یہی بیان اوس تکبیر و توحید کا ہو ع ثُمَّ یَدْعُوْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پھر دعا کرے درمیان مین اسکے اور کہے مانند اسکے تین بار ف یعنی کلمہ وغیرہ پڑہے اور دعا کرے تین بار ثُمَّ یَنْزِلُ اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَ مَشٰی پھر اوترے صفا سے اور قصد کرے مروے کا یہان تک کہ جب اوترین دونون پاون اوسکے بیچ نشیب نالے کے دوڑے یہان تک کہ جب چڑہے چلے اپنی چال ف یعنی جب پستی نالے سے بلندی مروے پر چڑہنے لگے سعی موقوف کرے اور آہستہ چلے اور یہ پستی بلندی اگلے زمانے مین تھی اب برابر ہی مگر بجاے سعی کرنے کے نشانی بنادی ہی اوسکو میلین اخضرین کہتے ہین پس اوس جگہ سے

آخرت کی ہر نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین فَاِذَا صَلَّى الْعَصْرَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
نماز پڑھنے عصر کی اور وقوف کرے عرفات مین اوٹھاوے ہات اپنے **ف** عرفات مین عصر
ظہر کے ساتھ پڑھ لیتے ہین اوسکے بعد عرفات مین وقوف کرتے ہین یعنی ٹھہرتے ہین کہ یہ وقوف فرض
حج سے ہر بعد دوپہر ڈہلنے تاریخ نوین کے تمام شب دسوین تک وقت وقوف کا ہر اگر ایکساعت بھی
اسمین وقوف کریگا فرض ادا ہوجاویگا اور سنت یہ ہر کہ بعد غروب کے وہان سے پہرے **۵ فح**
وَيَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ
وَالْاُوْلٰى ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اِنْسَانٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ
مِثْلَ ذٰلِكَ **موص** اور کہے اللہ بہت بڑا ہر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہر اللہ بہت بڑا ہر
اور اللہ کے لیے سب تعریف ہر اللہ بہت بڑا ہر اور اللہ کے لیے سب تعریف ہر نہین کوئی معبود مگر
اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے پادشاہت ہر اور اوسیکے لیے تعریف ہر یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی
اور پاک کر مجکو یعنی عیبون ظاہر وباطن سے بسبب تقوے کے اور بخش مجکو امر آخرت مین اور دنیا مین
یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوے ہین بخشدے پھر چھوڑ دے ہات اپنے پھر چپکا رہے
دعا پڑھنے سے مقدار پڑھنے آدمی کے الحمد کو پھر عود کرے یعنی پھر دعا پڑھے پس اوٹھاوے ہات
اپنے اور کہے مانند اوسکے یعنی دعا وغیرہ پڑھے نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَى
الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَوَحَّدَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا
مردس ق عو اور جب پھرے عرفات سے اور آوے مشعر الحرام پر منہ کرے قبلے کی طرف پس
دعا کرے خدا تعالے سے اور ساتہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کرے اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ کہے پس ہمیشہ کہڑا رہے یہان تک کہ روشن ہووے صبح خوب نقل کی یہ مسلم ابو داؤد
نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نے **ف** عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین رہتے ہین کہ سنت مؤکدہ ہر
وہان کا رہنا پھر صبح کی نماز اول وقت پڑھکر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفے کا ہر وقوف کرتے ہین
مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہر اگرچہ ایکساعت بھی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا
سنت ہر اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر اگر اسکے پہلے یا پیچھے کرے گا معتبر نہین **۵ فح**

كالنَّبِيُّونَ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور بہترین دعا کی دعاؤن عرفے کی ہر اور بہترین اوس چیز کا کہ کہا مین نے اور سب نبیانے کہ پہلے
مجہسے تہے یہ ہر لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علے کل شئ قدیر نقل کی یہ ترمذی نے
أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللّٰهُمَّ اشْرَحْ
لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ **مص**
بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلے مجہسے تہے دن عرفے کے یہ ہر لا آلہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد وہو علے کل شئ قدیر یا اللہ کر دل مین میرے روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی
میری مین روشنی یا اللہ کہول میرے لیے سینہ میرا اور آسان کر میرے لیے سب کام میرے اور پناہ پکڑتا ہون
ساتہ تیرے وسوسون سینے کیسے اور پراگندگی کام کیسے اور فتنے قبر کیسے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون
ساتہ تیرے برائی اوس چیز کیسے کہ داخل ہوتی ہر رات مین اور برائی اوس چیز کیسے کہ داخل ہوتی ہر دن مین
یعنی قسم موذیات سے اور برائی اوس چیز کیسے کہ چلاوین اوسکو ہوائین یعنی شیاطین وجنات نقل کی یہ ابن
ابی شیبہ نے **ف** کلمے کو دعا اس لیے فرمایا کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہر کنایہ اور
علامت شرح صدر کی حدیث شریف مین یہ آئی ہر کہ بیزاری ہو دنیا سے اور رجوع ہو طرف دار الخلود کے
اور مستعد ہو واسطے موت کے پہلے آنے اوسکے سے اور مراد پناہ وسوسون سینے کے سے پناہ اون چیزون سے ہر
کہ باعث وسوسے کے ہون یعنی شیطان اور پراگندگی کام کی یعنی پراگندگی امر دین کی بسبب مشغول ہونیکے ساتہ امور
دنیا کے اُس سے بھی پناہ ہر اور فتنہ قبر کا یعنی حیرانی جواب منکر ونکیر کیسے **ہ فخ ۵** وَالتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَاتٍ
سُنَّةٌ **س مس** اور لبیک کہنی عرفات مین سنت ہر نقل کی یہ نسائی اور حاکم نے **ف** یعنی پہلے
وقوف کے اور بعد وقوف کے رمی جمار تک لبیک کہنی سنت موکدہ ہر والا ہر حالت مین بعد احرام کے
مستحب ہر لیکن شروع احرام مین واجب ہر کذا ذکرہ العلی وَلَمَّا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ **طس** اور جب وقوف کرے عرفات مین اور کہے حاضر ہون
خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین کہے بعد اوس کے سوا اسکے نہین کہ بھلائی بھلائی

بیان وقوف عرفات مین لبیک کہنا اور دعا پڑھنا

مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا **مص مو مص** اور داخل ہو وے تشبیب ثانے میں یعنی رمی جمرۃ العقبہ کے لیے یہانتک کہ جب فراغت پاوے پڑھے یا اللہ کر حج ہمارا کو حج مقبول اور کر گناہ ہمارے کو گناہ بخشا گیا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اور موقوف بھی اوسنے **ف** حج مبرور اوسکو کہتے ہین جسمین گناہ اور خیانت نہ ہو **فحز** وَيَدْعُوْا عِنْدَ الْجَمَرَاتِ كُلِّهَا وَلَا يُوَقِّتُ شَيْئًا **مو مص** اور دعا کرے پاس ہر جمرات کے اور نہ مقرر کرے کوئی دعا یعنی جو چاہے مانگے نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جمرۃ العقبہ کے پاس بھی دعا کرے اگرچہ بغیر ٹھہرنے کے ہو وَاِذَا ذَبَحَ سَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهَا اَيْ عَرْضِ عُنُقِهَا **ع** اور جب ذبح کرے قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہے اور رکھے پاوٗن اپنا اوپر صفاح اوسکے یعنی چوڑاو کلہ قربانی کے یہ صحاح ستہ مین ہے وَيَقُوْلُ فِي الْاُضْحِيَةِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **م د** اور کہے وقت ذبح قربانی کے ذبح کرتا ہون مین ساتہ نام خدا کے یا اللہ قبول کر مجھسے یعنی قربانی میری اور امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیسے یعنی قربانیان اونکی نقل کی یہ مسلم ابو داؤد نے **ف** اگر نام اللہ تعالے کا ذبح کیوقت قصداً ترک کرے وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری ہے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب ایسی ہی ہے اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اولی ہے پڑھنا اونکا **ہ فحز ۵** اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَذْبَحُ **د ق مس** تحقیق مین نے متوجہ کیا منہ اپنا واسطے اوس ذات کے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال یہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنیوالا اور نہین مین مشرکون سے تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے خدا پروردگار عالمون کے ہے نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سے ہون یا اللہ یہ قربانی تجہسے یعنی تیری عطا سے ہے اور تیری ہی لیے ہے یعنی تیری رضامندی کے لیے کرتا ہون ساتہ نام خدا کے ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہے یہ پڑھے پھر ذبح کرے نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُوْمِيْ اِلٰى اُضْحِيَتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَاِنَّهٗ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيْهِ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ اِلٰى اٰخِرِهٖ قَالَ عِمْرَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً **مس** اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے

دعاء بوقت قربانی

وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ق ع اور ہمیشہ لبیک کہتا رہے یعنی احرام کے
دن سے جگموں مقرر پر یہان تک کہ رمی کرے جمرے کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہ صحاح ستہ مین ہے ف
جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتے ہین مگراب نام اون منارونکا ہوگیاہی جسپر کنکر مارتے ہین وہ تین ہین
ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بھی کہتے ہین اور دوسرے جمرۃ الوسطے اور تیسرے جمرۃ العقبہ رمی
کرنی انکی واجب ہی دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتے ہین یعنی کنکر مارتے ہین اور اول
کنکر مارنے مین لبیک کہنی موقوف کرتے ہین اور گیارہوین بارہوین تینون کو رمی کرتے ہین اور
تیروین کو بھی رمی کرتے ہین اگر وہان رہین ۵ فحہ ۵ وَاِذَا اَرَادَ رَمْيَ الْجِمَارِ فَاَتٰى الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا
رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اَثَرِ كُلِّ حَصَاةٍ خ س اور جب چاہے سنگریزی مارنے یعنی تینون منارونپر
گیارہوین بارہوین تاریخ پس جب آوے جمرہ دنیا پر پھینکے اوسپر سات کنکر یعنی بقدر دانہ باقلاکے تکبیر کہتا جاوے
پیچھے ہر کنکر کے نقل کی یہ بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ م د س ق مص یا تکبیر کہے ساتھ
ہر کنکر کے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطٰى كَذٰلِكَ فَيَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيْلًا فَيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ
وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا خ س پھر آگے بڑہے تھوڑاسا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کے پس ٹھہرے زمین نرم مین
پس کہڑا ہووے مقابل قبلے کے کہڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے ہاتہ اپنے پھر رمی کرے
جمرۃ الوسطے پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کے پس ہٹے بائین طرف پس داخل ہووے زمین نرم مین اور کہڑا ہووے
سامنے قبلے کے کہڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے ہاتہ اپنے پھر پھینکے سنگریزے جمرۃ العقبہ پر
نشیب نالے کے مین سے اور نہ ٹھہرے نزدیک اوس کے نقل کی یہ بخاری نسائی نے ف جمرہ دنیا کے
آگے دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے چنانچہ بعضے روایت مین بقدر پڑہنے سورہ بقرہ کے آیا ہی پس کہڑے ہوکر
اللہ تعالے کی حمد اور تکبیر وتہلیل وتسبیح کرے اور درود پڑہے اور کمال حضور اور خشوع سے دعا کرے اپنے
اور والدین کے لیے کرے اور بخشش چاہے اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کے نہ ٹھہرے نہ پہلے دن اور نہ دوسرے
تیسرے دن اور دعا کرنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین ٹھہرے نہین چلتے مین دعا کرتا جاوے اور بعضے
مطلق دعا کرنی منع کرتے ہین ۵ فحہ ۵ وَيَسْتَبْطِنُ الْوَادِيَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا

بیان رمی جمرہ کا

صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین پس پوچھا مین نے یعنی ابن عمر نے بلال سے جسوقت کہ نکلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کہ کیا کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی کعبے مین ٹہر کر پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایک ستون بائین طرف اپنے اور دو ستون دائین طرف اپنے اور تین ستون پیچھے اپنے اور تہا کعبہ
اوسدن اوپر چھہ ستونون کے یعنی اب تین ستون ہین پھر نماز پڑہی نقل کی یہ بخاری مسلم نے وَلَمَّا دَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ
الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ
قَامَ حَتَّى إِذَا أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ اور جب داخل ہوے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اوسوقت مین اوپر چھہ ستونون کے تہا پس گئے آنحضرت صلعم
یعنی طرف دیوار کعبے کے کہ سامنے دروازے کے ہے یہانتک کہ جسوقت ہوے درمیان ان دونون ستونو
کہ قریب تھے دروازے کعبے کے یعنی سامنے دروازے کے تھے بیٹھے پس تعریف کی خدا تعالے کے
اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے پھر کہڑے ہوے یہانتک
کہ جسوقت آئے اوس چیز کو کہ سامنے تھی پشت کعبے کیسے ف یعنی دیوار پشت کعبے کی سامنے دروازے
کعبے کے ہے اوسکی طرف گئے اور دروازہ کعبے کو اپنی پشت پر کیا فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ
وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ
بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ س پس رکہا منہ اپنا اور رخسارہ مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی
خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے پھر پھرے طرف
ہر کونے کے کونون کعبے کیسے پس متوجہ ہوے طرف ہر کونے کے ساتہ تکبیر کہنے کے اور لا الہ الا اللہ
پڑہنے کے اور سبحان اللہ پڑہنے کے اور ثنا کرنیکے اللہ تعالے پر اور مانگنے حاجتون کے اور بخشش چاہنے کے
پھر باہر نکلے پس پڑہین دو رکعتین سامنے دروازے کعبے کے پھر پھرے طرف مکان کے نقل کی
یہ نسائی نے وَإِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى وَلْيَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا
وَلْيَتَضَلَّعْ مِنْهَا وَإِذَا فَرَغَ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ
ق حص اور جب پیوے کوئی پانی زمزم کا پس منہ کرے کعبے کی طرف اور بسم اللہ کہے اور تین دم لے

حضرت فاطمہ کو کہ اوٹھ طرف قربانی اپنی کے پس حاضر ہو اوس پاس پس تحقیق بخشا جاویگا واسطے تیرے نزدیک اول قطرہ کے کہ گرے خون اوسکے سے ہر گناہ کہ کیا ہے تونے اور پڑھ یہ آیت وقت ذبح کے ان صلوتی ونسکی آخر آیہ تک کہا عمران صحابی نے کہ عرض کیا مین نے اے رسول خدا کے یہ ثواب تمہارے لیے اور اہل بیت تمہارے ہی کے لیے خاص کر یعنی یا امت آپکی بھی اسمین شریک ہے فرمایا حضرت نے بلکہ سب مسلمانوں کے لیے یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کی یہ حاکم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے لیے بھی سنت ہے اپنی قربانی پر حاضر ہونا فَاِنْ کَانَتْ بَدَنَۃً فَلْیُقِمْهَا ثُمَّ لْیَقُلِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لْیُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لْیَنْحَرْ وَاِنْ کَانَتْ عَقِیْقَۃً فَعَلَ کَالْاُضْحِیَۃِ **مو مس** پس جو ہووے قربانی اونٹ پس چاہیے کہ کھڑا کرے اوسکو پھر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر یا اللہ یہ تجھسے ہے اور تیرے ہی لیے ہے پھر بسم اللہ کہے پھر نحر کرے اور جو ہووے جانور واسطے عقیقہ کے تو ذبح کرے مانند قربانی کے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ اوسی طرح پڑھے نقل کی یہ موقوفاً حاکم نے **ف** نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک کرنا اور گائے بکری وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہے اور خلاف اسکا مکروہ ہے اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو کہتے ہین جو ذبح کیجاتی ہے ساتوین دن پیدائش لڑکے کے سر مونڈتے وقت کذا ذکر المصطفیٰ وَیُسَمِّیْ عَلَی الْعَقِیْقَۃِ کَمَا یُسَمِّیْ عَلَی الْاُضْحِیَۃِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ **مو مص** اور بسم اللہ کہے عقیقے پر جیسے کہ بسم اللہ کہے قربانی پر اسطرح کہے بسم اللہ یہ عقیقہ فلانے لڑکے کا ہے نقل کی یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا دَخَلَ الْبَیْتَ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْهِ وَدَعَا **خ د** وَفِیْ رِوَایَۃٍ **د** اور جب داخل ہووے خانہ کعبہ مین تکبیر کہے بیچ چاروں کونوں اوسکے نقل کی یہ بخاری ابو داؤد نے اور بیچ کونون کعبے کے روایت کی ابو داؤد نے وَیَدْعُوْ فِیْ نَوَاحِیْهِ کُلِّهَا فَاِذَا خَرَجَ رَکَعَ فِیْ قُبُلِ الْبَیْتِ رَکْعَتَیْنِ **م س** اور دعا کرے بیچ کونون کعبے کے پس جب نکلے پڑھے سامنے کعبے کے دو رکعتین نقل کی مسلم نسائی نے وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَعْبَۃَ هُوَ وَاُسَامَۃُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ الْحَجَبِیُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَیْهِ وَمَکَثَ فِیْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَّسَارِهٖ وَعَمُوْدَیْنِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَثَلَاثَۃَ اَعْمِدَۃٍ وَّرَاءَهٗ وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ ثُمَّ صَلّٰی **خ** ہے اور داخل ہوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعبے مین اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کے یعنی تا لوگ بھیڑ نکرین اور ٹھہرے بیچ

باب نماز پڑھنے کا اندر خانہ کعبہ کے

ہمکو محمد بن منکدر سے کہ روایت کی جابر سے یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی زمزم کا واسطے اوس چیز کے ہر کہ پیا جاوے واسطے اوسکے اور یہ پانی پیتا ہون مین اوسکو واسطے پیاس بجھنے دن قیامت کے پھر پیا کہا مصنف نے کہتا ہون مین کہ یہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبداللہ بن مبارک کی سند صحیح ہر اور راوی ابن مبارک مذکور سے سوید بن سعید ہر کہ ثقہ ہر روایت کی ہر حدیث اوسکی مسلم نے بیچ صحیح مسلم کے یعنے اگر وہ ثقہ نہ ہوتا تو مسلم حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بھی ثقہ ہر روایت کی حدیث اوسکی بخاری نے بیچ صحیح بخاری کے پس صحیح ہوئی یہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونے سند کے شکر اللہ تعالے کا ف عبداللہ بن مبارک بڑے عابد زاہد بزرگ قدر شاگرد امام اعظم رحمہ اللہ کے ہین ٥ فحر ٥ وَاِنْ کَانَ سَفَرُ غَزَاۃٍ اَوْ لَقِیَ الْعَدُوَّ وَاللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ د ت س حب مص ع اور جو سفر ہووے سفر جہاد کا یا ملے دشمن سے کہے یا اللہ تو ہی مدد کرنیوالا اور مددگار میرا ساتہ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہون مین یعنی دشمنون کے مکر کے دفع کے لیے اور ساتہ قوت تیری کے حملہ کرتا ہون مین اور ساتہ مدد تیری کے لڑتا ہون مین نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابوعوانہ نے رَبِّ بِكَ اُقَاتِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ س اے پروردگار میرے ساتہ مدد تیری کے لڑتا ہون مین اور ساتہ قوت تیرے کے حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہر بچنا کفار سے اور نہ قوت لڑنیکی مگر ساتہ قوت تیری کے نقل کی یہ نسائی نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ نَاصِرِیْ وَبِكَ اُقَاتِلُ عو یا اللہ تو مدد کرنیوالا میرا ہر اور مددگار ہر میرا اور ساتہ مدد تیری کے لڑتا ہون مین نقل کی یہ ابوعوانہ نے وَاِذَا اَرَادُوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَانْتَظَرَ الْاِمَامُ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کرین لوگ ملنے دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کرے سردار یہانتک کہ ڈھلے آفتاب پھر کھڑا ہووے امام خطبے کے لیے اور رغبت دلانے کے لیے لڑائی پر کہے اے لوگو نہ آرزو کرو ملنے دشمن کی یعنی آرزو لڑائی کفار کی نکرو کہ یہ بلا مانگنی ہر اور وہ منع ہر وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا اور مانگو اللہ تعالے سے عافیت پس جب ملو تم اون سے پس صبر کرو ف یعنی احیاناً اگر لڑائی واقع ہوجاوے تو صبر کرو اور نہ بھاگو اس لیے کہ یون چاہیے کہ اللہ تعالی سے بلا نہ مانگے اور جو بلا نازل ہووے تو صبر کرے ٥ ع ٥ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ اور جانو کہ تحقیق بہشت نیچے سایے تلوارون کے ہر ف مراد یہ ہر کہ بہشت حاصل ہوتی ہر بسبب

یعنی تین دم مین پیوے اور ہر دم مین برتن مونھہ سے جدا کرلے اور سیراب ہووے اوس سے یعنی بہت
پیٹ بھر کر پیے کہ کوکین تن جائین پس جب فراغت پاوے پس تعریف کرے خدا تعالی کی تحقیق نشانی
فرق کے درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے یہ ہر کہ سیراب نہین ہونے ہین وہ زمزم سے
نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم نے ف یعنی علامت مومنین کی یہ ہر کہ یہ پانی پیٹ بھر کر پیتے ہین اور علامت
منافقین کی یہ ہر کہ نہین پیٹ بھر کر پیتے اوسکو اور زمزم نام کوئین کا ہر اٹھتیس ۳۸ گز کا فرق کعبے سے
رکھتا ہر اول حضرت جبرئیل ؑ نے پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل ؑ کے لیے پھر حضرت ابراہیم ؑ نے کھود کر
کوان بنایا پھر اَٹ گیا تہا عبد المطلب نے صاف کیا پس پانی اوسکا سب پانیون پر افضل ہر بلکہ
بعضون نے آب کوثر پر فضل کہا ہر کذا ذکرہ الفخر وَمَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ فَإِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي
بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيذًا أَعَاذَكَ اللّٰهُ وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِتَقْطَعَ ظَمَاكَ قَطَعَهُ وَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ حص اور پانی زمزم کا واسطے اوس چیز کے ہر کہ پیا جاوے واسطے اوسکے یعنی جس
نیت سے پیوے حاصل ہو پس جو پیوے تو اوسکو حال یہ کہ شفا چاہتا ہو ساتہ اوسکے شفا دے
تجکو اللہ اور جو پیوے تو اوسکو حال یہ کہ پناہ چاہنے والا ہووے پناہ دے تجکو خدا اور جو پیوے
تو اوسکو کہ بجہا دے تو پیاس اپنی بجہاوے گا خدا پیاس کو اور تھے ابن عباس جب پیتے پانی زمزم کا
کہتے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے علم نفع دینے والا یعنی مجکو اور اورونکو کہ وہ علم معرفت اور
علم کتاب اور سنت کا ہر کہ با عمل ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سے یعنی ظاہری ہو یا باطنی
نقل کی یہ حاکم نے وَلَمَّا أَتَى الْإِمَامُ الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ زَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً
ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ شَرِبَ
قُلْتُ هٰذَا سَنَدٌ صَحِيحٌ وَالرَّاوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ
فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور جبکہ آئے پیشوا دلیل سلام کی کہ نام اونکا عبد اللہ بن مبارک ہر کوئین زمزم پر اور چاہا اوس سے
پانی پینا پھر متوجہ ہوے قبلے کیطرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال نے یعنی انکے اوستاد نے روایتکی

لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ
الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ
وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا
مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ
رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ س حب مس پس جب شکست پاوے دشمن برابر کرے
سردار لشکر کو صفین باندہ کر پیچھے اپنے پھر کہے یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے نہین کوئی تنگ
کرنے والا اوس چیز کو کہ فراخ کی تو نے یعنی تیری عطا کوئی نہین روک سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنے والا
اوس چیز کو کہ تنگ کی تو نے اور نہین کوئی راہ دکھانے والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تو نے اور نہین
کوئی گمراہ کرنے والا اوسکو کہ راہ دکھائی تو نے اور نہین کوئی روزی دینے والا اوسکو کہ منع کی تو نے
روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنے والا اوسکو کہ روزی دی تو نے اوسکو اور نہین کوئی نزدیک
کرنے والا اوسکو کہ دور کیا تو نے یعنی رحمت سے اور نہین دور کرنے والا اوسکو کہ نزدیک کیا تو نے
یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
نعمت ہمیشہ رہنے والی جو کہ نہ بگڑے اور نہ جاتی رہے یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے امن بیچ دن خوف کے یعنی دن قیامت کے یا اللہ ہم پناہ پکڑتے ہین ساتہ تیرے برائی اوس
چیز سے کہ دی تو نے ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی اوس چیز سے کہ باز رکھی تو نے ہمسے
یعنی نہونا اوسکا باعث غم کا نہو یا اللہ دوست کر طرف ہمارے ایمان کو اور آراستہ کر ایمان بیچ
دلون ہمارے کے اور ناخوش کر طرف ہمارے کفر اور فسق کو یعنی طاعت سے نکل جانے کو ساتہ
چھوڑنے عبادت کے اور نافرمانی کرنے کو اور کر ہمکو ہدایت والون مین سے یا اللہ مار ہمکو مسلمان
اور ملا ہمکو ساتہ نیک کارون کے یعنی انبیا و اولیا کے درحالیکہ نہ خوار ہو وین ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا
مار کافرون کو جو کہ جھٹلاتے ہین رسولون تیرے کو اور روکتے ہین لوگون کو راہ تیری سے یعنی نہکالتے ہین
اور کر اوپر عذاب ایذا دینے والا اپنا اور عذاب اپنا اے معبود برحق قبول کر نقل کی یہ نسائی
ابن حبان والحاکم نے [illegible] اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ [illegible]

مارنے تلواروں کے لڑائی کفار کے ہین خواہ شہید ہووے یا غازی ہو ۵ فحز ۵ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ
الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م د ہر پڑہے یہ دعا یا اللہ
اوتارنے والے کتاب کے اور چلانیوالے ابر کے اور شکست دینے والے کفار کے گروہون کے شکست دے
اونکو اور مدد دے ہمکو اوپر نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نے اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہے اَللّٰهُمَّ
مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ خ م یا اللہ اوتارنیوالے کتاب کے
جلدی لینے والے حساب کے شکست دے کفار کے گروہون کو یا اللہ شکست دے اونکو اور ہلا اونکو
یعنی ثابت مقابلے مین نرکہ اونکو نقل کی یہ بخاری مسلم نے وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى بَلَدِهِمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ
اَيْ يُسَمِّي الْبَلَدَ الَّتِي قَصَدَهَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ خ م ت س
ق اور جب آوے اوپر شہر کافرون کے یعنی جنسے لڑائی کا ارادہ رکہتا ہی کہے اللہ بہت بڑا ہی خراب ہووے
یہ شہر یعنی نام لیوے اوس شہر کا کہ ارادہ رکہتا ہی اوسکا تحقیق ہم جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کے
پس بُری ہووے صبح ڈرائے گیون کی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ف بُری ہووے
صبح یعنی غارت اونکی بُری ہووے از بسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہی اس لیے اوسکا نام صبح رکہا
۵ فحز ۵ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ م تین بار پڑہے نقل کی یہ مسلم نے وَاِذَا خَافَ قَوْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ
نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ د س حب مس اور جب ڈرے کسی قوم سے کہے یا اللہ
تحقیق ہم کرتے ہین تجکو بیچ مقابلے اونکے کے یعنی تو دفع کرے تو اونکو اور پناہ پکڑتے ہین ساتہ تیرے
برائیون اونکی سے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نے فَاِنْ حَصَرَهُمْ عَدُوٌّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْ
رَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا د ا پس اگر گہیرے مسلمانون کو دشمن کہے یا اللہ ڈہانپ عیب ہمارے اور امن مین
کر ڈرہشتین ہماری نقل کی یہ بزار و احمد نے فَاِنْ اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ س پس جو پہونچے
اوسکو زخم کہے بسم اللہ نقل کی یہ نسائی نے ف جب حضرت طلحہ کی اونگلی جنگ احد مین کٹی تو لفظ حس نکلا
کہا خوب ہوا فرمایا حضرت سرور کائنات نے اگر تو بسم اللہ کہتا تو ملائکہ تجکو اوٹھا لیتے اوس حال مین
کہ لوگ دیکہتے ۵ فحز ۵ فَاِذَا انْهَزَمَ الْعَدُوُّ وَسَوَّى الْاِمَامُ الْجَيْشَ صُفُوْفًا خَلْفَهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ
لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ خ
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑیکا نہین کوئی معبود
مگر اللہ پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری نے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِکَ عو نہین
کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑیکا پھر دعا کرے پیچھے
اسکے یعنی جو چاہے نقل کی یہ ابو عوانہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مص س حب مس وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ س حب مس
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ اور بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عرش بڑیکا
نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نسائی ابن حبان حاکم نے اور بعضی روایت مین یہ جملہ آمین زیادہ آیا ہی اور
سب تعریف ہی واسطے خدا کے جو پروردگار عالمون کا ہی نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ صحیح السند لابن ابی عاصم فی ذکرنا بہ الدعاء نہین کوئی معبود
مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی خدا کہ پروردگار ہی ساتون آسمانون کا اور پروردگار عرش بڑیکا سب
تعریف ہی واسطے خدا کے کہ پروردگار ہی عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے برائی
بندون تیرے سے کہا مصنف نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہی روایت کی ابن ابی عاصم نے بیچ کتاب
اپنی کے کہ نام اوسکا دعا ہی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ خ ت س کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہے
کارساز نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ خ کفایت ہی مجکو اور اچہا
کارساز ہی ف روایت کی ہی ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب
آگ مین ڈالا یہی کلمہ پڑہا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکو پڑہا جبکہ کہا لوگون نے ان الناس
قد جمعوا لکم فاخشوہم یعنی کفار تم سے لڑنے کے لیے جمع ہوے ہین ڈرو اون سے اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول جسے اللہ ونعم الوکیل تہا کذا ذکر نعم
اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی
پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ کو نزدیک اون کے کفایت کرنیوالا اون مین پانچ دنیا کے لیے مین

کہ اسلام لاوے یہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور راہ دکہا مجھکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہ ابو عوانہ نے
فَاِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِہٖ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ خ م د ت
س پس جب پھرے سفر اپنے سے تکبیر کہے اوپر ہر بلندی زمین کے تین تکبیرین پھر کہے نہین کوئی معبود
مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے پادشاہت ہے اور اوسی کے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین
چلنے والے ہین یعنی جہاد کے لیے واسطے پروردگار اپنے کے تعریف کرنے والے ہین سچ کیا اللہ نے
وعدہ اپنا اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے
گروہون کو اکیلے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے فَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰی بَلْدَۃٍ اٰئِبُوْنَ
تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ وَلَا یَزَالُ یَقُوْلُھَا حَتّٰی یَدْخُلَ بَلْدَہٗ خ م س پس جب
آوے نزدیک شہر اپنے کے کہے ہم پھرنے والے ہین توبہ کرنے والے ہین بندگی کرنے والے ہین
واسطے پروردگار اپنے کے حمد کرنے والے ہین اور ہمیشہ کہتا رہے ان کلمات کو یہانتک کہ داخل ہووے
شہر اپنے مین نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے وَاِذَا دَخَلَ عَلٰی اَھْلِہٖ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ
عَلَیْنَا حَوْبًا ا ط ی اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا ر ص ا ور جب داخل ہووے اہل اپنے پر کہے
توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار اپنے کے درحالیکہ پھرنے والا ہون سفر سے وہ توبہ کہ نچھوڑے
ہمپر گناہ کوئی نقل کی یہ احمد طبرانی ابن سنی نے پھرتا ہون پھرنا درحالیکہ توبہ کرنیوالا ہون پروردگار
اپنے سے ایسی توبہ کہ نچھوڑے ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہ بزار ابو یعلی نے وَمَنْ نَزَلَ بِہٖ غَمٌّ اَوْ کَرْبٌ اَوْ سُقْمٌ
اَوْ اَمْرٌ مُّھِمٌّ فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ خ م ت س ق اور جسپر اوترے غم یا سختی
یا کار دشوار پس چاہیے کہ کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار
عرش بڑیکا ہے نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا ہے اور پروردگار
عرش بزرگ کا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ

الا استجاب اللہ لہ ت س مس رص : دعا کی ساتہ اس آیت کے کسی آدمی مسلمان نے
بیچ کسی چیز کے یعنی راوی حاجت اور دفع بلیات کے مگر کہ قبول کی خدا تعالے نے دعا اوسکی نقل کی
یہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نے ف مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے
تحت آیت لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ کے لکہا ہی کہ مشائخ معتبر سے منقول ہی کہ واسطے ہر غم
واندوہ کے پڑہنا اس آیت کا تریاق مجرب ہی اور طریق اسکے پڑہنے کے دو ہین ایک تو یہ کہ سوا لاکہ بار
بہیئت اجتماعی ایک مجلس مین پڑہی جاوے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو بار
بعد از نماز عشا کے بیچ مکان تاریک کے بیٹہ کر ساتہ شرائط طہارت اور استقبال قبلے کے پڑہے اور
پیالہ پانی کا بہر کر اپنے پاس رکہ لیوے اور لمحہ لمحہ اس پانی مین ہاتہ اپنا ڈال کر اوپر منہ اور بدن اپنے کے
ملتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑہے انتہی اور بستان الواعظین
نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سے کہ کہا اونہون نے تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ مبتلا ہو
ساتہ چار چیزون کے پس کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین
پس کیون نہین کہتا ہی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اس لیے کہ اللہ تعالے اپنی کتاب مین
فرماتا ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین یعنی یونس نے یہ آیت پڑہی پس قبول کی ہمنے
دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا
کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہین اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حسبی اللہ
ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم
سوء یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس پہرے بدر سے ساتہ نعمت کے خدا کیطرفسے
اور ساتہ فضل کے یعنی ساتہ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پونہچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب
کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو مگر لوگون سے کیون نہین کہتا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر
بالعباد کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہی وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا
یعنی فرعون کے چچا کا بیٹا بہائی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکے قوم نے تنبیہ کی کہا اوسنے
وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالے کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتہ حال بندون کے
پس بچایا اوسکو اللہ تعالے نے برائی مکر اونکے سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہو جنت مین

اور پانچ آخرت کے لیے جیسے حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا أَهَمَّنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِي حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِي بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **د س ق مص ط س** اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتھ اوسکے کسی چیز کو نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ط ب** اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتھ اوسکے کسی چیز کو پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ طبرانی نے دعا مین **ف** آخری کلام عمر بن عبدالعزیز کا موت کے وقت بھی تھا ٥ **فخ** ٥ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **حب** معنی اسکے وہی ہین جو گذرے نقل کی یہ ابن حبان نے تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا **مس** بھروسا کیا مین نے اوپر زندہ کے جو نہ مرے اور سب تعریف واسطے خدا کے جسنے نہین پکڑی اولاد اور نہین ہے اوسکا شریک کوئی پادشاہت مین اور نہین ہے اوسکے لیے دوست بچانیوالا ذلت سے اور بڑائی کر اوسکی بڑائی کرنا نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ **د حب ط مص** لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ **د حب مص ی** یا اللہ مہربانی تیری کے امید رکھتا ہون مین پس نسونپ مجکو طرف نفس میرے کے ایک پلک مارنے تک اور سنوار میرے لیے سب کام میرے یعنی دین و دنیا کے نقل کی یہ ابوداؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہے نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہ ابوداؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** یہ جو فرمایا کہ نسونپ مجکو میرے نفس کیطرف اس لیے کہ مین عاجز ہون قدرت حاجت روائی کی نہین رکھتا اور نہ اچھا برا اپنے حق کا جانتا ہون پس تو ہی اپنے فضل سے متکفل میرے کامونکا ہو ٥ **فخ** ٥ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ **مس ی** اے زندہ اے خبرگیری کرنے والے بسبب رحمت تیری کے فریاد کرتا ہون مین نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے وَيُكَرِّرُهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ **س مس** اور بار بار کہے یا حی یا قیوم اوس حال مین کہ وہ سجدے مین ہو لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ **ی** نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین ہون ظالمون سے نقل کی یہ ابن سنی نے لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ

لا باللہ اس لیے کہ تحقیق یہ خزانہ جنت کیسے ہر اور جو کوئی بہت کہتا ہے یہ نظر رحمت کی کرتا ہے اللہ تعالے
طرف اوسکے اور جسپر نظر کی اللہ نے پس تحقیق پہونچا وہ خیر دنیا و آخرت کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو
کیونکہ یہ دفع کرتا ہے ایک کم سو دروازے ضرر کے ادنے اونکا غم ہے اور مکحول سے روایت ہے کہ جو کوئی
کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ تو دور کرتا ہے اللہ تعالے ستر دروازے ضرر کے
کہ ادنے اونکا فقر ہے کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ د ق حب مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ
س جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ د س
ق حب جو کوئی لازم کرے استغفار کو نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ ابن حبان نے جو کوئی بہت پڑھا ہے
استغفار یعنی مداومت کرے اوسکے نقل کی یہ نسائی نے کرتا ہے اللہ تعالے واسطے اوسکے ہر تنگی سے
نکلنا اور ہر غم سے رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کے غمسے رہائی دیکر خوشی کو پونہچاتا ہے اور رزق
پونہچاتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان رکھتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے
وَتَقَدَّمَ مَا يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ بِهِ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ مس اور پہلے گذرے
یعنی اذان کی دعاؤن مین وہ چیز کہ کہے وہ شخص کہ اوترا ہو اوسپر غم یا سختی نزدیک سُن نے اوسکے
اذان موذن کو نقل کی یہ حاکم نے وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مَهُوْلًا اَوْ وَقَعَ فِىْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ت مص اور جو توقع رکھے کوئی کسی بلا کی یا کسی
کام دہشتناک کی یا پڑے کام بڑے مین کہے کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز اللہ ہی پر
بھروسا کیا ہمنے نقل کی یہ ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِىْ فَاْجُرْنِىْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِىْ مِنْهَا خَيْرًا ت
س ق اور جو پونہچے اوسکو مصیبت پس چاہیے کہ کہے تحقیق ہم ملک ہین واسطے خدا کے اور تحقیق
ہم طرف اوسکے پھرنے والے ہین یا اللہ تیرے پاس سے مانگتا ہون مین ثواب مصیبت اپنی کا
پس ثواب دے مجکو اوسمین اور بدلہ دے مجکو بہتر اوس سے یعنی اوس چیز سے کہ فوت ہوئی اور
سبب مصیبت کی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِنْهَا م تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کے اور
تحقیق ہم طرف اوسکے پھرنے والے ہین یا اللہ ثواب دے مجکو مصیبت میری مین اور عوض دے

بیان استغفار کا

وقت بلا و امور ہولناک کے کیا کہے

کیون عین کہتا ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ
لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر کو کہا
اور کیون نہ جب تو آیا باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ چاہے ہونے والا ہی نہین قوت مجکو محافظت مال
اپنے کی مگر ساتہ اللہ کے اگر دیکہتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجہسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے
مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہیے یہان بخوف
درازی کتاب کے اسی پر اکتفا کیا وما قال عبد اصابہ ہم او حزن اللہم انی عبدک وابن عبدک
وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسئلک بکل اسم ہو لک
سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب
عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی ونور بصری وجلاء حزنی وذہاب ہمی الا
اذہب اللہ ہمہ وابدل مکان حزنہ فرحا حب مس ا ص ر مص ط اور نہ کہا کسی
بندے نے کہ پونچا ہو اوسکو فکر یا غم اللہم انی عبدک کو ذہاب ہمی تک مگر کہ لیجاتا ہی خدا تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہ غم اوسکے کی خوشی کو معنی ان کلمات کے یہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون
اور بیٹا بندے تیرے کا اور بیٹا لونڈی تیری کا ہون پیشانی میری بیچ ہاتہ تیرے کے ہی یعنی مین قبضہ
قدرت تیرے مین ہون جاری ہی بیچ حق میرے کے حکم تیرا یعنی تیرے حکم کو توقف نہین ہی جو چاہے
سو کرے عدل ہی بیچ امر میرے کے تقدیر تیری مانگتا ہون مین تجہسے ساتہ ہر نام کے کہ ثابت ہی تیرے لیے
اور نام رکہا تو نے ساتہ اوسکے ذات اپنی کا یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نے اوسکو کسی کو
خلق اپنی سے یعنی ساتہ وحی یا الہام کے بغیر ذکر کرنے کے کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اوسکو بیچ علم غیب کے
نزدیک اپنے یعنی کسی کو اوسکی اطلاع نہین سوای تیرے یہ کہ کرے تو قرآن بزرگ کو بہار دل میری کی
اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنے والا غم میرے کا اور لیجانے والا فکر میری کا نقل کی یہ ابن
حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نے من قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ کانت دواء
من تسعۃ وتسعین داء یسرہا الہم مس ط جو کوئی کہے نہین بچنا گناہون سے اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کے ہوتا ہی یہ کلمہ دوا ننانوین بیماریون سے کہ ادنی اون مین سے غم ہے
روایت کی یہ حاکم طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہت کہو لا حول ولا

اور گروہ ہون اوسکے سے کہ جن سے ہون اور انسان سے یا اللہ ہو واسطے میرے نگہبانی برائی اون کیسے بڑی ہی تعریف تیری اور غالب ہی پناہ پکڑنے والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ طبرانی نے مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور روایتون مین ڈر کے لیے یہ دعائین بھی آئی ہین جونسی چاہے انہین سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی **موضح** یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے اس سے کہ زیادتی کرے ہمپر کوئی اونین سے یا یہ کہ ظلم کرے نقل کی یہ موقوفًا دارمی نے اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَّا طَاقَۃَ لِیْ بِہٖ **موضح** یا اللہ معبود جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل کے اور اے معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کے عافیت دے مجکو یعنی سب بلیّات ظاہری وباطنی سے اور نہ غالب کر کسی مخلوق اپنے سے مجپر ساتھ اوس چیز کے کہ نہین طاقت ہے مجکو اوسکی نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَّاِمَامًا **موضح** راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے ازروے رب ہونیکے اور ساتھ اسلام ازروے دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ازروے نبی ہونیکے اور ساتھ قرآن کے ازروے حاکم ہونیکے اور امام ہونیکے یعنی اوسکا حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** تفسیر درمنثور مین آیا ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو مشرکون نے قید کیا اور باندہا اور بہوکا رکہا پس لکہا اونہون نے باپ اپنے کو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر حال منیق اور سختی میرے کا عرض کر پس جب اونہون نے عرض کیا حضرت سے فرمایا لکہہ اور حکم کر اوسکو ساتھ تقوی کے اور توکل کے اللہ پر اور یہ کہ پڑہے صبح شام لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پس جب یہ خط اونکو گیا اور یہ آیت پڑہی قید سے رہائی دی اللہ تعالے نے اونکو پھر اونکے جنگل مین جاکر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائے اور حضرت سے پوچھا کہ یہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالے نے آیہ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا آخر تک یعنی جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے کرتا ہے اوسکے لیے جگہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہین رکہتا اور کہا ابن عباس نے کہ جو کوئی یہ آیت پڑہے نزدیک بادشاہ کے کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکے کا یا نزدیک موج کے کہ خوف

واسطے میرے بہتر اوس سے نقل کی یہ مسلم نے ف الیہ راجعون مین اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی
ہونگے ثواب پاوینگے ورنہ مستحق عذاب ہونگے یہ اقرار ہی ساتھ عجز کے اور تسلیم و رضا کے فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہی تو اللہ تعالے دیتا ہی عوض نو عم مین
دینگے بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون نے اس آیت کے پڑہنے کا ارادہ کیا
پھر خیال کیا کہ مجھے اس خاوند سے کون سا بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم کے یہ کلمات پڑہے پھر حضرت کے
نکاح مین آئین کہ افضل البشر ہین فتح وَاِذَا خَافَ اَحَدٌ اَللّٰهُمَّ اَكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صحیح رواہ ابو نعیم
فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ اور جب ڈرے کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر رکھتا ہو کہے یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سے
یعنی ڈر اوسکا ہمسے دفع کر ساتھ جس طرح کے کہ چاہے تو یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو ابو نعیم نے
بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اوسکا مستخرج علی مسلم ہی ف جب سرور عالم نے ہمراہ ابوبکر رض کے ہجرت مکے کی
تو ایک کافر سراقہ نامی نے پیچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا پڑہی گھوڑا اوسکا پیٹ تک
زمین مین دہنس گیا ۵ ع اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَأُبِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ عو یا اللہ
تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے برائی دشمنون سے اور دفع کرتے ہین ہم شر اونکی ساتھ مدد تیری کے
حال یہ کہ کرتے ہین ہم تجھکو مقابلے اونکے ہین یعنی تاکہ دفع کرے تو اونکو ہمسے نقل کی یہ ابو عوانہ نے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ عو یا اللہ تحقیق مین کرتا ہون تجکو مقابلے
اونکے مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برائی اونکی سے نقل کی یہ ابو عوانہ نے وَاِنْ خَافَ
سُلْطَانًا اَوْ ظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ
وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط مو مص ق اور جو ڈرے پادشاہ سے یا کسی ظالم سے
پس کہے اللہ اکبر غیرک تک تین بار معنی اسکے یہ ہین اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب تر ہی سب خلق اپنی سے
اللہ غالب تر ہی اوس چیز سے کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ اوس اللہ کے
کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تھامنے والا ہی آسمان کو اس سے کہ گر پڑے زمین پر مگر حکم اوسکے سے برائی
بندے تیرے سے کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوے اور برائی لشکر اوسکے سے اور تابعداروں اوسکے سے

مص اور جسوقت کہ ظاہر ہوویں چھلاوے پکار کر کہے اذان نقل کی یہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نے
وَقِرَاءَةُ اٰيَةِ الْكُرْسِيِّ ت مص اور پکار کر پڑھے آیۃ الکرسی نقل کی یہ ترمذی ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ
فَزِعَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ
يَّحْضُرُوْنِ د ت س اور جو کوئی ڈرے یعنی سوتے یا جاگتے کسی چیز سے پس کہے پناہ پکڑتا ہون مین
ساتھ کلمون پورے خدا کے غصے اوسکے سے یعنی عذاب اوسکے سے اور برائی بندون اوسکے سے اور وسوسے
شیطانون سے اور اس سے کہ آوین شیطان میرے پاس نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی نے
وَمَنْ غَلَبَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ د س ی اور جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر
کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی پس چاہیے کہ کہے کفایت ہی مجھکو خدا اور اچھا ہی کارساز نقل کی یہ ابو داؤد
نسائی ابن سنی نے وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا يَخْتَارُهٗ فَلَا يَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ
وَمَا شَآءَ فَعَلَ م س ق ی اور جو شخص کہ واقع ہووے اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکھتا ہی اوسکو
پس نہ کہے کاش کہ تحقیق مین کرتا ایسا اور ایسا تو نہ ہوتی یہ بات و لیکن کہے ساتھ تقدیر خدا کے واقع ہوا
یہ امر اور جو کچھ چاہا خدا نے نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ماجہ ابن سنی نے ف یعنی یون اعتقاد نکرے
کہ اگر یون کرتا مین تو یہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی شخص گھر سے نکلا اور کسی نے اوسکو ستایا تو یون نکہے
کہ اگر گھر سے نہ نکلتا مین تو نہ ستایا جاتا اور یہ نہی تنزیہی ہی اور بعضون نے تحریمی کہی ہی فَاِنِ اسْتَصْعَبَ
عَلَيْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ حب
اور جو دشوار ہووے کسی پر کوئی کام کہے اے اللہ نہین آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نے اوسکو آسان
اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہے نقل کی یہ ابن حبان ابن سنی نے وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ
اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِيْ عَلَى اللّٰهِ
وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ مس ت اور جسکو ہووے حاجت
طرف خدا کے یا طرف کسی کے بنی آدم سے پس چاہیے کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو اپنا یعنی
بطور مسنون اور بچنے منہیات کے پھر پڑھے دو رکعت نماز کی پھر تعریف کرے خدا پر اور درود بھیجے

رکھتا ہو غرق کا یا نزدیک درندے جانور کے تو نہین ضرر کرینگے اوسکو کوئی چیز انمین سے اور ایک روایت مین
آیا ہو کہ عوف بن مالک نے حال قید ہونے بیٹے اپنے کا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
اور عرض کیا کہ ما اوسکی بیقرار ہو کیا حکم فرماتے ہو مجھکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجھکو اور اوسکی ماکو کہ بہت پڑھو لاحول
ولا قوۃ الا باللہ پس کہا اوسکی بی بی نے کہ خوب فرمایا اور دونون نے اسکے پڑھنے کی کثرت کی پس غافل
ہوے دشمن اوسے ہانک لایا یہ ریوڑ اونکا پس اوتری آیت ومن یتق اللہ آخر تک اور حیوۃ الحیوان مین لکھا ہو
کہ جو کوئی اپنے قتل کا یا غذاب وغیرہ کا ڈر رکھتا ہو تو بکری یا مینڈھا فربہ قابل قربانیکے لاکر ایک مکان خالی مین
قبلے کے رخ کرکے ذبح کرے اور وقت ذبح کے پڑھے اللہم ہذا لک فدائی فتقبل منی اور ایک گڑہا کہود کہ خون
اوسی مین جمع ہووے پھر خون کو خاک سے بند کرے کہ پاؤن کے نیچے نآوے اور اوس جانور کے چہہ ٹکڑے
کرکے فقیرون مسکینون کو دے اور آپ نکہاوے اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اسپر واجب ہو پس
انشاء اللہ تعالے جس بلا سے کہ ڈرتا ہو دفع ہو جائیگی اور وہ جانور بدلا اوسکا ہو جائیگا یہ مجرب ہے
کذا فی فتح المبین وَاِنْ خَافَ شَيْطَانًا اَوْ غَيْرَهٗ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا
يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ ا طب س ط مص ص اور جو ڈرے

بیان شیطان سے ڈرنیکا

کسی شیطان سے یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکے سے یعنی حیوانات موذیات سے پس چاہیے
کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ ذات خدا بزرگ کے اور ساتہ کلمون پورے خدا کے وہ جو نہین تجاوز کرتا ہے
اون سے نیک کار اور بدکار برائی اوس چیز کیسے کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور
برائی اوس چیز سے کہ اوترتی ہو آسمان سے اور برائی اوس چیز سے کہ چڑہتی ہو آسمان مین اور برائی اس چیز سے
کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز سے کہ نکلتی ہو اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن سے اور سے
برائی ہر حادثے رات سے یعنی چور وغیرہ سے مگر حادثہ کہ آوے ساتہ بہلائی کے اے مہربان مہربانی کر یہ حدیث
نقل کی یہ احمد طبرانی نسائی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے ف مراد کلمات اللہ سے کتابین اور اسماء
وصفات اللہ تعالے کے ہین کوئی انکی تاثیرات سے خارج نہین ہو مثلاً مومن کو جنت کا وعدہ کیا
اور کافر کو دوزخ کا بلا شک یون ہی ہوویگا ع وَاِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيْلَانُ نَادٰی بِالْاَذَانِ ھرسا

بیان دفع کرنے غول اور چھلاوے کا

کہ یہ دعا پڑھے پس اوسنے یہی پڑہی اور سکھا ہوا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رض سے
روایت ہی کہ اگر ساتہ اس دعا کے دعا مانگی جاوے کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کے بیچ ایک
ساعت جمعے کے تو البتہ قبول کیجاوے دعا مانگنے والے کی کہ وہ یہ ہی لا الہ الا انت یا حنان یا منان
بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام اور در منثور مین یہ روایت ہی حضرت علی رض سے کہ فرمایا
جب ارادہ کرے کوئی تم مین کا کسی حاجت کا پس چاہیے کہ پنجشنبہ کی صبح کو اوسکی طلب مین جاوے
کیونکہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یا اللہ برکت دے میری امت کے لیے بیچ صبح اونکی کے
دن پنجشنبہ کے اور چاہیے کہ پڑہے جب نکلے مکان اپنے سے آخر سورہ آل عمران کا یعنی ان فی خلق السموات
آخر تک اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور سورۂ فاتحہ پس تحقیق بیچ اسکے حاجت روائیاں دنیا اور آخرت کے
ہین وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ
فَلْیَقُمْ فَاِنَّھَا سَاعَۃٌ مَّشْھُوْدَۃٌ وَالدُّعَاءُ فِیْھَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ وَسَطِھَا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَفِیْ اَوَّلِھَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی چاہے یاد کرنا قرآن کا پس جب ہووے رات جمعی کی
پس اگر کر سکے کہ یہ اوٹھے بیچ تہائی رات اخیر کے پس چاہیے کہ اوٹھے اس لیے کہ تحقیق وہ ساعت ایسی
ساعت ہی کہ حاضر ہوتے ہین اوس مین فرشتے اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کر سکے یعنی
اوسوقت نہ اوٹھ سکے پس اوٹھے آدہی رات مین پس جو یہ بھی نہ کر سکے پس اوٹھے اول رات مین پس
پڑہے چار رکعتین یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی الْفَاتِحَۃَ وَسُوْرَۃَ یٰسٓ وَفِی الثَّانِیَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَحٰمٓ الدُّخَانِ
وَفِی الثَّالِثَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَالٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَفِی الرَّابِعَۃِ الْفَاتِحَۃَ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ
پڑہے پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یس اور دوسرے مین الحمد اور سورہ حم الدخان اور تیسرے مین الحمد اور
الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتھی مین الحمد اور تبارک الذی **ف** نفلون مین ہر شفعہ حکم جدی
نماز کا رکھتا ہی پس تقدیم پچھلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورۂ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی
کہ مکروہ ہووے اور دوسرے یہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی ۵ع ۵ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ
التَّشَھُّدِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَلْیُحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَی اللّٰہِ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُحْسِنْ وَ
عَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَلْیَسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِہِ الَّذِیْنَ سَبَقُوْہُ بِالْاِیْمَانِ پس
جب فراغت پاوے التحیات کے پڑھنے سے یعنی جب سلام پھیر چکے پس چاہیے کہ تعریف کرے اور

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور پڑھے یہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہے خدا پروردگار عرش بڑے کا سب
تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے مانگتا ہون مین تجھسے خصلتین اچھی کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور کام لازم کرین
بخشش تیری کو اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سے یعنی پوری نیکی اور بچاو ہر گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے نقل کی
یہ حاکم ترمذی نے **ف** جملہ والعصمۃ من کل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت مین آیا ہے اور جملہ والغنیمۃ من کل فقط ترمذی کی
روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کے ساتھ یہ عبارت بھی زیادہ آئی ہے **ع** لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا
اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **ت** نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو
اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووے مگر روا کرے تو اوسکو
یعنی جو سبب خوشی تیری کی ہو وہ اگر روا کرے اے بہت مہربان مہربانونکے نقل کی یہ ترمذی نے **ع** مَنْ کَانَتْ لَہٗ ضَرُوْرَۃٌ
فَلْیَتَوَضَّأْ فَیُحْسِنْ وُضُوْءَہٗ **ت** **ر** **ف** **مس** وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ **س** ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ
بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ **ت** **س**
ق **مس** اور جسکے ہووے کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کرے اور اچھا کرے
وضو اپنا نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے اور پڑھے دو رکعتین نقل کی یہ نسائی نے یعنی نماز پڑھنی فقط
نسائی کی روایت مین ہے اور باقی مین سب متفق ہین پھر دعا کرے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے حاجت اپنی اور
متوجہ ہوتا ہون مین طرف تیرے ساتھ وسیلے نبی تیرے کے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین اے حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھ وسیلے تیرے کے طرف پروردگار اپنے کے بیچ اس حاجت اپنی کے تو کہ روا کیجاوے
حاجت واسطے میرے یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میرے حق مین نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے **ف**
حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ دعا کرو
اللہ تعالی سے کہ مجھکو عافیت دے اس مرض سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہے تو دعا کردون مین اور
چاہے تو صبر کر کہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجیے پس اوسکو وضو کے لیے حکم فرمایا اور فرمایا

[illegible]

[illegible]

تجکو مجسے ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سے پڑہتا رہون ۵ ع ۵ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا یُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ ت حص یا اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور اے صاحب اوس عزت کے کہ نہ قصد کیا جاوے مانگتا ہون تجسے اے اللہ اے بخشش کرنے والے ساتہ وسیلے بزرگی تیری کے اور روشنی ذات تیری کے یہ کہ روشن کرے تو ساتہ برکت کتاب اپنی کے بینائی میری اور یہ کہ جاری کرے تو ساتہ اوسکے زبان میری اور یہ کہ دور کرے تو غم بسبب برکات اوسکے کے دل میرے سے اور یہ کہ کھولے تو بسبب اوسکے سینہ میرا اور یہ کہ دہووے تو بسبب اوسکے بدن میرا یعنی نجاست گناہون سے بسبب عمل کرنیکے اوسپر اس لیے کہ تحقیق نہین مدد کرتا ہے کوئی میرے کام حق پر سوا تیرے اور نہین دیتا ہی حق کو مگر تو اور نہین ہے بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ بلند مرتبہ بزرگ قدر کے کرے اس عمل کو تین جمعے یا پانچ یا سات جمعے قبول کیا جاوے گا ساتہ حکم اللہ کے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتہ حق کے نہین خطا کرتی ہی قبولیت اس عمل کی مومن کو کبھی یعنی یہ عامسلمان سے قبول ہوتی ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ حضرت علی رض نے جناب سرور عالم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ باپ میرے فدا ہون تمپر قرآن شریف میرے دل سے محو ہوا جاتا ہی یاد نہین رہتا پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا سکھادون نہین تجکو کتنے کلمے کہ اونکے سبب سے اللہ تعالے تجکو بہی فائدہ دے اور جسکو سکھادے تو اوسکو بہی اور ثابت رہے تیرے سینے مین جو سیکہے تو عرض کیا حضرت علی رض نے بہتر پس حضرت نے فرمایا اذا کانت لیلة الجمعة آخر تک یعنی یہی ترکیب جو مذکور ہوئی فرمائی پھر راوی حدیث کے یعنی ابن عباس کہتے ہین کہ پانچ یا سات جمعون کے بعد حضرت علی حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے پہلے چار آیتین یاد کرتا تہا مین اور جب پڑہتا تہا اونکو تو بہولتی تہین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون

خوب تعریف کرے اللہ کی اور درود بھیجے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اچھی طرح بھیجے اور درود
بھیجے سب پیغمبرون پر اور بخشش مانگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے اور بخشش مانگے
واسطے بھائیون اپنے کے جو سبقت لے گئے ہین ایمان پر یعنی صحابہ اور تابعین **ف** تعریف خوب یہ ہی کہ ساتھ
اخلاص کے اور اگر کرنے اسمای حسنی اور صفات کاملہ کے ہو اور درود اچھی طرح کا یہ کہ اوسمین اوصاف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کرے یا آل واصحاب کو بھی شریک کرلے درود بھیجنے مین پس یہ
عبارت یا مثل اسکے اور زبان مین پڑھے الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی سیدنا محمد ن النبی
الامی الہاشمی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام وعلے سائر النبیین واغفر لجمیع المومنین وللمومنات ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ۵ ع ۵ تو لیقل فی اٰخر ذٰلک اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ
وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ پھر کہے بیچ اسکے کے یا اللہ مہربانی کر مجھپر ساتھ چھوڑنے گناہون کے
یعنی توفیق دے کہ گناہ چھوڑ دون مین ہمیشہ جب تک کہ زندہ رکھے تو مجکو اور مہربانی کر مجھپر ساتھ چھوڑنے
اسکے کہ تکلیف کرون مین اوس چیز کا کہ نہ فایدہ دے مجکو **ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہو کر
لاحاصل باتونکا مرتکب نہووے اگرچہ وہ موجب گناہ کی نہووین کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی
اسلام آدمی کی ہی ترک کرنا بیفایدہ بات کا ۵ ع ۵ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اور
نصیب کر مجکو بھلائی نظر کی بیچ اوس چیز کے کہ راضی کرے تجکو مجسے **ف** یعنی توفیق فکر کرنے کی دے
اپنی پسندیدہ چیزون مین اور محبت اونکی میرے دل مین ڈال یا نظر ظاہر کی مراد ہی کہ مطالعہ علوم
دینی مین مشغول رہے ۵ ع ۵ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ
الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ
یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانون کے اور زمین کے ای صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ای صاحب
اوس عزت کے کہ نہ قصد کیجاوے یعنی اور کو نہین لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کرے مانگتا ہون مین
تجھسے اے اللہ اے بخشش کرنے والے ساتھ وسیلے بزرگی تیری کے اور نور ذات تیری کے یہ کہ لازم
کرے تو دل میرے مین یاد کرنا کتاب اپنی کا جیسیکہ سکھائی تونے مجکو **ف** یعنی جیسیکہ توفیق دی تونے
کہ قرآن دیکھکر پڑھتا ہون ویسی توفیق دے کہ ازبر پڑھا کرون ۵ ع ۵ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ
عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اور نصیب کر مجکو یہ کہ پڑھون مین اوسکو اوس طرح پر کہ راضی کرے

پھر کہا اسکو پس کہا پھر فرمایا حضرت ؐ نے پھر کہا اسکو پس پھر کہا پس فرمایا حضرت نے کہڑا ہو جا پس تحقیق بخشا
اللہ تعالے نے گناہ تیرا نقل کی یہ حاکم نے **ف** یہی مضمون کسی شاعر نے لکھا ہے ؎ گنہ نا بود فزون قیاس
عفو افزون تر از گناہ ہمہ ✤ قطرہ زاب رحمت تو بس ست ✤ شستن نامۂ سیاہ ہمہ **فخ** اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ
یَدَاہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَاہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا
م مس تحقیق اللہ تعالے پھیلاتا ہے ہاتھ رحمت اپنی کا رات کو تو کہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور پھیلاتا ہے
ہاتھ اپنا دن کو تو کہ توبہ کرے گنہگار رات کا یہانتک نکلے گا آفتاب مغرب اپنے سے یعنی جب دروازے
توبہ کے بند ہو جاوین گے اور توبہ کچھ نفع نہین دینے کی نقل کی یہ مسلم اور حاکم نے وَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدُنَا یُذْنِبُ قَالَ یُکْتَبُ عَلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ مِنْہُ وَیَتُوْبُ قَالَ یُغْفَرُ لَہٗ وَیُتَابُ
عَلَیْہِ قَالَ فَیَعُوْدُ فَیُذْنِبُ قَالَ یُکْتَبُ عَلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ مِنْہُ وَیَتُوْبُ قَالَ یُغْفَرُ لَہٗ وَیُتَابُ
عَلَیْہِ وَلَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا **طس ط** اور آیا حضرت پاس ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کے
ایک ہم مین سے گناہ کرتا ہے پس حال اوسکا کیا ہے فرمایا لکھا جاتا ہے اوسپر عرض کیا پھر بخشش
چاہتا ہے اوس گناہ سے اور توبہ کرتا ہے یعنی اگر بعد گناہ کے توبہ کرے تو کیا حال ہے فرمایا بخشا جاتا ہے
گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہے اوسکی عرض کیا پھر ارادہ کیا گناہ کا پس گناہ کرتا ہے یعنی اس صورتمین
کیا لازم آتا ہے فرمایا لکھا جاتا ہے اوسپر عرض کیا پھر بخشش مانگتا ہے اوس سے اور توبہ کرتا ہے فرمایا بخشا جاتا ہے
گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہے اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہے خدا بخشش کرنے سے یہانتک کہ ملول
ہو تم بخشش چاہنے سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور کبیر مین **ف** بعضے روایت مین آیا ہے
کہ بائین ہاتھ کا فرشتہ لکھنے والا چھ سات ساعت تک توقف کرتا ہے اگر اس مدت مین توبہ کری نہین لکھتا ہے
ورنہ لکھتا ہے اور ملول ہونے سے یہ مراد ہے کہ تم توبہ کرنے اور بخشش چاہنے سے تھکو مت اگر توبہ
توڑ دو تو پھر توبہ کر دو کہ اللہ تعالے توبہ تمہاری قبول کرتا ہے ؎ باز آ باز آ ہر انچہ کردی باز آ ✤ گر کافر و
گبر و بت پرستی باز آ ✤ این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست ✤ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ✤ **فخ** وَاِذَا
قَحَطُوا الْمَطَرَ فَلْیَجْثُوْا عَلَی الرُّکَبِ ثُمَّ لْیَقُوْلُوْا یَا رَبِّ یَا رَبِّ **عو** اور جب نہ برسائے جاوین لوگ
مینھ پس چاہیے کہ بیٹھین دوزانو پھر کہین اے پروردگار میرے اے پروردگار میرے نقل کی
یہ ابو عوانہ نے وَدُعَاءُ الْاِسْتِسْقَاءِ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا **خ** اور دعا مینھ

اور جب پڑھتا ہون گویا قرآن روبرو آنکھون میری کی ہوتا ہی اور حدیث سنتا تھا مین پھر جب پڑھتا تھا
تو بھولی ہوئی ہوتی تھی اور اب جو حدیث سنتا ہون مین اور پھر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون
کذا فی الترمذی امام شافعی رحمہ اللہ نے حافظے کا ایک عمل خوب لکھا ہی یا اللہ ہم سبکو وسیہ عمل نصیب کر
وہ یہ ہی شکوت الی وکیع سوء حفظی ۔ فاوصانی الی ترک المعاصی ۔ فان العلم فضل من الٰہ ۔ وفضل اللہ
لایعطی لعاص ۔ یعنی امام شافعی فرماتے ہین کہ شکوہ کیا مین نے اپنے اوستاد سے کہ اونکا وکیع نام تھا
برائی حافظے کا پس نصیحت کی مجکو گناہون کے چھوڑنیکی اس لیے کہ تحقیق علم فضل اللہ کا ہی اور
فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو ۔ واذا اخطأ او اذنب فاحب ان یتوب الی اللہ للیات فلیمد
یدیہ الی اللہ عز وجل ثم یقول اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابدا فانہ یغفر
لہ ما لم یرجع فی عملہ ذلک مس اور جب چوک کر گناہ کرے کوئی یا جانکر کرے پس چاہیے توبہ کرنی
طرف خدا کے پس چاہیے کہ آوے یعنی شروع کرے جسطرح تفصیل بیان ہوتی ہی پس پھیلاوے
ہاتھ اپنے طرف خدا غالب وبزرگ کے پھر کہے یا اللہ تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف تیری گناہون سے نہین
پھرونگا مین طرف اونکے کبھی پس تحقیق بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا جب تک کہ نہ پھرے بیچ اوس کام اپنے کے
یعنی جس سے توبہ کی ہی پس اگر پھر وہی گناہ کرے اوسکے لیے جدی توبہ چاہیے نقل کی یہ حاکم نے ما من
رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ لذلک الذنب الا غفر
لہ ۔ عہ حب فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی آدمی کہ کرے کوئی گناہ پھر وہ اوٹھے
یعنی ارادہ توبہ کا کرے پس طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے پھر پڑھے دو رکعتین پھر بخشش چاہے
خدا تعالے سے واسطے اوس گناہ کے مگر کہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی نقل کی یہ چارون نے اور ابن
حبان ابن سنی نے وجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واذنوباہ واذنوباہ
فقال صلے اللہ علیہ وسلم قل اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجی عندی
من عملی فقالہا ثم قال عد فعاد ثم قال عد فعاد فقال قم فقد غفر اللہ لک مس
اور آیا ایک شخص پاس حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا افسوس گناہ میرے کو افسوس گناہ
میرے کو پس فرمایا حضرت نے کہ یا اللہ بخشش تیری بہت فراخ ہی گناہون میرے سے اور رحمت تیری
بہت امید کی گئی ہی نزدیک میرے عمل میرے سے پس کہا اوسنے ان کلمات کو پھر فرمایا حضرت نے

طرف اور اندر کا طرف باہر اور باہر کا اندر ہے کذا فی سفر السعادۃ اور پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑھے
اور دوسرے مین ہل اتاک حدیث الغاشیۃ مثل عید و جمعے کے اور امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک جماعت سے
یہ نماز سنت نہین ہی مگر صاحبین کے نزدیک ہی کہ جماعت سے دو رکعت ادا کرے اور خطبہ بھی پڑھے
اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہے کذا ذکر الفخر اور مستحب ہے آمین یہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سے اور آپسمین
صلح کرین اور پچھلے نکلنے سے صدقہ دین ہر روز اور تین روزے رکھین پے درپے اور نکلین چوتھے
دن روزے سے پیادہ پا پرانے کپڑون سے ذلیل متواضع فروتنی کرنے والے سر جھکائے روتے ہوے
یا بتکلف روتے ہوے اور دعا کرین مومنین اور مومنات کے لیے اور درود بھیجین نبی صلے اللہ علیہ
وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیۃ الکرسی اور امام درمیان مین خطبے کے اور دعا کے
استغفار پڑہتا جاوے اور پڑھے اللھم ربنا آتنا آخر تک لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ رب السموات
ورب الارض ورب العرش الکریم اللھم اسقنا الغیث ولا تجعلنا من القانطین اور دعا پکار کر بھی کرے
اور آہستہ بھی اور پشت ہاتھ کی دعا کے وقت کبھی زمین کی طرف ہو کبھی آسمان کی طرف اور شروع
کرے اور ختم کرے دعا کو ساتھ حمد اور ثنا اللہ تعالے کے اور درود اور سلام آنحضرت کے کذا فی
وظائف النبی اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا د مص غَیْرَ اٰجِلٍ د
رائث مص یا اللہ برسا ہمپر مینھ فریاد کو پہونچنے والا بہت ارزانی کرنے والا نفع دینے والا نہ ضرر کرنیوالا
جلدی برسنے والا نقل کی یہ ابو داود ابن ابی شیبہ نے نہ دیر کرنے والا نقل کی یہ ابو داود نے
نہ دیر کرنے والا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے ف ابو داود مین لفظ غیر اٰجل کا اس دعا مین آیا ہی
اور ابن ابی شیبہ نے عوض اٰجل کے رائث نقل کیا ہی ۵ ع ۵ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ
وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ د یا اللہ پانی دے بندون اپنے کو اور جانورون اپنے کو
اور پھیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردے اپنے کو یعنی سرسبز کر نقل کی یہ ابو داود نے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ
عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا عو یا اللہ اوتار زمین ہماری پر سنگار اوسکا یعنی سبزہ پھول بوٹا
اور چین اوسکا نقل کی یہ ابو عوانہ نے ف چین اوسکا یعنی جو چیز زمین والون کی باعث چین کی ہی
یعنی مطلب اون کے برلا کہ دل اون کے تسکین پاوین ۵ فخ ۵ اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا

مانگنے کی یہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کی بخاری نے **ف** حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ ایک شخص نے روز جمعے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے قحط سے ہلاک ہوگئے دعا کیجیے کہ مینہ برسے پس منبر ہی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوٹھاکر یہہ دعا کی اللہم اسقنا تین بار ایک ابر نمودار ہوا اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسرے جمعے تک اور مینہ برستا رہا کہ پھر اوسی شخص نے جمعے دوسرے مین خطبے کی حالتمین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہمارے ہلاک ہوے جاتے ہین مینہ سے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اوٹھاکر دعا کی اللہم حوالینا ولا علینا آخر تک کہ بیان ہوگی پس کھل گیا **دفعہ** اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا **ھ** یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر یا اللہ مینہ برسا ہمپر نقل کی یہ مسلم نے وَاِنْ کَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ یُحَوِّلُ اِلَی النَّاسِ ظَھْرَہٗ وَیُحَوِّلُ رِدَاءَہٗ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ وَیَنْزِلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ **ھ حب مس** اور اگر ہووے دعا کرنے والا پادشاہ یا نائب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلے جنگل کو جب کہ نکلے کنارہ آفتاب کا پس بیٹھے منبر پر پس اللہ اکبر کہے اور تعریف کرے اللہ غالب وبزرگ کی پھر کہے تعریف ہی واسطے خدا کے جو پروردگار ہی عالمون کا بخشنے والا مہربان خاوند دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو تونگر ہی اور ہم محتاج برسا ہمپر مینہ اور کر اوس چیز کو کہ اوتاری تو نے ہمپر یعنی رزق اور مینہ سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنے کا مطلب کو زمانہ دراز تک یعنی اوسکے سبب سے فائدہ اوٹھاوین پھر اوٹھاوے ہاتھ اپنے یہانتک کہ ظاہر ہووے سفیدی بغلون اوسکے کی یعنی بہت بلند کرے پھر پھیرے طرف آدمیونکے پیٹھ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کے لیے ہووے اور الٹی چادر اپنی اوس حال مین کہ اوٹھائے ہوے ہو ہاتھ اپنے پھر منہ کرے طرف آدمیون کے اور اوترے منبر سے پس پڑھے دو رکعت نقل کی یہ ابوداود ابن حبان حاکم نے **ف** چادر اس طرح اولٹے کہ دایان سرا بایین طرف ہو جاوے اور بایان سرا دایین

نقل کی یہ بخاری نے اَللّٰھُمَّ سَیِّبًا نَافِعًا مرتین او ثلاثا مص یا اللہ کر مینھ کو جاری نفع دینے والا
پڑھے اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے فَاِذَا کَثُرَ وَخِیْفَ الضَّرَرُ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا
وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ خ مرس جب
بہت ہووے مینھ اور خوف ہووے ضرر کا کہے یا اللہ مینھ برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ
برسا مینھ ٹیلوں اور قلعوں اور پہاڑوں اور نالوں پر اور اوپر جگہ اوگنے درختوں کے
نقل کی یہ بخاری مسلم نے اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ
وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ت س مس اور جب سنے گرجنا اور کڑکنا تو پڑھے یا اللہ نہ مار ہمکو ساتھ
غصے اپنے کے اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنے کے اور عافیت دے ہمکو پہلے اسکے یعنی پہلے
واقع ہونے عذاب کے نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے ف رعد نام فرشتے کا ہے جو متعین ہے
بادل ہانکنے پر گرجنا آواز اوسکی ہے اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ
بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ موطا پاک ہے وہ اللہ کہ بیان کرتا ہے اوسکی رعد ساتھ تعریف
اوسکی کے اور پاکی بیان کرتے ہیں سب فرشتے خوف اوسکے سے یہ موقوفا موطا میں ہے وَاِذَا ھَاجَتِ
الرِّیْحُ اسْتَقْبَلَھَا بِوَجْھِہٖ وَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمَدَّ یَدَیْہِ طط اور جب چلے ہوا متوجہ ہووے
اوسکی طرف یعنی جدہر سے آتی ہے اودھر منہ کرے اور بیٹھے اوپر گھٹنوں اپنے اور ہاتھوں اپنے کے
یعنی بصورت تواضع بیٹھے نقل کی یہ طبرانی نے دعا میں اور کبیر میں وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا
اُرْسِلَتْ بِہٖ م ت س طب اور پڑھے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اسکی
اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہے یعنی جنات اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اوسکے
یعنی فائدے اوسکے اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز سے
کہ اسمیں ہے اور برائی اوس چیز سے کہ بھیجی گئی ہو ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی
طبرانی نے دعا میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَلَا تَجْعَلْھَا
عَذَابًا طب ط یا اللہ کر اس ہوا کو ریاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو
عذاب نقل کی یہ طبرانی نے دعا میں اور کبیر میں ف ریاح جمع ریح کی ہے معنی اوسکے ہوائیں ہیں

بیان گرجنے کا

بیان ہوا چلنے کا

وَمُجْرِی الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَّوَاصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا یا اللہ ظاہر ہووے پہاڑ ہمارے یعنی لسبب نہونے گھانس کے اور خاک اوڑتی ہے زمین ہماری ہین اور پیاسے ہووے جانور ہمارے اے دینے والے بھلائیون کے حکمون اونکی سے اور اے اوتارنے والے رحمت کے یعنی مینھ کے کانون اوسکے سے اور جاری کرنیوالے برکتون کے برکت والون پر یعنی جو لائق اوسکے ہین لسبب مینھ نفع دینے والے کے تجھسے بخشش مانگتے ہین لوگ بہت بخشنے والا پس بخشش چاہتے ہین ہم تجھسے واسطے خاص گناہون اپنے کے یعنی جو خاص ہمسے ہوتے ہین نہ غیر ہمارے سے اور توبہ کرتے ہین ہم طرف تیرے عام گناہون اپنے سے یعنی جو مشترک ہین درمیان ہمارے اور درمیان غیر ہمارے کے یا اللہ پس بھیج مینھ زور کا اور مینھ متصل یعنی ایک بوند دوسرے سے ملی ہو اور کفایت کر یعنی رنج ہمارے کو لسبب مینھ کے نیچے عرش اپنے سے اوس جگہ کہ نفع دے ہمکو اور پھرے ہمپر ف یعنی فائدہ اوسکا یعنی مینھ نالون مین اور کھیتون مین برساتا کہ نفع کرے اور کام مین آوے اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہے یعنی بھیج مینھ زیر عرش سے اور بالغیث المغیث متعلق ہے معطی اور منزل اور مجری کا ۵ فخ۵ غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ عو برسا مینھ عام یعنی سب جا کی برسے عام ساتھ کثرت کے بڑا زینت دینے والا اور ڈہانکنے والا زمین کا یعنی لسبب سبزے اور پانی کے بہت ارزانی والا بہت اوگانے والا کہانے کی چیزون کا بہت اوگانے والا سبزے کا نقل کی یہ ابو عوانہ نے وَاسْتَسْقٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ مص اور مینھ مانگا حضرت عمر بن الخطاب رضؓ نے پس نہ زیادہ کیا استغفار پر کچھ نقل کی یہ ابن شیبہ نے وَاِذَا رَاٰی سَحَابًا مُقْبِلًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِہٖ اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا فَاِنْ کَشَفَہُ اللّٰہُ وَلَمْ یُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی ذٰلِکَ د س ق اور جب دیکھے ابر آنیوالا پڑھے یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ بھیجا گیا ہے یہ ابر واسطے اوسکے یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینے والا پس اگر کھولدے اوسکو اللہ تعالے اور نہ برسے الحمد للہ کہے اسپر نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے وَاِذَا رَاَی الْمَطَرَ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا خ اور جب دیکھے مینھ کو کہے یا اللہ برسا مینھ بہت نفع دینے والا

دیکھکر آواز کرتے ہین کذا ذکرالقمر وَاِذَا رَاَیْ الْکُسُوْفَ فَلْیَدْعُ اللّٰہَ وَیُکَبِّرْہٗ وَیُصَلِّیْ وَلْیَتَصَدَّقْ
خ م د س اور جب دیکھے سورج گہن یا چاند گہن پس چاہیے کہ دعا کرے اللہ تعالی سے اور تکبیر کہے
اور نماز پڑھے اور صدقہ دے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نے ف حدیثون سے معلوم ہوتا ہے
کہ کسوف اور خسوف دونون کے ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو بھی کسوف خسوف کہتے ہین اور
چاند گہن کو بھی اور فقہا اور لغت والون نے فرق بیان کیا ہے کہ خسوف چاند گہن کو اور کسوف
سورج گہن کو کہتے ہین اور حنفیون کے نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین سات جماعت کے
اور بڑی قرائت کی بغیر خطبے کے پڑھے اور چاند گہن مین جماعت نہین ہے تنہا تنہا پڑھے اس لیے
کہ رات مین جماعت مشکل ہے اور صدقہ یعنی فقیر و محتاجون کو نقد دے یا غلام آزاد کرے بطور صدقے
مشہور کے سنت بجا و غیرہ نہ دے کہ مشابہت ہنود کے سات ہوگی نعوذ باللہ منہ ف ۵ وَاِذَا
رَاَیْ الْہِلَالَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ھی اور جب پہلی رات کا چاند دیکھے کوئی تو کہے اللہ اکبر نقل کی یہ دارمی نے
اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ
وَرَبُّکَ اللّٰہُ ت حب ھی یا اللہ چاند دکھا ہمکو سات برکت کے اور ثابت رہنے ایمان کے
اور سلامتی کے اور اسلام کے اور توفیق کے واسطے اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اور پسند رکھتا ہے تو
اے چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالے ہے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان دارمی نے
ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط یہ چاند بھلائی اور ہدایت کا ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی اس مہینے کی
اور بھلائی اس تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینے مین قسم رزق وغیرہ سے مقدر ہے اوسکی بھلائی چاہتا ہون
اور پناہ پکڑتا ہون سات تیرے برائی اس مہینے کیسے پڑھے یہ دعا تین بار نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰھُمَّ
ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ مو مص
یا اللہ نصیب کر ہمکو بھلائی اس مہینے کی اور مدد اسکی اور برکت اسکی اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی
ہدایت اور پناہ پکڑتے ہین ہم سات تیرے برائی اسکے سے اور برائی اوس چیز سے کہ پیچھے اسکے ہے یعنی
اور مہینے کے بعد اسکے ہونگے اونکی برائی سے بھی پناہ مانگتے ہین نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا ت س مس اور جب دیکھے طرف چاند کے

بیان دیکھنے سورج گہن و چاند گہن کا

بیان اندھیری یا آندھی کا

یعنی جب ہوائیں بہت ہر طرف سے چلتی ہیں تو ابر بہت آتا ہے اور مینہ بہت برستا ہے وہ باعث ہوتا ہے ارزانی کا
اور جب ایک ہوا چلتی ہے تو ایسی مفید نہیں ہوتی اور ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ ریاح کا استعمال رحمت کے لیے
آتا ہے اور ریح کا عذاب کے لیے مگر اسپر اعتراض کیا ہے بعض علمانے ه فتح ه وَإِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيحِ ظُلْمَةٌ
تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ د اور جو آوے ساتھ ہوا کے اندھیری پناہ پکڑے ساتھ پڑھنے قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا
وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ ت س یا اللہ
تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اس میں ہے یعنی جنات وغیرہ اور
بھلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہے یہ ساتھ اوسکے اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی اس ہوا سے
اور برائی اوس چیز سے کہ اسمین ہے اور برائی اوس چیز سے کہ حکم کی گئی ہے یہ ساتھ اوسکے نقل کی یہ ترمذی
نسائی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ ص یا اللہ تحقیق
میں مانگتا ہوں تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہے ہوا ساتھ اوسکے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برائی
اوس چیز سے کہ حکم کی گئی ہے وہ ساتھ اوسکے نقل کی یہ ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ لَقِحًا لَا عَقِيمًا حب طس
یا اللہ کر اس ہوا کو بارور یعنی ابر لانیوالی اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانجھ یعنی نہ ابر لانیوالی اور نہ فائدہ مند
نقل کی یہ ابن حبان نے اور طبرانی نے اوسط میں وَإِذَا سَمِعَ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ خ

بیان مرغوں کی آواز کا

م د ت س اور جب سنے آواز مرغوں کی پس چاہیے کہ مانگے اللہ تعالے سے فضل اوسکا نقل کی
یہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے ف باقی حدیث یہ ہے فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر
آواز کرتے ہیں پس امید ہے کہ یہ دعا کہے اور فرشتہ آمین کہے پس قبول ہو جاے اور اس سے معلوم ہوا
مستحب ہونا دعا کا وقت حضور صلحا کے اور برکت جاننے بسبب ونکے ه ع ه وَإِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحِمَارِ

بیان گدھے اور کتے کی آواز کا

فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ خ م د ت س ص اور جب سنے آواز گدھوں کی پس
چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑھے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نے
وَكَذٰلِكَ إِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْكِلَابِ د س ص اور اسی طرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑھے جب سنے آواز کتوں کی نقل کی یہ ابو داؤد نسائی حاکم نے ف یہ بھی شیطان اور اوسکے لشکر کو

اور لکھا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتماد ور پس نکری اور سید جلال الدین نے بھی مکروہ لکھا ہی اور سلام کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سے ایک بھی جواب دیگا تو اورون کے ذمے سے جواب اوتر جائیگا والا سب گنہگار ہونگے لیکن یہ منت افضل فرض سے ہی کذا ذکرالفخر من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم پیدا ہوے تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ ان فرشتون سے سلام علیک کرو اور جواب اونکا سُن کہ وہ تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس اونھون نے جاکر السلام علیکم کہا اونھون نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نے سرور عالم سے پوچھا کہ کونسی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہ کہ کھلاوے تو کھانا اور سلام کرے تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہی سلام کرنے کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی کھجور میرے باغ مین ہی مجھے ایذا ہوتی ہی اوسکے آنے سے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت والیکو کہلا بھیجا کہ اپنے درخت کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال اوسنے انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنے اسکا بھی انکار کیا فرمایا جنت مین اسکے عوض کھجور لینا اسکا بھی اوسنے انکار کیا فرمایا تجھسے زیادہ کوئی بخیل نہین مگر وہ کہ سلام مین بخل کرے یعنی سلام علیک نکرے کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ یہان کی رسم کے لیے ایسے ثواب کو ترک کرکے ایسا بخیل بنے اور ایسی دعا سے باز رہے اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی میان جیو سلامت رہو تو نہین چڑتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کرے تو چڑ جاتا ہے وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی لفظون سے ادا کی گئی تجھے رسول مقبول ہی کی سنت سے بیزاری ہے کہ اونکی لفظونکی دعا کو بھی نہین پسند کرتا اللہ بچاوے ہمکو اور تمکو اس سے اور بیدار کرے خواب غفلت سے اور رغبت دے اونکی راہ کی اور مفاتیح الصلوۃ مین نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوائے ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوائے صوفیہ وغیرہا سے کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبے کے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دے اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنیوالا اور مکروہ ہی سلام پکارکر قرآن پڑھنے والے پر لیکن قاری جواب دے اوسکے سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن سننے والے پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنے والا لیکن وہ جواب دے اور مکروہ ہی سلام نزدیک

پس کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ خدا کے برائی اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے ف برائی اسکی یہ ہے
یعنی جب گہن لگے اور سبب اس سے پناہ چاہنے کا یہ ہے کہ یہ چاند گہن نشانیوں اللہ تعالےٰ سے ہے اور
ڈراتا ہے ساتھ ہونے حادثون کے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہولناک ہو کر کھڑے ہو جاتے واسطے خوف اسکے کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کے
ایک ساعت مین تاریک ہو جاتے ہین تو ایسا نہ ہو کہ نور ایمان کا اور عملون کا دلون سے چھن جائے ع و
فتح ۵ وَاِذَا رَاٰی لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ت س ق
مس اور جب دیکھے کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہیے کہ کہے یا اللہ تحقیق تو بہت
معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے تو عفو کر مجھسے گناہ میرے نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے
وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَہٗ فِی الْمِرْاٰتِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ حب مئ اور جب دیکھے منہ اپنا
آئینے مین تو پڑھے یا اللہ تو نے اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ ابن حبان دارمی نے
اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ ر یا اللہ جیسے کہ اچھی بنائی تو نے صورت میری
پس اچھا کر خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کی یہ بزار نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ
صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ ر سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ برابر پیدا کیے اعضاء
اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میرے سے وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے سے یعنی مثلاً
بعضون کو لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجھے اس سبب سے بچایا نقل کی یہ بزار نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ
فَعَدَّلَہٗ وَصَوَّرَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ طس ی سب تعریف ہے واسطے
اوس خدا کے کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت منہ میرے کی پس خوب
بنائی وہ اور کیا مجھکو مسلمانون مین سے نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن سنی نے وَاِذَا سَلَّمَ
عَلٰی اَحَدٍ فَلْیَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ خ م س اور جب سلام کرے کوئی کسیکو پس چاہیے کہ کہے
سلامتی ہووے تمپر نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے ف معنی سلام علیک کے یہ ہین کہ سلام نام
اللہ تعالےٰ کا ہے یعنی محافظت اللہ تعالیٰ کی تیرے ساتھ ہووے یا تو سلامت رہے سب آفات سے
اور ضمیر جمع کی اس لیے چاہیے کہ فرشتون محافظین پر بھی سلام ہووے اور ادب سلام کا یہ ہے
کہ اوس وقت جھکے نہین چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ نے بعض علما سے جھکنے کو قریب کفر کے لکھا ہے

بیان لیلۃ القدر کا - بیان آئینہ دیکھنے کا

بیان سلام علیک کا

ساتھ تیس نیکی طرح فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کذا فی المشکوٰۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ع م س حب پس جب جواب دے سلام کا یعنی مسلمان کو تو کہے مجہپر اور تمپر سلامتی ہووے اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہ صحاح ستہ ہین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نے ف اسی طرح جواب دینا افضل ہر اور ادنیٰ درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہے اور اگر بغیر واو کے یہی جواب دے تو جواب ادا ہو جاتا ہر ٥ فخ ٥ وَعَلٰی اَھْلِ الْکِتٰبِ عَلَیْکَ م ت س اَوْ وَعَلَیْکَ خ م د ت س اور جو جواب دے کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاریٰ کو تو کہے علیک فقط نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے یا کہے وعلیک نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود ترمذی نسائی نے وَاِذَا اُبْلِغَ سَلَامًا مِنْ اَحَدٍ فَلْیَقُلْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ع اور جب پونہچایا جاوے کوئی سلام کو کسی کی طرف سے پس چاہیے کہ کہے مجہپر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتین ع اسکی نقل کی یہ صحاح ستہ ہین اَوْ وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ س یا کہے اور تجہپر اور اوسپر سلام ہو نقل کی یہ نسائی نے ق جو کوئی کسی کی طرف سے سلام پونہچاوے اوسپر بھی سلام پونہچانا مستحب ہر اور اولیٰ ٥ فخ ٥ وَاِذَا عَطَسَ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خ د س عَلٰی کُلِّ حَالٍ د ت س مس ق اور جب چھینکے پس چاہیے کہ کہے سب تعریف ہر خدا کے لیے نقل کی یہ بخاری ابوداود نسائی نے ہر حال یعنی اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہر نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی د ت س سب تعریف ہر خدا کے لیے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسیکہ چاہتا ہر پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہر نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ د ت س حب سب تعریف ہر خدا کے لیے جو پروردگار ہر سارے جہان کا نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی ابن حبان نے ف اس طرح حمد کرنی بعد چھینکنے کے بہتر ہے اور فقط الحمد للہ کہنی ادنیٰ درجہ اسکا ہر اور چھینکنے کے بعد حمد کرنی مستحب ہے اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہر یعنی اگر مجلس کے لوگون مین سے ایک بھی جواب دیگا اور ونکے ذمے سے ادا ہو جاویگا اور نہ دینگے تو سب گنہگار ہون گے ٥ فخ ٥ وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ خ د س ت مس ق اور کہا جاوے واسطے چھینکنے والے کے رحمت کرے تجکو اللہ نقل کی یہ بخاری ابوداود نسائی ترمذی

بیان چھینکنے کا

روایت حدیث کے اور نزدیک ندا کرے علم کے لیکن جب کرے تو اونکو جواب دینا چاہیے اور نزدیک
اذان کے اور نزدیک تکبیر کے جب ہون قوم مشغول ساتھ جواب اذان اور تکبیر کے اور سلام کرنیوالا
گنہگار ہوتا ہی ولیکن وہ جواب دین اور مکروہ ہی اسپر کہ پاخانے مین ہے پس نزدیک ابو حنیفہ کے دل سے
جواب دے نہ زبان سے اور نزدیک ابو یوسف کے مطلق جواب نہ دے اور نزدیک محمد کے جواب دے
بعد فراغ کے حاجت سے اور مکروہ ہی سلام نماز پڑھنے والے پر اور سلام کرنیوالا گنہگار ہوتا ہی
اور جواب اوسکے سلام کا نہ دے اور مکروہ ہی سائل پر اور اگر سائل سلام کرے تو نہین واجب ہے
جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمے مین اور جواب بھی اوسپر واجب نہین اور مکروہ ہی اوستاد پر
نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام بھی کرے تو نہین واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی شطرنج
اور نرد وغیرہ کھیلنے والے پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے
ملحدون پر اور زندیقیون پر اور مسخرون پر اور جھوٹی کہانیان کہنے والون پر اور بیہودہ گویون پر
اور گالیان دینے والے پر اور سب نئے دین نکالنے والون پر اور اوپر کہ رستون پر بیٹھیں عورتون
اور لڑکون کے گھورنیکو اور ستر کھولنے والون پر اور خوش طبعی کرنیوالون پر اور جھوٹون پر اور
لوگون کو گالیان دینے والون پر اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار مین اپنے معاملے مین اور بازار مین
کھانیوالے پر اور گانیوالے پر اور کبوتر اوڑانیوالے پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی کلام کرے پہلے سلام کے پس جواب دو اوسکو اور سلام کرے چلنے والا بیٹھے پر اور چھوٹا
بڑے پر اور سوار پیادے پر اور گھوڑے کا سوار ٹٹو کے سوار پر اور اپنے گھر مین جا کر گھر والون پر سلام
کرے کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسے گھر مین جاوے کہ وہان کوئی نہین ہی کہے السلام علینا
وعلے عباد اللہ الصالحین کیونکہ فرشتے اسکا جواب دین گے اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
دت س می وَرَحْمَةُ اللهِ دت س می وَبَرَكَاتُهٗ دت س می سلامتی
ہووے تجپر نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی دارمی نے اور رحمت خدا کی نقل کی یہ ابو داود
ترمذی نسائی دارمی نے اور برکتین اوسکی نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی دارمی نے ف
السلام علیکم کے ساتھ ان جملون کو بھی ملاتے کہ ہر ایک کی دس دس نیکیان لکھی جائین گی
یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان ہونگی اور ورحمۃ اللہ کے ساتھ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کے

مطالب المومنین کہ کتاب فقہ مذہب حنفی کی ہے اوس میں لکھا ہے کہ فتویٰ اسیر ہے کہ لوگون کو سجدہ شکر سے منع نکرو کیونکہ اس مین کمال حضور اور خشوع اور عبادت ہے ہ فخ ہ وَإِذَا رَأَى مِنْ نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ غَيْرِهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ س ق اور جب دیکھے کوئی ذات اپنی سے یا مال اپنے سے یا ذات و مال غیر اپنے سے اوس چیز کو کہ خوش کرے اوسکو پس دعا کرے ساتھ برکت کے یعنی اللھم بارک تاکہ نظر نہ لگ جائے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے وَإِذَا أَرَادَ نُمُوَّ مَالِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ص اور جب چاہے بڑہنا مال اپنے کا تو کہے یا اللہ رحمت بھیج اوپر حضرت محمد کے جو بندے تیرے ہین اور رسول تیرے اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کے اور اوپر مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے نقل کی یہ ابو یعلی نے وَإِذَا رَأَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَضْحَكُ قَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ خ م س اور جب دیکھے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کہ ہنستا ہے یعنی بسبب خوشی کے تو کہے کہ ہنساوے اللہ دانت تیرے اور ہمیشہ خوش رکھے تجھے نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے وَإِذَا أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ ذَلِكَ ی س د حب اور جب دوست رکھے اپنے بھائی مسلمان کو پس جتاوے اوسکو یعنی محبت اپنی اس لیے کہ وہ بھی محبت کرے گا اور رعایت کرے گا دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کی یہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے فَإِذَا قَالَ لَهُ إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ قَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ س د حب ی پس جب کہے کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون تجکو اللہ تو کہے وہ دوست رکھے تجکو وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے مجکو اوسکے لیے یعنی اللہ تعالے نقل کی یہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نے وَإِذَا قَالَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ س اور جب کہے کوئی اوسکو کہ بخشے تجکو اللہ تو کہے وہ اور تجکو بھی بخشے نقل کی یہ نسائی نے وَإِذَا قِيلَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ أَحْمَدُ اللَّهَ إِلَيْكَ ط اور جب کہا جاوے اوسکو کہ کیونکر صبح کی تو نے یعنی کیا حال ہے تیرا تو کہے تعریف کرتا ہون اللہ کی تیرے پاس پہونچنے تک یعنی اسوقت تک خیر و عافیت سے ہون نقل کی یہ طبرانی نے وَإِذَا نَادَاهُ رَجُلٌ رَدَّ عَلَيْهِ لَبَّيْكَ ی اور جب پکارے اوسکو کوئی آدمی تو جواب دے اوسکو کہ حاضر ہون مین نقل کی یہ ابن سنی نے وَإِذَا صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ ت س حب اور جب کیا جاوے

بیان اچھی چیز دیکھنے کا ۔ بیان مال بڑھنے کا

بیان ہنسنے والے کے دیکھنے اور محبت اور مغفرت اور حال پوچھنے کا وغیرہ کا

حاکم ابن ماجہ نے وَلْیَرُدَّ عَلَیْہِ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ خ د ع ت مس ق اور چاہیے
کہ جواب دیا جاوے جواب دینے والا یعنی جسنے یرحمک اللہ کہا اوسے چھینکنے والا یون جواب دے ہدایت
کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کی یہ بخاری ابو داود نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نے یا یون
جواب دے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ د ت مس حب بخشے اللہ مجکو اور تمکو نقل کی یہ ابو داود ترمذی
نسائی ابن حبان نے اور اور روایت مین بدلے لی ولکم کے یون آیا ہے لَنَا وَلَکُمْ س ق مس
بخشے اللہ ہمکو اور تمکو نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے یا جواب یون دے یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ
لَنَا وَلَکُمْ موطا مہربانی کرے ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشے ہمکو اور تمکو یہ موقوفًا موطا مین ہے وَاِنْ
کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ت د س مس اور جو ہووے چھینکنے والا
کتابی یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوے جواب اوسکو ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا
نقل کی یہ ترمذی ابو داود نسائی حاکم نے وَمَنْ قَالَ عِنْدَ کُلِّ عَطْسَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ لَمْ یَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْاُذُنِ اَبَدًا مو مص اور جو کوئی کہے نزدیک
ہر چھینک کے تعریف ہے اللہ کے لیے جو پروردگار ہے عالمون کا بہرحال تو جبتک جیتا رہیگا
نہیں پاویگا درد دانت کا اور نہ کان کا کبھی نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے ف ملا علی قاری
حنفی رح نے لکھا ہے کہ ما کان جزا یا خبر من قال کی ہے اور بعضون نے متعلق پہلے جملے کا لکھا ہے
کہ تتمہ حمد کا ہے قول سے چھینکنے والے کیسے اور خبر یا جزا من قال کی لم یجد ہے وَاِذَا طَنَّتْ اُذُنُہٗ
فَلْیَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلْیُصَلِّ عَلَیْہِ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ ط ی
اور جب بولے کان کسی کا پس چاہیے کہ یاد کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور درود بھیجے اوپر اور کہے
کہ یاد کرے اللہ تعالے ساتھ بھلائی کے اوسکو کہ یاد کیا مجکو نقل کی یہ طبرانی ابن سنی نے ف واو
ولیصل کی عطف تفسیری ہے یعنی یہ بیان یاد کرنیکا کہ یون یاد کرے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ درود بھیجے اوپر ہ ق ہ وَاِذَا بُشِّرَ بِمَا یَسُرُّہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ خ م د س ق اور جب خوشخبری
دیا جاوے کوئی ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کرے اوسکو پس الحمد للہ کہے نقل کی یہ بخاری مسلم
ابو داود نسائی ابن ماجہ نے اَوْ حَمِدَ وَکَبَّرَ خ م یا کہے الحمد للہ اور اللہ اکبر نقل کی یہ بخاری مسلم نے
اَوْ سَجَدَ لِلّٰہِ شُکْرًا مس یا سجدہ کرے واسطے اللہ کے شکر کا نقل کی یہ حاکم احمد نے ف

شکر ادا کر چکا تھا دوبارہ کہنا زیادہ اوسپر ہوا پس ثواب بھی اوسکا علیحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ مس پس اگر کہا یہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اللہ تعالے گناہ اوسکے نقل کی یہ حاکم نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلَّا كَانَ قَدْ اُعْطِيَ خَيْرًا مِّمَّا اَخَذَ ی نہی اللہ تعالے نے کسی بندے کو کوئی نعمت پس کہا اوسنے تعریف ہی واسطے اللہ پروردگار عالمون کے مگر کہ ہوتا ہی بندہ البتہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سے کہ لی تھی نقل کی یہ ابن سنی نے ف یعنی نعمت جو ہاتھ لگی تھی اوسپر توفیق ہی کلمے کہنے کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہین پہونچتی ہی ۵ فح ۵ وَاِذَا ابْتُلِيَ بِالدَّيْنِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ت مس اور جب مبتلا کیا جاوے کوئی ساتھ قرض کے تو پڑھے یا اللہ کفایت کر مجکو ساتھ حلال اپنے کے اور بے پروا کر حرام اپنے سے یعنی احتیاج حرام کی نہ پڑے اور بے پروا کر مجکو ساتھ فضل اپنے کے فضل اوسکے سے کہ سوا تیرے ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نے حضرت علی رض سے آکر عرض کیا کہ ادای کتابت سے عاجز ہون مین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو کتنے کلمے سکھا دیتا ہون کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجکو پہونچے ہین اگر بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالے ادا کرے پھر پڑھی یہ دعا اللہم اکفنی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوٰۃ اور ایک روایت مین ادای دین کے لیے آیا ہی کہ جمعے کی نماز کے بعد ستر بار پڑھے اللہم اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک عمن سواک ۵ ع ۵ اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَرَحِيْمَهَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ مس حم یا اللہ دور کرنے والے فکر کے کھولنے والے غم کے قبول کرنے والے دعا عاجزون کے یعنی اگرچہ فاجر وکافر ہون بخشش کرنے والے دنیا والون کو اور مہربان دنیا کے یعنی مسلمان دنیا والون کے تو ہی مہربانی کرنے والا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتھ اوس رحمت کے کہ بے نیاز کرے تو مجکو بسبب اوسکے رحمت اونکی سے کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ حاکم وابن مردویہ نے ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کرتا ہی تیرے ہی طرف سے ہوتی ہی پس جب تو ہی مہربانی کرنے والا ہوا تو بے واسطہ اپنے مخلوق کے مجپر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا نہون اور مضطر اوسکو کہتے ہین کہ سوا اللہ تعالے کے کوئی وسیلہ نہ رکھتا ہو اور مستحق ... بیزار رہو ۵ فح ۵ اَللّٰهُمَّ

طرف اوسکے احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کرے مثلاً علم وغیرہ تعلیم کرے پس کہے وہ احسان
کرنیوالے کو کہ بدلہ دے تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ کیا تعریف مین اور ادا کیا حق اوسکا نقل کی یہ ترمذی
نسائی ابن حبان نے ف بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ تعریف کرنے مین حد سے نہ بڑھ جاوے
یعنی اگر فاسق سے فائدہ ہووے تو ولی اور صالح اوسکو نہ کہنے لگے بلکہ کہے اللہ تعالے خیر دے
اوسکو اور اگر صالح سے تکلیف اوٹھائے تو برا نہ کہنے لگے کہے کہ دا: یعنی اوسکو اور ہمکو اللہ بخشے
یا ہدایت کرے ۵ فخ ۵ وَاِذَا عَرَضَ عَلَيْهِ اَخُوهُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِي
اَهْلِكَ وَمَالِكَ خ ت س ی اور جب سامنے اوسکے لاوے بھائی اوسکا اہل اپنے اور مال
اپنا یعنی اس لیے کہ اسقدر کہنا ہون جو چاہو سو لے لے تو کہے کہ برکت دے اللہ تعالے اہل تیرے مین
اور مال تیرے مین نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی ابن سنی نے وَاِذَا اسْتَوْفَى دَيْنَهُ قَالَ اَكْرَمَكَ وَفَيْتَنِي
اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ خ مد ت س ق وَفَى اللّٰهُ بِكَ خ اَوْفَاكَ اللّٰهُ مد اور جب پھر پاوے
قرض اپنا تو کہے ادا کیا تونے قرض میرا دے اللہ تعالے تجکو اجر پورا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نے یا کہے دے اللہ تعالے تجکو اجر پورا یعنی بجائے اوفی اللہ کے وفی اللہ بک کہے
نقل کی یہ بخاری نے یا کہے اوفاک اللہ معنی وہی ہین جو گذرے نقل کی یہ مسلم نے وَاِذَا رَاٰى مَا يُحِبُّ
قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ وَاِنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
ق مد س ی اور جب دیکھے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے یعنی مثل شفا مرض کے اور مال
ہاتھ لگنے کے اور قبولیت دعا وغیر ذلک کے تو کہے سب تعریف ہے اوس خدا کے لیے کہ سات
انعام اوسکے کے پورے ہوتے ہین عمل اچھے اور اگر دیکھے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہے تو کہے تعریف ہے
اللہ کے لیے ہر حال نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم ابن سنی نے مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ
فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰى شُكْرَهَا نہ دی اللہ تعالے نے کسی بندے کو کوئی نعمت پس کہا
اوسنے الحمد للہ یعنی ایکبار مگر حال یہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت کا ف یعنی عمدہ شکر سے
کہ مقابلے نعمت کے واجب ہوا انجام آتا ہی اور مستحق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ہوتا ہی یعنی اگر تم شکر کرو گے
تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی ۵ فخ ۵ فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا پس اگر کہا اوسنے
الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالے اوسکو ثواب اوسکا ف اس لیے کہ ایک دفعہ کہنے مین

مشقت اور محنت دنیا کی سہل ہی بہر طریق گذر جاتی ہی تقوی اور بندگی کر خدا کے لیے اور خدمت کر
اپنے گھر والون کی پس حضرت فاطمہ اور حضرت علی کبھی اوسکو نچھوڑتے تھے کذا ذکر الفہم اور ملا علی قاری نے
اس عمل کو مجرب لکھا ہی وَمِنَ ابْتُلِيَ بِالْوَسْوَسَةِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ خ م د س اور
جو کوئی مبتلا کیا جاوے ساتھ وسوسے کے یعنی وسوسہ اعتقاد مین ہو یا بدن مین پس چاہیے کہ پناہ پکڑے
ساتھ اللہ کے وسوسے سے اور باز آوے نقل کی یہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے ف باز آوے
یعنی وسوسے سے جس طرح ہو سکے کہا میرک شاہ نے اگر اعوذ سے وسوسہ نجاوے تو اوٹھ کھڑا ہووے اور
کسی کام مین مشغول ہو جاوے اور وسوسہ شرع مین کہتے ہین باتون نفس اور شیطان کی کو کہ بری فکرین
دل مین آکر باعث ہووین گناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری
ضروری وہ ہی کہ ناگہان بے اختیار نفس مین آجاوے اوسکو ہاجس کہتے ہین پس یہ قسم معاف ہے
اس امت مرحومہ سے اور سب پہلی امتون سے بھی پھر جب ٹھہرے اور خلجان ہووے دل مین اوسکو
خطرہ کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دل مین پڑے اور باقی رہے
اور دوام اور اصرار ہووے اوسپر اور ہمیشہ دل مین خلجان کرے اور خواہش کرنی اوسکے کی ہووے
اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووے اس قسم کو توہم کہتے ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سے معاف ہے
اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کے نامہ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کے اگر اپنے کو
باز رکھے اوسکے مقابلے مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہے
اور عزم بالجزم ہی دل کا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سے نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین
اور اوسکے نفس مین کچھ اوس سے کراہت اور نفرت نہ ہووے اگر اسباب بالفعل موجود ہووین
تو البتہ کرے اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سے کم یعنی جبتک دل مین ہی کم گنہگار رہے
اور جب اوسکو کر بیٹھا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفہم من شروح المشکوۃ اور یہ تقسیم وہی افعال
کہ اعضا سے واقع ہوتے ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوے تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو
متعلق دل کے ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کے یعنی حسد وغیرہ وہ اس مین داخل نہین
اوسکے خلجان اور استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ اَوْ لِيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ م
یا کہے ایمان لایا مین ساتھ خدا کے اور رسولون خدا کے نقل کی یہ مسلم نے یا یہ پڑھے اللّٰهُ اَحَدٌ

مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ
ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ **صط** یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی تو ملک جسکو
چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہی جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہے
بیچ ہاتھ تیرے کے ہی بھلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ای بخشش کرنے والے خلق کے دنیا اور آخرت مین
دیتا ہی تو دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور باز رکھتا ہی اون دونون سے جسکو چاہے دے مجکو وہ رحمت
کہ بے پروا کرے تو بسبب اوسکے مہربانی اونکی سے کہ سوا تیرے ہین نقل کی یہ طبرانی نے صغیر مین
وَتَقَدَّمَ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى **د** اور پہلے گذری وہ دعا کہ پڑہے جسوقت کہ صبح کرے
اور جسوقت کہ شام کرے یعنی صبح شام کی دعاؤن مین ایک دعا اداے دین کے لیے گذر چکی ہی یعنی اللھم
انی اعوذ بک من الھم آخر تک نقل کی وہ ابوداود نے وَإِذَا أَخَذَهُ إِعْيَاءٌ مِنْ شُغْلٍ أَوْ طَلَبَ زِيَادَةَ
قُوَّةٍ فَلْيُسَبِّحْ عِنْدَ نَوْمِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلْيَحْمَدْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلْيُكَبِّرْ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ أَوْ مِنْ كُلٍّ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ أَوْ مِنْ أَحَدِهِنَّ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً **خ م د س ت حب ط** اور جب پکڑے
کسی کو ماندگی بسبب کسی کام کے یعنی جو کوئی تھک جاوے بسبب کرنے ایک کام بڑے کے یا چاہے
زیادتی قوت کی پس سبحان اللہ پڑھے نزدیک سونے اپنے کے تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھے تینتیس بار
اور اللہ اکبر پڑھے چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑھے یا ایک ان مین سے یعنی جسکو چاہے
بغیر تعین تکبیر کے چونتیس بار پڑھے اور باقی دو کو تینتیس تینتیس بار نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود
نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے أَوْ مِنْ كُلِّ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَعِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَالتَّكْبِيرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ا یا پڑھے ہر ایک سے یعنی تسبیح وتحمید وتکبیر سے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار
اور نزدیک سونیکے تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کی
یہ احمد نے **ف** صحیح یہ ہی کہ تکبیر کو اس جگہ یعنی سوتے وقت مقدم کرے تسبیح وتحمید پر کہ اولیٰ ہی اور
چونتیس بار پڑھے اور حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ حضرت فاطمہ رض نے احوال اپنے
ہاتھون کے گھسنے پڑنیکا بسبب پیسنے چکی کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کروایا اور خادم
مانگا حضرت نے فرمایا کہ بہتر اوس سے بتاتا ہوں مین پھر یہ تسبیحات سکھائین اور فرمایا کہ ای فاطمہ

اَنْ یَقُوْمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ د ت س حب مس ط مص ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د حب اور دور کرنے والا گناہون مجلس کا یہ ہے کہ کہے پہلے اوٹھنے کے پاکی ہے تجھکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیرے ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجھسے اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیرے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے تین بار پڑھے نقل کی یہ ابوداؤد ابن حبان نے ف فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہون پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشی جاتی ہے وہ چیز کہ اس مجلس مین اوس سے واقع ہوئی تھی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حضرت عائشہ نے فائدہ اسکا پوچھا فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنے اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہے ضائع نہین ہوتا ہے کسی گناہ سے اور اگر برے کلام کے بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہے مشکوۃ کی باب الدعوات فی الاوقات مین یہ دونون روایتین مذکور ہین عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ س مس کی مین نے برائی اور ظلم کیا مین نے جان اپنی پر پس بخش مجھکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہ نسائی حاکم نے مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ د ت س حب مس نہین بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کی اللہ تعالے کی اوس مین اور نہ درود بھیجا اوپر نبی اپنے کے رحمت ہووے اللہ کی اوپر اور سلام مگر ہوگی یہ مجلس اوپر موجب حسرت کی یعنی قیامت مین پس اگر چاہے اللہ عذاب کرے اونکو اور اگر چاہے بخشے اونکو نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَمَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ ت ق اص ی وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ت ی اور جو کوئی آوے بازار مین پس پڑھے نہین کوئی معبود مگر اللہ

اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا وَیَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د س ی وَمِنْ فِتْنَتِہٖ س اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہی کوئی ہمسر اوسکا پھر چاہیے کہ تھوکے بائین طرف اپنے تین بار اور پناہ پکڑے ساتہ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے نقل کی یہ ابوداؤد ونسائی ابن سنی نے اور نسائی نے یہ زیادہ کیا اور پناہ مانگے فتنے شیطان کے سے ف تھوکنا تاثیر رکھتا ہی شیطان کے دفع مین فخ وَاِنْ کَانَتِ الْوَسْوَسَۃُ فِی الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِکَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِہٖ ثَلٰثًا م مص اور جو ہووے وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکے مین پس تحقیق یہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہیے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہے اور تھوکے بائین طرف اپنے تین بار نقل کی یہ مسلم ابن ابی شیبہ نے وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ خ م د س اور جو کوئی غصے ہووے پھر کہے پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے جاتی رہتی ہی اوس سے وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی نے وَمَنْ کَانَ حَدَّ اللِّسَانِ فَاحِشَۃً لَازَمَ الْاِسْتِغْفَارَ لِحَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِیْ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ س ق مس مص ی اور جو کوئی ہووے تیز زبان یعنی بدزبان لازم کرے استغفار کو واسطے اس حدیث کے کہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مین نے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تیززبانی اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نے وَمَنِ انْتَھٰی اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ د ت س اور جو شخص آوے طرف مجلس کے پس چاہیے کہ السلام علیکم کہے پس اگر دل مین آوے اوسکے یہ کہ بیٹھے پس بیٹھے پھر جب اوٹھے پس سلام کرے نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی نسائی نے ف اسکو سلام رخصت کا کہتے ہین یہ دونون سلام سنت ہین اور جواب ان کا واجب ہ فخ ہ وَکَفَّارَۃُ الْمَجْلِسِ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ

واسطے بدزبانی کے

واسطے جانے مجلس مین آنا

اناج آتا ہی اور مد مین قریب سیر بھر کے اور مراد انکی برکت سے برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووے
ف ۵ وَاِذَا اُتِیَ بِشَیْءٍ مِّنْهُ دَعَا اَصْغَرَ وَلِیْدٍ حَاضِرٍ فَیُعْطِیْهِ ذٰلِكَ م ت س ق ۵ پس
جب آوے کسی کے پاس کچھ نئے میوے سے بلاوے چھوٹے لڑکے کو کہ حاضر ہو پس دے اوسکو وہ میوہ
نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نے وَمَنْ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ
بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا لَمْ یُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ ت ق طس اور جو کوئی
دیکھے کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو یا دین کی مثلاً بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو
پس کہے تعریف ہی خدا کے لیے جس نے عافیت دی مجکو اوس چیز سے کہ مبتلا کیا تجکو ساتھ اوسکے
اور بزرگی دی مجکو بہتون پر ان لوگون سے کہ پیدا کی بزرگی دینا تو نہ پونچے گی اوسکو یہ بلا نقل کی
یہ ترمذی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین یَقُوْلُ ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِهٖ موت کہے یہ دعا بیچ دل
اپنے کے نقل کی یہ موقوفاً ترمذی نے ف علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہی کہ اگر مبتلاے گناہ کو دیکھے تو
پکار کر پڑھے کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوے اور جو مبتلا بیماری مین کسی کو دیکھے یا جانے کہ
پکار کر کہنے مین مجھے ضرر ہوگا تو آہستہ پڑھے کہ وہ رنجیدہ نہ ہووے اور اوسکو ضرر نہ پونچے ھ ف ۵ وَاِذَا ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ اَوْ اَبَقَ
اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ
وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ ط اور جب جاتی رہے کسی کی کوئی چیز یا بھاگ جاوے
غلام یا لونڈی یا جانور تو کہے یا اللہ پھیر لانے والے گم ہوئی چیز کے اور راہ دکھانے والے گمراہ کے
تو ہی راہ دکھاتا ہی گمراہی سے پھیر لا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتھ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی سے
پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سے اور فضل تیرے سے ہی نقل کی یہ طبرانی نے اَوْ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ
رَكْعَتَیْنِ وَیَتَشَهَّدُ وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ یَا هَادِیَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ
بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ مو مص یا وضو کرے کھونے والا
اور پڑھے دو رکعتین اور التحیات پڑھے اور کہے بعد نماز کے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے
اے راہ بتانے والے گمراہ کے اور پھیر لانے والے گم ہوئی چیز کے پھیر لا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتھ
غلبے اپنے کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سے اور فضل تیرے سے ہے نقل کی
یہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ف ثابت ہوتی ہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے گم ہوئی چیز کے لیے

تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے سلطنت ہر اور اوسیکے لیے تعریف ہی جلاتا ہر اور مارتا ہے
اور وہ زندہ ہر کہ نہ مرے گا اوسکے ہاتہ مین بھلائی ہر اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہر اللہ اوسکے لیے
دس لاکھ نیکیان اور دور کرتا ہر اوس سے دس لاکھ برائیان اور بلند کرتا ہر اوسکے لیے دس لاکھ
درجے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نے اور بناتا ہر اوسکے لیے گھر بہشت مین نقل کی
یہ ترمذی ابن سنی نے **ف** سب اتنے ثواب کا یہ ہر کہ بازار جگہ غفلت اور جگہ سلطنت شیطانون کی ہر
ایسی جگہ مین اللہ تعالے کو یاد کرنے سے زیادہ ثواب پاتا ہر ۵ **فحز** ۵ وَاِذَا دَخَلَهٗ اَوْخَرَجَ
اِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً **دس**
ی اور جب آوے بازار مین یا فرمایا نکلے گھر سے طرف اوسکے کہے آیا بازار مین یا نکلا مین گھر سے ساتہ
نام اللہ کے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اس مین ہے
یعنی معاملات اور تجارات وغیرہ اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیرے برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز کے
کہ اس مین ہر یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے اس سے کہ پہنچون مین اس مین قسم جہوٹی کو
یا معاملے ٹوٹنے کو نقل کی یہ حاکم ابن سنی نے یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِهٖ
اَنْ يَّقْرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً **ط** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اے گروہ سوداگرون کے کیا عاجز ہوتا ہر ایک تم مین سے جب پھرے بازار اپنی سے پڑہنے دس
آیتون کیسے یعنی جس سورت مین سے چاہے پڑہے پس لکھتا ہر اللہ تعالے بدلے ہر آیت کے ایک
نیکی نقل کی یہ طبرانی نے **ف** یہ ثواب سوا اون نیکیون کے ہر کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین
یعنی وہ بھی ثواب حاصل ہوگا اور جو سوا اوسکے ۵ **فحز** ۵ وَاِذَا رَاٰى بَاكُوْرَةَ الثَّمَرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا اَوْ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا **م ت س**
ق اور جب دیکھے نیا پھل تو کہے یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ میوے ہمارے کے اور برکت دے
ہمارے لیے بیچ شہر ہمارے کے یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے اور برکت دے ہمارے لیے
بیچ صاع ہمارے کے اور برکت دے ہمارے لیے بیچ مد ہمارے کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ نے **ف** صاع اور مد نام پیمانون کا ہر عرب مین صاع مین قریب ساڑہے تین سیر کے

بیان نیا پھل دیکھنے کا

قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ منتر پڑھتا ہون مین ساتھ نام خدا کے یا اللہ یا اللہ دور کر گرمی نظر کی اور سردی
اوسکی اور رنج اوسکا پھر کہے اوٹھ ساتھ حکم خدا کے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی نے **ف** لکہا ہر
علما نے کہ قم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تھا اور کو نہ چاہیے مگر کہنے والا ولی ہو تو مضائقہ نہین
اور سب علما حق والے متفق ہین اسپر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب العین حق کے اور رقیہ کہتے ہین اوس چیز کو
کہ پڑھی جاوے یعنی آیتین قرآن کی اور دعائین واسطے طلب شفا کے اور رقیہ مین بھی اللہ تعالے نے
تاثیر رکھی ہر مگر آیتون کلام اللہ سے اور دعاؤن حدیث سے اور اسمار صفات الٰہی سے رقیہ کرنا جائز
اور مشروع ہر اور سوا اسکے اور کلمات سے بھی اگر معانی اوسکے معلوم ہون اور مخالف دین و شریعت کے
نہون تو جائز ہر ورنہ جائز نہین ۵ **فخ** ۵ وَاِنْ كَانَتْ دَابَّةً نَفَثَ فِي مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ اَرْبَعًا وَفِي الْاَيْسَرِ
ثَلٰثًا وَقَالَ لَا بَاْسَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ **مص**
اور اگر ہووے نظر لگا ہوا جانور تو پھونکے داہنے نتھنے اوسکے مین چار بار اور بائین مین تین بار اور
نہین کچھ ڈر دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے شفا دے تو شفا دینے والا ہے نہین دور کرتا
ضرر کو کوئی سوائے تیرے نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے **ف** اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے
پھونکے پھر پڑھے یہان یہ مراد نہین ہر بلکہ مراد یہ ہر کہ ارادہ پھونکنے کا کرے پھر پڑھے آگے کی دعا
اور پھونکے ۵ **فخ** ۵ وَاِنْ اُصِيْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَوَّذَهُ بِالْفَاتِحَةِ
وَالٓمّٓ اِلَى الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الْاٰيَةَ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلٰى
اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الْاٰيَةَ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ فِي الْاَعْرَافِ الْاٰيَةَ وَفَتَعٰلَى اللّٰهُ اِلٰى
اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰى لَازِبٍ وَثَلٰثِ اٰيٰتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى الْاٰيَةَ
مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ **مس ق** ۱ اور جو مبتلا ہووے کوئی ساتھ آسیب کے
جن سے بٹھاوے اوسکو آگے اپنے اور منتر پڑھے اوسپر ساتھ الحمد کے اور اول سورہ بقرہ کے
مفلحون تک اور ساتھ الٰہکم الٰہ واحد کے آخر آیہ تک اور ساتھ آیۃ الکرسی کے اور ساتھ للہ ما فی السموات
وما فی الارض کے آخر سورۂ بقرہ تک اور ساتھ شہد اللہ انہ کے آخر آیت تک اور ساتھ ان ربکم اللہ الذی کے
کہ بیچ سورۂ اعراف کے ہر آخر آیت تک اور ساتھ فتعالی اللہ کے اخیر سورہ مومنون تک اور ساتھ
دس آیتون کے اول سورۂ والصافات سے لفظ لازب تک اور ساتھ تین آیتون کے اخیر سورہ

اور چورائی گئی کے لیے کثرت کرنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کی پس نہین کثرت کرتا اسکی کوئی
ساتھ شرائط دعا کے اور یقین قبولیت کے بسبب پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر کہ پاتا ہے
گم ہوئی چیز اور چورائی گئی چیز مگر انشاء اللہ تعالے برکت حبیب اوسکے کے اور نقل کیا گیا ہے اگلے
علما سے بہت پڑھنا سورۃ والعادیات کا اور تبت یدا کا اسی لیے کذا فی وظائف النبی وَلَا یَتَطَیَّر وَفِیْ
فِعْلٍ فَلْقَادَتُهُ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اط اور فال
بد نہ لیوے پس اگر کرے یعنی فال بد لیوے اور ناگہان اوسکے دل مین وہم گذرے تو پس کفارہ اوسکا
یہ ہے کہ کہے یا اللہ نہین بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہین برائی ہے مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیرے ہی
تقدیر و اختیار مین ہین شگون بد کو کچھ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیرے نقل کی یہ احمد و طبرانی نے
ف فال نیک شرع شریف مین یعنی جائز ہے بلکہ سنت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتے تھے مثلاً کوئی
شخص سامنے آیا اوسکا نام پوچھا جو اوس نے مفلح یا نجیح یا مثل اسکے بتایا تو خوش ہوتے اور دلیل
فلاح کی لیتے اور فال بد سے منع فرمایا ہے کہ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ یعنی فال بد لینی شرک ہے اور فال بد شگون بد
لینا ہے جانورون کی آواز سے یا اوڑ جانے سے جیسے بیان کرتے کے رونے کو یا بلی کے آگے سے
نکل جانے کو یا عورت ننگے سر والی کو آگے سے نکل جانے کو نحس جانتے ہین یا چھینک کو مانتے ہین
پس ان چیزون کو یہ جاننا کہ اس سے ہمکو ضرر پونہچے گا کفر اور شرک ہے بہت ضرور ہے اس سے
پرہیز کرنا **ہ** **فی** **ہ** اِذَا رَاَیْتُمْ مِنَ الطِّیَرَةِ شَیْئًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَقُوْلُوْا جب دیکھو تم فال بد سے
اوس چیز کو کہ برا جانتے ہو اوسکو پس کہو **ف** یعنی جن چیزون سے لوگ شگون بد لیتے ہین اگر
شاید تمہارے دل مین اس سے وہم آجاوے تو اوس بات سے باز نہ ہو اور اللہ پر توکل کرکے
وہ کام شروع کرو اور یہ دعا پڑھو کہ اوسکے شر سے محفوظ رہو گے اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْهَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ **مص د** یا اللہ نہین
لاتا ہے نیکیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین دور کرتا ہے برائیون کو کوئی سوا تیرے اور نہین ہے پھرنا
گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد تیری کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ ابو داود نے
وَمَنْ اُصِیْبَ بِعَیْنٍ یَرْقِیْ بِقَوْلِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ثُمَّ قَالَ
قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ **س ق مس ط** اور جو کوئی مبتلا ہووے ساتھ نظر کے تو منتر پڑھے ساتھ

بیان فال بد کا

بیان نظر ہو جانے کا

مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط
تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ
یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ
رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا
اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ
جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا هُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَاَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۝ بعد اسکے قل ہو اللہ
پڑھے اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس خصائص الکبری مین بیہقی سے روایت ہے
کہ نقل کیا ابو دجانہ نے کہ شکوہ لے گیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ جسوقت کہ مین لیٹتا ہون بچھونے پر تو ناگاہ سنتا ہون گھر اپنے مین
آواز مانند آواز چکی کے اور بھن بھناہٹ مانند بھن بھنانے مکھی شہد کے اور دیکھتا ہون چمک مانند
چمک بجلی کے اوٹھایا مین نے سر اپنا گھبرائے ہوے ڈرتے ہوے ناگاہ دیکھا مین نے ایک سایہ
سیاہ لٹکتا ہوا بلند اور لنبا ہوتا جاتا ہے صحن گھر میرے مین پس قصد کیا مین نے طرف اوسکے

یعنی لو انزلنا ہذا القرآن سے ہو العزیز الحکیم تک اور ساتہ وانہ تعالے کے آخر آیت تک سورہ
ن مین سے اور ساتہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی
حاکم ابن ماجہ احمد نے ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول صلے اللہ
لیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا بیمار ہی فرمایا کیا بیمار ہی عرض کیا کہ اسکو آسیب ہوگیا ہی
حضرت نے اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس اوٹھا وہ گویا کہ کچہ خلل نہین رکھتا تھا کبھی کذا ذکر ملی اور تاثیر جناتکی
ق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آدمی اپنر بسبب ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود
پڑہنے کے اور بڑی عمدہ چیز کہ اکثر آزمانے والون نے آزمائی ہی دفع جنات کے لیے آیت الکرسی ہی اور
بن مسعود سے روایت ہی کہ ایک دفعہ سرور عالم کے ساتہ راہ مین جاتا تھا مین کہ ایک آسیب والے کو
دیکہکر مین اوسکے پاس گیا اور کچہ اوسکے کان مین مین نے پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا پڑہا تو نے عرض کیا مین نے کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تک پڑہا فرمایا
قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے ہاتہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہے تو خوف الٰہی سے وہ بہی گر پڑے
کذا ذکر الفوز اور آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکھدی گئی ہین تا طالب کو آسانی ہو پس اول
الحمد ہے حاجت اوسکے لکھنے کی نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکے بعد یہ ہے الٓمٓ
ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

کچھ اجرت مجھے دی مین نے حضرت سے اوسکے لینے کا حکم پوچھا فرمایا کہ جھوٹے عمل جو عوض لیتا ہے
برا کرتا ہے اور تو مت ع کھا کہ کہا تا ہے افسون حق پر کذا ذکر الفخر ویرقی اللدیغ بالفاتحۃ ع سبع
مرات ت اور افسون پڑہے بچھو کے کاٹے پر ساتھ الحمد کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین شات بار
نقل کی یہ ترمذی نے ولدغت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقرب وھو یصلی فلما فرغ قال
لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ ثم دعا بماء وملح فجعل یمسح علیھا ویقرأ قل
یا ایھا الکافرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس صط اور ڈنک مارا ہے
صلے اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتے تھے پس جب فارغ ہوے نماز سے
فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو اس لیے کہ نہین چھوڑتا ہے نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو پھر منگایا پانی
اور لون پس شروع کیا کہ ملتے تھے وہ ڈنک پر اور پڑھتے تھے قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس نقل کی یہ طبرانی نے صغیر مین عرضنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رقیۃ من الحمۃ فاذن لنا فیھا وقال انما ھی من مواثیق الجن بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ
بحر قفطا طس کہا عبد اللہ بن زید نے عرض کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر منتر کو واسطے
زہر بچھو وغیرہ کے تھا یعنی اوسکے معنی معلوم نتھے عرض کرکے اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوس مین
اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ یہ عہدون جن کیسے ہے یعنی حضرت سلیمان ع سے جنات نے عہد کیا تھا کہ پڑھنے
پڑہنے والے کو ضرر نہین پونہچانے کے اور وہ منتر یہ ہے بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا نقل کی یہ
طبرانی نے اوسط مین ف اتفاق ہے علما کا کہ اس منتر کے معانی معلوم نہین ہین فقط الفاظ پڑھی
جاتی ہین اور سوا اسکے اور منتر کسی زبان کا ہندی ہو یا ترکی یا عربی جبتک معنی اوسکے معلوم نہو
پڑھنا درست نہین ہے کہ شاید لفظ کفر کے ہوون کذا ذکر العلی اور قہستانی نے کہا ہے کہ ہمنے اپنے
مشائخ سے سنا ہے کہ اسمین سلام علے نوح فی العلمین بھی زیادہ کرلینا ہے کہ سانپ اور بچھو نے
حضرت نوح ع سے طوفان کے وقت عرض کیا تھا کہ ہمین کشتی مین بیٹھا لیجیے عہد کرتے ہین ہم کہ
جو تمھارا نام یاد کرے گا اور سلام علے نوح فی العالمین کہے گا تو ضرر اوسکو ہم نہین پونہچاینگے
فر ۵ ویرقی المحروق بقولہ اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شافی
الا انت س ۱ اور منتر پڑہے جلے ہوے پر ساتھ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دور کر

پس ہاتھ لگایا مین نے جلد اوسکی کو پس ناگاہ جلد اوسکی تھی مانند جلد سیہ کے پس پہینکا منہ میرے پر مثل شعلے آگ کے پس گمان کیا مین نے کہ اوسنے جلا دیا مجھکو پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رہنے والا گھر کا بُری ہمسایگی کرتا ہے اے ابودجانہ پھر فرمایا کہ لاو میرے پاس دوات اور کاغذ پس لائے پس دی دوات و کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب کو اور فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والصالحین الا طارق یطرق بخیر یا رحمن اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعة فان تک عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما او راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تمکرون اترکوا صاحب کتابی ہذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان مع اللہ الہا آخر لا الہ الا ہو کل شیء ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون تغلبون حم لا تنصرون حمعسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجة اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم کہا ابودجانہ نے پس لے آیا مین اوسکو اپنے گھر اور رکہا مین نے اوسکو نیچے سر اپنے کے اور سویا مین اوس رات پس نہ جاگا مین مگر آواز ایک چلانے والے کی سنتی کہ کہتا ہے اے ابودجانہ جلایا ہمکو قسم ہے لات وعزی کی ان کلمون نے پس ساتھ حق صاحب اپنے کے جب اوٹھا دیگا تو ہم سے یہ کتاب پس پھر نہین آنے کے ہم تیرے گھر مین اور نہ تیرے ہمسایے مین صبح کی مین نے پس نماز صبح کی پڑہی مین نے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مین نے حضرت کو ساتھ اوس چیز کے کہ سنا مین نے جنات سے پس فرمایا اے ابودجانہ اوٹھا قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا مجھے ساتھ حق کے تحقیق وہ پاوین گے رنج عذاب کا دن قیامت تک

دس وَيُرْقَى الْمَعْتُوهُ بِالْفَاتِحَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ اور منتر پڑہے دیوانے پر سورة الحمد کے تین دن تک صبح وشام جب تمام کرے الحمد جمع کرے تھوک اپنا پھر تھوکے اوسکو دیوانے پر نقل کی یہ ابوداؤد ونسائی نے **ف** علاقہ بن صحار صحابی روایت کرتے ہین کہ ہم ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے وطن کو آتے تھے کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوئے اونھون نے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہت برکت اور خیر لائے ہو ہم مین ایک دیوانہ ہے اوسکا کچھ علاج کرو دوا سے یا دعا سے پس اوسکو لائے کہ بندہا ہوا تھا مین نے تین روز تک صبح وشام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچھا ہوا پھر اوسکے عوض مین

طرف اپنے نقل کی یہ موقوفاً ابن سنی نے ف یاد کرے محبوب کو تاکہ حاصل ہووے خوشی نزدیک اوسکے پس کہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب سے زیادہ محبوب ہین ع ۵ علی وَمَنِ اشْتَكٰی اَلَمًا اَوْ شَيْئًا فِیْ جَسَدِهٖ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ م ع ہ اور جو کوئی شکوہ کرے درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنے مین پس چاہیے کہ رکھے دایان ہاتھ اپنا اوس جگہ کہ درد کرتی ہے اور کہے بسم اللہ تین بار اور پڑھے سات بار یہ دعا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز سے کہ پاتا ہون مین اور ڈرتا ہون آیندہ کو زیادتی اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے اور چارون نے ف عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتے ہین کہ مین شکوہ درد کا حضرت پاس لے گیا مجھسے یہی عمل کروایا پس اچھا کر دیا مجکو اللہ تعالے نے ۵ فخ ۵ اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعًا طا مص یا پڑھے یعنی بعد بسم اللہ کے پناہ پکڑتا ہون ساتھ غلبے اللہ کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز سے کہ پاتا ہون مین سات بار نقل کی یہ موطا مین او ابن ابی شیبہ نے اَوْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ اَلَمِهٖ ا ط یا پڑھے پناہ پکڑتا ہون ساتھ غلبے اللہ کے اور قدرت اوسکی ہر چیز پر برائی اوس چیز سے کہ پاتا ہون سات بار رحال یہ کہ رکھے ہاتھ اپنا نیچے جگہ درد اپنی کے یعنی گویا یہ اشارہ ہے جاتے رہنے درد کا نقل کی یہ احمد وطبرانی نے اَوْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِیْ هٰذَا ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ ثُمَّ يُعِيْدُ ذٰلِكَ وِتْرًا ت یا پڑھے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کے پناہ پکڑتا ہون ساتھ غلبے خدا کے اور قدرت اوسکی کے برائی اوس چیز سے کہ پاتا ہون اس درد اپنے سے پڑھے یہ طاق یعنی تین بار یا پانچ یا سات بار لیکن سات بار بہتر ہے پھر اوٹھاوے ہاتھ اپنا پھر دوبارہ رکھے اوسکو یعنی پھر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے نقل کی یہ ترمذی نے اَوْ يَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ خ م د س ق یا پڑھے درد والا اوپر اپنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دم کرے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود ونسائی ابن ماجہ نے ف دم کرے یعنی دونون ہاتھون پر پھر پھیرے ہاتھ منہ پر اور تمام بدن پر اسی طرح کہا ہے بخاری نے حضرت عایشہ روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

حاشیہ: وغیرہ درد وغیرہ کا بیان — نقطۂ مہملہ — نقطۂ مہملہ — ابن ابی شیبہ — ابن ماجہ

بیماری کو اے پروردگار لوگون کے شفا دے تو شفا دینے والا ہی نہین کوئی شفا دینے والا مگر تو نقل کی یہ نسائی احمد نے وَاِذَا رَأَى الْحَرِيْقَ فَلْيُطْفِئْهُ بِالتَّكْبِيْرِ ص ی مجرب اور جب دیکھے کوئی آگ لگی ہوئی پس چاہیے کہ بجھاوے اوسکو ساتھ اللہ اکبر کہنے کے نقل کی یہ ابو یعلیٰ ابن سنی نے کہا مصنف نے کہ یہ عمل مجرب ہی وَيُرْقٰى مَنِ احْتُبِسَ بَوْلُهٗ اَوْ اَصَابَتْهُ حَصَاةٌ بِقَوْلِهٖ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَاُ س د مس اور منتر پڑھا جاوے اوس شخص پر کہ بند کیا جاوے پیشاب اوسکا یا پہونچے اوسکو پتھری ساتھ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردگار میرا اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسے کہ رحمت خاص تیری آسمان مین ہی پس کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے کہ جان کر کیے اور چوک کر کیے ہین تو پروردگار پاکون کا ہی پس اوتار شفا شفاؤن اپنی سے اور رحمت رحمت خاص اپنے سے اوپر اس درد کے پس اچھا ہو جاوے نقل کی یہ نسائی ابو داود حاکم نے ف ظاہر ہی کہ لفظ فیبرأ کا بھی دعا کا ہی ہ فخ ہ وَيُدَاوِيْ مَنْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ يَّضَعَ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا قَائِلًا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا اَوْ يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا م اور علاج کیا جاوے وہ شخص کہ ساتھ اوسکے پھوڑا ہو یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھ اس طرح کے کہ رکھے اونگلی شہادت اپنی زمین پر اوٹھاوے اوسکو کہتا ہوا برکت ڈہونڈتا ہون مین ساتھ نام خدا کے یہ ہی مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ تھوک بعضے ہمارے کے کیا ہمنے یہ عمل تا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے نقل کی یہ مسلم نے ف کرمانی نے امام نووی سے نقل کی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکھتے تھے کہ خاک اونگلی شریف کو لگ جاتی پھر اوسکو اوٹھا کر زخم پر پھیرتے تھے اور کلمات دعا کے اوسوقت پڑھتے جاتے تھے یہان بھی اکثر شارحین نے یہی مراد لکھی ہی ہ فخ ہ وَاِذَا خَلَا رَجُلٌ بِرِجْلِهٖ فَلْيَذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ مو ی اور جب سو جاوے پاؤن کسی کا پس چاہیے کہ یاد کرے بہت پیارے کو آدمیون مین سے

دعا پیشاب بند ہونے کی

بیان دعا کا زخم پر

بیان پاؤن سونے کا

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ **خ س** اور جب خبر پوچھے بیمار کی تو کہے نہین کچھ ڈر یہ بیماری
پاک کرنیوالی ہی گناہون سے اگر چاہے اللہ کچھ ڈر نہین یہ بیماری پاک کرنیوالی ہی اگر چاہے اللہ نقل کی یہ بخاری
نسائی نے **ف** آداب عیادت کے یہ ہین کہ خاص اللہ تعالی کی خوشنودی اور ثواب کے لیے جاوے اور بیمار کو تسلی دے
اور صبر کرنے کو کہے اور لیے دعا صحت کا کرے اور ثواب جو بیماری کے حدیثون مین آئے ہین اون سے اوسکو خوش کرے
اور وقت جانے کے لا باس طھور انشاء اللہ کہے اور ہاتھ بیمار پر رکھے اور دعائین حدیث شریف کی پڑھے اور
اوسکے لیے دعا کرے اور اوس سے اپنے لیے دعا کرا دے اور کم بیٹھے بیمار کے پاس اور وضو کیے جائے یہ سب
آداب حدیثون مین آئے ہین اور بیمار کی خبر پوچھنے کا حدیثون مین بڑا ثواب آیا ہی اور فضل عبادات کی ہی آیا ہی کہ قیامت
کو اللہ تعالے بندہ کو فرماویگا کہ اے بندے میرے مین پروردگار تیرا ہون مین بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا
کہ کیونکر جاتا تو پروردگار ہے جہان کا ہی بیماری اور خبر پرسی تیری کیونکر غنی فرماویگا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نے
عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا اور صحابیون مین جو کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتے اور اوسکے پاس بیٹھتے اور حال اوسکا پوچھتے کہ کیا حال ہی کس چیز کو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر
مضر کو اوسنے بیان کیا تو فرماتے کہ لا دو اور تین بار اوسکے لیے دعا کرتے اور عیادت کے لیے وقت معین نتھا رات
دن مین جب چاہتے تشریف لیجاتے اور فرماتے کہ جو کوئی مسلمان بھائی کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کے باغ مین
چلتا ہی جبتک اوسکے پاس جا کر بیٹھے اور جب بیٹھتا ہی تو رحمت اوسپر اترتی ہی کہ اوس مین غرق ہو جاتا ہی اور جو
اول دن مین خبر پوچھنے جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسکے لیے شام تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہین اور جو رات مین
جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اوسکی بخشش کی دعا کرتے رہتے ہین اور ہوتی ہی اوسکے لیے میوہ خوری بہشت مین
اور حضرت آنکھ کے درد والے کی بھی خبر کو تشریف لیجاتے تھے اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تھا اور
ابو طالب اپنے چچا کی باوجودیکہ مشرک تھے خبر پرسی کی اور اسلام کیطرف بلایا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا
محروم رہا اور آیا ہی کہ جو اچھی طرح وضو کرکے للہ عیادت کو جاتا ہی تو دوزخ سے مقدار ساٹھ برس کے دور ہوتا ہے
کذا فی المشکوۃ وشرح الفوز **ع** بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا **خ م د س ق** بِاِذْنِ
رَبِّنَا **خ** بِاِذْنِ اللّٰهِ **خ** بیمار پر یہ بھی پڑھے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زمین ہماری کی ہی
اور تھوک بعضے ہمارے کا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے ساتھ
حکم پروردگار ہمارے کے نقل کی یہ بخاری نے ساتھ اذن اللہ کے نقل کی ہی یہ بخاری نے **ف** پہلی دعا ساتھ

بیان بیمار پرسی کا اور دعائین بیماری مین پڑھنے کی

بیماری مین یہی سورتین پڑھ کر اپنے پر دم کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے تھے جب بیماری انتقال کی ہوئی تو مین آنحضرت کے دست مبارک پران کو دم کرکے بدن مبارک پر پھیرتی تھی اور جب حضرت کے گھر والون مین سے کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑھ کر پھونکتی تھی کذا فی المشکوٰۃ وَمَنْ اَصَابَہٗ رَمَدٌ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ

مس ی اور جسکو پہونچے درد آنکھون کا تو پڑھے یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو ساتھ بینائی میری کے اور کر اوسکو وارث مجھسے یعنی تا دم مرگ باقی رہے کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کے مرنے تک باقی رہے اور دکھا مجھکو بیچ دشمن کے بینہ میرا اور مدد دے مجھکو اوسپر کہ ظلم کیا مجھپر نقل کی یہ حاکم و ابن سنی نے ف کینہ میرا یعنی جو مجھپر ظلم کرے اوس سے بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوائے ظالم کے کسی سے کینہ نرکھون جیسے کفر کی حالت مین جس سے دشمنی ہوتی تھی اوسکو مار ڈالتے تھے وہ حالت نہو ۵ فہ ۵ وَمَنْ حُمَّ فَلْيَقُلْ لَهٗ حَتّٰی سَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

مس مص اور جسکو آوے تپ کہے شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ بزرگ کے پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ اللہ بزرگ کے برائی ہر رگ جوش مارنے والی سے اور برائی گرمی آگ سے نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے وَاِنْ اَصَابَهٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيٰوةَ فَلَا يَتَمَنَّ الْمَوْتَ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ خ م د ی

اور جو پہونچے کسی کو ضرر یعنی بیماری وغیرہ اور عاجز ہو زندگانی سے پس نہ آرزو کرے موت کی پس جو ہووے خواہ مخواہ ہی آرزو کرنے والا یعنی موت کی اور بیقرار ہو اوس کا ... اور خوف ضرر دین کا رکھتا ہو پس چاہیے کہ کہے یا اللہ زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ ہووے زندگانی بہتر میرے لیے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہووے مرنا بہتر میرے لیے نقل کی یہ بخاری و مسلم ابو داود ابن سنی نے ف آرزو موت کی سبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری و تنگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور واسطے شوق دیدار خدای تعالی کی اور خلاصی کے اس دنیای فانی سے یا خوف ضرر دین کے جائز ہی جیسے کہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوتی ہی اور بخاری اور امام طحاوی اور سوائے انکے علما پرہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف مین بھی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنے کا ارادہ کرے تو مار مجھکو بغیر فتنہ زدہ ۵ فہ ۵ وَاِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ

تجکو بیچ دین تیرے کے اور بدن تیرے کے وقت موت تیرے تک نقل کی یہ حاکم نے وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ
أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ
مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ د ت س حب مس مص اور جو کوئی عیادت کرے بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت
اوسکی پس کہے نزدیک اوسکے سات بار مانگتا ہون اللہ بزرگ سے جو پروردگار ہی عرش بڑیکا یہ کہ شفا دے
تجکو مگر کہ عافیت دے گا اوسکو اللہ تعالے اس بیماری سے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے ف یعنی جسکی موت نہ آپونچی ہو اور اوسکے پاس عیادت کرنیوالا سات بار یہ دعا پڑھے
تو اللہ تعالے اچھا کردیتا ہی اوسکو اور اگر موت ہی آئی ہی تو مرض لا علاج ہی ه فی ۵ وَجَاءَ رَجُلٌ
إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا شَاكٍ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ اشْفِ
فُلَانًا فَإِنَّهُ يَبْرَأُ مو مص اور آیا ایک شخص حضرت علی رض کے پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہی
پس فرمایا حضرت علی رض نے کیا خوش کرتا ہی تجکو کہ وہ اچھا ہوجائے کہا اوسنے ہان فرمایا کہ ای حلیم ای کریم شفا دے
فلانے کو پس تحقیق وہ اچھا ہوجاوے گا نقل کی یہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نے وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِقَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ
بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ مس اور جو مسلمان دعا کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے کہ یہ ہی نہین
کوئی معبود مگر تو پاکی ہی تجکو تحقیق مین ہوں ظلم کرنیوالون مین سے چالیس بار پھر مرجاوے اوس بیماری اپنی مین
تو دیا جاوے گا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچھا ہوجاوے تو اچھا ہووے گا اوس حالت مین کہ تحقیق بخشے جاوینگے
اوسکے لیے سب گناہ اوسکے نقل کی یہ حاکم نے ف گناہون سے وہ مراد ہین جو اللہ تعالے کے کیے ہین اور
ہوسکتا ہی کہ مطلق مراد ہون اللہ تعالے حق والون کو کچھ عوض دیکر معاف کروا لے ۵ فی ۵ وَمَنْ
قَالَ فِي مَرَضِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ ت س
ق حب مس اور جو کوئی پڑھے بیماری اپنی مین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسی کے لیے
بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے سب تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پھرنا گناہون سے اور
نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر مرجاوے یعنی اوسی بیماری مین کہ جس مین یہ پڑھے تو نہ جلاویگی اوسکو

بعضے روایت مین باذن ربنا اور بعضے مین بدلے اوسکے باذن اللہ بھی زیادہ آیا ہو ویمسحہ بیدہ الیمنی ویقول اللھم
اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ وَاَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا خ م
س اور پھیرتے بیمار پر داہنا ہاتھ اپنا یعنی پیشانی پر یا ہاتھ پر یا اور عضو پر اور پڑہتے یا اللہ دور کر بیماری اے
پروردگار آدمیون کے شفا دے اوسکو حال یہ کہ توہی شفا دینے والا ہی نہین شفا مگر شفا تیری یعنی دوا وغیرہ
بغیر تیری تقدیر کے کسی کو کچھ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے
ف لفظ شفاء کا مفعول اشفہ کا ہر یعنی شفا دے وہ شفا کہ بالکل اچھا ہو جاوے ۵ فخ ۵ بسم اللہ ارقیک
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ م ت س
ق ساتھ نام خدا کے افسون کرتا ہون تجکو یعنی پناہ مین دیتا ہون تجکو ہر چیز سے کہ ایذا دی تجکو اور برائی
ہر شخص سے اور برائی آنکھ حسد کرنیوالے سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام خدا کے افسون کرتا ہون تجکو نقل کی یہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نے ف حدیث شریف مین آیا ہو کہ حضرت جبرئیل عم آنحضرت کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان بیمار ہون پس یہ دعا حضرت پر پڑہی کذا فی المشکوۃ اور ایک روایت مین آگے کی دعا آئی ہے
بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
س مص ساتھ نام اللہ کے منتر پڑہتا ہون مین تجپر اور اللہ شفا دے تجکو ہر بیماری سے کہ بدن تیرے مین ہے
برائی عورتون پھونکنے والیون سے گرہون مین یعنی جو جادو پڑہ کر ڈورے مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنیوالے کی
جب حسد کرے نقل کی یہ نسائی ابن ابی شیبہ نے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مس یہ دعا تین بار پڑہنی حاکم نے نقل کی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ
مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ ا ساتھ نام اللہ کے منتر پڑہتا ہون
تجپر ہر بیماری سے شفا دے تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنیوالے سے جب حسد کرے اور برائی ہر نظر والے سے نقل کی یہ
احمد نے اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِي لَكَ اِلَى جَنَازَةٍ د حب مس یا اللہ شفا دے بندے
اپنے کو تا اچھا کرے تیرے لیے دشمن پر اور چلے واسطے تیرے طرف نماز جنازے کے نقل کی یہ ابوداود ابن حبان
حاکم نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ مس ت حب یا اللہ شفا دے اوسکو یا اللہ عافیت دے اوسکو نقل کی
یہ حاکم ترمذی ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اعْفِهِ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ
فِي دِينِكَ وَجِسْمِكَ اِلَى مُدَّةِ اَجَلِكَ مس یا اللہ شفا دے اوسکو یا اللہ عافیت دے اوسکو نقل کی
یہ نسائی نے ای فلانے یعنی یہان نام لیوے بیمار کا شفا دے اللہ بیماری تیری کو اور بخشے گناہ تیرا اور عافیت دے

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ ت یا اللہ مدد کر میری اوپر سختیوں موت کے اور شدتوں موت کے
نقل کی یہ ترمذی نے یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ کُلِّ خَیْرٍ فرماتا ہے اللہ غالب بزرگ
کہ تحقیق بندہ مومن میرا نزدیک میرے ساتھ مرتبے ہر نیکی کے ہے ف یعنی نہیں قوت ہوتی اوس سے کوئی نیکی نیکیوں
آخرت سے غم میں اور خوشی میں اور سب مراتب کے لائق حال اوسکے کے ہیں حاصل ہوتے ہیں ہ فخ ہ یَحْمَدُنِیْ وَاَنَا اَنْزِعُ
نَفْسَہٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْہِ اس لیے کہ تعریف کرتا ہے میری اوس حال میں کہ میں نکالتا ہوں جان اوسکی دونوں پہلو
اوسکے میں سے نقل کی یہ احمد نے ف یعنی جان کنی کے وقت میری حمد میں مشغول رہتا ہے اور یاد میری ہی حالت میں
ہات سے نہیں دیتا ہ فخ ہ وَمَنْ حَضَرَ عِنْدَہٗ فَلْیُلَقِّنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مر عہ اور جو کوئی آوے قریب مرگ کے
پس تلقین کرے اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور چاروں نے ف معنی تلقین کے سمجھانا اور یہاں یہ مراد ہے
کہ اوسکے پاس اسطرح پڑھے کہ وہ سنکے پڑھنے لگے اور اوسکو حکم پڑھنے کا نکرے کہ وہ وقت نازک ہوتا ہے ایسا نہو کہ از شدت سکرات میں
انکار کر بیٹھے ہ فخ ہ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ د مس جو کوئی کہ ہووے آخری کلام اوسکا
لا الہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت میں نقل کی یہ ابوداود و حاکم نے ف داخل ہوگا بہشت میں یعنی اگرچہ بعد عذاب کے ہو
اگر گنہگار ہو اور مراد لا الہ الا اللہ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مقصود اس کلمے سے ایمان ہے اور ایمان
بغیر اقرار محمد رسول اللہ کے صحیح نہیں ہوتا ہ فخ ہ وَاِذَا اَغْمَضَہٗ دَعَا لِنَفْسِہٖ بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی
مَا یَقُوْلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا
وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ م د س ق اور جب بند کرے کوئی آنکھ میت کی تو دعا کرے
واسطے نفس اپنے کے ساتھ بھلائی کے یعنی دعا مانگے خاتمہ بخیر ہونیکی پس تحقیق فرشتے آمین کہتے ہیں اوس دعا پر کہ کہتا ہے
آنکھ بند کرنے والا یا جو حاضر ہو پس کہے یا اللہ بخش فلانے کو یعنی یہاں نام اوسکا لے اور بلند کر درجہ اوسکا بیچ ہدایت
پائے ہووں کے اور خلیفہ یعنی کارساز ہو اوسکا اہل و عیال اوسکے میں کہ پس ماندہ اوسکے ہیں اور بخش ہمکو اور اوسکو اے پروردگار
عالموں کے اور فراخی کر اوسکے لیے قبر اوسکی میں اور روشنی کر اوسکے لیے قبر اوسکی میں نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی
ابن ماجہ نے ف احتمال رکھتا ہے کہ لفظ فیقول کا بیان دعا کا ہے یعنی اسطرح دعا کرے کہ اغفر لنا میں کہنے والا بھی
شریک ہے ہ فخ ہ وَلْیَقُلْ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً مر عہ اور چاہیے کہ کہے
ہر ایک اہل و اولاد اوسکے سے یا اللہ بخش مجکو اور اوسکو اور دے مجکو اوسکا بدلا اچھا نقل کی یہ مسلم اور چاروں نے
وَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ یٰسٓ س د ق حب مس اور چاہیے کہ پڑھے کوئی موتی پر سورہ یٰسین نقل کی

آگے دو منہ ع کی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حاکم نے مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ
اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ ه ع ہ جو کوئی مانگے اللہ تعالیٰ سے شہادت ساتھ صدق دل کے
تو پہونچاتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ مراتب شہدا کو اور اگرچہ مرے بچھونے اپنے پر نقل کی یہ مسلم نے اور چار ون نے
مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ہ جو کوئی مانگے شہادت صدق دل سے دیا جاتا ہے
مرتبہ شہادت کا اور اگرچہ نہ پہونچے شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ كَانَ لَهٗ
اَجْرُ شَهِيْدٍ ع ہ جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں مقدار ٹھہر جانیکے درمیان دو دو دوہنے اونٹنی کے پس تحقیق
واجب ہوتی ہے اوسکے لیے بہشت اور جو شخص مانگے اللہ تعالے سے مارا جانا اپنا تہ دل اپنے سے اوس حالت مین
کہ سچا ہے یعنی اس مانگنے مین پھر مرے یا مارا جاوے تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا نقل کی یہ چارون نے ف
دو دو دوہنے مین تھوڑی دیر ٹھہر جاتے ہین تا دودہ اوتر آوے پھر دوہنا شروع کرتے ہین اوسکو فواق کہتے ہین
یہان مراد تھوڑی دیر ہے یعنی اس قدر بھی کہ مقدار قلیل ہے اگر جہاد کرے گا تو یہ ثواب پاوے گا ذکر الفقیر اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ خ دعا کی حضرت عمر نے یا اللہ نصیب کر مجکو
شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنے کے یعنی مدینہ منورہ مین نقل کی یہ بخاری نے
فَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وُجِّهَ اِلَى الْقِبْلَةِ ص س پس جب وے کسی کو موت متوجہ کیا جاوے طرف قبلے کے
نقل کی یہ حاکم نے ف آوے موت یعنی علامت نیکی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑھی ہو جاوے اور پاوان ڈھیلے
پڑجاوین اور بیضے لٹک جاوین اور کنپٹیان دھس جاوین اور متوجہ قبلے کو یون کرے کہ چت لٹا دے اور
پاوان قبلے کیطرف کرکے سر اونچا کر دے کہ منہ قبلے کیطرف ہوجاوے فتویٰ متاخرین کا یہی ہے کذا فی شرح الملتقی
وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى خ م ت اور کہے قریب مرگ یا اللہ بخش مجکو
اور مہربانی کر مجپر اور ملا مجکو ساتھ رفیق اعلے کے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نے ف رفیق اعلی جماعت انبیا علی نبینا
وعلیہم السلام کی ہے کہ اوراحین اونکی اعلی علیین مین ہین یہ دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مرض موت مین کرتے تھے
اور اخیر کلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی یہی تھا کذا ذکر العلی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ خ
س ف نہین کوئی معبود مگر اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیان ہین نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے
ف وقت انتقال کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک پر پانی ملتے تھے اور یہ کلمہ پڑھتے تھے ہ فقیر

بیان مرنیکا اور میت کے پاس قرآن پڑھنے کا
بیان مرض اور مریض کے پاس بیٹھنے اور دعا پڑھنے کا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو اللہ تعالی بھلائی پہونچایا چاہتا ہی تو اوسکو مصیبت مین مبتلا کرتا ہی
اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکھ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ
کانٹا بھی لگے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالے بسبب اوسکے گناہ اوسکے اور فرمایا ہی کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو
ایذا بیماری یا سوا اوسکے بیماری سے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالے برائیان اوسکی جیسے کہ گراتا ہی درخت پتی اپنی اور
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکھا مینے کسی کو اشد درد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل مومن کی مانند مثال او گنیے تازی زراعت کے ہی کہ ادہر اودہر لٹادیتی ہی
اوسکو ہوا کبھی ڈال دیتی ہی کبھی کھڑا کردیتی ہی یعنی کبھی اچھا رہتا ہی کبھی مبتلاے بلا اور مثال منافق کی مانند مثال درخت
صنوبر ثابت قائم کے ہی کہ کوئی صدمہ نہ پہونچے اوسکو یہانتک کہ ہووے اوکھڑنا اوسکا ایکبارگی یعنی امراض و مصیبت
اوسے بہت نہین ہوتے ہین کہ کفارہ گناہون کا ہو اور ام سائب صحابیہ کے یہان حضرت تشریف لے گئے پوچھا
کہ کیون کانپتی ہو اوسنے کہا تپ ہی نہ برکت کرے اللہ اوس مین پس فرمایا حضرت نے نہ برا کہ تپ کو اسلیے کہ وہ
دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کے جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی میل لوہے کا اور فرمایا ہی کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ
یا سفر کرتا ہی تو لکھا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب مثل اوس حالت کے کہ تندرست مقیم تھا اور فرمایا کہ شہید سات ہین
سوای شہید فی سبیل اللہ کے وبازدہ شہید ہی اور ڈوب کر مرے شہید ہی اور ذات الجنب والا شہید ہی اور
پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی اور جل کر مرے شہید ہی اور مکان مین دب کر مرے شہید ہی اور عورت حمل سے مرے
شہید ہی اور فرمایا کہ نہین پہونچتا بندے کو رنج اور زیادہ اوس سے یا کم مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ عفو
کرتا ہی اللہ تعالے اون سے بہت ہین یہ فرمایا اور پڑہی یہ آیت وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ
وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس بسبب اوس چیز کے ہی کہ کمایا ہی ہاتھون تمھارے نے
اور عفو کرتا ہی بہت سے اور پوچھا کسی نے حضرت سے کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا انبیا پھر اون سے کم اون سے کم
بلا مین بھی کم ہوتے ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنے کے اگر دین مین سخت ہی تو بلا بھی سخت ہوگی
اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بھی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہانتک کہ چلتا ہی زمین مین
اور نہین ہوتا ہی اوسکے لیے گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتھ بلا بڑی کے ہی اور تحقیق اللہ عزوجل جب دوست
رکھتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہو ساتھ بلا کے پس اوسکے لیے رضاے مولے ہی
اور جو خفا ہو پس اوسکے لیے خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندے اپنے کے

ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف بعضون کے نزدیک مراد موتی سے قریب مرگ ہی اور عمل مشائخ کا بھی اسی پر ہی اور بعضے کہتے ہین مراد مردہ ہی اوسکے گھر مین پڑھے یا قبر پر کتاب دُرّ نظیم مین روایت کی ہی کہ پونہچی مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو کوئی سورہ یس مسلمان کے پاس مرنیکے بعد پڑہتا ہی تو بھیجتا ہی اللہ تعالی عوض ہر حرف کے فرشتے کہ سب میت کے آگے صف باندہ کر کہڑے ہوتے ہین اور رحمت و بخشش اللہ تعالی سے اوسکے لیے مانگتے ہین اور حاضر ہوتے ہین جنازے پر اور دفن پر اور جس مسلمان پر سورہ یس جان کنی کے وقت پڑہی جاتی ہی تو ملک الموت روح اوسکی نہین قبض کرتا ہی جبتک خوشنودی اللہ تعالی کی اوسکے لیے نہین دیکہ لیتا ہی ہ فخ ہ ویقول صاحب المصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا م اور کہے مصیبت والا یعنی بیس اندیمیت کے تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کے اور تحقیق ہم طرف اوسی کے پھرنے والے ہین یا اللہ ثواب دے مجکو بیچ مصیبت میری کے اور عوض دے مجکو بہتر اوس سے نقل کی مسلم نے واذا مات ولد العبد قال اللہ لملائکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد ت حب ی اور جب مرتا ہی فرزند بندہ مسلمان کا تو فرماتا ہے اللہ تعالی فرشتون اپنے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندہ میرے کی پس عرض کرتے ہین فرشتے ہان پس فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کیا کہا بندے میرے نے پس عرض کرتے ہین وہ کہ تعریف کی اوسنے تیری اور انا للہ پڑھے پس فرماتا ہی اللہ تعالی بناؤ تم بندہ میرے کے لیے گھر بہشت مین اور نام رکھو اوسکا بیت الحمد یعنی اس لیے کہ بدلے شکر اور تسلیم کے ملا ہی نقل کی یہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نے فاذا عزی احدا یسلم ویقول ان للہ ما اخذ وللہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب خ م د س ق پس جب تعزیت کرے کوئی کسی کی سلام علیک کرے اور کہے تحقیق اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ لے لیا یعنی اگر امانت اپنی لے لی تو جزع فزع بیجا ہیے اور اللہ ہی کے لیے ہی جو کچھ کہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکے کے ساتھ وقت مقرر کے ہی پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب طلب کرے نقل کی بخاری مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے ف حدیث مین صیغے فلتصبر ولتحتسب کے مونث غایب کے ہین اور اس کتاب مین حاضر کے اور امر اونکے اپنر آئے جیسے کلام اللہ مین آئے ہین فلتفرحوا صیغہ حاضر پر حضرت زینب صاحبزادی انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نے حضرت سے عرض کروا بھیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہی پس تشریف لائیے حضرت نے سلام فرما بھیجا اور یہی فرمایا ان للہ ما اخذ آخر تک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت اور ماتم پر بہت آیا ہی اور نوحہ کرنے پر وعید شدید چنانچہ مضمون اون حدیثون کے بیان ہوتے ہین اخر مایا

اور قطران ایک دوا ہی سیاہ بدبودار درخت ابہل سے کہ ہندی مین ماہو بیر کہتے ہین نکلتی ہی اور اونٹون خارشتی پر
ملتے ہین اور آگ اوس مین بہت سرایت کرتی ہی اور جلدی بھڑکتی ہی کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور
گذری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تھی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سے اور صبر کر کہا اوس عورت نے
الگ ہو تجھسے تو میری سی مصیبت مین گرفتار نہین ہوا ہی اور پہچانا نہین تھا اوس عورت نے حضرت کو جب لوگون نے
جتایا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس آئی وہ حضرت کے دروازے پر پس پائے وہان دربان پس عرض کیا کہ نہین
پہچانا تھا مین نے آپکو پس فرمایا سوا اسکے نہین کہ صبر نزدیک پہلے صدمے کے ہی یعنی صبر اب مفید نہین اول ہی صبر کرنا تھا
آخر کو تو صبر آئی جاتا ہی اور فرمایا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین واسطے بندی مومن میرے کے جزا جب قبض کرتا ہون
محبوب بیٹا اوسکا اہل دنیا سے پھر ثواب طلب کرتا ہی اوس سے یعنی صبر کرتا ہی مگر کہ جنت ہی ہی اور فرمایا ہی کہ جسپر نوحہ
کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جائے گا بسبب نوحے کے دن قیامت کے اور بیہوش پڑے عبد اللہ
بن رواحہ صحابی پس شروع کیا بہن اونکی نے کہ روتی تھی واحیلاہ کرکے یعنی ای میرے پیارے ایسے ایسے
تعریف بیان کرتی تھی جب فاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہین کہتی تھی تو کچھ مگر کہ کہا جاتا تھا مجھکو کہ تو ایسا ہی ہی جب
ہو مرے تو بہن اونکی نہ روئی اور فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہووے رونے والا اوسکا پس کہے واحیلاہ
واسیداہ اور مثل اسکے مگر کہ سونپتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتے کہ مکی مارتے ہین اوسکے سینے مین اور کہتے ہین
کہ کیا تو ایسا ہی تھا اور فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہی آنکھ سے یعنی رونا اور دل سے یعنی غم پس اللہ تعالی کیطرف سے ہے
اور رحمت ہی اور جو کچھ ہوتا ہی ہاتھ سے اور زبان سے یعنی پیٹنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سے ہی کذا فی المشکوۃ

وَكَتَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاذٍ يُعَزِّيهِ فِي ابْنٍ لَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَى
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْأَجْرَ
وَأَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكَ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْهَنِيْئَةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا لِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ
إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتَلٰى اور لکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف معاذ کے حال یہ کہ تسلی کرتے تھے اوسکی
بیچ مرنے بیٹے اوسکے کے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے یہ خط ہے جانب
محمد رسول اللہ سے طرف معاذ بن جبل کے سلام ہی تجھپر پس تحقیق مین تعریف پونہچاتا ہون طرف تیرے اوس اللہ کی
کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای پر پیچھے اسکے پس دعا کرتا ہون تیرے لیے کہ بہت دے اللہ تجھکو ثواب یعنی اس مصیبت کے

بھلائی کا جلد کرتا ہی واسطے اوسکے عذاب دنیا مین اور جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے برائی تو نہین دیتا ہی عذاب بسبب گناہ کے دنیا مین یہانتک کہ پورا عذاب دے گا اوسکو دن قیامت کے اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی مرتبہ جنت مین اللہ تعالی کے علم مین اور نہین پہونچ سکتا ہی اوسکو بسبب عمل اپنے کے تو بتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن اوسکے کے یا مال اوسکے کے یا اولاد اوسکی کے پھر صبر دیتا ہی اوسکو اسپر یہانتک کہ پہونچاتا ہی اوسکو اوس مرتبے کو کہ اللہ تعالے کے علم مین سبقت کیا تھا اوسکے لیے اور فرمایا کہ جسوقت ثواب دیے جاوینگے بلا والے تو دوست رکھینگے عافیت والے دن قیامت کے کہ کاشکے چمڑے ہمارے دنیا مین مقراضون سے کاٹے جاتے اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پھر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سے تو ہوتا ہی کفارہ اگلے گناہون کا اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پھر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ زانو باندھا تھا اوسکا اوسکے مالک نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندھا تھا اوسکو اور کیون چھوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو تنبیہ ہوجاتا ہی کہ گناہون کے سبب سے میرا یہ حال ہوا تھا آیندہ کو باز رہون اور منافق کو پروا بھی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تھا اور کیونکر اچھا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی تعزیت کرنے کا اور نوحہ کرنے کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی تعزیت کرے مصیبت زدے کو ہوگا اوسے بھی ثواب مانند اوسکے پس جاکر مصیبت زدہ کو تسلی دے اور ثواب مصیبت کا بیان کرے مانند یہان کی عورتون کے نہ بیٹھے نہ بیان کرکے رووے کہ بہت گناہ ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی ہم مین سے وہ شخص کہ رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور بیان کرے مانند بیان حالت کفر یعنی واویلا ہاے واے کرے اور ابو موسے صحابی بیماری مین بے ہوش ہوے آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تھی ساتھ رونے کے پھر آرام ہوا ابو موسی کو کہا بی بی کو کیا نہین جانتی تو کہ حضرت نے فرمایا ہی مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر مونڈاوے اور چلاوے اور پھاڑے کپڑے اور فرمایا ہی کہ چار خصلتین ہین نہین چھوڑینگے اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا نسب مین اور توقع مینہ کی کرنی ساتھ ستارے کے یعنی فلانی منزل مین فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنیوالی عورت جب توبہ نکرے پہلے موت اپنی کے تو کھڑی کی جائیگی دن قیامت کے اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ کھجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر ملینگے قطران تا ایذا زیادہ ہو عیاذا باللہ منہ

اپنا دیہان بٹاکر امیدوار ثواب کا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکھنا مستحب ہے اور سلام
اخیر خط مین بھی لکھنا مستحب ہے جیسے اول مین مثل سلام ملاقات اور رخصت کے وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا
مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
مس اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو فرشتون نے اسی طرح کہ سلام
ہووے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی تحقیق اللہ کے ہان تسلی ہے ہر مصیبت سے یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی
دینے والا ہے ہر مصیبت سے اور اوسکے ہان عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز سے پس ساتھ اللہ کے اعتماد کرو اور
اوسی سے امید رکھو پس سوا اسکے نہین کہ محروم وہ ہے کہ محروم کیا گیا ثواب سے اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی
اور برکتین اوسکی نقل کی یہ حاکم نے **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سے یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہے
اس لیے کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود ہے بلکہ مصیبت حقیقی یہ ہے کہ صبر نکرے اور ثواب سے محروم رہے
فخ ۵ وَدَخَلَ رَجُلٌ أَشْهَبُ اللِّحْيَةِ جَسِيمٌ صَبِيحٌ فَتَخَطَّى رِقَابَهُمْ فَبَكَى ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الصَّحَابَةِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ
هَالِكٍ فَإِلَى اللّٰهِ فَأَنِيبُوا وَإِلَيْهِ فَارْغَبُوا وَنَظَرُهُ إِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا فَإِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ
يُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **مس** اور آیا
ایک آدمی سفید داڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی اہل بیت پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کے
پس پھلانگ گیا صحابہ کی گردنون پر سے یعنی جب جگہ نہ پائی بسبب اژدحام کے تو آگے بڑہ گیا پس رویا
پھر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے پس کہا تحقیق اللہ کے ہان تسلی ہے ہر مصیبت سے اور
عوض ہے ہر فوت ہونے والی چیز سے اور بدلا ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی سے پس طرف اللہ کے رجوع کرو اور
طرف ثواب اوسکے کے رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہے بیچ مبتلا کرنے کے یعنی وہ جانتا ہے ساتھ
علم قدیم کے دل کی باتون تمہاری کو ہر حال مین پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کس طرح صبر کرتے ہو اور
کیا کہتے ہو پس سوا اسکے نہین کہ مصیبت زدہ وہ ہے کہ بدلا نہ دیا جاوے یعنی مصیبت پر صبر نہ کرے
اور ثواب سے محروم رہے اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ نے راضی ہووے
اللہ اون سے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے نقل کی یہ حاکم نے وَمَنْ رَفَعَ الْمَيِّتَ عَلَى السَّرِيرِ

اور دل مین ڈالے تیرے صبر اور نصیب کرے ہمکو اور تجکو شکر پس تحقیق جانین ہماری اور مال ہمارے اور اہل ہمارے
اور اولاد ہماری اچھی بخششون اللہ غالب و بزرگ سے ہین اور عاریت ہین سونپی ہوئین یعنی جب چاہے لے
فائدہ مند کیے جاتے ہین ہم ساتھ اونکے ایک مدت معین تک اور لے لیتا ہے اونکو بیچ وقت مقرر کے پھر فرض کیا
ہمپر شکر جسوقت کہ دیتا ہے اور فرض کیا صبر جسوقت کہ مبتلا کرتا ہے ف تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کی ہے
کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی صبر نکرے میری بلا پر اور شکر نکرے میری نعمتون پر اور راضی نہو وے میری قضا پر پس
چاہیے کہ طلب کرے کوئی رب سوا میرے ف نخشبی ہر زحکم حکیم مستاب راہ کارنا بالغان ست شور و خروش ہیچ دانی کہ
صدق چیست بحق ہمارہ برسر نہند و تو فاموش رہ اور ایک بزرگ نے کیا خوب بات لکھی ہے کہ تمام احوال اور
اوقات آدمی کے چار ہی سے باہر نہین ہین نعمت ہے یا بلا اطاعت ہے یا معصیت پس بندے کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے
اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسی کی طرف سے جانے اور معصیت مین توبہ کرے ف نسخہ ۵ فَكَانَ ابْنُكَ
مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُوْرٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ
بِأَجْرٍ كَبِيْرٍ الصَّلٰوةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى پس تھا بیٹا تیرا اچھی بخششون اللہ سے اور امانتون سونپی گئین
اوسکے سے فائدہ مند کیا تھا تجکو ساتھ اوسکے بیچ اچھے حال کے کہ رشک لیجاتے تھے لوگ اوسپر اور بیچ خوشی کے
اور اوٹھا لیا اوسکو تیرے پاس سے بدلے ثواب بڑے کے کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہے ف جیسے کہ آیت مین
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنی اور خوشخبری دے
صبر کرنے والونکو وہ جو جب پہونچتی ہے اونکو مصیبت کہتے ہین تحقیق ہم ملک اللہ کے ہین اور تحقیق ہم
طرف اوسکے پھر جانے والے ہین وہ لوگ اوپر اونکے ہے دعا پروردگار اونکے کی طرف سے اور رحمت اور یہ لوگ
وہ ہین راہ پانے والے اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ
شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ وَقَعَ وَالسَّلَامُ ف نسخہ ۶ اگر ثواب چاہے تو صبر کر اور نہ کھو دے
بے صبری کرنی تیری ثواب تیرا پس پشیمان ہووے تو یعنی اس لیے کہ کیون نہ صبر کیا مین نے مفت ثواب ہاتھ سے گیا
اور جان یہ کہ تحقیق بے صبری کرنی نہین پھیرتی تحقیق کسی چیز کو اور نہ دور کرتی ہے غم کو اور وہ چیز کہ اوترنیوالی ہے
یعنی بلا اور حوادث مقدر پس گویا کہ واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بے فائدہ ہے اور سلام ہے یہ تعزیت نقل کی حاکم
اور ابن مردویہ نے ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بھی زیادہ ہوتا جائے گا فائدہ اسی مین ہے کہ اوس سے

اور اچھی کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور
اولے کے یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو
میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر بہتر گھر اسکے سے اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی
اسکی سے اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے نقل کی یہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاھِدِنَا
وَغَائِبِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ د ت س اح ب مس یا اللہ بخش زندون ہمارے کو اور مردون
ہمارے کو اور چھوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے کو اور حاضرون
ہمارے کو اور غائبون ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو
مارے تو ہم مین سے پس مار اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے
نقل کی یہ ابوداود ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا
لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ دس لہا
مس لہٗ د یا اللہ تو ہی پروردگار اس کا ہے اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکھائی اسکو
طرف اسلام کے اور تو ہی نے قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے حاضر ہوے ہین
ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش نقل کی یہ ابوداود نسائی نے اس میت کو نقل کی یہ نسائی نے اس شخص کو نقل کی یہ ابوداود نے
یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابوداود نے لفظ لہ کا اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ
بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ
وَالْحَمْدِ اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ د ق یا اللہ تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا
بیچ عہد تیرے کے اور امان ہمسائگی تیرے کے ہے یعنی پناہ وحفاظت تیری مین مرا ہے بسبب ایمان کے
پس بچا اوسکو فتنے قبر سے اور عذاب دوزخ سے اور تو ہی ہے لائق وفا کے یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہے
اور لائق حمد کے ہے یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق تو ہی بخشنے والا مہربان نقل کی یہ ابوداود اور
ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ اِنْ کَانَ
مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ مس یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور بیٹا لونڈی

او حملہ فلیقل بسم اللہ مومص اور جو شخص کہ رکھے میت کو تخت پر یعنی جنازے پر یا اوٹھاوے جنازہ
یعنی زمین سے پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ نقل کی یہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے واذا صلی علیہ کبر ثم قرأ
الفاتحۃ ثم صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اللھم عبدک وابن امتک کان یشھد
ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک ویشھد ان محمدا عبدک ورسولک اصبح فقیرا
الی رحمتک واصبحت غنیا عن عذابہ تخلی من الدنیا واھلھا ان کان زاکیا فزکہ وان کان
مخطیا فاغفر لہ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تضلنا بعدہ مس اور جب نماز پڑھے مردے پر تکبیر کہے
پھر پڑھے الحمد پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کے اور اولی یہ ہے کہ درود
نماز کا پڑھے پھر پڑھے یعنی تیسری تکبیر کے بعد یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور بیٹا لونڈی تیری کا ہے تھا گواہی
دیتا یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہے تو نہیں کوئی شریک تیرا اور تھا گواہی دیتا یہ کہ تحقیق حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول تیرے ہوا یہ محتاج طرف رحمت تیری کے یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تھا
مگر اس بیکسی تنہائی مین زیادہ محتاج ہے اور ہے تو بے پروا عذاب اسکے سے الگ ہوگیا دنیا سے اور دنیا
والون سے اگر ہووے یہ پاک گناہون سے پس زیادہ کر پاکی اسکی یعنی بسبب ثواب کامل کے اور بلند کرنے
درجات کے اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے
یعنی بسبب بے صبری کے نقل کی یہ حاکم نے ف نماز جنازے کی پڑھنی فرض کفایہ ہے اور شرط صحت
نماز کی اسلام ہے اور پاکی میت کی اور سامنے ہونا جنازے کا یعنی غائب پر ہمارے نزدیک درست نہین اور
ارکان نماز کے قیام اور تکبیرین ہین اور الحمد پڑھنی امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظم اور امام
مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پڑھنا الحمد للہ کا نہین ہے اگر بقصد ثنا کے پڑھے جائز ہے پس امام اعظم کے
نزدیک بعد پہلی تکبیر کے سبحانک اللھم آخر تک پڑھے کذا ذکر الفقہ اور بعضی روایتون مین بجائے پہلی دعا کے
بعد تیسری تکبیر کے ان دعاؤن مین سے پڑھنی آئی ہے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف
عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما
نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا
خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار د ت س
ق مص یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دے اسکو اور معاف کر اس سے تقصیرین اسکی

کر زندون کے دعا کرنے مین اور صدقہ دینے مین ساتھ نیت ثواب کے نفع عظیم ہے مردون کو اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین ۵ فصل ۵ وَیقرأ علی القبر بعد الدفن اوّل سورة البقرة وخاتمتها سنی اور پڑہے سرہانے قبر پہ پیچھے دفن کے ابتدا سورہ بقرہ کا یعنی مفلحون تک اور آخیر اوسکا یعنی اٰمن الرسول نقل کی یہ بیہقی نے ف اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ الم مفلحون تک سرہانے پڑہے اور اٰمن الرسول پائنتی کذا فی المشکوٰة وَاِذا زار القبور فلیقل السَّلامُ عَلیٰ اَهلِ الدِّیار اَوِ السَّلامُ عَلَیکُم اَهلَ الدِّیارِ مِنَ المُؤمِنِینَ وَالمُسلِمِینَ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللهُ بِکُم لَاحِقُونَ نَسئَلُ اللهَ لَنَا وَلَکُمُ العَافِیَةَ م س ق اَنتُم لَنَا فَرَطٌ وَنَحنُ لَکُم تَبَعٌ س اور جب زیارت کرے کوئی قبرون کی پس چاہیے کہ کہے سلام ہو اوپر صاحب گھرون کے یعنی صاحب قبرون کے یا کہے سلام ہے تمہاری گھر والو مومنین مین سے اور مسلمانون مین سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملین گے مانگتے ہین ہم اللہ تعالے سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ماجہ نے اور نسائی کی ایک روایت مین یہ جملہ بھی زیادہ آیا ہے کہ تم واسطے ہمارے پیش رو ہو اور ہم واسطے تمہارے پیچھے سے آنے والے ہین اَلسَّلامُ عَلیٰ اَهلِ الدِّیارِ مِنَ المُؤمِنِینَ وَالمُسلِمِینَ وَیَرحَمُ اللهُ المُستَقدِمِینَ مِنَّا وَالمُستَأخِرِینَ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللهُ بِکُم لَلَاحِقُونَ م س ق سلام ہے اوپر صاحب گھرون کے مومنین مین سے اور مسلمانون مین سے اور رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مردون زندون پر اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملین گے نقل کی یہ مسلم نسائی ابن ماجہ نے اَلسَّلامُ عَلَیکُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِینَ وَاَتَاکُم مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللهُ بِکُم لَاحِقُونَ م س سلام ہے تمہارے گھر والو قوم مومنین کے اور آئی تمہارے پاس وہ چیز کہ تھے تم وعدہ دیے جاتے یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈھیل دیے گئے تم یعنی مدت عمر تک اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے ملین گے نقل کی یہ مسلم نسائی نے اَلسَّلامُ عَلَیکُم دَارَ قَومٍ مُؤمِنِینَ وَاِنَّا اِن شَاءَ اللهُ بِکُم لَاحِقُونَ د سلام ہے تمہارے گھر والو قوم مومنین کے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ ساتھ تمہارے ملین گے نقل کی یہ ابوداؤد نے اَلسَّلامُ عَلَیکُم یَا اَهلَ القُبُورِ یَغفِرُ اللهُ لَنَا وَلَکُم اَنتُم سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالاَثَرِ ت سلام ہے تمہارے صاحب قبرون بخشے اللہ ہمکو اور تمکو تم چلے پونچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے تمہارے پہونچتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف آداب زیارت کے یہ ہین کہ پشت جانب قبلے کے کرے اور منہ قبر کی طرف کرکے کھڑا ہووے اور سلام جو مذکور ہوا کہے اور ہاتھ قبر کو نہ لگادے اور نہ بوسہ دے

تیری کا ہی محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کے اور تو بے پرواہی عذاب اسکے سے اگر تھا یہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ
نیکی اسکے کے اور اگر تھا گنہگار پس درگذر کر اس سے نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ
وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ **حب** یا اللہ یہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا بندی
تیری کا ہی تھا گواہی دیتا یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہین
اور رسول تیرے ہین اور تو بہت جاننے والا ہی حال اسکا مجھسے اگر تھا یہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکے کے
اور اگر تھا یہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو پیچھے اسکے نقل کی
یہ ابن حبان نے وَاِذَا وَضَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **د**
ت س حب اور جب رکھے مردے کو قبر اوسکی مین کہے رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ تعالے کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان نے یا یون کہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ تعالے کے اور ساتھ
حکم اللہ تعالے کے اور اوپر دین رسول خدا کے نقل کی یہ حاکم نے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ **مس** زمین سے پیدا کیا ہمنے تمکو یعنی
تمھاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوس مین پھر لیجاوینگے ہم تمکو یعنی بعد مرنے کے اور اوسی سے
نکالینگے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو رکھتا ہون مین اسکو ساتھ نام اللہ تعالے کے اور بیچ راہ اللہ کے اور
اوپر دین رسول خدا کے نقل کی یہ حاکم نے **ف** فتاوای عالمگیری مین لکھا ہی کہ مستحب ہی کہ وقت مٹی
ڈالنے کے تین لپ مٹی سے بھر کر سرہانی کی طرف سے قبر مین ڈالے اول لپ مین منہا خلقناکم کہے اور دوسری مین
وفیہا نعیدکم اور تیسرے مین منہا نخرجکم تارۃ اخری پس یہ بھی آیا ہو مگر یہان مراد یہ ہی کہ مردے کے رکھنے کے
وقت پڑھے فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهٖ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ بِالتَّثَبُّتِ
فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ **د مس ر سنی** پس جب فراغت پاوے دفن میت سے تو کھڑا ہووے پاس قبر کے
پس کہے حاضرون کو بخشش چاہو اللہ سے واسطے بھائی اپنے کے اور دعا کرو اوسکے لیے ساتھ ثابت رہنے کے
یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچھا جاتا ہی نقل کی یہ ابو داود حاکم بزار بیہقی نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ دعا زندون کی مُردون کے لیے مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا بھی یہی ہے

اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے ہر دن مین سو بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین تو ہوتا ہے
اوسکے لیے امان فقر سے اور انس وحشت قبر مین اور کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے جنت کے
کذا فی شرح الصدور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَلِمَتَانِ اِحْدٰهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ مِنَ الْعَرْشِ وَالْاُخْرٰى تَمْلَاُ
مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمے ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ
نہین ہے اوسکے لیے انتہا ورے عرش کے یعنی وہین پہونچتا ہے اور قبول ہوتا ہے اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بھر
دیتا ہے یعنی ثواب سے اور نور سے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے نقل کی یہ طبرانی نے وَهُوَ
مَعَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُهَا اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت س اور یہی دونون کلمے ساتھ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے یہ فضیلت
رکھتے ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہے ان تینون کو مگر کہ دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے اور
اگرچہ ہوویں وہ مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ ترمذی نسائی نے مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حَدِيْثُ مُعَاذٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا
اُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا وَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا خ م نہین کوئی کہ
گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین
مگر حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ پر یہ جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نے حضرت سے سنی ہے اور بعد سننے کے معاذ نے
عرض کیا ای رسول اللہ کے کیا پس نہ خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہوویں وہ فرمایا ابھی جو خبر دو
اعتماد کرینگے لوگ یعنی اسی شہادت پر اور عمل چھوڑ دینگے پس ابھی مصلحت نہین عمل کرنے دے اور خبر دی
ساتھ اس بشارت کے معاذ نے نزدیک مرنے اپنے کے گناہ سے بچنے کے لیے نقل کی یہ بخاری مسلم نے
ف یعنی جب دیکھا کہ لوگ عمل کرنے پر مستعد ہین اور علم کا چھپانا گناہ ہے کہ چھپانے والا لگام آگ کی
دیا جاوے گا اور حضرت نے ابتداے اسلام مین منع فرمایا تھا اب منع نہوا ازبسکہ مجتہد تھے یہ اجتہاد کر
خبر دی کذا ذکر الفیض رح اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث پر یہ شبہ آتا ہے کہ اکثر حدیثون سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ گنہگار موحد کلمہ گو بھی دوزخ مین داخل ہون گے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
شفاعت سے نجات پاوینگے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بالکل جانے ہی کے نہین اسکے کئی جواب ہین اختصار کے لیے
ایک پر اکتفا ہوتا ہے مراد کلمہ کہنے سے یہان یہ ہے کہ یہ کلمہ بھی کہا اور اوسکے حق بھی ادا کیے یعنی ممنوع

مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ ت س مس
نہین کہتا کلمہ طیب کوئی بندہ کبھی خلوص سے مگر کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے
یعنی اوسکی قبولیت اور چڑھنے کے لیے یہانتک کہ پہونچتا ہی عرش تک جبتک کہ بچے بڑے گناہون سے
نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے ف بچے بڑے گناہون سے یا توبہ کرلی ہواون سے یعنی یہ قبولیت
اور ثواب جبھی حاصل ہوتا ہی کہ کبیرہ گناہون سے بچے جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہی اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ تعالے عمل مگر پرہیزگارون سے ۵ ع ۵ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ
كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ خ م ت س اِذَا مَرَّةً فَمَنْ نَسَمَةٍ امص نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف ہی
وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی جو کوئی کہے یہ کلمہ دس بار ہوتا ہی مانند اوس شخص کے
کہ آزاد کیے چار بردے اولاد حضرت اسمٰعیل سے نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور
جو کوئی کہے یہ کلمہ ایکبار ہوویگا ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردے کے نقل کی یہ احمد ابن ابی شیبہ نے
وَمِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ
وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
عو اور جو کوئی پڑھے یہ کلمہ سوبار ہوتا ہی یہ کلمہ یعنی ثواب اسکا واسطے اوسکے مانند ثواب آزاد کرنے دس بردون کے
اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور مٹائے جاتے ہین اوس سے سو گناہ اور ہوتا ہی کلمہ
اوسکے لیے پناہ شیطان سے اور نہین لائے گا کوئی بہتر اوس چیز سے کہ لاویگا یہ اوسکو یعنی قیامت کو
کوئی اسکے برابر بہتر عمل نہین لیکر آویگا مگر جسنے عمل کیا زیادہ اس سے یعنی وہ افضل ہوگا نقل کی یہ
ابوعوانہ نے هِيَ الَّتِيْ عَلَّمَهَا نُوْحٌ ابْنَهٗ فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ لَوْ كَانَتْ فِيْ كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا لَوْ كَانَتْ حَلْقَةً
لَقَصَمَتْهَا مص یہ کلمہ وہ ہی کہ سکھایا اسکو حضرت نوح علیہ السلام نے بیٹے اپنے کو پس تحقیق
آسمان اگر ہوویں ایک پلڑے مین اور یہ کلمہ ایک پلڑے مین تو البتہ بھاری ہوگا پلڑہ اسکا اوسپر اور
اگر ہوویں آسمان حلقے تو البتہ ملادیوے یہ اوسکو نقل کی ابن ابی شیبہ نے ف یعنی فرضا اگر سب
آسمان بطور کڑے کے ہوویں اور ثواب اسکا اوسپر رکھا جائے تو بسبب بوجھ کے کو پچک کر مل جاوے

دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ جس آٹھ دروازون بہشت مین سے چاہے گا وہ نقل کی
یہ مسلم بخاری نسائی نے ف خواہ بغیر عذاب کے اپنے فضل وکرم سے داخل کریگا یا بعد عذاب دینے کے
گناہون پر ۵ فخ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ اَوْ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيِّهَا شَاءَ خ
م س جو کوئی گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد
صلے اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسے بندے اللہ کے ہین اور رسول
اوسکے اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق
بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے بہشت مین اوپر کسی عمل کے ہو
یعنی نیک پر یا بد پر یا دروازون بہشت سے کہ آٹھ ہین جس مین سے چاہیگا نقل کی یہ بخاری مسلم
نسائی نے ف بعض روایت مین یہ جملہ علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہی اس لیے مصنف نے
لفظ او کر اختلاف روایت کا بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالے بہشت مین کسی عمل پر آٹھون
دروازون مین سے جس مین سے چاہے گا اور حضرت عیسے کو کلمہ اس لیے کہا کہ کن کے کہنے سے پیدا ہوئے ہین
بغیر باپ کے ۵ فخ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ خ م س تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کہ پڑھتے تھے کبھی کبھی لا الہ الا اللہ آخر تک کہ معنی یہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ غالب کیا
لشکر اپنے کو اور مدد کی بندے اپنے کی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافرون پر تنہا
یعنی بغیر لڑنے آدمیون کے دن خندق کے پس نہین باقی ہی کوئی چیز پیچھے اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نسائی نے حدیث الاعرابی عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

باتون سے بچا اور جو حکم کیا ہی بجا لایا اور اسی لیے کہ معنی اسکے ظاہر تھے معاذ نے پہلے خبر نہ دی تھی مِن شَہِدَ
بِہَا کَذٰلِکَ حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ ھرت جو کوئی گواہی دے ساتھ اس کلمے کے خلوص سے حرام کریگا
اوسکو اللہ تعالےٰ آگ پر نقل کی یہ مسلم ترمذی نے وَحَدِیْثُ الْبِطَاقَۃِ الَّتِیْ تُنَقَّلُ بِالتِّسْعَۃِ وَالتِّسْعِیْنَ
سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ق حب
مس اور حدیث پرچہ کاغذ کی وہ جو بھاری ہوگا ننانوے کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ اوسمین
برائیان لکھی ہونگی کہ ہر کتاب ہوگی بقدر درازگی بینائی کے یعنی جہانتک نظر کام کرے زمین سے آسمانتک
کہ لکھا ہوگا اوس پرچے مین اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ مشہور ہی نقل کی
یہ ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث البطاقہ مبتدا ہی اور خبر اوسکی مشہور محذوف ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کے اللہ تعالی ایک شخص کو روبروی خلائق کے نکالے گا اور پھیلاویگا اوسکے آگے ایک
کم سو کتابین کہ ہر ایک بقدر درازگی نظر کے ہوگی پھر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کچھ کیا ظلم کیا ہی تجپر اعمال نامہ
لکھنے والون نے میرے عرض کریگا بندہ کہ نہ اے رب میرے یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیرے نے پھر فرماوے گا
کیا کچھ عذر ہی تیرے پاس عرض کریگا نہ اے رب میرے پس فرمادیگا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہماری پاس ہے ظلم تجپر نہین
ہونے کا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جائے گا کہ اوسمین لکھا ہوگا اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمدا عبدہ
ورسولہ پس فرماوے گا اللہ تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنے پر یعنی اور اس پرچے کو اونکے برابر رکھ عرض کریگا
بندہ اے رب کیا حقیقت ہی اس پرچے کی مقابلے مین اون کتابون کے یعنی جو گناہون سے بھری ہوئی ہیں
ہین پس فرماویگا ظلم نہین کیا جائیگا تو آج یہ پرچہ بہت بزرگ ہے تول اسکو پس سب نامے ایک
پلے مین رکھے جائینگے اور یہ پرچہ ایک پلے مین پس ہلکے ہون گے وہ نامے اور بھاری ہوگا یہ پرچہ
پس نہین بوجھل ہوتی ہی کوئی چیز ساتھ نام اللہ تعالی کے کذا فی المشکوۃ مَنْ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ
وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ شَآءَ ھ خ س
جو کوئی کہے کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا اور تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم
بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے اور تحقیق عیسے بندے اللہ کے ہین اور بیٹے لونڈی اوسکی کے اور
کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہے اور

مِنْهَا فَاِنَّهَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ جَبَلِ ذَهَبٍ يُنْفِقُهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط جسکو ڈراوے رات اس سے
کہ رنج مین ڈالے گی اوسکو یعنی اگر سختی اور محنت شب کی ہی بسبب بیماری وغیرہ کے خوف رکھتا ہو یا جو کوئی
بخل کری ساتھ مال کے خرچ کرنے اوسکے سے یا بزدل ہووے دشمن سے لڑنے اوسکے سے پس چاہیے کہ بہت
پڑہے یہ کلمہ یعنی یہ سب چیزین اس سے دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اللہ کے سونے کے پہاڑ سے
کہ خرچ کرے تو اوسکو راہ خدا مین نقل کی یہ طبرانی نے اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ ع و بہت
پیارے کلامون مین سے طرف اللہ کے یہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی سے یاد کرتا ہون ساتھ تعریف
اوسکی کے نقل کی یہ ابوعوانہ نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ نَبَتَ لَهٗ غَرْسٌ فِي الْجَنَّةِ ا جو کوئی کہے سبحان اللہ
العظیم اوگتا ہی اوسکے لیے درخت بہشت مین نقل کی یہ احمد نے مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ
لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ ت س حب مس مص جو کوئی کہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی
اوسکے لیے درخت کھجور کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے فَاِنَّهَا
عِبَادَةُ الْخَلْقِ وَبِهَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُهُمْ پس تحقیق یہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی یعنی
زبان حال یا قال سے اوسکے تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور بسبب برکت اسکے معین کیے جاتے ہین
رزق اونکے نقل کی یہ بزار نے كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ خ ت مص دو کلمے ہین ہلکے زبان پر بھاری ترازو مین
پیارے طرف رحمن کے یعنی پڑہنے والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمے یہ ہین پاک ہی اللہ اور بپاکی یاد کرتا ہون
ساتھ تعریف اوسکی کے پاک ہی اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَهَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ كُتِبَتْ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا يَمْحُوْهَا ذَنْبٌ عَمِلَهٗ صَاحِبُهَا حَتّٰى يَلْقَى
اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَخْتُوْمَةً كَمَا قَالَهَا ر مد جو کوئی کہے ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم کو ساتھ استغفار کے کہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے
تو لکھے جاتے ہین جس طرح کہا اونکو یعنی بے زیادتی اور نقصان کے پھر لٹکائے جاتے ہین عرش مین یعنی
بزرگی اور حفاظت کے لیے نہین مٹاتا ہی اونکو کوئی گناہ کہ کرے اوسکو پڑہنے والا اسکا یہانتک کہ ملے گا
وہ اللہ تعالے سے دن قیامت کے اوس حال مین کہ وہ سربمہر ہون گے جیسے کہ کہے تھے یعنی محفوظ
ہون گے تغیر تبدیل سے نقل کی یہ بزار نے ف اس مین اشارہ ہی اسپر کہ پڑہنے والا اس کا محفوظ رہتا ہی

لفظ العظیم نقل زین ... ابن شیبہ روایت مین ہی ۱۲ منہ

وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي م ﷺ حدیث حال اعرابی کی ہر یعنی یہ مصنف بطور پتے حدیث کے کہتا ہر
کہ کہا اوسنے حضرت سے سکہاؤ مجکو کوئی کلام کہ کہون مین اوسکو اور مداومت کرون اوسپر فرمایا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہہ لا آلہ الا اللہ آخر تک کہ معنی یہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی
شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہے بڑا اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہر بہت اور پاک ہے اللہ جو پروردگار
عالمون کا نہین ہر بچنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ غالب حکمت والے کے یا اللہ بخش مجکو
اور رحم کر مجھپر اور راہ دکھا مجکو اور رزق دے مجکو نقل کی یہ مسلم نے ف جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے اللہم کے اوپر کے کلمات تعلیم فرمائے تو اعرابی نے عرض کیا کہ یہ ذکر رب میرے کا ہی میرے لیے
کیا ہر فرمایا یہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوۃ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرٌ
وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ أَلْفٌ وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللهُ ت س جو کوئی کہے
پاک ہر اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے ایکبار لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان
اور جو کوئی کہے اسکو دس بار لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور جو کوئی کہے اسکو سو بار لکھی جاتی ہین
اوسکے لیے ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کرے زیادہ دیتا ہر اوسکو اللہ ثواب یعنی اسی حساب سے
ثواب بڑہتا جاتا ہر نقل کی یہ ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ
زَبَدِ الْبَحْرِ ع و جو کوئی کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ ہوویں
مانند بہاگ دریا کے نقل کی یہ ابو عوانہ نے هِيَ أَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ م ت س مص یہ کلمہ یعنی
یہی تسبیح بہت پیارا ہر کلام مین سے طرف اللہ کے نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے وَهِيَ
اَفْضَلُ الْكَلَامِ الَّذِي اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهٖ م ع و اور یہ کلمہ بہتر کلام کا ہر جسکو چن لیا اللہ تعالے نے
اپنے فرشتون کے لیے نقل کی یہ مسلم ابو عوانہ نے وَهِيَ الَّتِي اَمَرَ نُوْحٌ بِهَا ابْنَهٗ فَاِنَّهَا صَلٰوةُ الْخَلْقِ
تَسْبِيْحُ الْخَلْقِ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ مص اور یہ کلمہ وہ ہر کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نے ساتھ
مداومت اسکے کے بیٹے اپنے کو یعنی سام کو پس تحقیق یہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہر اور تسبیح مخلوقات کی
بسبب برکت اسکے کے رزق دی جاتی ہے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَهَا غُرِسَتْ لَهٗ شَجَرَةٌ
فِي الْجَنَّةِ ز جو کوئی کہے اس کلمے کو بویا جاتا ہر اوسکے لیے درخت بہشت مین نقل کی یہ بزار نے
مَنْ هَالَهُ اللَّيْلُ اَنْ يُّكَابِدَهٗ اَوْ بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ يُّنْفِقَهٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ يُّقَاتِلَهٗ فَلْيُكْثِرْ

یعنی الحمد للہ بھی مثل سبحان اللہ کے آیا ہی الحمد للہ عدد خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد
کلماتہ کذا ذکرہ الفقہ اور ایک روایت مین چار کلمے یون آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ س پاکی ہی اللہ کو اور ساتھ تعریف
اوسکی کے پاکی بیان کرتا ہون اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی موافق گنتی خلق اوسکی کے اور
موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق وزن عرش اوسکے کے اور موافق مقدار کلمون اوسکے کے نقل کی یہ
نسائی نے وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهٖ اَلَا
اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ
اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ اور فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئے تھے
اوسکے پاس اور آگے اوسکے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان کہ تسبیح گنتی تھی ساتھ اونکے کیا خبر دون مین
تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت آسان ہو تجھ پر اس سے یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسان
یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک یعنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمانمین
اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے
کہ درمیان انکے ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کے کہ وہ پیدا کرنے والا ہی اور پڑھا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اللہ اکبر مانند اسکے ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق
آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے لیے اس طرح کہدیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تفصیل ہی سے
فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کرہ فخ ه وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ د ن س حب مس اور پڑھا الحمد للہ
مانند اسی کے اور لا الہ الا اللہ مانند اسی کے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کے نقل کی یہ ابوداود
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے وَدَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَبَيْنَ يَدَيْهَا اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ تُسَبِّحُ بِهِنَّ
فَقَالَ قَدْ سَبَّحْتِ مُنْذُ وَقَفْتُ عَلٰى رَاْسِكِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا قَالَتْ عَلِّمْنِي قَالَ قُوْلِي سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ د مس اور آئے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کے پاس کہ بی بی حضرت کی تھین
اور آگے اونکے چار ہزار گٹھلیان کھجور کی تھین کہ تسبیح پڑھتی تھین ساتھ انکے پس فرمایا حضرت نے

کفر سے اس لیے کہ سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط کرتا **ہ ع ہ** وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا تُسَبِّحُ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ
أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ
كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى
نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ **م د ع عو** اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ
رضی اللہ تعالے عنہا کو کہ بی بی حضرت کی تھین اور حال یہ کہ تحقیق نکلے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اونکے
پاس سے صبح کو جسوقت کہ نماز پڑہے صبح کی یعنی سنت صبح کی اونکے گھر مین اور جویریہ مصلے اپنے پر تسبیح
کرتی تہین پھر پھرے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بعد ہونے وقت چاشت کے اور حال یہ کہ وہ بیٹھی تھین پس
ایسے وقت مین حضرت نے فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چھوڑا تھا مین نے تجکو اوسپر یعنی صبح سے
ابتک بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول ہے کہا جویریہ نے ہان فرمایا تحقیق کہے مین نے پیچھے جدا ہونے تیرے کے
چار کلمے تین بار اگر تولے جاوین وہ ساتھ اوس چیز کے کہ پڑہی تو نے ابتدا اس دن سے تو البتہ بھاری
ہووین اوسپر وہ کلمے یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ آخر تک کہ معنی یہ ہین پاکی ہے اللہ کو اور تعریف ہے
اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجہ عرش اوسکے کے اور موافق
مقدار کلمون اوسکے کے نقل کی یہ مسلم نے اور ابو داود نے اور ابو عوانہ نے **ف** علما رحمہم اللہ نے لکھا ہے
کہ اس طرح کے ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہے اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہے کہ جب بندہ لا الٰہ الا اللہ
عدد خلقہ کہتا ہے تو اللہ تعالے ملائکہ کو فرماتا ہے کہ اس بندے کے لیے لا الٰہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات کے
لکھو اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالے
اوسکو اعمال نامے اپنے مین بغیر عمل کیے پاویگا پس سبب اوسکا پوچھے گا حکم ہووےگا کہ یہ عمل ہے کہ آرزو
اوسکی سے کیا تھا تو کذا ذکر الفخر عن الطیبی اور بعضی روایت مین چار کلمے یہ آئے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ
خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ **م س**
مص عو پاکی ہے اللہ کو بقدر گنتی خلق اوسکی کے پاکی ہے اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکی کے پاکی ہے
اللہ کو موافق بوجہ عرش اوسکے کے پاکی ہے اللہ کو موافق مقدار کلمون اوسکے کے نقل کی یہ مسلم نسائی
ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَذٰلِكَ **س** اور الحمد للہ اسی طرح نقل کی یہ نسائی نے و

اوس چیز کے کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بھرنے اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کے اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بھر اور الحمد للہ پڑہا مانند اسی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کے پڑہا نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے وکذا رواہ ط الا انہ قال موضع سبحان اللہ الحمد للہ ثم قال وتسبیح مثل ذلک وتکبیر مثل ذلک وکذا رواہ ۲ سوی التکبیر اور اسی طرح روایت کیا اسکو طبرانی نے مگر تحقیق اوسنے کہا جگہ سبحان اللہ کے الحمد للہ پھر کہا اور سبحان اللہ پڑھے تو مانند اسی کے اور اللہ اکبر پڑھے تو مانند اسی کے اور اسی طرح روایت کیا اوسکو احمد نے سوائے تکبیر کے وقالت سلمی ام بنی ابی رافع یا رسول اللہ اخبرنی بکلمات ولا تکثر علی فقال قولی عشر مرات اللہ اکبر یقول اللہ ھذا لی وقولی سبحان اللہ عشر مرات یقول اللہ ھذا لی وقولی اللھم اغفر لی یقول اللہ قد فعلت فتقولین عشر مرار ویقول قد فعلت ط اور عرض کیا سلمی نے جو ماں ہین اولاد ابو رافع کی کہ ای رسول خدا خبر دو مجکو ساتھ چند کلمون کے اور بہت نہ بتاؤ مجکو یعنی تھوڑے ہون کہ یاد ہو سکین پس فرمایا حضرت نے کہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالے یہ میرے ہی لیے ہی اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہ میرے ہی لیئے یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھی کو ہی نہ غیر میریکو اور کہہ اللھم اغفر لی یعنی یا اللہ بخش مجکو فرماویگا اللہ تعالی تحقیق بخشا مین نے تجکو پس کہے گی تو اسکو دس بار اور فرماویگا ہر بار اللہ تعالی تحقیق بخشا مین نے نقل کی یہ طبرانی نے ف ابو رافع غلام آزاد تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سلمی بی بی انکی دائی جنائی اولاد حضرت فاطمہ رض کی اور حضرت ابراہیم کی کذا ذکرہ الحرز افضل الکلام سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ت بہتر ین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کی یہ ترمذی نے وسبحان اللہ والحمد للہ یملآن ما بین السماء والارض والحمد للہ یملأ المیزان م ت اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کی بھر دیتا ہی یعنی ثواب سے اوس چیز کو کہ زمین و آسمان مین ہی اور کہنا ہی الحمد للہ کا بھر دیتا ہی ترازو عملون کی نقل کی یہ مسلم ترمذی نے ف معنی سبحان اللہ کے یہ ہین پاک ہی اللہ تعالی سب عیبون سے اور الحمد للہ کے یہ کہ سب تعریف ہی اللہ تعالی کو لا الہ الا اللہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لاحول ولا قوۃ

نے تھوڑی
تحقیق تسبیح پڑہی مین نے جیسکہ ٹھہرا ہوا مین تیرے سرہ پر بہت اس سے یعنی ایسی تسبیح پڑہی مین اس
دیر مین کہ تسبیحات سے ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نے سکہا او مجکو فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یعنی وہ تسبیح
یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق کہ معنی یہ ہی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی نقل کی یہ ابوداود حاکم نے
وَقَالَ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ اُعَلِّمُكَ شَیْئًا هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ
كُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْأَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ رط اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
ابودردا صحابی کو سکہاؤن مین تجکو کچہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنے اللہ تعالے سے رات دن مین
اور دن رات مین وہ یہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے
کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کے کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کے اور پاکی ہی
اللہ کو ہر چیز پر اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے یعنی لوح محفوظ نے کہ سب
کچہ اوس مین لکہا ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنے اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور تعریف ہے
اللہ کے لیے بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر بہرنے اوس چیز کے کہ پیدا کی
اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر گنتی ہر چیز کے اور تعریف ہی اللہ کے لیے ہر چیز بہر اور تعریف ہی اللہ کے لیے
بقدر گنتی اوس چیز کے کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے اور تعریف ہی اللہ کے لیے بقدر بہرنے اوس چیز کے
کہ جمع کیا کتاب اوسکی نے نقل کی یہ بزار طبرانی نے وَقَالَ لِاَبِی اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ
ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مِلْأَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ كُلِّ شَیْءٍ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ س حب مس اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوامامہ کو کیا خبر دون
تجکو ساتہ ایک ذکر کے کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنے تیرے سے رات دن مین
اور دن رات مین وہ یہ ہی کہ کہے تو سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی

حاکم نے اور طبرانی نے صغیر و اوسط میں **ف** یعنی قرآن مجید میں جو آیا ہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا **ط** مراد اوس سے یہ کلمے ہیں معنی آیت کے یہ ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب میں اور بہتر ہیں آرزو کرنے میں **ھ فخ ہ** وَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَهْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ **مدق** اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر حمد یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے یعنی کہنے والا اسکا ثواب صدقہ کا پاتا ہے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد و ابن ماجہ نے وَهُنَّ اللَّوَاتِیْ یُقُلْنَ فِیْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّہِ الْعَبَّاسِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اور یہ کلمے وہ ہیں کہ پڑہے جاتے ہیں صلوۃ تسبیح میں اور بیان اوسکا یہ ہے کہ تحقیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا اپنے کو کہ عباس ہیں ای عباس ای چچا میرے کیا نہ دون میں تجکو کیا نہ دون میں تجکو کیا نہ دون میں تجکو کیا نہ کرون تجکو صاحب دس خصلتوں کا **ف** مراد دس خصلتوں سے دس دس بار تسبیح کہنی ہے سوا قیام کے اور طیبی نے دس خصلتوں سے مراد اول چار رکعت پڑہنی لکھی ہے اور دوسرے فاتحہ پڑہنی اور تیسرے ختم سورہ چوتھے پندرہ بار تسبیح کہنی قیام میں پانچوین دس بار کہنا اوسکا رکوع میں چھٹے دس بار کہنا اوسکا قومے میں ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلے سجدے میں آٹھوین دس بار کہنا اوسکا جلسے میں نوین دس بار کہنا اوسکا دوسرے سجدے میں دسوین دس بار کہنا جلسہ استراحت میں پس یہ بہت مناسب ہے بنظر سیاق حدیث اور بعضون نے مراد دس خصلتوں سے دس طرح کے گناہ لیے ہیں جیسے کہ حدیث میں مذکور ہیں پس مراد یہ ہے کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کے گناہ بخشے جاوین لیکن اس توجیہ میں تکلف ہے **ھ فخ ہ** اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاَہٗ وَعَمْدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرَ خِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃً جسوقت کرے تو یہ بخشے اللہ تعالے تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے چوک کر اور جان کر چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر دس خصلتیں یہ ہین کہ پڑہ چار رکعتیں پڑہ ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ **ف** ابن عباس سے منقول ہے کہ الہکم التکاثر و العصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑہے اور بعضی روایت میں اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص آئی ہین **فخ** فَاِذَا فَرَغْتَ

بیان صلوۃ التسبیح کا

الا باللہ نہین ہوسکتا پھرنا گناہ اللہ سے مگر ساتھ محافظت اللہ تعالے کے اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر
مگر ساتھ مدد اللہ کے بیان معنی اسکے سیکہ لیجیے آگے ترجمہ نہین مذکور ہوا اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ م ت بہت پیار کلام آدمی کے طرف اللہ کے
چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہین ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ جسکے ان مین سے شروع کرے تو
یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسرے پر مضر نہین مگر اولی یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کے پڑہے نقل کی یہ مسلم
ترمذی نے هِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ا یہ اکٹھے چار کلمے بہترین کلام کے ہین پیچھے
قرآن کے اور یہ کلمے قرآن سے ہین یعنی اگرچہ سب اکھٹے ایک جا قرآن مین نہین ہین لیکن علیحدہ علیحدہ
مذکور ہین نقل کی یہ احمد نے مَنْ قَالَهَا كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ط جو کوئی کہے انکو لکھی جاتی ہین
اوسکے لیے بدلے ہر حرف کے دس نیکیان نقل کی یہ طبرانی نے لَاَنْ اَقُوْلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
م ت س مص عو فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میرے اوس چیز سے
کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نے
اِنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَهَا هٰذِهٖ ت تحقیق بہشت کی اچھی
مٹی ہی اور میٹھا پانی ہی اور تحقیق وہ میدان ہموار ہے اور تحقیق درخت اوسکے یہ کلمے ہین نقل کی یہ ترمذی نے
ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ ان مین سے پڑہے ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی مین نے کہا ای محمد اپنی امت کو میری طرف سے
سلام کہنا اور یہ کہنا ان الجنة طيبة التربة آخر تک ۵ فح ۵ اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہے
يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ق مس طس بویا جاتا ہی تیرے لیے بدلے ہر ایک کلمے
ان چارون مین سے درخت بہشت مین نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین خُذُوْا جُنَّتَكُمْ
مِنَ النَّارِ قُوْلُوْا يَعْنِيْ هٰذِهِ الْكَلِمَ پکڑو تم سپر اپنی آگ سے کہو مراد رکھتے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یہ چار کلمے ف
یعنی وہ سپر ہی کہ کہو تم ان چار کلموں کو چنانچہ راوی نے مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کہکر بیان کی فَاِنَّهُنَّ يَاْتِيْنَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مُجَنِّبَاتٍ وَّمُعَقِّبَاتٍ پس تحقیق یہ کلمے آوین گے دن قیامت کے داہنے بائین طرف اور پیچھے ف
پڑہنے والے اپنے کے یعنی بطور فوج لشکر کے محافظت اوسکی کرکے بہشت کو لیجاوین گے وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ
الصَّالِحَاتُ س مس صط طس اور یہ کلمے تفسیر الباقیات الصالحات کے ہین نقل کی یہ نسائی

تجھسے توفیق ہدایت والون کی ورا عمال یقین والون کے اور خیر خواہی توبہ والون کی اور قصد صبر والون کا
اور کوشش ڈرنے والون کی اور مانگنا رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارون کی ور معرفت
عالمون کی یہانتک کہ ڈرون مین تجھسے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ڈر کہ باز رکھے مجھکو گناہون تیرے سے
اور یہانتک کہ کرون مین ساتھ بندگی تیری کے عمل کہ لائق ہون مین بسبب اوسکے خوشنودی تیری کا اور
یہانتک کہ خیر خواہی کرون تیرے ساتھ توبہ کے ڈرنے کے تجھسے اور یہانتک کہ نرمی کرون مین تیرے لیے
خیر خواہی حیا کرنے کے تجھسے اور یہانتک کہ بھروسا کرون مین تجھپر بیچ سب امور کے ساتھ نیک رکھنے
گمان کے ساتہ تیرے پاک ہی پیدا کرنے والا نور کا رب ہماری تمام کر ہمارے لیے نور ہمارا اور بخش ہمکو
تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتھ رحمت اپنی کے ای بہت رحم کرنے سب رحم کرنے والون سے یہ دعا طبرانی نے
بھی اوسط مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نماز مین لفظ خالق النور تک پہلے سلام کے پڑہنی روایت کی ہی
اور عبد العزیز بن داود رح نے لکھا ہی کہ جو کوئی ارادہ کرے جنت کا لازم کرے اپنے اوپر صلوۃ تسبیح اور ابو عثمان
زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکھی مین نے کوئی چیز دفع سختی اور غم کے لیے مثل صلوۃ تسبیح کے اور اکثر ائمہ اور بزرگونکا
اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہے پڑہنا اسکا جمعے کو دوپہر ڈہلے اور اگر اسمین احتیاج سجدے سہو کے پڑے
تو اون سجدون مین تسبیحات نہ پڑہے کہ تین سو سے زیادہ ہوجاینگی **ف ح ہ و ع ہ** وہی
مَعَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَنَّ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ وَهُنَّ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحُطُّ
الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَهُنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ **ط** اور یہ کلمے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتھ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پس تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کے ہین یعنی اوس سے مراد یہ تسبیحات
ہین اور یہ پانچون کلمے جھاڑتے ہین گناہون کو جیسے کہ جھاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہ کلمے خزانون جنت
کیسے ہین نقل کی یہ طبرانی نے **ف** یعنی اسباب حاصل ہونے گنج بہشت سے ہین یا اسکے پڑہنے والے کو
ثواب مثل گنج دنیا کے ملے گا بلکہ اوسکے مقابلے مین یہان کے گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر القاری تجزی من القرآن
مَنْ لَا يَسْتَطِيْعُهٗ **مص** قائم مقام ہوتے ہین یہ کلمے قرآن کے اوس کسیکو کہ نہ پڑہ سکے قرآن نقل کی
یہ ابن ابی شیبہ نے وَكَذٰلِكَ مَعَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ تُجْزِئُ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی
لَا يَسْتَطِيْعُهٗ مَنْ اَخَذَهٗ فَقَدْ مَلَاَ يَدَهٗ مِنَ الْخَيْرِ **دس** اور اسی طرح یہ کلمے ساتھ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ کے قائم مقام ہوتے ہین قرآن کے واسطے اوس کسی کے کہ نہ پڑہ سکے قرآن جسنے

مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي
سَاجِدًا فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ
رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ مَرَّةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ
ذَالِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ پس جب فراغت پاوے تو قرارت سے پہلی رکعت مین اور تو کھڑا ہو کہ سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑھنے
سبحان ربی العظیم کے پھر اوٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کے
پھر جھک تو سجدے مین پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلے کے پھر اوٹھا سر اپنا سجدے سے
پس کہہ ان کلمون کو دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اوٹھا سر اپنا سجدے سے پس کہہ ان کلمون کو
دس بار پہلے اسکے کہ کھڑا ہووے تو پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہ چارون رکعت مین
إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً **دقمس**
حب اگر طاقت رکھے تو پڑھنے اس نماز کے ہر دن مین ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر روز پس
ہفتے مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتے مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر مہینے مین
پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکے تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کی یہ ابو داؤد ابن
ماجہ حاکم ابن حبان نے **ف** سنا مین نے اپنے اوستاد یگانہ آفاق مولانا اسحق صاحب زاد اللہ شرفا سے
کہ قعدون مین التحیات کے پہلے یہ تسبیحات پڑھے بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی
رحمہ اللہ تعالےٰ نے لکھا ہے کہ اخیر کی التحیات کے بعد پہلے سلام کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدىٰ وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِينِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ
وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِي
عَنْ مَعَاصِيكَ وَحَتّٰى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهِ رِضَاكَ وَحَتّٰى أُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى أُخْلِصَ
لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً مِنْكَ وَحَتّٰى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ رَبَّنَا
أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ معنی یہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون

ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہے اُحد سے اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہت بڑا ہے اُحد سے اور ثواب الحمد للہ کا
بہت بڑا ہے اُحد سے اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہے اُحد سے نقل کی یہ بزار طبرانی نے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃً
تَعْدِلُ مِائَۃَ رَقَبَۃٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ فَرَسٍ مُسْرَجَۃٍ مُلْجَمَۃٍ
یُحْمَلُ عَلَیْہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃً تَعْدِلُ مِائَۃَ بَدَنَۃٍ مُقَلَّدَۃٍ مُتَقَبَّلَۃٍ **س ق**
مس ط مص تَحْمِیْدَۃً **ط** ثواب سو بار سبحان اللہ کہنے کا برابر ہوتا ہے ساتھ ثواب سو بردے
آزاد کرنیکے کہ وہ اولاد اسمٰعیل کیسے ہوں اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنے کا برابر ہوتا ہے ساتھ ثواب سو گھوڑوں
زین والوں لگام والوں کے کہ سوار کیا جاوے اوپر غازیوں کو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے اور
ثواب سو بار اللہ اکبر کہنے کا برابر ہوتا ہے ساتھ ثواب قربانی کرنے سو اونٹوں کے جو قلادے والے مقبول
ہوں نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے
کہ ذبح کیے جاویں وہ مکے میں یعنی یہ بہت فضیلت رکھتا ہے ایسا ثواب پانیکا **ف** قلادہ کہتے ہیں
اوسکو کہ وہاں کی قربانی کی علامت کے لیے کچھ گلے میں جانور کے باندھ دیتے ہیں وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَمْلَأُ
مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ **س ق مس ط** اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بھر دیتا ہے اوس چیز کو کہ درمیان
آسمان و زمین کے ہے نقل کی یہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نے بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَھُنَّ فِی الْمِیْزَانِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُہٗ
س حب مس ر ط خوشوقتی ہے خوشوقتی ہے ساتھ پانچ چیزوں کے کیا بھاری ہیں وہ
ترازو میں کہ وہ یہ ہیں کہنا لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور بیٹا نیک بخت یعنی
مسلمان کہ مرے مرد مسلمان کا پس ثواب چاہے اوسپر یعنی ساتھ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کی یہ نسائی
ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نے اِنَّ مِمَّا تَذْکُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَھُنَّ دَوِیٌّ کَدَوِیِّ النَّحْلِ تُذَکِّرُ بِصَاحِبِہَا اَمَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَکُوْنَ اَوْ لَا یَزَالَ مَنْ یُذَکِّرُ بِہٖ **ق مس** تحقیق قسم اوس چیز سے کہ ذکر کرتے ہو تم بزرگی اللہ سے
یہ کلمے ہیں سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پھرتے ہیں یہ گرد عرش کے انکے لیے آواز سبک ہے
مانند آواز شہد کی مکھی کے یاد دلاتے ہیں اللہ تعالے کو حال کہنے والے اپنے کا کیا نہیں چاہتا ہے ایک
تم میں سے یہ کہ ہووے یا ہمیشہ ہووے وہ چیز کہ یاد دلاتی رہے اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ حاکم نے

یاد کیے یہ کلمے پس تحقیق بھرا ہاتھ اپنا بھلائی سے نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے وَھُنَّ اَیضًا یَغفِرُ اللّٰہُ تَمَامَ
مَعَ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ وَقُبِضَ عَلَیھِنَّ مَلَکٌ فَضَمَّھُنَّ تَحتَ جَنَاحِہٖ وَصَعِدَ بِھِنَّ لَا یَمُرُّ بِھِنَّ عَلٰی جَمعٍ
مِنَ المَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا اَستَغفَرُوا لِقَائِلِھِنَّ حَتّٰی یُجِیءَ بِھِنَّ وَجہُ الرَّحمٰنِ **موص** اور یہ کلمے بغیر دعا کے
بھی یعنی سوا اللھم رحمنی آخر تک کے ساتھ وتبارک اللہ کے یہ فضیلت رکھتے ہین کہ متعین ہوتا ہے ان پر
فرشتہ پس جمع کرتا ہے انکو نیچے پرون اپنے کے یعنی کمال احتیاط کرتا ہے اور لے چڑھتا ہے انکو آسمان پر نہین
گذرتا ہے ساتھ انکے کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش چاہتے ہین وہ واسطے کہنے والے انکے کے یہانتک
کہ تعریف کی جاتی ہے ساتھ انکے ذات اللہ تعالے کے یعنی انکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے ہین
تا رحمت وخوشنودی اوسکے پڑہنے والے پر متوجہ ہو نقل کی یہ موقوفا حاکم نے اِنَّ اللّٰہَ اصطَفٰی مِنَ الکَلَامِ
اَربَعًا سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ فَمَن قَالَ سُبحَانَ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ عِشرُونَ
حَسَنَۃً وَحُطَّت عَنہُ عِشرُونَ سَیِّئَۃً وَمَن قَالَ اَلحَمدُ لِلّٰہِ فَمِثلُ ذٰلِکَ وَمَن قَالَ اللّٰہُ اَکبَرُ
فَمِثلُ ذٰلِکَ وَمَن قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمِثلُ ذٰلِکَ وَمَن قَالَ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ مِن قِبَلِ
نَفسِہٖ کُتِبَ لَہٗ ثَلٰثُونَ حَسَنَۃً وَحُطَّت عَنہُ ثَلٰثُونَ سَیِّئَۃً **س امس ہ** تحقیق اللہ تعالے نے
چن لیے کلام آدمی سے چار کلمے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہے
سبحان اللہ لکھے جاتے ہین اوسکے لیے بیس نیکیان اور دور کیے جاتے ہین اوس سے بیس گناہ اور جو شخص کہے
الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسی کے ہے اور جو شخص کہے اللہ اکبر پس ثواب اوسکا مانند اسی کے ہے اور جو کوئی
کہے لا الٰہ الا اللہ پس ثواب مانند اسی کے ہے اور جو شخص کہے الحمد للہ رب العالمین از خود تہ دل سے بدون
ریا اور جبر کرنے کسی کے لکھی جاتی ہین اوسکے لیے تیس نیکیان اور دور کیے جاتے ہین تیس گناہ اوس سے نقل کی
یہ نسائی احمد حاکم بزار نے اَمَا یَستَطِیعُ اَحَدُکُم اَن یَعمَلَ کُلَّ یَومٍ مِثلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ
وَمَن یَستَطِیعُ ذٰلِکَ قَالَ کُلُّکُم یَستَطِیعُہٗ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَاذَا قَالَ سُبحَانَ اللّٰہِ اَعظَمُ
مِن اُحُدٍ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَعظَمُ مِن اُحُدٍ وَالحَمدُ لِلّٰہِ اَعظَمُ مِن اُحُدٍ وَاللّٰہُ اَکبَرُ اَعظَمُ مِن اُحُدٍ
رط فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کیا نہین طاقت رکھتا ایک تم مین سے یہ کہ کرے
ہر دن مانند پہاڑ احد کے عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا ہو عرض کیا صحابہ نے اے رسول اللہ کے کون
کر سکتا ہے یہ فرمایا ہر ایک تم مین سے کر سکتا ہے عرض کیا اونھون نے اے رسول خدا کے کیا ہے وہ فرمایا

إن اثق إلا برحمتك فاجعل لي عندك عهدا توفينيه يوم القيمة إنك لا تخلف الميعاد إلا قال الله
عز وجل يوم القيمة للملئكة إن عبدي عهد عندي عهدا فاوفوه إياه فيدخله الله عز وجل الجنة
جو کوئی پڑھے دعا اللھم رب السموات والارض کو لا تخلف المیعاد تک فرما دیگا اللہ عزوجل دن قیامت کے
اپنے فرشتونکو کہ تحقیق بندے میرے نے کیا ہی مجھسے ایک عہد پس پورا کردو اوسکو اوسکے لیے پس داخل کریگا اوسکو
اللہ عزوجل بہشت مین معنی دعاے مذکور کے یہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ ور
ظاہر کے تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیرے اس زندگانی دنیا مین ساتھ اسکے کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود دگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہین اور رسول تیرے
پس تحقیق تو اگر سوپنے گا مجکو طرف نفس میرے کے اور توفیق و عنایت اپنی منقطع کریگا نزدیک کریگا مجکو برائی سے یعنی اس لیے
کہ وہ ہوا و حرص سے بھرا ہی بدی کریگا اور دور کریگا مجکو بھلائی سے اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتھ رحمت
تیری کے پس ثابت کر میرے لیے نزدیک اپنے ایک عہد یعنی ساتھ قبول کرنے طاعات کے اور بخشش کے اور داخل کرنے
بہشت کے کہ پورا کرے تو اوسکو دن قیامت کے تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدے کو **ف** لفظ الا کا الا قال اللہ مین
زاید ہی چنانچہ ترجمہ موافق اسی کے کیا گیا یا نفی سمجھی جاتی ہی پچھلی عبارت سے اوس سے یہ استثنا ہی گویا یون کہا کہ نہین
کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہے گا اللہ تعالے یون اوسکے لیے ٥ **فرع** قال سهيل فأخبرت القاسم ابن
عبد الرحمن أن عونا أخبر بكذا وكذا فقال ما في أهلنا جارية إلا وهي تقول هذا في خدرها
کہا سہیل نے یعنی راوی اس حدیث کے نے کہ تبع تابعین مین سے ہین پس خبر دی مین نے قاسم بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ
تابعین سے ہین کہ تحقیق عون نے کہ وہ بھی تابعین سے ہین خبر دی مجکو ساتھ اس طرح کے پس کہا قاسم نے نہین ہی گھر والون
ہمارے مین کوئی لڑکی مگر کہ وہ پڑھتی ہی یہ دعا پردے اپنے مین یعنی یہ حدیث صحیح ہی اور خرد و بزرگ ہمارے مین مشہور ہی
نقل کی یہ احمد نے ولما جلس الرجل وقال الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا ويرضى قال
صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها عشرة أملاك كلهم حريص على أن يكتبوها
فما دروا كيف يكتبونها حتى رفعوها إلى ذي العزة فقال اكتبوها كما قال عبدي **حب مس**
جبکہ بیٹھا ایک آدمی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ لفظ یرضی تک کہ معنی اسکے یہ ہین سب تعریف ہی
خدا کے لیے تعریف بہت پاک بابرکت جیسے کہ دوست رکھتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہی پس فرمایا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ تحقیق دوڑے طرف ان لفظون کے

اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَاتِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **س حب** بہت کہو تم باقی رہنے والی نیکیاں کہ وہ یہ ہین اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی یہ نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ **ع ا ر ط** بہت کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ کلمہ خزانہ ہی خزانون بہشت سے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نے بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ **ا ط س** یہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت سے نقل کی یہ احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّةِ **حب ط** یہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکے پڑہنے سے درخت وہان لگتا ہی نقل کی یہ ابن حبان احمد طبرانی نے تقدم اَنَّهَا دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ **مس ط** اور پہلے گذری کہ تحقیق لاحول دوا ہی ننانوے بیماریون کی کہ اول اونکا غم ہی نقل کی وہ حاکم طبرانی نے کُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَوْتُهَا فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ (کہا ابن مسعود نے تھا مین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پڑہا مین نے یہ کلمہ یعنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کہ کیا ہین معنی اسکے عرض کیا مین نے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتے ہین فرمایا یہ معنی ہین نہین ہو سکتا پھرنا گناہ اللہ سے مگر ساتھ محافظت اللہ کے اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ بزار نے وَهِيَ مَعَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ **س** اور یہی لاحول ساتھ لامنجا من اللہ الا الیہ کے خزانہ ہی خزانون بہشت سے نقل کی یہ نسائی بزار نے **ف** معنی اسکے یہ ہین نہین جگہ نجات کی عذاب اللہ سے مگر طرف اوسی کے مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ **س مد مص** جو کوئی کہے رضیت باللہ لغایت رسولا نبیا واجب ہوتی ہی اوسکے لیے بہشت معنی اسکے یہ ہین راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے از روی پروردگار ہونیکے اور ساتھ اسلام کے از روی دین ہونیکے اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے از روی نبی اور رسول ہونیکے نقل کی یہ نسائی مسلم ابوداؤد ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ

عہد نامہ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑھے
اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار اسی عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے
اور لشکر اوسکے سے اور دوسرے دیا جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسرے نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون
والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع کے ساتھ بیچ قبے اونکے
اور چھٹے حاضر ہوتے ہین باران فرشتے نزدیک مرنے اوسکے کے خوشخبری دیتے ہین اوسکو ساتھ حق کے اور
بناؤ کرکے لیجاتے ہین گے اوسکو قبر اوسکی سے طرف موقف کے پس اگر پہونچے گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے
تو کہین گے فرشتے نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا
اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کرکے لیجاتے ہین گے اوسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین دلہن کو
یہانتک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے
کذا فی الدر المنثور وتقدم سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ خ س اور پہلے گذرا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی
دعاؤن مین ساتھ روایت بخاری نسائی کے اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ص وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ
مَرَّۃً ص طس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے نقل کی
یہ ابویعلی نے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دن مین ستر بار نقل کی یہ ابویعلی نے اور طبرانی نے اوسط مین ف یعنی
ابویعلی کی حدیث مین دو روایتین لکھتا ہی ایک مین فقط استغفر اللہ ہی اور دوسرے مین واتوب الیہ بھی اور اخیر حدیث کا
دونون روایتون مین یہی ہی فی الیوم سبعین مرۃ کذا ذکرہ الفخر اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً خ س ق طس
توبہ اور استغفار کرتا ہون زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین مِائَۃَ
مَرَّۃٍ طس مص ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہون سو بار نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے تُوْبُوْا
اِلٰی رَبِّکُمْ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ عو فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرو طرف پروردگار
اپنے کے اسواسطے کہ مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دن مین سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ
وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً د نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ بار بار وہی گناہ کرے
دن مین ستر بار نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اصرار کرنا گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرے کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ کا
قریب کفر کے پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی
حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی کہ استغفار نکرے اور نادم نہووے ھق اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

دس فرشتے کہ سب آرزومند تھے انکے ثواب لکھنے پر پیش جانا اونھون نے کہ کیونکر لکھین ثواب انکا یہانتک کہ اوٹھائے گئے اونکو طرف اللہ تعالی کے پس فرمایا لکھو انکو جیسے کہ کہا بندے میرے نے صدق و خلاص سے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے ف مراد یہ کہ الفاظ اسکے لکھ رکھو اور درپے لکھنے ثواب کے نہ ہو اور ثواب اوسکا میرے فضل و کرم پر موقوف ہے جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے پوچھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی لہ مقالید السموات والارض یعنی اوسیکے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجکو اے عثمان البتہ پوچھا تونے مجھسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجھسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے مقالید السموات والارض ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہے اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ حفاظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیل کے سے اور ساتوین بنایا جاتا ہے اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاوے گا اور نوین رکھا جائے گا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجائیگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اہل بیت اوسکے سے اے عثمان اگر کر سکے تو پیش نہ غم ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائے گا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

صبس نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہی ایک گناہ مگر کہ ٹھہرا رہتا ہی فرشتہ جو متعین ہی ساتھ لکھنے گناہون
اوسکے کے تین ساعت تک یعنے تھوڑی دیر ڈھیل کرتا ہی کہ اعمال نامے مین نہین لکھتا پس اگر بخشش چاہے
گنہگار نے اللہ تعالے سے اس گناہ سے کسی ساعت مین ان تین ساعتون سے نہ آگاہ کریگا فرشتہ اوسکو اوسپر
یعنی آخرت مین جبکہ ہر کسی کو گناہ اوسکے دکھاوین اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے نقل کی یہ حاکم نے
اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ مَا دَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ
فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ اص تحقیق شیطان نے عرض کیا
اپنے پروردگار عزوجل سے قسم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کی ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جبتک
کہ جان بیچ اونکے ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکے نے پس قسم ہی عزت اور بزرگی اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا
رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش چاہینگے وہ مجھسے نقل کی یہ احمد و ابو یعلی نے وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ
الَّذِیْ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ مس اور پہلے گذری یعنی صلوٰۃ التوبہ مین
حدیث اوس شخص کی کہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا اوسنے افسوس گناہ میرے پر یعنی اوسکو بھی
استغفار کے لیے فرمایا نقل کی وہ حاکم نے مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰهِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَةً فَیَرٰی
فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا اسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ
الصَّحِیْفَةِ د نہین کرام کاتبین کہ لیجاتے ہین اللہ کے پاس دن مین اعمالنامہ کسی کا پس دیکھتا ہی اللہ تعالی
اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرمایا ہی اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق بخشے مین نے
بندے اپنے کے لیے وہ چیز کہ درمیان دونون سر دن اعمالنامے کے ہی یعنی سب گناہ اسکے استغفار کے سبب سے
بخشدیے مین نے نقل کی یہ بزار نے ف ایک فرشتہ دائین طرف ہی کہ نیکیان لکھتا ہی اور ایک بائین طرف
داہنی ہاتھ والا سردار ہی بائین ہاتھ والے پر جب بندہ نیکی کرتا ہی دائین ہاتھ والا دہ چند لکھتا ہی اور جب
برائی کرتا ہی بائین ہاتھ والا اجازت چاہتا ہی دائین ہاتھ والے سے پس وہ کہتا ہے ذرہ ٹھہر جا شاید
یہ استغفار کرے پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار بھی نہین کرتا ہی تو دائین
ہاتھ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکھ طب مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
وَّمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ط جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون اور مومن عورتون کے لیے لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے
بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی نقل کی یہ طبرانی نے وَتَقَدَّمَ مَنْ لَّمْ

فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ه ردس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور
تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ تعالے سے دن مین سو بار نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے ف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری مین حاضر رہے اور غافل
نہ ہو پس بسبب مشغول ہونے کے چیزون مباح مین مثل کہانے کے اور بی بیون سے خلط کرنے کے اور
بسوا انکے اور بہت سے فی الجملہ غفلت جو ہوتی تھی اوسکو بہ نسبت اپنے پردہ اور گناہ جانکر استغفار کرتے تھے
اور اوسکے اور بہی کتنے معنی لکھے ہین اور اکثرون نے لکھا ہے کہ یہ متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور
رسول کو ہے ۵ فتح وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰی تَمْلَأَ خَطَایَاکُمْ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ
اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰہَ لَغَفَرَ لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُخْطِئُوْا لَجَآءَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُخْطِئُوْنَ ثُمَّ
یَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ ۲ اص فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکے ہاتھ مین ہے اگر گناہ کرو تم یہانتک کہ بھر دیوین گناہ تمہارے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے
پھر استغفار کرو تم اللہ تعالے سے تو البتہ بخش دے گناہ تمہارے اور قسم ہے اوس ذات کی کہ جان
محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پھر بخشش چاہین
وہ اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہ احمد ابو یعلی نے ف مراد بیان مغفرت اور وسعت رحمت
اللہ تعالے کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت
کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہے اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول کو اس لیے
بھیجا ہے ۵ فتح وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَ جَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ
اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ ہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے
اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے
پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہ مسلم نے مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ت س جو کوئی بخشش چاہے اللہ سے
بخشتا ہے اللہ اوسکو نقل کی یہ ترمذی نسائی نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّہٗ صَحِیْفَتُہٗ فَلْیُکْثِرْ فِیْھَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ
طصعو جو کوئی چاہے یہ کہ خوش کرے اوسکو اعمال نامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت درج کرے اوس مین
استغفار نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِہٖ ثَلٰثَ
سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ مِنْ ذَنْبِہٖ ذٰلِکَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ تِلْکَ السَّاعَاتِ لَمْ یُوْقِفْہُ عَلَیْہِ وَلَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

پس کہا رب اوسکے نے فرشتون سے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے رب ہے کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی
بسبب اوسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ بندہ گناہ سے اوس مدت تک کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر پونچا ایک
گناہ کو پس کہا ای رب میرے کیا مین نے گناہ اور پس بخش اوسکو میرے لیے پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندے میرے نے
کہ تحقیق اوسکے لیے رب ہے کہ بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب اوسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا گناہ سے بندہ اوس
مدت تک کہ چاہا اللہ تعالے نے پھر پونچا ایک گناہ کو پس کہا ای رب میرے کیا مین نے گناہ اور پس بخش اوسکو میرے لیے
پس فرمایا اللہ تعالے نے کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق اوسکے لیے رب ہی بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی بسبب
اوسکے بخشا مین نے بندے اپنے کو تین بار پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی یہ بخاری مسلم نسائی نے **ف**
لفظ ثلثا کہ راوی نے بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندے اور رب کا حدیث تین بار ہی اور فلیعمل قول آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی فرمایا کہ کرے جو چاہے جبتک استغفار کرتا ہی اور ندامت کرتا رہے اوسکے کرنے پر
یہ بیان فضیلت استغفار کا ہی اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین اور ظاہر کرنا کمال عنایت
اللہ تعالے کا ہی نہ امر کرنا گناہون پر **فرع** طُوبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا
ق خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ پائے اپنے اعمالنامے مین استغفار بہت نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ الَّذِي
شَكَىٰ اِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِهٖ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ **مص ی** اور پچھلے
گذری حدیث اوس شخص کی کہ شکوہ کیا اوسنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے تیزی زبان اپنے کا پس فرمایا کہان ہی
تو استغفار سے نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن سنی نے وَكَيْفِيَّةُ الْاِسْتِغْفَارِ اور یہ بیان ہی طریق استغفار کا
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ **مو د** بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے نقل کی
یہ موقوفا مسلم نے **ف** مراد مکرر کہنے سے بہت ہی نہ یہی عدد یعنی بہت سی بخشش اوس سے چاہتا ہون کذا ذکر الفخر
مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ
د ت ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ت حب مو ط** جو کوئی کہے استغفر اللہ الذی لفظ الیہ تک کہ معنی یہ ہین
بخشش چاہتا ہون مین اوس اللہ سے کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنے والا اور توبہ کرتا ہون مین
طرف اوسکے تو بخشش کیجاتی ہی اوسکے لیے اور اگرچہ تحقیق بھاگا ہو لڑائی کافرون کیسے کہ وہ کبیرہ ہی نقل کی
یہ ابو داؤد ترمذی نے پڑھے یہ تین بار نقل کی یہ ترمذی اور ابن حبان نے مرفوعا اور طبرانی نے موقوفا خَمْسَ
مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ **مص** جو کوئی پڑھے استغفار کو پانچ بار بخشش کیجاتی ہی اوسکی

الاستغفار ومن الزمنه جعل الله له من كل ضيق فرجا الحديث د س ق حب
اور پہلے گذری غم کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑہنے کی اور جو کوئی بہت
پڑہے اوسکو کرتا ہے اللہ اوسکے لیے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی ساری حدیث نقل کی وہ ابوداود و نسائی ابن
ماجہ ابن حبان نے وتقدم من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم الحديث ط اور پہلے
گذری یعنی سونے کے وقت کی دعاؤن مین یہ حدیث کہ جو شخص بخشش چاہے مومن مردون اور مومن
عورتون کے لیے ہر دن ساری حدیث نقل کی وہ طرانی نے وتقدم حديث الرجل الذي جاءه
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله احدنا يذنب قال يكتب عليه قال ثم يستغفر
قال يغفر له طس ط اور پہلے گذری نماز توبہ کے بیان مین حدیث اوس شخص کی کہ آیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم مین کا گناہ کرتا ہے فرمایا لکھا جاتا ہے اوسپر
کہا اوسسے پھر بخشش چاہتا ہے وہ اس سے فرمایا حضرت نے کہ بخشا جاتا ہے گناہ اوسکا نقل کی وہ طرانی نے
اوسط و کبیر مین يقول الله تعالى يا ابن ادم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان
منك ولا ابالي يا ابن ادم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك يا ابن
ادم لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة ت
فرماتا ہے اللہ تعالی اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ دعا کریگا مجسے اور امید رکھیگا مجسے بخشونگا مین تجکو
اوپر کسی حالت کے ہو تو اور نہیں پروا رکھتا مین اے بیٹے آدم کے اگر پونہچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک
پھر بخشش چاہے تو مجسے بخشونگا مین تیرے لیے اے بیٹے آدم کے اگر لاوے تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ پھر ملے مجسے
کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسی کو البتہ لاؤن مین تیرے لیے زمین بھر کر بخشش نقل کی یہ ترمذی نے
ان عبدا اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره لي فقال ربه اعلم عبدي ان له ربا يغفر
الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت
ذنبا اخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم
مكث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا اخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي
ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثلثا فليعمل ما شاء خ م س تحقیق ایک
بندہ بندگان خدا سے پونہچا گناہ کو پس کہا اے پروردگار میرے کیا مین نے گناہ پس بخش اوسکو میرے لیے

پیشوا ہمارے یعنی نووی رح کہ تحقیق استغفار اس طرح پر یعنی ساتھ لفظ استغفر اللہ کے ہوتا ہی جھوٹا یعنی یہ معنی
نہیں ہین تا اعتراض وارد ہو بلکہ کہتا ہون مین کہ وہ گناہ ہی اس لیے کہ تحقیق کہنے والا جب بخشش چاہے
دل غافل سے کہ نہ حاضر کرے مانگنے بخشش کو یعنی توجہ دل سے نہ مانگے اور نہ التجا لاوے طرف اللہ تعالے کے
ساتھ دل اپنے کے پس تحقیق یہ گناہ ہی کہ سزا اوسکی ہلاکت کا سبب ہوتا ہی یعنی قبولیت استغفار سے اور یہ بات
یعنی استغفار سے دل کے گناہ ہی مانند بات حضرت رابعہ بصری رح کے ہی کہ استغفار ہماری کہ غفلت دل سے ہوتی ہی
محتاج ہی طرف بہت سے استغفار کے اور اسی پر جسوقت کہا زبان سے رجوع کرتا ہون مین طرف اللہ کے اور
نہ رجوع کی دل سے پس نہین شک کہ تحقیق یہ جھوٹ ہوا **ف** حاصل مراد مصنف کا یہ ہی کہ ربیع کے قول کو
یعنی ذنب وکذب کو محمول لف ونشر پر کیا ہی یعنی غفلت سے استغفار کے کہنے مین گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سے
اتوب کے کہنے مین جھوٹ لازم آتا ہی اس لیے کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا ہوتا ہی اگرچہ بعضے وقت بسبب
غفلت کے آگاہی نہ رکھتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اس لیے کہ واقع مین وہ طلب اپنے
ساتھ رکھتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنے مین کذب نہین لازم آنے کا بلکہ گناہ
بسبب غفلت کے لیکن لفظ اتوب الیہ مین کاذب ہوگا جو دل سے نہ کہیگا اس لیے کہ یہ بیان اپنے رجوع کا ہی اور وہ
کبھی ہوتی ہی اور کبھی نہین پس نووی نے جو مطلق کذب لازم آتا سمجھکر اعتراض کیا تھا دفع ہوا واللہ اعلم

فخ وَاَمَّا الدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهُ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ تُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ لِمَنْ اَلَحَّ
فِي الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَلِجَ وَيُوْضِحُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ لِمَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اور اسی پر دعا کرتے ساتھ بخشش اور توبہ کے یعنی اللھم اغفرلی وتب علی کر دعا کرتے پس تحقیق دعا کرنے والا اگرچہ
ہووی غافل اس تحقیق پا لیتا ہی ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سے پس قبول کی جاتی ہی دعا اس لیے کہ جو شخص
بہت کھٹکھٹاتا ہی دروازہ قریب ہی یہ کہ دخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللھم اغفرلی وتب علی کا بہتر کر
بہت کہنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مجلس مین ہی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اوس شخص کے لیے کہ کہے استغفر اللہ واتوب الیہ ساتھ بخشش کے یعنی بشرط حضور قلب کے اور اگرچہ ہو کہ
تحقیق بھاگا ہو جہاد سے ایکبار یا تین بار **ف** بالمغفرۃ متعلق وقطعہ کا ہی یعنی قطعا اور جزما حکم
بخشش کا کرنا اسکے کہنے والے کو بھی اسپر دلالت کرتا ہی فَهَا قَدْ كَشَفْتُ لَكَ الْغِطَاءَ فَاَخْبِرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ

اور اگرچہ ہون گناہ اوسپر مانند جھاگ دریا کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے وَاِن کُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ **ع ح ب** اور تحقیق تھے ہم یعنی اصحاب البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین اس دعا کو اے پروردگار میرے بخشش مجکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان فرماتے سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر جاری ہوتی نقل کی یہ چارون نے اور ابن حبان نے وَمَا اَحْسَنَ قَوْلَ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَیَکُوْنَ ذَنْبًا وَکِذْبًا بَلْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کی راضی ہو وے اللہ اون سے کہ نہ کہے ایک تم مین کا غفلت دل سے بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکے پس ہوتا ہی یہ کہنا گناہ اور جھوٹ بلکہ کہے یا اللہ بخش مجکو اور رجوع کر مجہہ ساتھ رحمت اور توفیق طاعت کے **ف** اس لیے کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی حقیقت مین استہزا او بے ادبی ہی اور معنی اسکے خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ سے پس حقیقت مین جب طلب نہ ہوئی تو جھوٹ ہوا پس گناہ سے گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی اور بے ادبی اور غفلت مقام حضور مین مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کے نزدیک غفلت معصیت ہی خصوصًا مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت خشوع اور خضوع کا ہی کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری رح نے بھی لکھا ہی کہ یہ گناہ شرعی نہین بلکہ بنسبت مقربین کے مراد ہی مانند ہی قول کے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنی نیکیان اچھون کی برائیان مقربون کی ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ استغفار مین ہر حال نفع ہی لیکن ساتھ حضور قلب کے نور علی نور ہوتا ہی پس کمال کے چھوڑنے مین گناہ نہین لازم آتا ہی اس لیے کہ اجماع ہی علما رح کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار کرتا ہی زبان سے بغیر حضور قلب کے نہین ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنے کے تمام ہوئی تقریر ملا علی رح کی اب سنیے کہ لفظ علیٰ تک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکے جو نووی نے کتاب الاذکار مین بعد اس قول نقل کرنیکے شبہہ کیا ہی کہ کراہیت استغفر اللہ کی اور جھوٹ ہونے اوسکے پر مطلع نہین ہوا مین اوسکا جواب مصنف نے ویسا کما فہم کردیا ہی **فخ** وَلَیْسَ کَمَا فَھِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجْہِ یَکُوْنُ کِذْبًا بَلْ ھُوَ ذَنْبٌ فَاِنَّہٗ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاہٍ لَا یَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَۃِ وَلَا یَلْجَاُ اِلَی اللّٰہِ بِقَلْبِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ ذَنْبٌ وَّعِقَابُہُ الْحِرْمَانُ وَھٰذَا الْقَوْلُ رَابِعَۃُ اِسْتِغْفَارُنَا یَحْتَاجُ اِلَی اسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ وَاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَلَمْ یَتُبْ فَلَا شَکَّ فِیْ اَنَّہٗ کِذْبٌ اور نہین ہین معنی قول ربیع کے جیسے کہ سمجھے ہین بعض

وعنه ۵ من قرأ حرفاً من كتاب الله فله حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولام حرف وميم حرف **ت** جو كوئی پڑھے ايک حرف كلام الله كا پس اوسكے ليے نيكی ہے دس نيكی كے نہين كہتا مين كہ سارا الم ايک حرف ہے بلكہ الف ايک حرف ہے اور لام ايک حرف ہے اور ميم ايک حرف يعني الم كہنے مين تيس نيكيان لكھی گئين نقل كی يہ ترمذی نے لا حسد الا في اثنين رجل اتاه الله القرآن فهو يقوم به اناء الليل واناء النهار ورجل اتاه الله مالا فهو ينفقه اناء الليل واناء النهار **خ** ہ نہين ہے رشک مگر بيچ دو شخصون كے يعني رشک كرنا كہ مين بھی ايسا ہی ہو جاؤن كسی پر نہ چاہيے مگر دو پر ايک وہ كہ ديا اوسكو الله تعالیٰ نے قرآن يعني حافظ ہے پس وہ قيام كرتا ہے ساتھ اوسكے وقتون رات كے مين اور وقتون دن كے مين اور دوسرا وہ شخص كہ ديا اوسكو الله نے مال پس وہ خرچ كرتا ہے اوسكو وقتون رات كے مين اور وقتون دن كے مين نقل كی يہ بخاری مسلم نے **ف** اور روايت مين آيا ہے كہ خرچ كرتا ہے اوسكو راہ حق مين اور خوشنودی اوسكی مين پس اگر بطور اسراف كے كوئی خرچ كرتا ہو رشک درست نہوگا حاصل حديث كا يہ ہے كہ كسی نعمت والے كو ديكھ كر رشک نكرنا چاہيے مگر اوس نعمت والے پر كہ نعمت اوسكی الله تعالیٰ سے نزديک كرے اور اسی حكم مين داخل ہين شہيد اور مجاہد اور سوا انكے كہ اون درجون كی بھی آرزو جائز ہے ۵ **وعنه** ۵ يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلتك عند آخر اية تقرأ **دت** كہا جاويگا قرآن پڑھنے والے كو پڑھ اور چڑھ يعني بہشت كے درجون پر اور ٹھہر ٹھہر كر پڑھ جيسے كہ ٹھہر كر پڑھتا تھا تو يعني بے تكلف تجويد سے دنيا مين پس تحقيق مرتبہ تيرا نزديک آخر آيت كے ہے كہ پڑھيگا تو نقل كی يہ ابوداؤد ترمذی نے **ف** صاحب قرآن وہ ہے كہ پڑھا كرتا ہے اور عمل كرتا ہے اوسپر اور بعضون نے كہا ہے جو معانی قرآن كے جانتا ہے اور حافظ اور منقول ہے كہ درجات بہشت كے بقدر شمار آيتون قرآن كے ہين پس جو كوئی تمام قرآن ترتيل سے پڑھے اوپر كے درجے بہشت پر كہ لائق اوسكے حال كے ہوگا چڑھيگا اور جسنے تھوڑا ترتيل سے پڑھا اور تھوڑا بغير ترتيل كے اوسی قدر چڑھيگا كہ جتنا ترتيل سے پڑھا تھا مصنف رح نے لكھا ہے كہ اس حديث مين دليل ہے كہ جو حافظ ترتيل سے پڑھتے ہين اونكے ليے اعلیٰ درجہ بہشت مين ہے پس حاصل يہ ہے كہ تجويد اور ترتيل اور معانی قرآن مين تامل كرنا بڑا رتبہ ركھتا ہے ۵ **ع** **وعنه** ۵ الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران **خ** ہ جو شخص كہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ خوب ماہر ہے ساتھ اوسكے ساتھ فرشتون لكھنے والون بزرگ

وَفِی کِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا یَرُدُّ فِیهِنَّ سَائِلًا

پس ہوشیار رہ کہ کھولا گیا تیرے لیے پردہ یعنی اس تحقیق سے حقیقت حال کی واضح ہو گئی پس اختیار کر نفس اپنے کے

وہ خیر کہ خوش کرے تجکو اور کتاب الزہد مین روایت ہی حضرت لقمان رضی اللہ عنہ سے کہ عادت ڈال زبان اپنی کو اے بیٹے میرے ساتھ

اللہم اغفرلی کے اس لیے کہ تحقیق خدای تعالے کے لیے ساعتین ہین کہ نہین محروم کرتا اون مین سائل کو فَضْلُ الْقُرْاٰنِ

الْعَظِیْمِ وَسُوَرِمِنْهُ وَاٰیَاتٍ یہ بیان ہی قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ م فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے پڑہو

قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے شفاعت کرنے والا واسطے پڑہنے والون اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے

یَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ

كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهٖ ت می فرماتا ہی اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکھے قرآن

یاد میری سے اور مانگنے میرے سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والون کو اور بزرگی

اللہ تعالی کے کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالے کے ہی اوپر سب خلق اوسکی کے نقل کی یہ ترمذی

دارمی نے ف حدیث کے سرکی یہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف پڑہنے مین مشغول رہا اور کچھ ذکر اور دعا جسے

نہ کی تو اوسکو دعا کرنے والون سے زیادہ دیتا ہون مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ

کارساز ہوتا ہی اوسکا ف تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ

كَمَثَلِ جِرَابٍ مُلِئَ مِسْكًا یَفُوْحُ رِیْحُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَیَرْقُدُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ

كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ ت س ق حب سیکھو قرآن اور پڑہو اوسکو یعنی مداومت کرو

تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سے عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن کی واسطے اوس شخص کے

کہ سیکھتا ہے اوسکو پھر پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھ اوسکے مانند مثال تھیلی کے ہی

کہ بھری ہو مشک سے پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کی کہ سیکھتا ہی اوسکو

پر سو رہتا ہی یا غافل ہوتا ہی عمل کرنے سے اور قرآن اوسکے دل مین ہی مانند مثال تھیلی کی ہی کہ بند کی گئی

مشک پر یعنی تا خوشبو پھیلے نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف سینہ قاری کا مانند تھیلا

مشک کے ہی اور قرآن شریف مانند مشک کے پس اگر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑہنے والے اور سننے والے کو

پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جسنے سنا اور جو سیکھا اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ کسی کو

منزل هفتم روز جمعه فضیلت قرآن شریف کی اور آیتون اور سورتون کی

سورۂ بقرہ کا اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِی یُقْرَأُ فِیْهِ الْبَقَرَةُ مرت س تحقیق شیطان
بھاگتا ہی اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہی اوس مین سورۂ بقرہ نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے اِقْرَؤُوْهَا
فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ مد پڑہو سورۂ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا
اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چھوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کو جب پڑہنے والون کو
ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکھتے اسکی ساحر نقل کی یہ مسلم نے ف بطلہ ساحر اور سکا اہل جو یعنی کسل اور
ساحر اور باطل والے توفیق اسکے پڑہنے اور سیکھنے کی نہین رکھتے فخ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ
الْبَقَرَةُ ت مس حب ہر چیز کے لیے بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہی یعنی سب سے
بڑی ہی نقل کی یہ ترمذی حاکم ابن حبان نے مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَ لَيَالٍ
وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حب جو کوئی پڑہے سورۂ بقرہ راتکو نہین
داخل ہوتا ہی شیطان اوسکے گھر مین تین رات تک اور جو کوئی پڑہے اسکو دن کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان
اوسکے گھر مین تین دن تک یعنی حقیقۃً نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی نقل کی یہ ابن حبان نے اُعْطِيْتُ
الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ مس فرمایا حضرت نے دیا گیا ہون مین سورۂ بقرہ لوح محفوظ سے نقل کی یہ
حاکم نے ف یا ذکر سے کتابین اللہ تعالی کی مراد ہین مثل توریت وغیرہ کے فخ اَلْبَقَرَةُ وَاٰلُ عِمْرَانَ
یہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ اور آل عمران کا اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا
پڑہو دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ہین پس تحقیق یہ دونون آوینگی دن قیامت کے
گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا گویا کہ وہ دونون سائبان ہین یا گویا کہ وہ دونون ٹکڑیان ہین پرندون کی
صف باندہے ہوئے جھگڑینگی پڑہنے والون اپنے کے طرف سے نقل کی یہ مسلم نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیتین آل عمران کی شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو تا ان الدین
عند اللہ الاسلام اور قل اللہم مالک الملک تا بغیر حساب ٹہری ہوئی ہین کہ نہین ہی درمیان انکے اور درمیان اللہ تعالی کے
حجاب کہتی ہین ای رب اوتارا ہمکو طرف زمین اپنی کے اور طرف اوسکے کہ گناہ کرتا ہی تیرا فرماتا ہی اللہ تعالے
قسم اپنی کہاتا ہون کہ نہین پڑہنے کا تمکو کوئی بندون میرے سے پیچھے ہر نماز کے مگر کہ بیٹھا دونگا اوسکو
جنت کی جگہ پر ہو اور ساکن کرونگا اوسکو حظیرۃ القدس مین اور نظر کرونگا طرف اوسکے اپنی آنکھوں پوشیدہ ہر دن ستر بار

وَفِي كِتَبٍ آثُوْمَا اور جو شخص کہ پڑھتا ہے قرآن ور اٹکتا ہے اوس مین اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہے اوسکے لیے دو ہرا ثواب ہے
نقل کی یہ بخاری مسلم نے **ف** ماہر یعنی اوستاد کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہو اوسپر قراءت بسبب کمی
وہ نہیں یہ آخرت مین اون منازل مین ہون گے کہ جہان ملائکہ اور انبیا ہون گے اور دو ہرا ثواب ایک ثواب
قراءت کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہے کہ اجر ماہر کا زیادہ اس سے ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کے ساتھ ہوگا
لیکن باعتبار مشقت و تعب کے غیر ماہر کو بھی ثواب ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہے مشقت و ریاضت میں
فخ ۵ اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ **خ د س**
ق الحمد للہ بڑی سورت قرآن سے ہے وہ سات آیتوں کی ہے مکرر پڑہی جاتی ہے اور قرآن ہے بڑا نقل کی یہ
بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے **ف** سورہ فاتحہ کا نام کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم سے
آیا ہے سبع اس لیے کہ سات آیتون کے ہے اور مثانی اس لیے کہ نماز مین بار بار پڑہی جاتی ہے اور قرآن عظیم
مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے بطور اجمال کے اس مین ہین **فخ** ۵ اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ
الْكِتٰبِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ **مس** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین سورہ الحمد نیچے عرش کے سے
یعنی وہان لٹکتی تھی کنایہ ہے بزرگی اوسکے سے نقل کی یہ حاکم نے بَيْنَا جِبْرِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ
اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ **م س** اوس وقت کہ جبریل بیٹھے تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سنی جبریل نے ایک
آواز اوپر کی طرف پیر اوٹھایا سر اپنا پس کہا یہ آواز والا فرشتہ ہے کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تھا کبھی مگر آج پس سلام کیا
فرشتہ نے آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتھ دو نوروں کے یعنی اپنے پڑھنے والے کے لیے قیامت کو روشن ہوینگی اور آفات
سے بچاوینگے کہ دیے گئے تم وہ دو نور نہین دیا گیا وہ کوئی نبی پہلے تم سے ایک اون مین سورہ فاتحہ ہے اور دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ کا
نہین پڑھے گا تو کوئی حرف اون مین سے مگر دیا جائیگا ثواب اوسکا نقل کی یہ مسلم نسائی نے **ف** دیا جائیگا
ثواب اوسکا یا قبول کیجاوے گی دعا تیری یعنی جو دعا کہ سورہ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہے مثل اهدنا الصراط المستقيم
اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکے کی قبول ہوگی اس تقدیر مین مراد حرف سے کلمات ہین کہ ان آیتوں مین
واقع ہوئے ہین یہ معنی انسب و اولی ہین اور خاتمہ سورہ بقرہ کا بعضوں نے آمن الرسول سے لکھا ہے
اور کعب احبار نے اور مصنف نے لله ما في السموات سے آخر تک **فخ** ۵ اَلْبَقَرَةُ یہ بیان ہے فضیلت

مو می جو کوئی پڑھے اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نور سے اوسقدر کہ فرق ہے
درمیان پڑھنے والے اسکے کے اور درمیان خانہ کعبہ کے یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہ
موقوفا دارمی نے مَنْ قَرَأَهَا كَمَا أُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ
آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا فَخَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ **س مس** جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ
اوتاری گئی یعنی ترتیل وتجوید سے بے کم وزیادہ ہوگی اوسکے لیے روشنی جگہ اوسکی سے یعنی جہان
اوسکو پڑھا ہے مکے تک اور جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورہ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک
پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاوے گا اوسپر نقل کی یہ نسائی حاکم نے مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَانَتْ
لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ
لَمْ يَضُرَّهُ **طس** جو کوئی پڑھے سورہ کہف ہوگی اوسکے لیے روشنی دن قیامت کے جگہ اوسکی سے
مکے تک یعنی جتنی مسافت اسکے مکان مین اور مکے مین دنیا مین تھی اوس مقدار وہان نور ہوگا اور
جو کوئی پڑھے دس آیتین آخر کہف سے پھر نکلے دجال تو نہین ضرر کرنے کا اوسکو نقل کی یہ طبرانی نے
اوسط مین مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِهَا عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **م د ت س** جو کوئی
یاد کرے دس آیتین اول سورہ کہف سے یعنی مِنْ لَدُنْكَ رَشَدًا تک بچایا جاوے گا فتنے دجال سے
نقل کی یہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ **م د** مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ
مِنَ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **م د س** جو کوئی یاد کرے دس آیتین نقل کی یہ مسلم
ابوداؤد نے یعنی اس روایت مین سر حدیث کا یہ آیا ہے اور مابعد کی آیت مین یون جو کوئی پڑھے
دس آیتین آخیر سورہ کہف کی بچایا جاوے گا فتنے دجال سے نقل کی یہ مسلم ابوداود نسائی نے
مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ت** جو کوئی پڑھے تین آیتین
اول کہف کی بچایا جاوے گا فتنے دجال سے نقل کی یہ ترمذی نے مَنْ أَدْرَكَهُ الدَّجَّالُ
فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ الحدیث **م عه** جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپہ
اول آیتین سورہ کہف کی یعنی تین یا دس فرمائی ساری حدیث نقل کی یہ مسلم نے اور چاروں نے
فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ **د** اس لیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہارے فتنے دجال سے نقل کی یہ
ابوداود نے وَأُعْطِيتُ طه وَالطَّوَاسِينَ وَالْحَوَامِيمَ مِنْ أَلْوَاحِ مُوسَى **مس** فرمایا آنحضرت صلی اللہ

اور رد کرونگا اوسکی ہر روز ستر حاجتین کہ ادنی اونکی مغفرت ہے اور محفوظ رکھونگا اوسکو ہر دشمن اور حاسد سے اور مدد کرونگا اوسکی اون سے کذا فی معالم التنزیل اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ یہ بیان ہے فضیلت آیۃ الکرسی کا هِيَ اَعْظَمُ اٰیَۃٍ فِيْ کِتٰبِ اللّٰہِ مد د یہ بزرگترین آیتون کی ہے یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ کے نقل کی یہ مسلم ابوداود نے هِيَ سَیِّدَۃُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ ت حب مس یہ افضل آیتون قرآن کی ہے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے لَا تَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ وَّلَا وَلَدٍ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حب جو رکھے تو آیۃ الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کرے یا لکھکر لٹکا دے تو نزدیک نہین ہونے کا تیرے شیطان یعنی تیرے مال اور اولاد پاس نہین آنے کا اور تصرف نہین کرنے کا نقل کی یہ ابن حبان نے اَلْاٰیَتَانِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اٰخِرَ الْبَقَرَۃِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ ثُمَّ یَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ ت س حب مس فضیلت دو آیتون آمن الرسول کی کہ اخیر سورہ بقرہ کا ہے یہ ہے کہ پڑھی جاتی ہین یہ دونون آیتین جس گھر مین تین رات پس نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ الْبَقَرَۃَ بِاٰیَتَیْنِ اَعْطَانِیْهِمَا مِنْ کَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ عَرْشِهٖ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَکُمْ وَاَبْنَآءَکُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْاٰنٌ وَّدُعَآءٌ مس تحقیق اللہ تعالی نے ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتھ دو آیتون کے کہ دی ہین مجکو وہ خزانے اپنے سے جو نیچے عرش کے ہے یعنی خزانے رحمت اپنے سے پس سیکھو اونکو اور سکھاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنے بیٹون کو یعنی سب گھر والون کو سکھاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہے اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہ حاکم نے اَلْاَنْعَامُ بیان فضیلت سورۂ انعام کا لَمَّا نَزَلَتْ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ شَیَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَۃَ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ مس جب اوتری سورۂ انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے یعنی بسبب خوشی کے پھر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئے ہین اس سورت کے فرشتے اسقدر کہ ڈھانک لیا ہے کنارہ آسمان کو نقل کی یہ حاکم نے اَلْکَهْفُ یہ بیان ہے فضیلت سورہ کہف کا مَنْ قَرَاَهَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ مس جو کوئی پڑھے سورہ کہف دن جمعے کے روشن رہتا ہے اوسکے لیے دل اوسکا نور سے یعنی نور اس سورت سے یا نور ثواب اسکے سے درمیان دو جمعون کے یعنی جمعہ آیندہ تک نقل کی حاکم نے مَنْ قَرَاَهَا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَضَآءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ

فضیلت آیۃ الکرسی

فضیلت سورہ انعام کی

فضیلت سورہ کہف

یہ بیان سورہ ملک کا ہے ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ حب عه مس تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی اونھون نے واسطے ایک آدمی کے یہانتک کہ بخشا گیا وہ نقل کی یہ ابن حبان نے اور چارون نے اور حاکم نے تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَهٗ حب بخشش چاہتی ہے یہ پڑہنے والے اپنے کے لیے یہانتک کہ بخشا جاتا ہے وہ نقل کی یہ ابن حبان نے وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ مس فرمایا حضرت نے دوست رکھتا ہون مین کہ تحقیق تبارک ہر مومن کے دل مین ہو یعنی یاد کرے اور پڑہتا رہے اسکو نقل کی یہ حاکم نے یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ فَتُؤْتٰی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ لَكُمْ سَبِیْلٌ كَانَ یَقْرَأُ بِیْ سُوْرَةَ الْمُلْكِ ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ صَدْرِهٖ اَوْ مِنْ بَطْنِهٖ ثُمَّ یُؤْتٰی مِنْ رَاْسِهٖ كُلٌّ یَقُوْلُ ذٰلِكَ فَهِیَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِیَ فِی التَّوْرٰىةِ مَنْ قَرَاَهَا فِیْ لَیْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْیَبَ مو مس آتے ہین فرشتے عذاب کے آدمی کے پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کے سوال کے لیے پس آتے ہین اوسکے پاون کی طرف سے یعنی اول پاون کی جانب سے سوال شروع کرتے ہین پس کہتے ہین پاون نہین ہے تمکو کوئی راہ ساتھ تعرض میرے کے کیونکہ تہا بسبب میرے یعنی بسبب قوت میری کے نماز مین سورہ ملک پھر آتے ہین فرشتے سینے کی طرف سے پیٹ کی طرف سے پھر آتے ہین سر کی طرف سے ہر عضو کہتا ہے یہی بات پس تبارک منع کرتی ہے فرشتون کو عذاب قبر سے اور تبارک مذکور ہے توریت مین ساتھ اس فضیلت کے کہ جو شخص پڑہے اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچھا کام کیا نقل کی یہ موقوفا حاکم نے اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ت سورہ اذا زلزلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اس لیے کہ قرآن مین بیان توحید اور نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہے پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہے اس باعتبار چوتھائی قرآن برابر ہوئی اور بعضون نے یہ معنی لکھے ہین کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہے اصل ثواب چوتھائی قرآن کے یعنی بغیر مضاعفے کے جو ثواب مقرر ہے ٥ فخ ٥ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ت مس برابر ہے وہ آدہے قرآن کے نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف اس لیے کہ قرآن مین ذکر دنیا آخرت کا ہے اس مین آخرت کا خوب مذکور ہے اس باعتبار آدہے قرآن برابر ہے یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہے قرآن کے برابر ہے ٥ فخ ٥ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَاَهٗ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْهَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ د س مس حب ایک شخص نے عرض کی اے رسول خدا پڑہا مجکو ایک سورت جامع یعنی اوس مین سب مطالب دین و دنیا کے ہون پس پڑہائی حضرت نے اوسکو اذا زلزلت الارض یہانتک کہ فارغ ہوے

فضیلت سورہ ملک

فضیلت سورہ اذا زلزلت

علیہ وسلم نے کہ دیا گیا ہون مین سورہ طہ اور طواسین یعنی سورہ نمل اور شعرا اور قصص اور حمیمین
تختیون موسی سے نقل کی یہ حاکم نے ف یعنی توریت سے کہ تختیون زبرجد پر لکھی اور تری تھی
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حمیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات ہین ہر حم
ان مین سے کھڑی رہے گی ہر دروازے پر اور عرض کرے گی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازے مین اوسکو
کہ ایمان لایا مجھپر اور پڑھا مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہی اور پھل قرآن کے حمیمین ہین
وہ باغ ہین ارزانی والے سبزے والے گھن والے جو شخص چاہے کہ میوہ خوری کرے باغون جنت مین
تو پڑھے حمیمون کو اور جو پڑھے سورہ دخان شب جمعہ مین صبح کرے گا بخشش کیا گیا اور جو پڑھے
الم تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہو الیلۃ القدر کے یعنی اوسکا سا ثواب
ملا کذا فی الدر المنثور اور جو کوئی پڑھے حم الدخان شب جمعہ مین مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور جنت مین
بنایا جاتا ہی اوسکے لیے ایک گھر کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ لَا یَقْرَءُھَا رَجُلٌ یُرِیْدُ
اللّٰہَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ اِقْرَءُوْھَا عَلٰی مَوْتٰکُمْ س دق حب دل قرآن کا یس ہے
نہین پڑھتا ہی اوسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کے گھر کو یعنی محض اللہ کی خوشی اور
جنت کے ملنے کے لیے پڑھتا ہی مگر نہ بخشش کیجاتی ہی اوسکی پڑھو اسکو مردون اپنے پر نقل کی
یہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نے ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا
تفصیل اس مین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بھی ہی اور پڑھو اسکو موتی پر تا اونکو ثواب پہنچے
یا مراد موتی سے قریب المرگ ہین تاکہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی اسکے سمجھین یا احتمال ہے
کہ خاصیت اسکی یہی ہو کہ اوس وقت مفید ہو چنانچہ کہا ہی بعض علمانے کہ جس طلب کے لیے پڑھے مفید ہوتی ہے
جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑھے خوف کی حالت مین یا امن ہو وے بھوکا پڑھے
سیر ہووے ننگا پڑھے کپڑا پہنایا جاوے پیاسا پڑھے پانی پلایا جاوے اور فرمایا ہی کہ جو کوئی یس پڑھتا ہے
دس کلام اللہ برابر ثواب اوسکا لکھا جاتا ہی کذا ذکر علی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑھنے
اسکے شب جمعہ کو کذا فی وظائف النبی الفتح بیان ہی فضیلت انا فتحنا کا ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ
الشَّمْسُ خ س ت فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت پیاری ہی نزدیک میرے اوس چیز سے
کہ نکلا اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سے نقل کی یہ بخاری نسائی ترمذی نے تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ

فضیلت سورہ یس کی

فضیلت سورہ فتح کی

اسکو فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بھی تجھکو دوست رکھتا ہی کذا ذکر الفخر
وقال لرجل کان یلازم قرأتھا مع غیرھا فی الصلوة حبك ایاھا ادخلك الجنة خ ت اور
فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے کہ ہمیشہ پڑہتا تھا قل ہو اللہ ساتھ غیر اوسکے کے نماز مین
دوست رکھنا تیرا اوسکو داخل کریگا تجھکو بہشت مین نقل کی یہ بخاری ترمذی نے ف ایک صحابی ہر نماز مین
جب امامت کرتے تو قل ہو اللہ پڑہتے اور اوسکے بعد اور سورت پڑہتے لوگون نے کہا کہ کیا ہی تمکو کہ اسپر
کفایت نہین کرتے یہی پڑہو یا اور ہی پڑہو جب حضرت اون کے محلے مین تشریف لے گئے
یہ بات عرض ہوئی سبب اسکا پوچھا اونھون نے کہا دوست رکھتا ہون مین اسکو تب
فرمایا حبك ایاھا آخر تک ۵ فخر رح ۵ وسمع رجلا یقرأھا فقال وجبت الجنة ای لہ ط ت
طا س مس اور سنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ پڑہتا تھا قل ہو اللہ پس فرمایا کہ واجب
ہوئی بہشت کہا راوی نے یعنی اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم ترمذی نے اور موطا مین اور نسائی حاکم نے والذی
نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن خ د س فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہی
اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہ بخاری
ابوداود ونسائی نے من اراد ان ینام علی فراشہ فنام علی یمینہ ثم قرأ مائة مرة قل ھو اللہ احد
اذا کان یوم القیمة یقول الرب یا عبدی ادخل علی یمینك الجنة ت جو کوئی چاہے یہ کہ سووے
اپنے بچھونے پر پس سووے داہنی کروٹ اپنی پر پھر پڑہے سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا
اوسکو پروردگار اے بندے میرے داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کے بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ افضل ہین باہنی طرف سے کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہے
ایک محل بنتا ہی بہشت مین اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اچھی صورت مین
ہنستے ہوے روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالے تمھین سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کے لیے نسب ہے
اور نسب میرا قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میرے پاس امت تیری سے کہ پڑہی ہوگی اوسنے قل ہو اللہ احد
ہزار بار اپنی عمر مین لازم کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگے اوسکے عرش میرا ہوگا اور شفاعت
قبول کرونگا اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اون مین سے کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی
ارادہ سفر کا کرے پس پکڑے دونون بازو دروازے گھر اپنے کے پس پڑہے گیارہ بار قل ہو اللہ احد

اوس سے پس کہا اوسنے قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبھی یعنی
بس کافی ہی مجھے پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مطلب یاب ہوا یہ شخص یہ بات
دو بار فرمائی نقل کی یہ ابو داود نسائی حاکم ابن حبان نے **ف** جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر تک مین یہ ہے
کہ سب کچھ کرنا نہ کرنا اس مین مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے بعد مغرب کے
جمعے کی شب مین دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایک ایک بار اور سورہ اذا زلزلت پندرہ پندرہ بار
تو آسان کرتا ہی اوسپر اللہ تعالے جان کنی اور پناہ دیتا ہی اوسے عذاب قبر سے اور آسان کریگا اوسکو گذرنا
پل صراط پر سے قیامت کو کذا فی شرح الصدور اَلْكَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ **ت** سورہ قل یا چوتھائی قرآن کے
برابر ہی نقل کی یہ ترمذی نے تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ **ت مس** برابر ہی وہ چوتھائی قرآن کے نقل کی
یہ ترمذی حاکم نے **ف** قرآن مین ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصون کا ہی پس اس سورت مین
توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتھائی ہوئی یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتھائی قرآن کے ہی **فحر**
نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا تُقْرَاٰنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَلْكَافِرُوْنَ وَالْاِخْلَاصُ **حب** اچھی ہین
دو سورتین کہ وہ پڑھی جاتی ہین دو سنتون فجر کی مین یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کی یہ ابن حبان نے
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ **ت** سورہ اذا جاء چوتھائی قرآن کے برابر ہی نقل کی یہ ترمذی نے
ف قرآن مین اگلے لوگون کا اور پچھلون کا قصہ مذکور ہی اور امر و نہی ہی اس سورت مین بیان قصہ آیندہ کا ہے
اس سبب سے چوتھائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتھائی قرآن کے ہی **فحر** قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ
خ د ت ق قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہی نقل کی یہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے تَعْدِلُ ثُلُثَ
الْقُرْاٰنِ **خ د ت مس** برابر ہی وہ تہائی قرآن کے نقل کی یہ بخاری ابو داود ترمذی حاکم نے **ف**
قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اس مین توحید خوب مذکور ہی پس تہائی ہوئی یا ثواب اسکا اصل ثواب
تہائی کے برابر ہی **فحر** وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَاُ بِهَا لِاَصْحَابِهٖ فِي الصَّلٰوةِ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ
خ م س اور فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑھتا تھا قل ہو اللہ
جب امامت کرتا یارون اپنے کے نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری
مسلم نسائی نے **ف** ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کے بعد قل ہو اللہ پڑھا کرتے تھے لوگون نے حضرت سے عرض کی
فرمایا پوچھو اوس سے سبب اسکا جب اون سے پوچھا تو کہا اونھون نے کہ یہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکھتا ہون

فضیلت سورہ کافرون

فضیلت سورہ قل ہو اللہ

فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَفُوتَكَ فَافْعَلْ ص س پڑہ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو ہرگز نہ پڑہیگا کوئی
سورت کہ وہ ہو سے بہت پیاری ہو طرف اللہ کے اور بہت پہونچنے والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکے یعنی حق تعوذ مین پس جو سکے تو یہ کہ نا غہ ہووے تجہسے یعنی پڑہنا اسکا بطور مداومت کے نماز وغیرہ مین
پس کر نقل کی یہ حاکم نے لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ی ہرگز نہ پڑہیگا تو کوئی چیز
کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی یہ ابن سنی نے أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ
لَمْ تُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْفَلَقَ وَالنَّاسَ م ت س عجب آیتین ہین اوتری ہین آجکی رات نہین دیکہین تونے
مانند اونکے کبھی کہ وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہین نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی نے ف جو شخص قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتا ہی نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہتی ہے اے رب بچا اسکو میرے
شر سے اور جو الحمد پڑہتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ پڑہا اور جو الہکم التکاثر پڑہتا ہی گویا ہزار آیتین پڑہین
کذا فی در المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑہے بعد سلام پہیرنے نماز جمعے کے ہیئت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالے اگلے پچہلے گناہ اوسکے
اور دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کے اور ایک روایت مین بعد اسکے یہ دعا سات بار پڑہنی زیادہ آئی ہی
اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيُّ يَا حَمِيدُ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ
وَاغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سے اور
رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جای سے کہ گمان نہین رکھتا ہی اوسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نے حضرت عائشہ رض سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پڑہے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب انکے ہر برائی سے جمعے دوسرے تک
کذا فی وظائف النبی اور بعضے فضائل کلام اللہ کے اور بعضی سورتون کے کہ مصنف رح نے بیان نہین کیے ہین مشکوٰہ
وغیرہ سے چن کر لکھے جاتے ہین تا مفید ہون فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین
جیسے کہ لوہا پانی پہونچنے سے زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نے جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا
اور تلاوت قرآن کی اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے قرآن اور عمل کرے اوسپر پہنائے جاوینگے ماباپ اوسکے
تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب سے دنیا کے گھرون مین اگر ہو روشنی
آفتاب کے اندر گھرون تمہارے کے پس کیا گمان ہی تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچھ

دعا واسطے حصول غنا کے

تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا یہانتک کہ رجوع کرے اور انس سے روایت ہی کہتے ہم انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایکدن نہایت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا نہین تھا پہلے اس سے پس
حضرت نے بہی تعجب کیا اور جبرئیل ؑ سے وقت آنیکے پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونھون نے کہ اس
سبب سے ہی کہ معویہ بیٹی معویہ لیثی کے آج مدینے مین مرے ہین پس بھیجا اللہ تعالے نے طرف اون کے ستر ہزار
فرشتون کو کہ نماز پڑہین اوپر پوچھا حضرت نے کیا سبب ہی اسکا کہا اونھون نے کہ وہ پڑہتا تھا قل ہو اللہ احد
کھڑے اور بیٹھے اور چلتے اور اوقات رات دن مین بہت پڑہا اسکو پس تحقیق یہ نسبت رب تمہارے کی ہی اور
جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہی اللہ تعالے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہی اوس سے پچاس ہزار برائیان
اور لکھتا ہی اوسکے لیے پچاس ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ پڑہے زیادہ دے اوسکو اللہ ثواب کذا فی الدر المنثور
اور فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد مرض الموت مین تو نہ فتنے مین ڈالا جاویگا
قبر اپنی مین اور امن مین رہیگا تنگی قبر سے اور دن قیامت کے ملائکہ اپنی ہتیلیون مین اوسکو اوٹھاوینگے
یہانتک کہ گذارینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کے کذا فی شرح الصدور الْفَلَق وَالنَّاس یہ بیان ہی فضیلت
قل اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کا اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا د س فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے عقبہ صحابی کو کیا نہ سکھاؤن مین تجکو اچھی دو سورتین کہ پڑہی جاتی ہین نقل کی یہ ابو داود نسائی نے
ف اچھی بیچ مقدمے تعوذ کے یعنی پناہ پکڑنے کے کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین
ع ہ اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا س حب پڑہ یہ دونون سورتین اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھ
مانند ان دونون کے یعنی تعوذ کے حق مین نقل کی یہ نسائی ابن حبان نے وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ
وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ت س ق اور تھے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کہ پناہ پکڑتے تھے جن سے اور نظر آدمی سے یعنی ساتھ اور دعاؤن کے یہانتک کہ اوترین قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہ اوترین تو پکڑا انکو یعنی ساتھ انکے پناہ پکڑتے اور چھوڑا اوس چیز کو کہ
سوا انکے تھی نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا مص
نہ مانگا کسی مانگنے والے نے اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مانند ان دونون کے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے
اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ مص پڑہ ان دونون کو جب سونے لگے تو اور جب اوٹھے تو نقل کی
یہ ابن ابی شیبہ نے اِقْرَأْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ سُوْرَةً اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْهَا

فضیلت معوذتین کی

اور روو ے اگرچہ تکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچے خوش ہووے اور دعا کرے اور اگر آیت عذاب کی
پونہچے ڈرے اور پناہ مانگے اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذرے ہین یعنی آداب ذکر مین بجا لاوے اور اخیر سورہ
فاتحہ کے اور اخیر سورہ بقرہ کے آمین کہے اور فبای آلاء ربکما تکذبان کے جواب مین کہے ولا بشیء من نعمک ربنا نکذب
فلک الحمد اور اخیر سورہ قیامت کے بلی اور آخر مرسلات کے آمنت باللہ اور اول سبح اسم ربک الاعلی کے سبحان
ربی الاعلی اور اخیر سورہ والتین کے بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہے اور مسنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سے
آخر قرآن تک پس کہے وقت ختم سورہ کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کرے قرآن الحمد اور سر سورہ بقرہ کا
مفلحون تک پڑہے یہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سے مفصل اوس مین یا کسی اور کتاب قرارت کی مین اس مقام کو
دیکہے باب الاَدْعِيَةُ الَّتِي هِيَ غَيْرُ مَخْصُوصَةٍ بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ اور بیان اون دعاون کا ہر کہ وہ نہین خاص
کی گئین ساتہ کسی وقت اور سبب کے ف بلکہ مشتمل ہین تمام وقتون اور حالتون اور مطالب دین و دنیا کو اَللّٰهُمَّ
اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ع یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑہاپے سے
اور قرض سے اور گناہ سے یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے عذاب آگ سے اور فتنے آگ سے
یعنی امتحان سے کہ موجب دخول دوزخ کا ہو یا سوال داروغہ دوزخ سے اور فتنے قبر سے یعنی حیرانی جواب
منکر نکیر کے سے اور عذاب قبر سے اور برائی فتنے تونگری سے یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال
کمانے سے اور برائی فتنے محتاجگی سے یعنی بے صبری اور حسد کرنا اہل اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنے کانے
دجال سے یا اللہ پاک کر گناہ میرے ساتہ پانی برف کے اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہون سے جیسے کہ
پاک کیا جاتا ہی کپڑا اسفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے دوری کی تونے
درمیان مشرق و مغرب کے نقل کی یہ صحاح ستہ مین اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ
بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مص ط یا اللہ
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے عاجزی سے اور کاہلی سے اور نامردی اور بڑہاپے سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیرے فتنے زندگانی اور موت کے نقل کی

درجہ ہوگا جب اوسکے ماباپ کا یہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنے پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکے
اور حرام جانا حرام اوسکے کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت
بیچ حق دس شخصون کے اہل بیت اوسکے سے کہ سب ایسے ہی ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی
شخص کہ پڑہے قرآن کو پہر بھول جاوے اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ
اور فرمایا کہ نہین ایمان لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکے کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ کرو قرآن
یعنی غافل نہو فکر کرنے معنون اوسکے سے اور کھولنے اسرار اوسکے سے اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنے اوسکے کا
اوقات راتکی مین اور دنکے مین یعنی پڑہنے اوسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہ کہ لفظون کو درست
پڑہنا اور دوسرے معنون کو سمجھنا اور تیسرے معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکے موافق عمل کرنا اور
جب اسطرح پڑہے حق پڑہنے کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر تین طرح سے ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا
اور تعظیم کرنی اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کو کہ اوس مین ہی یعنی جو آیتین تہدید اور
وعید اور ہول کی ہین اوس مین بہت فکر کرو تو کہ تم رستگار ہو اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب اوسکے کو یعنی بدلا اوسکا
دنیا مین پہنچا ہو اسواسطے کہ واسطے اوسکے ثواب بڑا آخرت مین ہی اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے اور جو کوئی
سورۂ آل عمران جمعے کے دن پڑہے رحمت بھیجتے ہین اوسپر فرشتے رات تک اور فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن جمعے کے
اور فرمایا جو کوئی سورۂ یسٓ اول دن مین پڑہتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اوسکو پڑہتا ہی اللہ تعالی کی
خوشنودی کے لیے بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے اور فرمایا ہر چیز کے لیے زینت ہی اور زینت قرآن کی
سورۂ الرحمن ہی جو کوئی پڑہے سورۂ واقعہ ہر رات نہ پہنچے اوسکو فاقہ کبھی اور ابن مسعود اپنے بیٹون کو حکم کیا کرتے تھے
کہ پڑہین اوسکو ہر شب دوست رکھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سورۂ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی
شب کو سورۂ حم دخان پڑہے صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی پڑہے ہر دن
قل ہو اللہ دو سو بار دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ پچاس برس کے مگر یہ کہ ہو اوسپر دین یعنی بندونکا حق نہین بخشا جاتا
اور فرمایا کہ جسکے دل مین کچہ قرآن سے نہین وہ مانند گہر ویران کے ہی اور جامع صغیر مین روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم مین تاکہ کلام کرے رب اپنے سے پس پڑہے قرآن اور تلاوت قرآن کی افضل
عبادات کی ہی اور جیسے اسکے پڑہنے سے نزدیکی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سے ویسی نہین ہوتی تمام
ہوئی حدیث کلام اللہ پڑہنا جب شروع کرے اعوذ پہلے پڑہے اور یہ جانے کہ اپنے رب سے مین مناجات کرتا ہون

ف دوسرے معنی التخشع کے یہ ہین کہ نہ اطمینان وتسکین پاوے دل ساتھ ذکر اللہ کے اور اکتفا کرے ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی اللہ نے اور حکم فرمایا اور منع فرمایا ع اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ د س ق حب یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر سے یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہ ہون یا تنگی معیشت مین ہو اور فتنے سینے سے یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر سے نقل کی یہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ م خ س یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ غلبے تیرے کے کہ نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کرے تو مجکو تو ہی ہے زندہ جو نہ مرے گا اور جن اور آدمی سب مرین گے نقل کی یہ مسلم بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ خ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مشقت بلا سے اور پالینے بدبختی سے اور بری تقدیر سے اور خوش ہونے دشمنون سے یعنی بسبب مصیبت میری کے نقل کی یہ بخاری نے ف حضرت عمر رض سے منقول ہے کہ مشقت بلا کی قلت مال کی اور کثرت اولاد کی ہے اور مراد بری تقدیر سے بری چیز ہے کہ تقدیر سے حاصل ہو ف اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د س ق یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز سے کہ کی مین نے یعنی گناہ اور برائی اوس چیز سے کہ نہین کی مین نے یعنی آئندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کے نہ ہو نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ س ص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین اور دنیا کے اور برائی اوس چیز سے کہ نہین جانتا ہون مین نقل کی یہ نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ م د س یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے جاتے رہنے نعمت تیری سے اور بدلنے عافیت تیری سے اور ناگہانی عذاب تیرے سے اور سب غصون تیرے سے نقل کی یہ مسلم ابوداؤد نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ ت د س مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی سماعت اپنی سے یعنی بری جھوٹی باتین نہ سنون اور برائی بینائی اپنی سے یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی سے یعنی کلام معصیت اور فحش بکون اور برائی دل اپنے سے یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ سے اور برائی منی اپنی سے یعنی زنا مین

بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی ابن حبان حاکم اور طبرانی نے صغیر میں وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ حب مس صط اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے سنگدلی سے اور غفلت سے یعنی ادای طاعت میں اور فقر و فاقے سے اور ذلت سے اور محتاجگی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجگی سے کہ ساتھ بے صبری کے ہو اور کفر سے اور نافرمانی سے اور مخالفت حق و اہل دین سے اور سمعے اور ریا سے یعنی عبادت لوگوں کے سنانے دکھانے کو کرنے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور سودے سے اور جذام سے اور تمام بُری بیماریوں سے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے اور طبرانی نے صغیر میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ خ د ت س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فکر اور غم سے اور عاجزی اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی اور بوجھ قرض سے اور غلبے آدمیوں سے نقل کی یہ بخاری ابوداؤد ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ خ ت س یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پھیر لایا جاؤں طرف خوار تر عمر کے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے فتنے دنیا سے یعنی سب بلاؤں دنیا سے کہ بیماری گناہ وغیرہ ہیں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے نقل کی یہ بخاری ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا م ت س مص یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجزی اور کاہلی سے اور نامردی اور بخل اور بہت بڑھاپے سے اور عذاب قبر سے یا اللہ دے نفس میرے کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر پاک شخصوں کا ہے کہ پاک کرتے ہیں نفس کو تو کارساز ہے اوسکا اور مددگار ہے اوسکا یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے علم سے کہ نہ نفع دے یعنی جو علم دین کا نہو یا علم بے عمل اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اللہ سے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور قانع نہو اللہ کے دیے پر اور حارص ہو دنیا پر اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کی یہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نے

دعا کی کہ مجھے یاد نرہے فرمایا کہ بتاتا ہون تمکو ایسی دعا کہ سب دعائین اوسمین آجاوین پھر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ ساری
دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہے فح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ
یَتَحَوَّلُ س ح مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ہمسایہ بُرے سے بیچ گھر سکونت کے
کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا یعنی سفر کا بدل جاتا ہے یعنی وہان سے دور چلا جاتا ہے بُرائی اوسکی سہل ہے نقل کی
یہ نسائی ابن حبان حاکم نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ س حب مس پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے
کفر سے اور قرض سے نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ
غَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مس حب یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بہت
قرضدار ہونے سے اور غلبے دشمن سے اور خوش ہونے دشمنون سے نقل کی یہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مس مص وَمِنَ الْجُوْعِ
فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ مس مص وَمِنَ الْخِیَانَۃِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ وَمِنَ الْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
وَمِنَ الْھَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ
وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نفع دے
اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کی یہ حاکم ابن
ابی شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہون بھوک سے کیونکہ وہ بُری ہمخوابہ ہے یعنی بسبب اوسکے حضور اور خاطر جمعی مین فتور آتا ہے
اور بسبب ضعف کے عبادت سے باز رہتا ہے نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اور پناہ مانگتا ہون خیانت سے پس بُری
خصلت پوشیدہ ہے اور کاہلی سے اور بخیلی سے اور نامردی سے اور بہت بڑھاپے سے اور اوس سے کہ پھرا جاؤن طرف خوار
عمر کے اور فتنے دجال سے اور عذاب قبر سے اور فتنے زندگانی اور موت سے یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے عمل کہ
لازم کرین بخشش تیری کو اور مانگتے ہین عمل کہ نجات دین حکم تیرے سے یعنی عمدہ حکم تیرے سے خلاصی دین اور محفوظ رہنا ہر گناہ سے
اور غنیمت ہر نیکی سے اور مراد کو پہونچنا ساتھ بہشت کے اور نجات آگ سے نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ حب یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے علم نفع دینے والا
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے نقل کی یہ ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ
وَعَمَلٍ لَّا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا یُسْمَعُ حب مس مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے

نہ خرچ ہو نقل کی یہ ترمذی ابوداود نسائی حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ د س ق مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فقر اور فاقے سے اور خواری سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا د س مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مکان کے گرنے سے یعنی مکان وغیرہ مین نہ دب جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گر پڑنے بلندی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ حیران کرے مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالے اور گمراہ کرے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹھ پھیر کر یعنی جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے اس سے کہ مرون مین سانپ بچھو کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابوداود نسائی حاکم نے **ف** غرق وغیرہ سے مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا ہی لیکن اس سے پناہ اس لیے مانگی کہ اوس وقت نازک ہوتا ہی مبادا بے صبری کرے اور شیطان قابو پاکر گمراہ کردے **فـ** اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ ت حب مس یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بُرے اخلاق سے اور بُرے عملون سے اور بُری خواہشون سے نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم نے اور ترمذی کی روایت مین یہ بھی ہی اور بُری بیماریون سے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ت یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسے وہ نبی تیرے نے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور پناہ پکڑتے ہین ہم ساتھ تیرے بُرائی اوس چیز سے کہ پناہ مانگی اوس سے تیرے نبی نے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تجھسے مدد مانگی گئی ہی اور تجھ ہی پر کفایت یعنی تو ہی سبھون کو کافی ہی اور نہین ہی پھر نا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ابوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی دعا کی مجھے یاد نہ رہے مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی

نقل کی یہ ابوداود و نسائی ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ
د یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے مخالفت سے اور نفاق سے اور بری خلقون سے نقل کی یہ ابوداود نے
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ د یا اللہ
تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بھوک سے پس تحقیق وہ بری ہمخواب ہے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے خیانت
پس تحقیق وہ بری مصاحب ہے نقل کی یہ ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ د یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے چار چیز سے
اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ قبول نہو
نقل کی یہ ابوداود نے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ خ م د
س یا اللہ پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بھلائی یعنی بخشش اور
جنت اور بچا ہمکو عذاب آگ سے نقل کی یہ بخاری مسلم ابوداود نسائی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ
وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ خ م ص یا اللہ بخش واسطے میرے گناہ کہ چوک کر کیے ہین اور
انجانی سے کیے ہین اور زیادتی میری بیچ کام میرے کے اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اوسکو مجھسے نقل کی
یہ بخاری مسلم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ خ م
ہ یا اللہ بخش میرے لیے گناہ کہ قصداً کیے ہین اور ہنسی سے کیے ہین اور چوک کر کیے ہین اور جان کر کیے ہین
اور یہ سب میرے پاس موجود ہین یعنی یہ عاجزی اور اقرار اپنے گناہون کا ہے نقل کی یہ بخاری مسلم نے اور ایک روایت مین
یہ جملہ زیادہ آیا ہے وَاَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خ م تو ہی آگے کرنیوالا یعنی
ساتھ رحمت اور بخشش اپنی کے اور تو ہی پیچھے رکھنے والا رحمت سے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری مسلم نے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ ص یا اللہ بخش میرے لیے گناہ
جو قصداً کیے ہین اور ہنسی سے کیے ہین اور چوک کر کیے ہین اور جان کر کیے ہین اور یہ سب میرے پاس موجود ہین
نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ خ ہ یا اللہ دہو مجھسے
گناہ میرے ساتھ پانی برف اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہون سے جیسے کہ پاک کیا تونے کپڑے سفید کو میل سے
اور دور ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری کی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے

کہ نہ نفع دے اور اوس عمل سے کہ نہ چڑہایا جاوے آسمان پر یعنی نہ قبول ہو بسبب باطل ہونے کے یا نہ ہونے اخلاص کے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو نقل کی یہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا **موخ** یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیرے اس سے کہ پھرین ہم ایڑیون اپنے پر یعنی مرتد ہو جاوین بعد ایمان کے یا فتنے مین ڈالے جاوین دین اپنے سے یعنی دین مین قصور آجاوے نقل کی یہ موقوفاً بخاری مسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **عو** پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے عذاب آگ سے پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہوا اون مین سے اور جو پوشیدہ ہین آیندہ کو ظاہر ہون پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے فتنے دجال سے نقل کی یہ ابو عوانہ نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ **مس طس** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ان چارون سے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ **طس** یا اللہ بخش میرے لیے سب گناہ میرے جو چوک کر کیے ہین اور جو جان کر کیے ہین نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ **طس** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس دعا سے کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سے کہ نہ ڈرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ط** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کاہلی سے اور بہت بڑہاپے سے اور فتنے سینے سے یعنی برے عقائد اور کینے اور حسد وغیرہ سے اور عذاب قبر سے نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ **ط** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برے دن سے یعنی جسمین برائی دین و دنیا کی واقع ہو اور بری رات سے اور بری ساعت سے یعنی جسمین تیری یاد سے غافل ہوون اور یار برے سے یعنی جو نیک صلاح نہ دے اور ہمسایہ برے سے بیچ گھر سکونت کے نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ **د س مص** یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کوڑہ سے اور سودے سے اور جذام سے اور بری بیماریون سے

اونکو مجپر اور مکر کر میرے لیے او نپر اور نہ مکر کر اون کے لیے میرے ضرر پر اور سیدھی راہ دکھا مجھکو اور آسان کر
راہ سیدھی چلنے میرے لیے اور مدد دے مجھکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجپر لیے پروردگار میرے کر مجھکو کہ ہوون
تجھکو بہت یاد کرنیوالا تیرا بہت شکر کرنیوالا تجھسے بہت ڈرنیوالا تیری بہت اطاعت کرنیوالا اوسکے واسطے تیرے
فروتنی کرنیوالا طرف تیرے بہت آہ و نالہ کرنیوالا توبہ کرنیوالا ای رب میرے قبول کر توبہ میری اور دھو گناہ میرے
اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی ایمان یا جواب منکر نکیر کا اور سیدھی کر زبان میری یعنی
سوا حق اور سچ بات کے زبان پر نہ آوے اور راہ دکھا دل میرے کو اور نکال کینہ میرے سینے کا نقل کی یہ چارون نے
اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے **ف** مکر کہتے ہین فریب کو اور اللہ کے مکر سے مراد ہی بھیجنا بلاؤن کا دشمنان
دین پر ایسی جگہ سے کہ گمان نہ رکھین ۵ **فخ ۵** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا
الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا کُلَّہٗ **ف د** یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسے
یعنی توفیق دے اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کی ہو اور قبول کر ہمسے اعمال ہمارے اور داخل کر ہمکو بہشت مین
اور نجات دے ہمکو آگ سے اور سنوار ہمارے لیے سب کام ہمارے نقل کی یہ ابن ماجہ ابو داود نے اَللّٰھُمَّ
اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا
الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا
عَلَیْنَا **د حب مس ط** یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہمارے کے یعنی تا آپسمین دوستی رکھین
اور اصلاح کر درمیان ہمارے اور دکھا ہمکو راہین سلامتی کی اور نجات دے ہمکو کفر کے اندھیرون سے طرف
ایمان کی روشنی کے اور بچا ہمکو گناہون سے جو کچھ ظاہر ہوا اون مین سے یعنی جو ہو چکے ہین اونہین بخش دے اور جو
چھپے ہین یعنی جو ابھی نہین ہوا اون سے بچا اور برکت دے ہمارے لیے سماعتون ہماری مین اور بینائیون ہماری مین اور دلون
ہماری مین اور بیبیون ہماری مین اور اولاد ہماری مین اور قبول کر توبہ ہماری کیونکہ تحقیق تو ہی ہے
توبہ قبول کرنیوالا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنیوالا نعمت اپنی کا تعریف کرنیوالا اوسکا قبول کرنے والا
اوسکا اور تمام کر اوسکو ہمپر نقل کی یہ ابو داود ابن حبان حاکم طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ
فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا
صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ

نقل کی یہ بخاری مسلم نے اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ م س یا اللہ پھیرنیوالے دلون کے پھیر دل ہمارے طاعت اپنی پر نقل کی یہ مسلم نسائی نے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ م یا اللہ راہ دکھا مجھکو اور استقامت دے مجھکو راہ مستقیم پر نقل کی یہ مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ م یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور استقامت نقل کی یہ مسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی م ت ق یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بے پروائی خلق سے اور تونگری دل کی نقل کی یہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ م یا اللہ سنوار میرے لیے دین میرا وہ جو بچاؤ ہی کام میرے کا اور سنوار میرے لیے دنیا میری کہ جسمین زندگانی میری ہی اور سنوار میرے لیے آخرت میری کہ جسمین بازگشت میری ہی اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا واسطے میرے ہر نیکی مین یعنی اوسکے سبب سے نیکی بہت کرون اور کر موت کو راحت میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم نے ف دین بچاؤ کام کا اس لیے ہی کہ درستی تمام امور کی درستی دین سے ہوتی ہی اور بچاؤ نفس مین اور مال مین اس سے حاصل ہوتا ہی اور باعث بچنے کا گناہون سے ہی اور عذاب آخرت سے بھی ایمان کامل ہی اور سنوار دنیا کا وجہ معیشت کے حاصل ہونے سے ہوتا ہی اور توفیق عبادت کی اور خاتمہ بخیر باعث اصلاح آخرت کا ہی اور موت کو راحت ہر برائی سے کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنے اور ایمان سے نکل جانے کا ہو مجھے اوس سے پہلے مار کہ راحت پاؤن ہ فح ہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ہ وَاھْدِنِیْ م یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور عافیت دے مجھکو اور روزی دے مجھکو نقل کی یہ مسلم اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی دعا مین یہ بھی آیا ہی اور سیدھی راہ دکھا مجھکو رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ ذَکَّارًا لَّكَ شَکَّارًا لَّكَ رَھَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ ع ہ حب مس مص اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے اپنے ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنون کی میرے ضرر پر یعنی نہ غالب کر مجھپر اوسکو کہ منع کرے تیری طاعت سے یعنی شیاطین انس وجن کو اور مدد دے مجھکو اون پر یعنی نفس اور شیطان اور سب دشمنون پر اور مدد

اور نہ کر مصیبت ہماری دین ہمارے مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر
دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے کی اور نہ نہایت رغبت ہماری کی اور نہ مسلط کر ہم پر اوسکو کہ نہ
رحم کرے ہم پر نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم نے ف دنیا کو نہایت علم ہمارے کا نکر یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور
تدبیر مین نہ رہین بلکہ دین کی تمام غم و فکر امور آخرت کے کذا ذکر الفخر روایت ہے مشکوٰۃ مین کہ کم تھی بات کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم اوٹھیں مجلس سے یہانتک کہ پڑہیں یہ دعا واسطے یارون اپنے کے یعنی اکثر اوقات مجلس مین یہ پڑھتے تھے
اللّٰھم زِدنا ولا تنقصنا واکرِمنا ولا تُھِنّا واعطِنا ولا تحرِمنا وآثِرنا ولا تُؤثِر علینا وارضِنا وارضَ
عنّا ت س صس اللہ زیادہ دے ہمکو سلام او عمل او نعمتین اپنی اور نہ کم کر نعمتین ہم سے اور بزرگ قدر کر
ہمکو اور نہ سبک کر ہمکو اور دے ہمکو خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان
دین پر اور نہ پسند کر کسی کو ہم پر اور راضی کر ہمکو بیچ تقدیر پر اور راضی ہو ہم سے ساعت عبادت کے اگرچہ کم ہو نقل کی
یہ ترمذی نسائی حاکم نے اللّٰھم الھِمنی رُشدی واعِذنی من شرِّ نفسی ت یا اللہ دل مین ڈال میرے
ہدایت میری اور بچا مجھکو برائی نفس میری سے نقل کی یہ ترمذی نے اللّٰھم قِنی شرَّ نفسی واعزِم لی علیٰ ارشدِ امری اللّٰھم اغفِر لی
ما اسررتُ وما اعلنتُ وما اخطأتُ وما عمدتُ وما جھِلتُ مس س حب یا اللہ بچا مجھکو برائی نفس میرے سے
اور حکم کر میرے لیے اوپر بھلائی کام میرے کے یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پوشیدہ کیے مین نے اور جو ظاہر کیے مین نے اور جو چوک کر
کیے مین نے اور جو جانکر کیے مین نے اور جو نادانی سے کیے مین نے نقل کی یہ حاکم نسائی ابن حبان نے اسأل اللہ العافیۃ
فی الدنیا والآخرۃ ت مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے
اللّٰھم انی اسألک فعلَ الخیراتِ وترکَ المنکراتِ وحبَّ المساکینِ وان تغفرَ لی وترحمنی واذا
اردتَ بقومٍ فتنۃً فتوفّنی غیرَ مفتونٍ واسألک حبَّک وحبَّ من یحبُّک وحبَّ عملٍ یقرِّب
الی حبِّک ت مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے توفیق بھلائیون کے کرنے کی اور چھوڑنے برائیون کی
اور دوستی محتاجون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور یہ کہ بخشے تو مجھکو اور
رحم کرے مجھپر اور جب چاہے تو ساتھ کسی قوم کے فتنہ پس مار مجھکو غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجھسے محبت تیری
اور محبت اوسکی کہ دوست رکھتا ہے تجھکو اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے طرف محبت تیری کے
نقل کی یہ ترمذی حاکم نے ف روایت ہے مشکوٰۃ کے باب المساجد مین حاصل و مختصر اوسکا یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مجھکو فرمایا تین بار کہ ای محمد کس چیز کے ثواب لیجانے مین فرشتے آسمان جھگڑتے ہین

وما علمت

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ت حب مس مص یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ثابت رہنا امر
دین مین اور مانگتا ہون تجھسے شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجھسے زبان سچی اور دل
سلامت یعنی پاک برے عقائد اور برے اخلاق سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ جانتا ہے تو برائی
اوسکی اور مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہے تو بھلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجھسے اوس گناہ سے
کہ جانتا ہے تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق تو ہی ہے جاننے والا پوشیدگیون کا نقل کی یہ ترمذی ابن حبان حاکم
مس ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۲ یا اللہ بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے مین نے اور پیچھے کیے مین نے اور جو پوشیدہ کیے مین نے اور
ظاہر کیے مین نے اور وہ جو بہت جانتا ہے اونکو مجھسے نقل کی یہ حاکم احمد نے اور ایک روایت احمد کی مین یہ بھی آیا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ
مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا یا اللہ نصیب کر ہمارے لیے ڈر تجھسے
اپنے سے وہ چیز کہ حائل ہووے تو بسبب اوسکے درمیان ہمارے اور درمیان گناہون اپنے کے یعنی اوس ڈر
سبب سے تیرے گناہون سے بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سے وہ چیز کہ پہنچاوے تو بسبب اوسکے بہشت
اپنی مین اور نصیب کر یقین سے وہ چیز کہ آسان کرے تو بسبب اوسکے ہمپر مصیبتین دنیا کی ف یعنی
یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائے ہوئے رسول مقبول کے پر ایسا دے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون
مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنے کا اور بھروسا کریگا اوسپر یا جو کوئی یقین کریگا
کہ مصیبتین آخرت کی شدید ہین اور یہان کی مصیبتین ناپائدار ہین اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جائینگی
پس یہ یقین عطا کر آمین یا رب العالمین ھ مز ۵ وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا
وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت
ہماری کے جبتک کہ زندہ رکھے تو ہمکو اور کر فائدہ مندیکو وارث ہمارا ف یعنی باقی رکھ اوسکو اون لوگون مین
کہ بعد ہمارے ہون یا باقی رکھ اوسکو آخیر عمر میری تک ۵ ع ۵ وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ
رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ت س مس اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہے
ہمپر یعنی ظالم ہی سے بدلا لین اور کسی پر زیادتی نکرین اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کی ہمسے

۲ یہ جملہ بعضے نسخون مین زیادہ آیا ہے لیکن مصنف نے تصحیح المصابیح مین لکھا ہے کہ نہین جانتا مین اس فقرہ کو حدیث مین ۱۲ قاری

دل میں اور دین اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَنَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُوَافَقَةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰی دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ الْخُلْدِ س حب مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہے اور وہ نعمت کہ نہ فنا ہو یعنی نعمت بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنے کی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین بیچ بلند تر درجے بہشت کے کہ نام اوسکا جنت الخلد ہے نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف یہ معنی نہین ہین کہ اوکا سا درجہ ملے بلکہ یہ چاہتا ہون کہ توفیق اچھے عملون کی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہوئے آمین آمین یا رب العالمین کذا ذکر المصنف اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا تُتْبِعُهٗ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا س مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے صحت ایمان مین اور ایمان بیچ نیک خلق کے اور مراد پانی کہ پیچھے لاوے تو اوسکے چھٹکارا اور رحمت تجھسے یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجھسے اور خوشنودی نقل کی یہ نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِهٖ مس س یا اللہ فائدہ دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کو سکھائی تو نے یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھکو وہ چیز کہ فائدہ دے مجھکو یعنی وہ چیز سیکھون کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر مجھکو وہ علم کہ نفع دے تو مجھکو ساتھ اوسکے نقل کی یہ حاکم نسائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ نفع دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے کہ سکھائی تو نے مجھکو اور سکھا مجھکو وہ چیز کہ نفع دے مجھکو اور زیادہ کر مجھکو علم شکر ہے اللہ تعالی کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ تعالی کے حال دوزخ والون سے نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ف اس مین اشارہ ہے اوپر شکر کرنے کے نعمت ایمان پر کہ فرض کیجیے اگر دنیا مین کوئی تمام بلاؤن مین گرفتار ہو تو نجات پانا دوزخ سے کفایت کرتا ہے نعمت ہونے مین اور واجب کرتا ہے شکر کو کذا ذکر المصنف رحمہ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰی بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ س مس ط یا اللہ بحق جاننے اپنے کے علم غیب کو اور بحق قدرت اپنی خلق پر زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لیے اور مار مجھکو جب جانے تو مرنا بہتر

یعنی وہ کہتا ہی مین لیجاؤن اور وہ کہتا ہی مین لیجاؤن پھر مجھے علم اوسکا دیا کہا مین نے کفارات کے لیے جھگڑتے ہین
فرمایا اللہ تعالے نے کیا ہین وہ کہا مین نے قدم رکھنے طرف جماعات کے اور بیٹھنا مسجدون مین بعد نماز کے یعنی دوسری
نماز کے منتظر اور پورا کرنا وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کے فرمایا پھر کس چیز کے لیے جھگڑتے ہین عرض
کیا مین نے درجات کے لیے فرمایا وہ کیا ہین کہا مین نے کہانا کھلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حال مین
کہ لوگ سوتے ہین پھر اللہ تعالے نے فرمایا مانگ تو بھی دعا مانگنے مین اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالے نے
فرمایا کہ اے محمد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچھ الفاظ بہ نسبت اسکے کم ہین اور بعض لفظون مین
فرق ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ ت مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے محبت
تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھے تجھکو اور محبت اوس عمل کی کہ پونہچادے مجھکو محبت تیری کو یا اللہ کر
محبت اپنی بہت پیاری طرف میرے محبت جان میری سے اور اہل میرے سے اور ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی
حاکم نے ف محبت ٹھنڈے پانی کی دل سے ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت دل سے رکھون فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ یہ دعا دعاؤن داؤد علیہ السلام سے ہی کذا فی المشکوة اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ
حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجھکو محبت اپنی
اور محبت اوس شخص کی کہ نفع دے مجھکو محبت اوسکی تیرے پاس یا اللہ پس جبسیکہ نصیب کی تونے مجھکو وہ چیز کہ
دوست رکھتا ہون مین پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکھتا ہی تو ف یعنی مال اور عافیت
وغیرہ کہ عطا فرمائی ہی سبب شکر اور طاعت کا کہ خرچ کرون تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ
عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ ت یا اللہ اور وہ چیز کہ باز رکھی تونے مجھسے یعنی نہ دی اوس چیز سے کہ دوست
رکھتا ہون مین پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہی تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی
مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر کہ بغیر مانع کے تیری عبادت ہی مین مشغول ہون
۵ فی ۵ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ يَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِیْ
ت مس یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو ساتھ سماعت میری کے اور بینائی میری کے اور کر اونکو وارث مجھسے یعنی باقی رکھ انکو آخر تک
اور مدد دے مجھکو اوپر اوس شخص کے کہ ظلم کرے مجھ اور لے اوس سے کینہ اور بدلہ میرا نقل کی یہ ترمذی حاکم نے
يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ ت مس مس ا ص ای پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہشت اور وہ چیز کہ نزدیک کرے طرف اوسکے کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ سے اور اوس چیز سے کہ نزدیک کرے طرف اوسکے کلام ہو یا کام اور مانگتا ہون تجھسے یہ کہ کرے تو ہر تقدیر میرے لیے بہتر نقل کی یہ ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا مس اور مانگتا ہون مین تجھسے یہ کہ جو کچہ حکم کیا تو نے میرے لیے کسی امر سے کرے تو انجام اوسکا اچھا نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ حب مس یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کامون مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت سے نقل کی یہ ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ مس حب یا اللہ نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے کھڑے ہوے اور نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے بیٹھے ہوے اور نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے سوتے اور نہ خوش ہو کر بسبب مصیبت میری کے دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے ہر بھلائی کہ خزانے اوسکے بیچ ہاتھ تیرے کے ہین نقل کی یہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ حب یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ تو پکڑنیوالا ہے بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیرے قبضہ قدرت مین ہے اور مانگتا ہون تجھسے تمام بھلائیان جو کہ تیرے ہاتھ مین ہین نقل کی یہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ مس ط یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے اعمال کہ واجب کرین رحمت تیری کو اور لازم کرین بخشش تیری کو اور سلامتی ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور مراد پانی ساتھ بہشت کے اور نجات آگ سے نقل کی یہ حاکم طبرانی نے اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط طت یا اللہ نہ چھوڑ ہمارے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کرے تو اوسکو اور نہ کوئی حاجت حاجتون دنیا اور آخرت سے مگر کہ روا کرے تو اوسکو ای بہت رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے نقل کی یہ طبرانی نے کبیر مین اور کتاب الدعا مین اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ مس ۲ یا اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر کرنے پر اور اپنے شکر کرنے پر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر یعنی اسطرح عبادت کرون گویا تجھکو دیکھتے ہین نقل کی یہ حاکم احمد نے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اور مانگتا ہون تجھسے ڈر تیرا باطن وظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین اور مانگتا ہون تجھسے وہ نعمت کہ نہ فنا ہو اور ٹھنڈک آنکہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجھسے راضی ہونا ساتھ تقدیر کے اور خنکی زندگانی کی پیچھے مرنے کے یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکھنے کی طرف منہ تیرے کے یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنے تیرے کے اور پناہ مانگتا ہون تجھسے سختی ضرر کرنیوالے سے یعنی بیماری اور فقر سے کہ جس مین صبر نہو اور فتنے گمراہ کرنیوالے سے یعنی زیادتی مال وجاہ کی کہ گمراہ کرے یا اللہ آراستہ کر ہمکو ساتھ زینت ایمان کے اور کر ہمکو راہ دکھانیوالے راہ پانیوالے نقل کی یہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے **ف** مانگتا ہون کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجھسے راضی ہون یا ناراض یا ہی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام کے نہون کہ خفگی مین برا کہتے ہین اور خوشی مین خوشامد کرتے ہین اور ٹھنڈک آنکھون کی یعنی لذت اونکی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اوسکے یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اون کی کہ مراد بھلائی دونون جہان کی مرادلین اور راہ پانیوالے یعنی جیسے اورونکو اچھی راہ بتاوین آپ بھی اوسپر عمل کرین ایسی نہون خود درافضیحت و دیگری را نصیحت کذا ذکرالفخر رح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنے تخفیف کی نماز مین اونھون نے کہا کہ مجھے کچھ ضرر نہین ہی کہ مین اوس مین دعا پڑھی ہی کہ سنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی دعا پڑہی اللّٰھم بعلمک الغیب آخر تک کذا فی النسائی اور شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ التحیات کے بعد پڑھتے ہون گے اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَیْرًا **ق حب مس** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے تمام بھلائیان اس جہان مین اور اوس جہان مین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا ہون مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے تمام برائیون سے اس جہان مین اور اوس جہان مین جو کچھ کہ جانتا ہون مین اون سے اور جو کچھ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجھسے بندے تیرے نے اور نبی تیرے نے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے برائی اوس چیز سے کہ پناہ مانگی اوس سے بندے تیرے نے اور نبی تیرے نے

وَاٰخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ **مس طس** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بہترین سوال یعنی چیزین سوال کی گئین اور اچھی دعا اور اچھی مراد یابی اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا مرنا اور ثابت رکھ مجھکو یعنی اسلام پر اور بھاری کر بوجھ اعمال میرے کے یعنی میزان اعمال مین اور ثابت اور استوار رکھ ایمان میرا اور بلند کر درجے میرا اور قبول کر نماز میری اور بخش گناہ میرے اور مانگتا ہون تجھسے درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائیکے اور انتہا ئین اوسکی اور بھلائیان جامع یعنی جو کہ دین و دنیا مین نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہون مین یعنی عبادتین اور بھلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین عضا سے اور بھلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہون مین دل سے اور بھلائی اوس چیز کی کہ پوشیدہ ہے یعنی مقدر ہو ہونا اوسکا آخرت مین اور بھلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہے یعنی واقع ہوئی دنیا مین اور درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے یہ کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور دور کرے تو بوجھ گناہ میرے کا اور اچھا کرے تو حال میرا اور پاک کرے تو دل میرا اور محفوظ رکھے تو ستر میرا یعنی بدکاری سے اور روشن کرے تو دل میرا او بخشے تو میرے لیے گناہ میرے اور مانگتا ہون مین تجھسے درجے بلند بہشت کے قبول کر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے یہ کہ برکت دے تو میرے لیے سماعت میری مین اور بینائی میری مین اور روح میری مین اور ظاہر میرے مین اور باطن میرے مین اور اہل و عیال میرے مین اور زندگانی میری مین اور مرنے میرے مین اور عمل میرے مین اور قبول کر تو نیکیان میری اور مانگتا ہون تجھسے درجے بلند بہشت کے قبول کر نقل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے کبیر و اوسط مین اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ **مس طس** یا اللہ کر بہت فراخ روزی اپنی مجھپر نزدیک بڑھاپے میرے کے اور تمام ہونے عمر میری کے نقل کی یہ حاکم نے اور طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَخَطَایَ وَعَمْدِیْ **حب** یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور چوک میری اور دانستہ گناہ میرے نقل کی یہ ابن حبان نے یَا مَنْ لَا تَرَاہُ

یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنے اپنے پر اور شکر کرنے اپنے پر اور اچھی کرنے عبادت اپنی پر نقل کی یہ بزار نے اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ
بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ مس یا اللہ قناعت دے مجھکو ساتھ اوس چیز کے
کہ نصیب کی تو نے مجھکو یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور برکت دے میرے لیے اوس مین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہے
یعنی مال واہل میرے حفاظت اپنی مین رکھ نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِیْشَۃً نَّقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً
سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّلَا فَاضِحٍ مس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی
با ایمان اور پھرنا کہ خوار نہ ہو یعنی دن حشر کے اور نہ فضیحت کرنیوالا نقل کی یہ حاکم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ
رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَہٰی رِضَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ
وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ مس مص یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوۃ دے
بیچ حاصل کرنے خوشی اپنے کے ناتوانی میری کو اور کھینچ طرف بھلائی کے بال پیشانی میری کے اور کر اسلام کو نہایت
رضا اور اصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجھکو اور تحقیق مین ذلیل ہون
پس عزت دے مجھکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دے مجھکو نقل کی یہ حاکم ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ
قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ نَاصِیَتُہَا بِیَدِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ھٰذَا مَا سَاَلَ
مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ طس یا اللہ تو ہی پہلے تھا پس نہ تھی کوئی چیز پہلے تیرے اور تو ہی آخر ہے پس نہین کوئی چیز پیچھے
تیرے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ہر زمین کے چلنے والے سے کہ بال پیشانی اوسکی کے تیرے ہاتھ مین ہین یعنی
تیرے اختیار مین ہے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے گناہ سے اور کاہلی سے اور عذاب قبر اور فتنے قبر سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ کی جگہ حاضر ہونے سے اور قرض سے یا اللہ پاک کر مجھکو گناہون میرے سے جیسے پاک کیا
تو نے کپڑا اسفید میل سے یا اللہ دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق
اور مغرب کے یہ وہ دعا ہے کہ مانگی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رب اپنے سے یعنی یہ بھی حضرت نے دعا ہی مین کہا نقل کی یطبرانی نے
کبیر و اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْاَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ
وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ
وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجٰتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ وَجَوَامِعَہٗ وَاَوَّلَہٗ

ط یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بے پروائی اپنی خلق سے اور بے پروائی دوستون اور بھائیون اور مددگارون اپنے کی نقل یہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ ط یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا اور سے پھرنا کہ خوار نہو اور نصیحت کرنے والا نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ط یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور داخل کر مجھکو بہشت مین نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَفِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ اِلَيْهَا مَصِيْرِيْ وَفِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا بَلَاغِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ر یا اللہ برکت دے میرے لیے دین میرے مین وہ جو ہے بچاؤ کام میرے کا اور آخرت میری مین کہ جسکی طرف پھرنا میرا ہے اور دنیا میری مین کہ جس مین وسیلہ میرا ہے یعنی اعمال وسیلہ نجات آخرت کے ہین اور زندگانی کو سبب زیادتی کا میرے لیے ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ بزار نے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا ر یا اللہ کر مجھکو بہت صبر کرنے والا اور کر مجھکو بہت شکر کرنے والا اور کر مجھکو بیچ آنکھون میری کے چھوٹا یعنی تا غرور نہ آوے اور بیچ آنکھون آدمیون کے بڑا تا ذلیل نہ ہون نقل کی یہ بزار نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ وَاِنْ اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ر یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچھے عمل اور چھوڑنا بری باتون کا اور دوستی محتاجون کی اور یہ کہ توفیق توبہ کی دے تو مجھکو اور اگر چاہے تو ساتھ بندون اپنے کے فتنہ یعنی بلا اوتارنی چاہے اونپر تو مانگتا ہون یہ کہ اوٹھالے تو مجھکو طرف اپنے غیر فتنہ زدہ یعنی پہلے اونپر نے بلا سے مار نقل کی یہ بزار نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ طس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے علم نفع دینے والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اوس علم سے کہ نہ نفع دے نقل کی یہ طبرانی کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا طس یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اَللّٰهُمَّ ضَعْ فِيْ اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا طس یا اللہ رکھ زمین ہماری مین برکت اوسکی اور زینت اوسکی یعنی جو چیز

الْعُيُونُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ
مَثَاقِيلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ
وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ
اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ **طس** اے وہ شخص کہ نہین دیکھ سکتین اوسکو
آنکھین اور نہین پہونچتے ہین کنہ ذات اور صفات اوسکے کو گمان اور نہین تعریف کر سکتے اوسکی تعریف کرنیوالے
اور نہین متغیر کرتے ہین اوسکو حادثے اور نہین ڈرتا ہو وہ گردشون زمانے سے جانتا ہے وہ وزن
پہاڑون کے اور پیمانے دریاؤن کے اور گنتی بوندیون مینھ کی اور گنتی پتی درختون کی اور گنتی اوس چیز کی
کہ اندھیرا کیا ہو اوسپر رات نے اور روشن ہوا ہو اوسپر دن یعنی سب چیزین دنیا کی اور نہین چھپا سکتا
اوس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو یعنی اوسکے علم مین بہرحال سامنے موجود ہی اور نہ چھپاتی ہی ایک زمین
دوسری زمین کو اور نہ دریا اوس چیز کو کہ تھرا اوسکے مین ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکے ہی یعنی
کانین اور چشمے کر اچھی عمر میری آخر عمر کو اور بہتر عمل میرا آخر عمل کو اور بہتر دنون میرے کا اوس دن کو کہ ملاقات
کرون مین تجھسے اوس مین نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى
أَلْقَاكَ **ط** اے مددگار اسلام کے اور مسلمانون کے ثابت رکھ مجھکو اسلام پر یہانتک کہ ملون مین تجھے نقل کی
یہ طبرانی نے اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ **ط طس** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسے راضی ہونا ساتھ تقدیر کے اور ٹھنڈک زندگانی کی بعد مرنیکے اور لذت نظر کی طرف منہ تیرے کے اور
شوق طرف ملنے تیرے کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینے والی کے اور فتنے گمراہی مین ڈالنے والے کے
نقل کی یہ طبرانی نے کبیر و اوسط مین اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
الْآخِرَةِ **ط** یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کامون مین اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت سے نقل کی یہ احمد
و طبرانی نے مَنْ كَانَ ذَلِكَ دُعَاءَهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ الْبَلَاءُ **ط** جسکی ہووے یہ دعا یعنی اللہم احسن
عاقبتنا آخر تک تو مرتا ہی پہلے اسکے کہ پہونچے اوسکو بلا نقل کی یہ طبرانی نے **ف** یعنی جو اس دعا پر مداومت کرتا ہی
تا دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلا سے کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نے کہ یہ حدیث بزرگ
قدر ہی لائق ہی کہ مداومت کیجاوے اوسپر پس تحقیق یہ مجرب ہی ۵ ع ۵ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَى مَوْ

ای بہت عفو کرنے والے ای اچھے درگذر کرنے والے اے عام کرنے والے بخشش کے اے کھولنے والے ہاتھون
قدرت کے ساتھ رحمت کے یعنی بہت دیتا ہی اے صاحب ہر رازکے یعنی ہر رازدار کا راز اور مناجات جانتا ہے
اے جای پہونچنے ہر شکوے کے اے اچھے درگذر کرنے والے گناہون سے اے بہت دینے والے اے
ابتدا کرنے والے نعمتون کے پہلے مستحق ہونے اونکے کے یعنی پہلے طاعت وعبادت کرنے سے دیتا ہی
اے پروردگار ہمارے اور اے صاحب ہمارے اور اے مالک ہمارے اور اے نہایت رغبت ہمارے
یعنی تیرے برابر کوئی چیز پیاری نہین مانگتا ہون تجسے اے اللہ یہ کہ نہ جلادے تو صورت میری ساتھ آگ کے
نقل کی یہ حاکم نے **ف** مُنتَہیٰ کُلِّ شَکْوَیٰ مین اشارہ ہی اسپر کہ سوائے اوسکے کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کھولے
جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اِنَّمَا اَشْکُوا بَثِّی وَحُزْنِی اِلَی اللّٰہِ یعنی مین تو کھولتا ہون اپنا احوال
اور غم اللہ ہی پاس **فخ** تَمَّ نُورُکَ فَھَدَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُکَ فَعَفَوْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ
بَسَطْتَ یَدَکَ فَاَعْطَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْھُکَ اَکْرَمُ الْوُجُوْہِ وَجَاھُکَ اَعْظَمُ الْجَاہِ وَعَطِیَّتُکَ
اَفْضَلُ الْعَطِیَّۃِ وَاَھْنَاھَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَکْشِفُ الضُّرَّ
وَتَشْفِی السَّقِیْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَۃَ وَلَا یَجْزِیْ بِاٰلَائِکَ اَحَدٌ وَلَا یَبْلُغُ مِدْحَتَکَ قَوْلُ قَائِلٍ
ص مو مص پورا ہوا نور ہدایت تیری کا پس سیدھی راہ دکھائی تو نے پس تیرے ہی لیے تعریف ہے
بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا تو نے بندون کو پس تیرے ہی لیے تعریف ہی فراخ ہوا دست قدرت
تیرا ساتھ انعام کے پس دیا تو نے ہر کسی کو پس تیرے ہی لیے تعریف ہی اے رب ہمارے ذات مقدس تیری
بہت بزرگ ہی ذاتون کی اور رتبہ تیرا بہت بڑا ہی رتبونکا اور بخشش تیری افضل بخششون کی ہی اور بہت
گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہی تو اے رب ہمارے پس ثواب دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو اے رب
ہمارے پس بخشتا ہی اور قبول کرتا ہی تو دعا عاجز کی اور دور کرتا ہی تو ضرر کو اور تو شفا دیتا ہی بیمار کو اور
بخشتا ہی گناہ کو اور قبول کرتا ہی توبہ اور نہین بدلا دیتا ہی نعمتون تیری کا کوئی اور نہین پہونچ سکتا تعریف
تیری کو کلام کسی کلام کرنے والے کا نقل کی یہ ابو یعلی نے اور موقوفاً ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ فَاِنَّہٗ لَا یَمْلِکُھَا اِلَّا اَنْتَ **ط** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسے فضل تیرا
اور رحمت تیری پس تحقیق نہین مالک ہی رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی یہ طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا
اَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ **ا ر ط** یا اللہ بخش میرے لیے

سبب زینت کی ہر یعنی ترو تازہ کر اور رکھ سبب خاطر جمعی رہنے والون اوسکے کا یعنی فریاد کو پہونچ اونکی نفسہا
اونکی آرام پاوین نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ الْاَوَّلُ فَلَاشَیْءَ قَبْلَکَ وَالْاٰخِرُ
فَلَاشَیْءَ بَعْدَکَ وَالظَّاهِرُ فَلَاشَیْءَ فَوْقَکَ وَالْبَاطِنُ فَلَاشَیْءَ دُوْنَکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنَّا الدَّیْنَ
وَاَنْ تُغْنِیَنَا مِنَ الْفَقْرِ **مص** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بوسیلے اسکے کہ تحقیق تو اول ہر
پس نہین کوئی چیز پہلے تیرے اور تو آخر ہر پس نہین کوئی چیز پیچھے تیرے اور تو ظاہر ہر پس نہین
کوئی چیز اوپر تیرے اور تو پوشیدہ ہر پس نہین کوئی چیز نیچے تیرے یہ کہ ادا کرے تو ہمسے قرض اور
یہ کہ بے پروا کرے تو ہمکو محتاجگی سے نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَهْدِیْكَ لِاَرْشَدِ
اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ **حب** یا اللہ تحقیق مین رہنمائی چاہتا ہون تجھسے اون کاموں کے
کہ مناسب و بہتر ہون میرے لیے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے برائی نفس اپنے سے نقل کی
یہ ابن حبان نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْتَهْدِیْكَ لِمَرَاشِدِ اَمْرِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَتُبْ
عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِیْ اِلَیْكَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ صَدْرِیْ وَبَارِكْ لِیْ
فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّیْ **مص** یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجھسے
گناہون اپنے کے لیے اور رہنمائی چاہتا ہون تجھسے واسطے مقاصد حال اپنے کے یعنی سب امور
اپنے مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون طرف تیرے پس توبہ قبول کر
میری کیونکہ تحقیق تو ہی ہر رب میرا یا اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنے یعنی سوائے تیرے اور کی خواہش
نرکھون اور کر بے پروائی سینے میرے مین اور برکت دے میرے لیے اوس چیز مین کہ نصیب کی تو نے
مجھکو اور قبول کر مجھسے استغفار و طاعت کیونکہ تحقیق تو ہی ہر پروردگار میرا نقل کی یہ ابن ابی
شیبہ نے یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِیْلَ وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ یَا مَنْ لَّا یُؤَاخِذُ بِالْجَرِیْرَةِ وَلَا یَهْتِكُ السِّتْرَ یَا عَظِیْمَ
الْعَفْوِ یَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰی یَا مُنْتَهٰی
كُلِّ شَكْوٰی یَا كَرِیْمَ الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ یَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا وَیَا سَیِّدَنَا وَیَا مَوْلَانَا
وَیَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ اَنْ لَّا تَشْوِیْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ **مس** وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندون کی
اور ڈھانکی برائی اور وہ شخص کہ نہین پکڑتا ہر بسبب گناہون کے یعنی بمجرد صادر ہونے اون کے
مواخذہ نہین کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہر بلکہ اکثر درگذر کرتا ہر اور نہین پردہ دری کرتا کسی کی

مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا ا عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
یا رسول اللہ سکھاتے نہیں تم مجھکو ایک دعا کہ کرون مین ساتھ اوسکے اپنے لیے فرمایا ہان سکھاتا ہون کہ اے اللہ
پروردگار نبی کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین بخش میرے لیے گناہ میرے اور دور کر غصہ دل میرے کا یعنی وہ چیزین
کہ غصہ دلاتی ہین مثل حسد وغیرہ کے دور کر اور بچا مجھکو گمراہ کرنے والے فتنون سے جبتک زندہ رکھے تو ہمکو نقل کی
یہ احمد نے لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّةَ الْاِیْمَانِ
عِنْدَ الْمَمَاتِ ط نہ کہے ایک تم مین کا یا اللہ سمجھا مجھکو دلیل میری اس لیے کہ تحقیق کافر بھی سمجھایا جاتا ہے
دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نری حجت نہ مانگے ولیکن کہے یا اللہ سمجھا مجھکو دلیل ایمان کی یعنی کلمہ طیب
وغیرہ نزدیک مرنے کے نقل کی یہ طبرانی نے فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ

فضیلت درود

یہ بیان ہے فضیلت درود و سلام بھیجنے کا پیغمبر خدا پر اور نیز بہتر درود و سلام ہووے مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ
لِلثَّوَابِ حا د ت س مس نہ بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین اور نہ درود بھیجا نبی
اپنے پر مگر کہ ہوگی یہ مجلس اونپر سبب حسرت کی دن قیامت کے اور اگرچہ داخل ہووین بہشت مین واسطے
ثواب کے نقل کی یہ ابن حبان احمد ابو داود ترمذی نسائی حاکم نے ف لِلثَّوَابِ متعلق حسرت کا ہے یعنی قیامت کو
جب ثواب ذکر اور درود کا دیکھینگے پشیمان ہووینگے کہ کاشکے تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتے حنفی رح نے لکھا ہے
کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس مین سے یہ دونون کام کرے اگر ایک سے بھی فوت ہوگا تو باعث
حسرت کا سبکو ہوگا کرنا ایک کا اورون کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نے لکھا ہے کہ جو شخص کریگا اوسکو
حسرت ہوگی سبکو نہین ہونیکی اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ د
س ف حب فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھپر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمہارا
عرض کیا جاتا ہے مجھپر نقل کی یہ ابو داود نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے ف معنی حدیث کے یہ ہین کہ درود ہمیشہ
بھیجا کرو خصوصًا دن جمعے کے کہ درود تمہارا جب پڑھتے ہو مجھپر عرض ہوتا ہے اور جمعے کو بطریق اولی بسبب اسکے
فضیلت کے اور مناسبت ہے اسکو حضرت سے کہ یہ سید الایام ہے اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور
ادنی درجہ کثرت کا تین سو بار ہے کذا ذکر الشیخ اسحق رح لَیْسَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ
صَلٰوتُهٗ مس نہین درود بھیجتا ہے مجھپر کوئی دن جمعے کے مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھپر درود اوسکا یعنی

وہ گناہ کہ چوک کر کیے مین نے اور وہ کہ قصداً کیے مین نے اور وہ کہ پوشیدہ کیے مین نے اور وہ کہ ظاہر کیے مین نے
اور وہ کہ نادانستہ کیے مین نے اور وہ کہ دانستہ کیے مین نے نقل کی یہ احمد بزار طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَظُلْمَنَا وَھَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا وَعَمْدَنَا وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدَنَا ط یا اللہ بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے اور
ظلم ہمارے اور بیہودگیان ہماری اور قصداً گناہ ہمارے اور چوک ہماری اور دانستہ گناہ ہمارے اور یہ سب گناہ موجود ہین
نزدیک ہمارے نقل کی یہ احمد طبرانی نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ
وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ طس اللہ بخش میرے لیے چوک میری اور دانستہ گناہ میرے اور بیہودگیان میری
اور قصداً گناہ میرے اور محروم نکر مجھکو برکت اوس چیز سے کہ دی تونے مجھکو اور نہ فتنے مین ڈال مجھکو بیچ اوس چیز کے
کہ محروم کیا تونے مجھکو یعنی نہ دینے کو سبب فتنے کا نکر کہ بے صبری وغیرہ کرون نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین
اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ اص یا اللہ اچھی کی تونے صورت میری پس اچھی کر سیرت میری نقل کی
یہ احمد ابویعلی نے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِی السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ اص اے رب میرے بخش اور رحم کر اور دکھا مجھکو
راہ سیدھی یعنی دین کی نقل کی یہ احمد ابویعلی نے سَلُوا الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ
خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ ت سرق حب مس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالے سے
بخشش اور عافیت کیونکہ تحقیق کوئی شخص نہین دیا گیا پیچھے ایمان کے کوئی چیز بہتر عافیت سے یعنی
بعد دولت ایمان کے درجہ عافیت ہی کا ہے نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَدْعُو اللّٰہَ بِہٖ فَقَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ فَمَکَثْتُ اَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَسْئَلُہٗ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ یَا عَمِّ سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط حضرت
عباس روایت کرتے ہین کہ عرض کیا مین نے اے رسول اللہ کے سکھا و مجھکو کچھ تا دعا کرون مین اللہ سے
ساتھ اوسکے پس فرمایا مانگ پروردگار اپنے سے عافیت پس ٹھہرا مین چند روز پھر حاضر ہوا پس
عرض کی مین نے یا رسول اللہ سکھاؤ مجھکو کچھ تا مانگون مین اوسکو اپنے پروردگار عزوجل سے پس فرمایا
اے چچا میرے مانگ اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ طبرانی نے یَا عَمِّ اَکْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِیَۃِ
ط اے چچا میرے بہت دعا کر ساتھ عافیت کے نقل کی یہ طبرانی نے مَا سَأَلَ اللّٰہَ الْعِبَادُ شَیْئًا اَفْضَلَ مِنْ
اَنْ یَّغْفِرَ لَھُمْ وَیُعَافِیَھُمْ ط نہ مانگی اللہ تعالی سے بندون نے کوئی چیز بہتر اس مانگنے سے کہ بخشے اللہ اونکو و عافیت دے
اونکو نقل کی یہ بزار نے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تُعَلِّمُنِیْ دَعْوَۃً اَدْعُوْ بِھَا لِنَفْسِیْ قَالَ بَلٰی قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ

کیونکہ جہان سے مجہپر درود و سلام بھیجتے ہین مجہے پہونچتا ہی ۵ فخ ۵ اِنِّیْ لَقِیْتُ جِبْرَئِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ
یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰہِ شُکْرًا مس تحقیق مین
ملا جبرئیل سے پس خوشخبری دی مجھکو اور کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بھیجے تجہپر درود بھیجتا ہون
اوسپر اور جو کوئی سلام بھیجے تجہپر سلام بھیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مین نے اللہ کے لیے نقل کی یہ حاکم احمد نے
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جَعَلْتُ لَکَ صَلٰوتِیْ قَالَ اِذًا یَکْفِیْ ہَمَّکَ وَیَغْفِرُ ذَنْبَکَ الْحَدِیْث ت مس عرض کیا ابی
بن کعب نے یا رسول اللہ تحقیق مین نے کیا واسطے درود تمہارے کے تمام وقت دعا و درود اپنے کا فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم نے اب کفایت کی جائین گی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیرے اور بر آوین گی حاجتین تیری اور بخشے جاوینگے گناہ تیرے
نقل کی ساری حدیث ساتھ روایت ترمذی حاکم احمد کے ف ساری حدیث یون ہی کہ ابی بن کعب نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطے درود آپکے اوسوقت مین سے کہ اپنی
دعا کے لیے معین کیا ہی مین نے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد
اپنے مین سے آپکے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اوس سے زیادہ کرے بہتر ہی تیرے لیے پہر عرض کیا آدھا
وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا
جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے بہتر ہوگا تیرے لیے پہر ابی نے عرض کیا اجعلت لک صلوتی کلہا یعنی
تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود مین خرچ کرونگا پس فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا بیان سبب یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو
اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکھتا ہی اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکے
سب مہمات کو من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح الفقہ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ
وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا م د ت س ط جو کوئی درود بھیجے مجہپر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی
یہ مسلم ابوداود و ترمذی نسائی طبرانی نے جَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ
جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا
وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا س حب مس مص حی تشریف لائے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم ایکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارک اونکے پر پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا
تحقیق رب تیرا فرماتا ہی کیا نہین خوش کرتی تجھکو ای محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجیگا تجہپر کوئی امت تیری مین سے مگر کہ درود
بھیجون مین اوسپر دس بار اور سلام بھیجے تجہپر کوئی امت تیری مین سے مگر کہ سلام بھیجونگا مین اوسپر دس بار نقل کی یہ نسائی

جلدی بخلاف اور دن کے کہ شاید کچھ توقف بھی ہوتا ہو نقل کی یہ حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ
عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ د نہین کوئی سلام بھیجتا ہی مجھپر مگر کہ پھیرتا ہی اللہ مجھپر روح میری یہانتک
کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کی یہ ابوداود نے ف اسپر یہ شبہہ آتا ہی کہ عقیدہ اہل سنت کا ہی
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ نہین ہین
وقت سلام کے روح آجاتی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ روح پھر آنے سے مراد یہ ہی کہ حضور جناب باریتعالی مین جو حضرت کی
روح مبارک مستغرق ہوتی ہی اوس سے افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتے ہین تا جواب سلام کا دے پس یہ مراد نہین ہے
کہ بدن سے روح مبارک جدی ہی اوسوقت آجاتی ہی ۵ فخر ۵ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَکْثَرُہُمْ
عَلَیَّ صَلٰوةً ت حب قریب تر آدمیون کا ساتھ میرے دن قیامت کے یعنی رتبے مین بہت بھیجنے والا
اون کا ہی مجھپر درود کو دنیا مین نقل کی یہ ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ
ت س حب مس بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا پس نہ درود
بھیجے مجھپر نقل کی یہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فَاِنَّہَا زَکٰوةٌ لَّکُمْ ص بہت
بھیجو مجھپر درود پس تحقیق درود بھیجنا زکوٰۃ ہی تمہارے لیے یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑھنے مال اور پاکی
گناہونکا ہی نقل کی یہ ابویعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ت حب ط
خاک مین بھری ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکے پاس پس نہ درود
بھیجے مجھپر نقل کی یہ ترمذی ابن حبان بزار طبرانی نے ف ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جب
نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوے ہر بار درود بھیجے مگر علماء نے لکھا ہی کہ ایکبار واجب ہی اور
ہر بار مستحب اور افضل ہی ۵ فخر ۵ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ س ط س ص ی جسکے پاس ذکر کیا جاؤن
مین پس چاہیے کہ درود بھیجے مجھپر نقل کی یہ نسائی نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابویعلی ابن سنی نے فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ
وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ی پس تحقیق جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ یعنی رحمت بھیجتا ہی
اوسپر دس بار نقل کی یہ ابن سنی نے مَنْ ذُکِرْتُ فِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ص جو کوئی یاد کرے مجھکو اور نام میرا لے پس
چاہیے کہ درود بھیجے مجھپر نقل کی یہ ابویعلی نے اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَةً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ س
حب مس تحقیق اللہ تعالی کے لیے کتنے فرشتے ہین زمین پر پھرنے والے کہ پونہچاتے ہین مجھکو میری امت کی طرف سے
سلام نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم نے ف یعنی دور ہونیکا خیال نکرو مین اور تو جاو حضور دل کا مل ہون

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجھ پر کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش
مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جبتک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنے پڑھا قرآن اور حمد کی رب تعالی کی
اور درود بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی اوسنے خیر جگہ اوسکے
اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پرواہ ہوتا ہی لوگون سے جابر
بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
کہ ناگاہ آیا حضرت پاس ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کی
فرمایا سچی بات اور ادای امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمایئے فرمایا نماز رات کی اور صوم ہوا جنتی
روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ کچھ اور زیادہ فرمایئے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجھ پر کہ وہ دور
کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر کرنے والے جب گذرتے ہین ذکر کے حلقے پر تو کہتے
ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین کہتے ہین پس جب وہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین انکے ساتھ یہانتک کہ فراغت پاتے ہین پھر کہتا ہی بعضا اونکا بعضے کو خوشی ہو
انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بھول جاؤ
کچھ پس درود بھیجو مجھ پر یاد آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھ سند صحیح
کہ پہونچتی ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص تک کہ کہا اونھون نے جسکو ہووے حاجت طرف اللہ تعالی کی تو اوسکو
چاہیے کہ روزہ رکھے بدھ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت جمعے کی نماز کے لیے
جاوے پس تصدق کرے کچھ یعنی اللہ کے نام پر دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنِّی
اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَلَاَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَہِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہ حاجت اپنی بیان کرے
پس تحقیق قبول کیجائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالے اور کہتے تھے عبداللہ کہ یہ دعا نادانونکو نہ سکھاؤ
اس لیے کہ دعا کرینگے ساتھ اسکے گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹھنے کا ارادہ کرتے مجلس سے
کہتے صلے اللہ وملائکتہ علے محمد وعلے انبیائہ اور لکھا ہی بعضے علما نے حدیثون سے استنباط کرکے کہ درود

ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ
عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ س حب مس رط جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار بھیجتا ہے اللہ
اوسپر دس درود اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے لیے دس درجے بہشت مین
نقل کی یہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نے اور ایک روایت نسائی اور طبرانی کی مین یہ بھی آیا ہے وَکُتِبَ لَہٗ بِھَا
عَشْرُ حَسَنَاتٍ س ط اور لکھی جاتی ہین یہ بسبب اوسکے دس نیکیان مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً ا جو کوئی درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہے اللہ اوسپر
فرشتے اوسکے ستر درود یعنی بہت بھیجتے ہین نقل کی یہ احمد نے وَکَیْفِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے گذری یعنی بعد ذکر التحیات کے
قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ طس فرمایا
حضرت علی نے راضی ہو اللہ اون سے کہ ہر دعا منع کی گئی ہے قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہانتک کہ درود بھیجا جاوے
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کی یہ طبرانی نے اوسط مین وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الدُّعَاءَ
مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ ت اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹھرائی جاتی ہے درمیان آسمان و زمین کے نہین چڑہتا اوس سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر نقل کی
یہ ترمذی نے ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہے بوسیلے اوسکے دعا بھی قبول ہوتی ہے
ہ فرع وَقَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ سُلَیْمَانَ الدَّارَانِیُّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَاْ بِالصَّلٰوۃِ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اخْتِمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰہَ
سُبْحَانَہٗ بِکَرَمِہٖ یَقْبَلُ الصَّلٰوتَیْنِ وَھُوَ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّدَعَ مَا بَیْنَھُمَا اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے
جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو
پھر تمام کر دعا کو ساتھ درود بھیجنے کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ پاک ذات ساتھ کرم اپنے کے قبول کرتا ہے
دونون درودونکو یعنی اول آخر کے اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کے ہے ف یعنی
بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبد الرحمن ہے بڑے اولیا اور فضلاے شام سے ہین سنہ ۲۱۵
دوسو پندرہ مین انتقال اونکا ہوا کذا ذکرہ الفہو اور فضیلتین درود شریف کے سوا اسکے اور بھی آئی ہین کہ قید قلم مین آنا
اونکا مشکل ہے مگر واسطے حصول سعادت کے چند روایات بیان ہوتے ہین اللہ تعالی ہم سبکو ان پر عمل نصیب کرے

نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پیوے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو پڑھے اللہم صل علے محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریتہ واہل بیتہ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا مجھکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول مین کتابون اپنی سے اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وصل علے محمد وعلے آل محمد کلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون اور ایک بزرگ سے منقول ہے کہ لوگ کشتی مین سوار ہوے پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوے اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا یارون اپنے کو پس پڑھین وسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب ہشیار ہوا مین تو سکھایا مین نے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھم گئین وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ واصحابہ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکے کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ کذا فی وظائف النبی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے باطہارت مشرف ہوتا ہی ساتھ رویت سید انام کے خواب مین اللہم صل علی محمد وآلہ وسلم کما تحب وترضی لہ اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اللہم صل علی محمد النبی الامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھیے گا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھے گا اور

سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالے کے بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان وزمین والون کے کیونکہ درود بھیجنے والا طالب ہی اللہ اسکا کہ اپنے رسول پر تعریف کرے اور اکرام کرے اونکا پس جزا بھی جنس عمل سے ہوتی ہی یعنی جیسا عمل ویسی ہی جزا ملے گی کہ اسکی تعریف باقی رہے گی اور اسی طرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور حیات ہی دل اوسکے کا اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبروی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی قدم جمنے کا پل صراط پر اور گذرنے کا اوس سے اور صلوۃ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے دعا ہی اور دعا و سوال بندے کی رب اپنے سے دو طرح کی ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنی اللہ تعالے سے مانگے اور دوسرے یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالے دوست رکھے گا اوسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھے گا اس لیے کہ اپنی حاجت نہ مانگے اور اوسکو اللہ تعالے اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھ فائدہ درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا لکھتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بے شمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضاے حاجات مین اور مین نے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتوں کی جگہ مین پر ملین پس نجات دی مجھکو درود بھیجنے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیۃ المولف اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھ پر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجھ پر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکے کے مجھ پر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین کا دن قیامت کے ہولوں اوسکی سے اور مواضع اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمہارا ہووے گا مجھ پر درود کو اور حضرت ابوبکر رضہ سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا فی الشفا اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے

یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور اوپر تابعداروں محمد کے جیسا کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور اوپر
تابعداروں ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کے اور اوپر تابعداروں
محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعداروں ابراہیم کے تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کے جب کہ یاد کریں اونکو یاد کرنے والے
یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر نبی کے جبکہ غفلت کریں ذکر اونکے سے غفلت کرنے والے یعنی ہمیشہ رحمت
بھیج اس لیے کہ کوئی زمانہ ذاکروں اور غافلوں سے خالی نہیں اور سلام بھیج سلام بھیجنا بہت اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهٖ
عِنْدَكَ اِرْفَعْ عَنِ الْخَلْقِ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مَنْ لَا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا يَرْفَعُهُ غَيْرُكَ وَلَا
يَدْفَعُهُ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اللہ بوسیلے حق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ثابت ہے
نزدیک تیرے دور کر خلق سے جو کچھ کہ اوترا ہے اوپر اونکے اور نہ مسلط کر اوپر اونکے اوس شخص کو کہ نہ رحم کرے اوپر
پس تحقیق اوتری ہے اوپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیرے اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی
سوا تیرے یا اللہ دور کر ہمسے سختی اے بزرگ و ... رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے قَالَ مُؤَلِّفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ
مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ فَرَغْتُ مِنْ تَصْنِيْفِ
هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ
الثَّانِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ بِمَدْرَسَتِي الَّتِيْ
اَنْشَأْتُهَا بِرَأْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرَ
بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ کہتا ہے مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن جزری مہربانی کرے اللہ تعالیٰ اوپر
غربت اوسکی میں اور پکڑے ہاتھ اوسکا بیچ سختی اوسکی کے فارغ ہوا میں بیچ ترتیب اس حصن حصین سے
کہ ترتیب دی گئی ہے کلام سردار رسولوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دن اتوار کے بعد ظہر کے تاریخ
بائیسویں بقرعید باحرمت کے سن سات سو اکیانویں ہجری مقدسہ میں بیچ اوس مدرسے اپنے کے کہ بنایا تھا میں نے
اوسکو سر راہ عقبہ کتان کے کہ نام ایک موضع کا ہے اندر دمشق کے کہ محفوظ ہے آفات و بلیات سے بچاوے اسکو
اللہ تعالیٰ آفتوں سے اور تمام مسلمانوں کے شہروں کو هٰذَا وَجَمِيْعُ اَبْوَابِ دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُسَدَّدَةٌ
بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَلَى الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِيْ جَهْدٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحِصَارِ وَالْمِيَاهُ مَقْطُوْعَةٌ وَلَا الْاَنْهَارُ

اگر نہ دیکھے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھے گا بفضل الٰہی اوس چیز کو کہ مسرت بخشے اوسکو اور
جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑہے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار
آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑہے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑہے اللّٰہم
صل علے محمد النبی الامی وآلہ وسلم دیکھے گا خواب مین حضرت رسالت کو صلے اللہ علیہ وسلم اگر نصیب مین ہے
ہو گا یقین جمعے نہین گذرنے کا انشاء اللہ تعالےٰ اور تجربہ کیا ہے اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ
اور یہ بھی روایت ہے کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی شب جمعہ کو اور پڑہے ہر رکعت مین
بعد از فاتحہ کے قل ہو اللہ پچیس بار اور ہزار بار یہ درود پڑہے صلے اللہ علے النبی الامی دیکھے گا
حضرت کو خواب مین اور یہ بھی مجرب ہے اور اور طریق بھی واسطے حاصل کرنے اس سعادت کے
بیان کیے ہین اور خلاصہ سبکا استغراق ساتھ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنی
درود کی اور دوام توجہ ہے اور مدار کار فضل و عنایت پر ہے واللہ الموفق اور جیسے کہ کثرت
درود کی سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر شب جمعہ مین فضیلت رکھتی ہے شب
دوشنبہ بھی اس حکم مین ساتھ اسکے شریک ہے اس لیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہے کہ اس مین
عرض اعمال بندون کی درگاہ عزت مین کرتے ہین احیاء العلوم مین ہے کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو
چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑہے پہلی رکعت مین بعد از فاتحہ کے سورہ اخلاص دس بار
اور زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار پڑہے اور تیسری رکعت مین تیس بار
اور چوتھی رکعت مین چالیس بار اور بعد از سلام کے بھی پچہتر بار سورہ اخلاص پڑہے اور استغفار کرے
اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پچہتر بار اور درود بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہ
پچہتر بار بعد ازان جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاوے گا ساری حدیث بیان کی
اور بیچ فضیلت درود کے روز پنجشنبہ مین بھی حدیث وارد ہوئی ہے اور مفاخر الاسلام مین لایا ہے کہ حدیث مین
آیا ہے کہ جو کوئی درود پڑہے سو بار دن جمعرات کے نہین محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا
تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنے کلام دارانی کے کہتا ہے مصنف رح اللّٰہم صل علےٰ
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اب شروع ہوتا ہی خاتمۃ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون کو لازم ہی ہر کسیکو مطالعہ انکا بھی جسقدر ہوسکے اپنے پر لازم کرے تا نفس پاک ہووے نجاست گناہون سے اور تاثیر عبادت کی بوجہ احسن حاصل ہو اب جاننا چاہیے کہ جہانسے حدیث شروع ہوتی ہی اوسپر خط کھینچ دیا ہی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب مین سر حدیث پر سرخا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلے حدیث کے یعنی یہ حدیث قول رسول خدا ہے لیکن واسطے خوف درازگی کے اوسکو ذکر نہین کیا ہی اور فقط تین حدیث پر کفایت کیا یہ کتاب رقاق کا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ اَلدُّنْيَا سِجْنُ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اون مین بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا قید خانہ

الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ تَعِسَ عَبْدُ

مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈھانکی گئی آگ ساتھ خواہشون نفسانی کے اور ڈھانکی گئی جنت ساتھ مشقتون کے ف۱ ہلاک ہووے بندہ

الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا

دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوی راضی ہووے اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہووے ہلاک ہووے اور سرنگون ہووے اور جب

شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ

کانٹا چبھے پس نہ نکالا جاوے خوش حالی ہی واسطے اوس بندے کے کہ پکڑنیوالا ہی باگ گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ مین پراگندہ ہین بال سر اوسکے

مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ

غبار آلودہ ہین قدم اوسکے اگر ہوا حکم اگلی فوج مین رہنیکا رہتا ہی اگلی فوج مین اور اگر ہوا حکم پیچھے کی فوج مین رہنیکا رہتا ہی پیچھے کی فوج مین

اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ

اگر اذن چاہتا کسی پاس آنے کے لیے نہین اذن دیا جاتا اور اگر سفارش کرتا ہی کسیکی نہین قبول کیجاتی پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاجگی کا ڈر کرتا ہون تم پر لیکن ڈرتا ہون

اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ

یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسیکہ فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمہارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسیکہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو

كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا قَدْ اَفْلَحَ

جیسے کہ ہلاک کیا اونکو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق اولاد محمد کا قوت ف۲ تحقیق نجات پائی

ف۲ یعنی دفع کرنے سبب ارتکاب شہوات کے اور حاصل کرنے مشقتون کا اور جنت کو پہونچتا ہے اور مشقتون سے ... یعنی اس قدر کہ زندہ رہین

ف۱ یعنی جنت مین ... [illegible]

اِلَی اللہِ تَعَالٰی بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوعَۃٌ وَقَدْ اُحْرِقَ ظَوَاہِرُ الْبَلَدِ وَنُہِبَ اَکْثَرُہٗ وَکُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰی نَفْسِہٖ
وَاَہْلِہٖ وَمَالِہٖ وَجِلٌ مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَسُوْءِ اَعْمَالِہٖ وَقَدْ تَحَصَّنَ بِمَا یَقْدِرُ عَلَیْہِ فَجَعَلْتُ ہٰذَا حِصْنِیْ
وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ تَعَالٰی وَہُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یہ تصنیف اوس حال مین تمام ہوئی کہ سب دروازے
دمشق کے بند کیے گئے تھے بلکہ مضبوط کیے گئے تھے ساتھ پتھرون کے اور خلائق فریاد کرتی تھی یعنی جناب
باری تعالے مین اوپر دیوارون قلعے کے اور لوگ بیچ بڑے مشقت کے تھے بسبب محاصرہ کرنے ظالمون کے
اور پانی روکا گیا تھا یعنی قلعے کے اندر آنے سے اور ہاتھ طرف اللہ تعالے کے ساتھ عاجزی کے اوٹھے
ہوے تھے اور تحقیق جلایا گیا تھا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تھا اکثر اوسکا اور ہر ایک ڈر رکھتا تھا
اوپر نفس اپنے کے اور گھر والون اپنے کے اور مال اپنے کے ڈرنیوالا تھا گناہون اپنے سے اور برے کامون
اپنے سے اور تحقیق پناہ پکڑی تھی ہر ایک نے بقدر طاقت اپنی کے پس کیا مین نے اس کتاب کو پناہ
اپنی اور سونپا مین نے کام اپنا اللہ تعالے پر اور وہ کفایت ہی مجھکو اور اچھا ہی کارساز وَقَدْ اَجَزْتُ
اَوْلَادِیْ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّدًا وَاَبَا بَکْرٍ اَحْمَدَ وَاَبَا الْقَاسِمِ عَلِیًّا وَاَبَا الْخَیْرِ مُحَمَّدًا وَفَاطِمَۃَ وَعَائِشَۃَ وَسَلْمٰی
وَخَدِیْجَۃَ رِوَایَتَہٗ عَنِّیْ مَعَ جَمِیْعِ مَا یَجُوْزُ لِیْ رِوَایَتُہٗ وَکَذٰلِکَ اَجَزْتُ اَہْلَ عَصْرِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَحْدَہٗ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَظَاہِرًا وَّبَاطِنًا وَصَلٰوتُہٗ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَامُہٗ اور
تحقیق اجازت دی مین نے اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمی اور خدیجہ کو روایت کرنے اسکے کی مجھسے ساتھ تمام اوس چیز کے کہ جائز ہی واسطے
میرے روایت اوسکی اور اسی طرح اجازت دی مین نے اپنے وقت کے لوگون کو اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے
وہ اول اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اوسکی نازل ہووین اوپر سردار خلق کے کہ حضرت محمد ہین اور اولاد
اونکی پر اور اصحاب اونکے پر اور سلام اوسکا ہووان سب پر اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِہٖ وَلِکَاتِبِہٖ وَلِمَنْ قَرَأَ فِیْہِ وَمَنْ
دَعَا لَہُمْ بِالْخَیْرِ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ
حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ یا الٰہی بخش اس کتاب کے مصنف کو اور لکھنے والے اسکے کو اور اوسکو
کہ پڑھے اس مین اور اوسکو کہ دعا کرے انکے لیے ساتھ خیر کے اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدا یگانہ کے لیے ہے
اور رحمت بھیجے اللہ اوپر سردار ہمارے کہ حضرت محمد ہین اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے اور سلام بھیجے اونپر
کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی اچھا مالک ہی اور اچھا مددگار ہی للہ الحمد تمام ہوا بیان حصن حصین کا

بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
ساتھ ورع کے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مت عبادت کو برابر کر ساتھ ورع کے مراد رکھتے تھے رعہ سے پرہیزگاری فرمایا رسول خدا صلے
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ
اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اوس حال مین کہ وہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ چیزونکو پہلے پانچ چیزونکے جوانی اپنی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو
قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ مَا يَنْتَظِرُ
پہلے بیماری اپنے کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگی اپنی کو پہلے موت اپنی کے نہین انتظار کرتا
اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا
ایک تم مین کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بہلانیوالی کا یا بیماری فساد کرنیوالی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہان آنے والی کا
اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا
یا دجال کا پس دجال بڑا غایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا انتظار کرتا ہے قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ آگاہ ہو تحقیق دنیا
مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ
لعنت کی گئی ہے لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوس مین ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک ذکر کے ہے اسکے اور عالم یا طالب علم اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ کے برابر
عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ
پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ جو کوئی دوست رکھے دنیا اپنی کو ضرر پونہچاتا ہے آخرت اپنی کو
وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ
اور جو کوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہے دنیا اپنی کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہے یعنی آخرت کو اوپر فانی یعنی دنیا لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا
عَبْدُ الدِّرْهَمِ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ
بندہ درہم کا نہین ہین دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے جاوین ریوڑ مین بکریونکے زیادہ فساد کرنیوالے واسطے اوسکے حرص آدمی کی سے اوپر مال
وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا
اور شرف کے واسطے دین اوسکے کے مت پکڑو باغ اور کھیتی پس رغبت کروگے دنیا مین نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر کہ

[illegible]

من اسلم ورزق کفافا وقنعہ اللہ بما آتاہ یقول العبد مالی مالی انما لہ من مالہ ثلث

او اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفایت اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتھ اوس چیز کے کہ دی اوسکو کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہے مال اوسکے سے تین چیزین ہین

ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی وما سوی ذلک فھو ذاھب وتارکہ للناس

جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو سوا اسکے ہے پس وہ ہے جانیوالا یا تہ اوسکے سے اور چھوڑ جائیگا اوسکو لوگون کے لیے

یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقی معہ واحد یتبعہ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اھلہ و

ساتھ جاتی ہین مردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہے ساتھ اوسکے ایک ساتھ جاتے ہین اوسکے اہل اور مال اور عمل اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور

مالہ ویبقی عملہ ایکم مال وارثہ احب الیہ من مالہ قالوا یا رسول اللہ ما منا احد

مال اور باقی رہتا ہے عمل اوسکا کون ہے تم مین کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہو طرف اوسکے مال اپنے سے عرض کی صحابہ نے یا رسول خدا نہین ہم مین سے کوئی

الا مالہ احب الیہ من مال وارثہ قال فان مالہ ما قدم ومال وارثہ ما اخر لیس

مگر کہ مال اپنا بہت پیارا ہے طرف اوسکی مال وارث اپنے سے فرمایا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہے جو آگے بھیجا اور مال وارث اوسکا وہ ہے جو پیچھے چھوڑا نہین ہے

الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

تونگری بہت اسباب سے ولیکن تونگری تونگری نفس کی ہے روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے

اللہ علیہ وسلم من یاخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن او یعلم من یعمل بھن قلت انا

اللہ علیہ وسلم نے کون لیتا ہے مجھسے یہ باتین پس عمل کرے اون پر یا سکھلا دے اوسکو کہ عمل کرے اون پر عرض کی مین نے مین لونگا

یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا فقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک

یا رسول اللہ پس حضرت نے ہاتھ میرا پکڑا اور گنین پانچ باتین پس فرمایا بچ حرام چیزون سے ہوئیگا تو بہت عابد لوگون کا اور راضی ہو ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت کی ہے اللہ نے تیرے لیے

تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن

ہوئیگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنے کے ہوئیگا مومن اور دوست رکھ واسطے لوگون کے وہ چیز کہ دوست رکھے تو نفس اپنے کے لیے ہوئیگا

مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب ان اللہ یقول ابن آدم تفرغ

مسلمان اور نہ بہت ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے فارغ ہو

لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد

عبادت میری کے لیے بھر دونگا سینہ تیرا تونگری سے اور بند کر دونگا محتاجگی تیری اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہ ہوگا بھر دونگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا

فقرک ذکر رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ واجتھاد وذکر آخر

محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت کے اور مشقت کے اور ذکر کیا گیا دوسرا

أَنَا وَالدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا قَالَ أَغْبَطُ أَوْلِيَائِي عِنْدِي

مین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے لائق رشک کے دوستون میرے سے نزدیک میرے

لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا

البتہ مومن ہے سکبار ف صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمان برداری کی اوسکی پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور

فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ فَقَالَ

لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا اوسپر پھر نقد کیا حضرتؐ نے ساتھ ہاتھ اپنے کے ف پس فرمایا

عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا

جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجھپر رب میرے نے کہ کردے میرے لیے نالے کا سونا ف۳

فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَ

پس عرض کیا مین نے نہ اے رب میرے ولیکن سیر ہون مین ایکدن اور بھوکا ہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہون مین گڑگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور

إِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ

جب سیر ہوؤن مین حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا جو کوئی صبح کرے تم مین سے امن جان اپنے مین با عافیت بدن اپنے مین نزدیک اوسکے

قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ

قوت ایک دن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکے لیے دنیا تمام نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سے

بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ

کفایت ہین ابن آدم کو کتنے لقمے کہ سیدھی رکھین پیٹھ اوسکی پس اگر ہو ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی رکھے کھانے کے لیے اور تہائی پانی کے لیے اور تہائی دم آنے کے لیے

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا

سنا آنحضرتؐ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے ہوئے پس فرمایا کم کر ڈکار اپنی ف۲ پس تحقیق بہت لوگون کا بھوکا ہونا دن قیامت کے بہت پیٹ بھرنا ہوا اونکا ہوگا

الدُّنْيَا إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ

دنیا مین تحقیق واسطے ہر امت کے فتنہ ہے اور فتنہ امت میری کا مال ہے لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے ف پس کھڑا کیا جاوے گا

بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ

آگے اللہ کے پس فرماویگا اوسکو دیا تھا مین نے تجکو مال اور مالک کیا تھا مین نے تجکو اور انعام کیا مین نے تجھپر پس کیا کیا تو نے پس کہیگا اے رب میرے

جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ

جمع کیا مین نے اوسکو اور بڑھایا مین نے اوسکو اور چھوڑا مین نے اوسکو بہت اوس چیز کا کہ تھا پس پھیر مجکو لاؤن مین تیرے پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکھا مجکو جو بھیجا آگے

ف یعنی کم مال عیال والا اور کم عیال والا قاموس ف۲ یعنی اونگلی پر گنکر بقصد تعجب اور تقلیل کے جیسے دستور ہے کہنے مین ما قدمت ہین ۱۲ منہ ف۳ الوسیمین مکہ ریزہ پتھر ہین ہاں یعنی کم کھا کہ بہت کہانے سے جب ڈکار آتی ہے ۱۲ ف بسبب ضعف اور حقارت کے ۱۲ منہ

أُجِرَ فِيْهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

ثواب دیا جاتا ہی اوس مین مگر کہ خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کے یعنی مکان کے بنانے مین ف تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن

وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاٰى قُبَّةً مُّشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ أَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ

اور ہم ساتھ اونکے تھے پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی یہ کسنے بنایا عرض کیا اصحاب اونکے نے کہ یہ واسطے فلانے شخص کے ہی انصار مین سے

فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

پس چپ ہو رہے حضرت اور رکھا اس قصے کو بیچ اپنے دل مین یہانتک جب آیا بنانیوالا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگون کے پس منھ پھیر لیا حضرت نے اوس سے

صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ إِلٰى

کیا اوس نے یہ کئی بار یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ بیچ حضرت کے اور اعراض اون سے پس شکوہ کیا اوسکا طرف

أَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ

یارون مقرب اپنے کے اور کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ غصے دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا یارون نے نکلے حضرت پس دیکھا گنبد تیرا

فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کے پس ڈھایا اوسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ

ایکدن پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے شکوہ کیا طرف ہمارے بنانیوالے اوسکے نے منھ پھیرنا تمہارا پس خبر دی ہمنے اوسکو پس ڈھایا اوسکو پس فرمایا

أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ إِلَّا مَا لَا إِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ

آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہی اوپر بنانیوالے اوسکے کے مگر جو ضروری مراد رکھتے تھے مگر جو ضروری ہی اوس سے نہین ہی واسطے ابن آدم کے

حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ

حق بیچ سوا ان چیزون کے گھر کہ رہے وہ بیچ اوسکے اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اوسکے ستر اپنا اور خشک روٹی یعنی بغیر سالن کے اور پانی کے

جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهٗ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ

آیا ایک شخص پس عرض کیا ای رسول خدا بتاؤ مجکو ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا

اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ

بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر بیچ اوس چیز کے کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے حالانکہ تحقیق نشان پڑگئے تھے

فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا

بیچ بدن اونکے کے پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاشکے تم حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم واسطے تمہارے اور کرتے ف پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا اور نہین

وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

وسلم نے یہ ایک داغ ہے کہا راوی نے پھر موا اور بس چھوڑیں اوسنے دو اشرفیاں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دو داغ ہیں ف

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ

اور روایت ہے حضرت معاویہ سے کہ تحقیق وہ داخل ہوا اوپر ماموں اپنے کے ابی ہاشم بن عتبہ کے خبر پوچھتے تھے اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجھکو

يَا خَالُ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ

اے ماموں میرے کیا درد ہے کہ بیقرار کرتا ہے تجھکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہیں یوں ولیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی

إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ

طرف ہمارے یعنی صحابہ کی ایک وصیت عمل کیا میں نے اوس پر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ کہا سنا میں نے حضرت کو فرماتے تھے سوا اسکے نہیں کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنے مال سے خادم اور سواری

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ ٭ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ

بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں اپنے کو کہ تحقیق جمع کیا میں نے یعنی بہت مال اور روایت ہے ام درداء سے کہا اوسنے کہا میں نے ابی درداء کو کیا ہے تجھکو کہ نہیں مانگتا تو

كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً

جیسا کہ مانگتا ہے فلانا پس کہا اوسنے کہ اس لیے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے گھاٹی

كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقَلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ ٭ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ

سخت ہے نہیں گذرنے کے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوں میں اوس گھاٹی کے لیے کیا ہے کوئی کہ چلے پانی پر

إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ

بغیر تر ہونے قدموں اپنے کی عرض کیا صحابہ نے نہیں یا رسول اللہ فرمایا ایسی دنیا دار نہیں سالم رہتا گناہوں سے ف

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ

جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ بچنے کے لیے سوال سے اور خبرگیری کرنیکے لیے اہل اپنے پر اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے پر تو ملیگا

اللّٰهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا

اللہ تعالی سے دن قیامت کے اس حال میں کہ منہ اوسکا مانند چاند چودھویں رات کے ہوگا اور جو کوئی طلب کرے دنیا حلال وجہ مال کے جمع کرنیوالا ہو مال

مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ٭ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا

فخر کرنیوالا ہو ریاکار تو ملیگا اللہ تعالی اس حال میں کہ وہ اوسپر غصے ہوگا دنیا گھر اوسکا ہے کہ نہیں گھر اوسکے لیے یعنی آخرت میں اور مال اوسکا ہے کہ نہیں مال اوسکے لیے

فیقول رب جمعتہ و ثمرتہ و ترکتہ اکثر ما کان فارجعنی اٰتک بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم

پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا مین اوسکو اور بڑہایا مین اوسکو اور چھوڑا مین اوسکو زیادہ زیادہ جو کچہ کہ تہا پس پہیر مجہکو تو مین تیرے پاس وہ سب پس ظاہر ہوگا حال اوسکے

خیرا فیمضی بہ الی النار لا تزول قدما ابن ادم یوم القیمۃ حتی یسال عن خمس عن عمرہ

کوئی بہلائی پس حکم کیا جاویگا اوسکو طرف دوزخ کے نہین ٹلنے کی جگہ سے قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہانتک پوچہا جائے گا پانچ چیزون عمر اوسکی

فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم

کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا

ما زھد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بہا لسانہ وبصرہ عیب

نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہے اللہ تعالے دانائی بیچ دل اوسکے کے اور بلواتا ہے ساتھ اوسکے زبان اوسکی کو اور دکہاتا ہے اوسکو عیب

الدنیا وداءھا ودواءھا واخرجہ منہا سالما الی دار السلام قال قد افلح من اخلص

دنیا کے اور بیماری اوسکی ف اور دوا اوسکی اور نکالتا ہے اوسکو اوس سے سالم طرف بہشت کے فرمایا آنحضرت نے تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا

اللہ قلبہ للایمان وجعل قلبہ سلیما ولسانہ صادقا ونفسہ مطمئنۃ وخلیقتہ

اللہ تعالے نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سالم ف اور زبان اوسکی سچی اور نفس اوسکا خاطرجمع والا اور طبیعت اوسکی

مستقیمۃ وجعل اذنہ مستمعۃ وعینہ ناظرۃ فاما الاذن فقمع واما العین فمقرۃ

سیدہی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکہ اوسکی کو دیکہنے والی دلیلون صانع کی پس پر کان پس قیف ہے ف اور اوپر آنکہ پس ٹہرانے والی ہے

لما یوعی القلب وقد افلح من جعل قلبہ واعیا اذا رایت اللہ عز وجل یعطی العبد

واسطے اوس چیز کے کہ نگاہ رکہتا ہے دل ف اور تحقیق نجات پائی اوسنے کہ کیا گیا دل اوسکا نگہبان یعنی امور مشروع کا جب دیکہے تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا ہے بندہ کو

من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ھو استدراج ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

دنیا سے اوسکے گناہون پر جو کچہ کہ دوست رکہتا ہے پس سوا اسکے نہین کہ وہ ڈہیل دینی ہے پہر پڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جب بہولگئے کافر

ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم

جو کچہ نصیحت دیگئے تہے ساتہ اوسکے کہولدیئے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یہانتک کہ جب خوش ہوے ساتہ اوس چیز کے کہ دیگئے پکڑا ہمنے اونکو ناگہاں پس اوس وقت وہ

مبلسون ان رجلا من اھل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

متحیر ناامید ہوے تحقیق ایک شخص اہل صفہ مین سے مرا اور چہوڑی ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

أفضل قال كل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفه فما مخموم القلب

افضل ہے فرمایا ہر پاک دل سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچا زبان کا جانتے ہیں ہم اوسکو پس کیا ہے مخموم القلب

قال هو التقي النقي لا إثم عليه ولا بغي ولا غل ولا حسد أربع إذا كن فيك فلا عليك

فرمایا کہ وہ پاک ہے متقی کہ نہیں گناہ ہے اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد چار خصلتیں ہیں کہ جب ہووین تجھ میں پس نہیں ضرر ہے تجھکو

ما فاتك الدنيا حفظ أمانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة قال بلغني أنه قيل

فوت ہونے دنیا سے ف۱ حفاظت امانت کی اور سچ بات اور نیک طبیعت اور پرہیزگاری بیچ لقمہ کے ف۲ کہا مالک نے کہ پونہچی مجکو کہ تحقیق کہا گیا

للقمان الحكيم ما بلغ بك ما نرى يريد الفضل قال صدق الحديث وأداء الأمانة وترك ما لا

لقمان حکیم کو کہ کس چیز نے پونہچایا تجکو اوس مرتبے کو کہ دیکھتے ہیں ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کہا سچ بات نے اور ادائے امانت نے اور چھوڑنے

يعنيني تجيء الأعمال فتجيء الصلوة فتقول يا رب أنا الصلوة فيقول إنك على خير فتجيء

بے فائدہ بات نے آوینگے اعمال ف۳ پس آویگی نماز پس کہیگی اے رب میرے میں نماز ف۴ پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہے ف۵ پس آویگا

الصدقة فتقول يا رب أنا الصدقة فيقول إنك على خير ثم تجيء الصيام فيقول يا رب أنا الصيام

صدقہ پس کہیگا اے رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہے پھر آویگا روزہ پس کہے گا اے رب میرے میں روزہ ہوں

فيقول إنك على خير ثم تجيء الأعمال على ذلك يقول الله تعالى إنك على خير ثم يجيء الإسلام فيقول

پس فرماویگا اللہ تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہے پھر آوینگے اور اعمال اسیطرح فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر بھلائی کے ہے پھر آویگا اسلام پس کہیگا

يا رب أنت السلام وأنا الإسلام فيقول الله تعالى إنك على خير بك اليوم آخذ وبك أعطي قال

اے رب میرے تو سالم ہے یعنی عیبوں سے اور میں اسلام ہوں پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو بھلائی پر ہے بسبب تیرے ہی آج مواخذہ کرونگا اور ساتھ تیرے ہی دونگا فرمایا

الله تعالى في كتابه ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين

اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو کوئی ڈھونڈھے سوا اسلام کے دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے اور وہ آخرت میں نقصان والوں میں ہوگا

جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال عظني وأوجز فقال إذا قمت في صلوتك فصل

آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو نماز اپنی میں پس پڑھ

صلوة مودع ولا تكلم بكلام تعذر منه غدا وأجمع الإياس مما في أيدي الناس

نماز رخصت کرنیوالی کی سی ف۶ اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو ف۷ اور قصد کر ناامیدی کا اوس چیز سے کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے یعنی مال کی طمع کر

[illegible]

[illegible]

يجمع من لا عقل له الخمر جماع الإثم والنساء حبائل الشيطان وحب الدنيا رأس كل خطيئة

جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو شراب جا جمع سب گناہون کی ہے اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی سر ہر گناہ کا ہے

قال وسمعته يقول أخروا النساء حيث أخرهن الله تعالى إن أخوف ما أتخوف على أمتي الهوى

کہا راوی نے اور سنا مین حضرت کو کہ فرماتے پیچھے ڈالو عورتونکو اوس جگہ کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے تحقیق بہت خوف والی چیز کا ڈر تا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی

وطول الأمل فأما الهوى فيصد عن الحق وأما طول الأمل فينسي الآخرة وهذه الدنيا مرتحلة

اور درازگی آرزو کی ہے یعنی حیات مین لیس پر خواہش لیس روکتی ہے حق سے اور پر درازگی آرزو کی لیس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنوالی

ذاهبة وهذه الآخرة مرتحلة قادمة ولكل واحدة منهما بنون فإن استطعتم أن لا تكونوا

جانوالی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنوالی آنیوالی ہے اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین لیس اگر سکو تم یہ کہ نہ ہو

من بني الدنيا فافعلوا فإنكم اليوم في دار العمل ولا حساب وأنتم غدا في دار الآخرة ولا عمل

تابعدارون دنیا سے لیس ہو لیس تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہو گے اور نہین عمل آگاہ ہو

إن الدنيا عرض حاضر يأكل منه البر والفاجر ألا وإن الآخرة أجل صادق ويقضي فيها ملك

تحقیق دنیا اسباب موجود ہے کہاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہے اور حکم کریگا اوس مین بادشاہ

قادر ألا وإن الخير كله بحذافيره في الجنة ألا وإن الشر كله بحذافيره في النار ألا فاعملوا

قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکٹھی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان اکٹھی دوزخ مین ہین آگاہ ہو لیس عمل کرو اور

أنتم من الله على حذر واعلموا أنكم معروضون على أعمالكم فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره

تم اللہ تعالے سے اوپر خوف کے ہو اور جانو کہ تحقیق تم پر پیش کیے جاینگے عمل تمہارے لیس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو

ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ما طلعت الشمس إلا وبجنبتيها ملكان يناديان يسمعان

اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سنلاتے ہین

الخلائق غير الثقلين يا أيها الناس هلموا إلى ربكم ما قل وكفى خير مما كثر وألهى إذا مات الميت

خلائق کو سوا جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہے اوس سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد اللہ سے جب مرتا ہے آدمی

قالت الملائكة ما قدم وقال بنو آدم ما خلف قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي الناس

کہتے ہین فرشتے کہ کیا آگے بھیجا اور کہتے ہین بنی آدم یعنی وارث کیا پیچھے چھوڑا ف عرض کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا آدمی

سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ

ستر صحابی صفے والے فا کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور یا تہمت فقط تہمت تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندہتے تھے گردنون اپنی مین

فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ يَدْخُلُ

پس بعضی اون مین سے تھے کہ پہونچتی تہی پنڈلی تک اور بعضے وہ تہین کہ پہونچتی تخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے کراہت کے کہ دیکھا جاوے ستر اوسکا داخل ہونگے

الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ وَقَالَ ابْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ

فقیر جنت مین پہلے تونگرون کے پانسو برس کہ آدہا دن ہے ۲ فرمایا حضرت نے ڈہونڈو مجکو بیچ ضعیفون اپنے کے ف ۳ پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو

اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ

یا مدد کیے جاتے ہو بسبب برکت ضعیفون اپنے کے رشک مت لیجیو فاجر پر ساتھ نعمت کے کیونکہ تحقیق تو نہین جانتا ہے اوس چیز کو کہ وہ ملنے والا ہے بعد مرنے اپنے کے تحقیق واسطے اوسکے ہے

عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ يَعْنِي النَّارَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ

الله پاس مین ہوالا کہ نہین مریگا یعنی آگ جب دوست رکھتا ہے الله ایک بندہ کو روکتا ہے اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہے ایک تم مین کا کہ روکتا ہے بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی

اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ

دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہے اونکو ابن آدم برا جانتا ہے موت کو اور موت بہتر ہے مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہے کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہے

شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہا ابو طلحہ نے شکوہ لائے ہم طرف رسول الله صلے الله علیہ وسلم کے بہوک کا پس کہول کر دکہلائے ہمنے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتہر پس کہول کر دکہلا رسول الله صلے الله علیہ

وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى

وسلم نے پیٹ اپنے سے دو پتہر دو خصلتین ہین جسمین ہووین وہ لکہتا ہے اوسکو الله شکر والا صبر والا جو کوئی دیکہے بیچ دین اپنے کے طرف

مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَتَبَهُ

اوسکے کہ وہ زیادہ اوس سے ہو پس پیروی کرے اوسکی اور دیکہے بیچ دنیا اپنے کے طرف اوسکے کہ وہ کم اوس سے ہو پس حمد کرے الله کا اوپر اوس چیز کے کہ بزرگی دی اوسکو الله نے اوپر اوسکے لکہتا ہے اوسکو

اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ

الله شکر والا صبر والا اور جو کوئی دیکہے دین اپنے مین طرف اوسکے کہ وہ کم اوس سے ہو اور دیکہے دنیا اپنی مین طرف اوسکے کہ وہ بہتر اوس سے ہے پس افسوس کرے

اور فرمایا کہ ... ف ۲ یعنی قیامت ... ف ۳ ... اون کے حقوق نگاہ رکہو ... ف ۴ یعنی ... رضامندی ... ۱۲ حق

تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام فقال رسول الله

پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس جسکو چاہے اللہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہے سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم ان النور اذا دخل الصدر انفسح فقيل يا رسول الله هل لذلك من علم يعرف به

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہے سینے میں کھل جاتا ہے وہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہے کہ پہچانا جاوے ساتھ اوسکے

قال نعم التجافي من دار الغرور والانابة الى دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله

فرمایا ہاں دور ہونا گھر غرور سے یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے

باب

اذا رأيتم العبد يعطى زهدا في الدنيا وقلة منطق فاقتربوا منه فانه يلقى الحكمة

جب دیکھو تم بندے کو کہ دیا گیا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گویا ہے پس نزدیک ہو اوس سے پس تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے حکمت ۔ فضیلت فقرا کا در بیان گذران نبی صلعم

رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم على الله لابره اطلعت في الجنة فرأيت اكثر اهلها

بعضے پریشان بال غبار آلودہ دھکے دیے گئے دروازوں سے اگر قسم کھاوے وہ اوپر اللہ کے البتہ سچ کرے اوسکو فرمایا حضرت نے جھانکا میں بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر رہنے والے اوسکے

الفقراء واطلعت في النار فرأيت اكثر اهلها النساء ما شبع آل محمد من خبز الشعير يومين متتابعين

محتاج اور جھانکا میں دوزخ میں پس دیکھیں میں نے اکثر رہنے والے اوسکی عورتیں نہیں سیر ہوئے گھر کے لوگ حضرت محمد کے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے

حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه فابى ان

یہانتک کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق ابو ہریرہ گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریاں پس بلایا اونھوں نے اوسکو پس انکار کیا

يأكل وقال خرج النبي صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير قال دخلت على رسول الله

کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہیں سیر ہوئے جو کی روٹی سے کہا عمر نے کہ میں گیا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم فاذا هو مضطجع على رمال حصير ليس بينه وبينه فراش قد اثر الرمال بجنبه متكئا

صلے اللہ علیہ وسلم پاس پس ناگہان وہ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہیں تھا درمیان حضرت اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈالے تھے چارپائی کے بیچ نے پہلو میں تکیہ لگائے ہوے

على وسادة من ادم حشوها ليف قلت يا رسول الله ادع الله فليوسع على امتك فان فارس و

تکیہ چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا میں نے رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے امت تمہاری پر پس تحقیق فارس اور

الروم قد وسع عليهم وهم لا يعبدون الله فقال اوفي هذا انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت

روم تحقیق فراخی کی گئی ہے اوپر اونکے اور وہ نہیں عبادت کرتے ہیں اللہ کی پس فرمایا کیا اسی فکر میں ہے تو اے بیٹے خطاب کے وہ قوم ہیں کہ جلدی کی گئی ہے

لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا وفي رواية اما ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا الآخرة قال القدسية

اونکے لیے لذتیں اونکی زندگانی دنیا کی میں اور ایک روایت میں ہے کہ کیا نہیں راضی ہے تو کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرة کہا ابو ہریرہ نے

من تمر حتى فتحنا خيبر
یہ باب امل اور حرص کا ہے

کھجورون سے یہانتک کہ فتح کیا ہمنے خیبر

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن ادم ويشب منه اثنان الحرص على المال والحرص

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڈھا ہوتا ہے ابن آدم اور جوان ہوتی ہین اوس سے دو چیزین حرص مال پر اور حرص

على العمر اعذر الله الى امرئ اخر اجله حتى بلغه ستين سنة لو كان لابن ادم واديان من

عمر پر دور کیا اللہ نے عذر اوس شخص کا کہ تاخیر دیا اجل اوسکی کو یہانتک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو ف۲ اگر ہوں واسطے ابن آدم کے دو نالے

مال لابتغى ثالثا ولا يملأ جوف ابن ادم الا التراب ويتوب الله على من تاب قال اخذ رسول الله

مال البتہ ڈھونڈھے تیسرا کو اور نہین بھرتی ہے پیٹ ابن آدم کو کوئی چیز مگر مٹی ف۳ اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ اوسکی کہ توبہ کرتا ہے ف۴ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا

صلى الله عليه وسلم ببعض جسدي فقال كن في الدنيا كانك غريب او عابر سبيل وعد نفسك

صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا پس فرمایا ہو دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہے یا گذرنے والا راہ کا اور گن نفس اپنا

من اهل القبور قال مر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا وامي نطين شيئا فقال ما هذا

قبر والون سے ف۵ کہا ابن عمر نے کہ گذرے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم دونون ماں میری مٹی سے بناتے تھے کچھ یعنی گھر پس فرمایا کیا ہے یہ

يا عبد الله قلت شيء نصلحه قال الامر اسرع من ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

اے عبد اللہ کہا مین نے دیوار ہے کہ مرمت کرتے ہین ہم اسکی فرمایا امر بہت شتاب ہے اس سے ف۶ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ

يهريق الماء فيتيمم بالتراب فاقول يا رسول الله ان الماء منك قريب يقول ما يدريني لعلي

پیشاب کرتے پس تیمم کرتے ساتھ مٹی کے پس عرض کیا مین نے یعنی ابن عباس نے اے رسول خدا تحقیق پانی آپ سے قریب ہے فرمایا کیا جانتا ہون مین شاید کہ مین

لا ابلغه قال هذا ابن ادم وهذا اجله ووضع يده عند قفاه ثم بسط فقال وثم امله اعمار

نہ پہنچون پانی تک ف۷ فرمایا حضرت نے یہ ابن آدم اور یہ اجل اوسکی ہے اور رکھا ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کے پھر پھیلایا یعنی دور کیا پس فرمایا اور وہان جگہ یعنی دور آرزو اوسکی ہے ف۸ عمرین

امتي ما بين الستين الى السبعين واقلهم من يجوز ذلك اول صلاح هذه الامة اليقين و

امت میری کی درمیان ساٹھ کے ستر تک ہین اور کم اون کا ہے وہ شخص کہ تجاوز کرے اس سے اول سنوار اس امت کا یقین ہے اور

عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِیْنِ

اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوس سے تو نہ لکھیگا اوسکو اللہ شکر والا اور صبر والا فرمایا ابوذر نے حکم کیا مجھکو دوست میرے نے یعنی پیغمبر خدا نے سات باتوں کا حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی مسکینوں کے

وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ

اور قریب ہونے کا اون سے اور حکم کیا مجھکو کہ دیکھوں طرف اوسکے کہ وہ کم مجھسے ہے یعنی دنیا مقدار میں اور نہ دیکھوں طرف اوسکے کہ وہ بہتر مجھسے اور حکم کیا مجھکو یہ کہ ملاؤں قرابت یعنی ناتے داروں سے سلوک کروں

وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْئَلَ اَحَدًا شَیْئًا وَّاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَّاَمَرَنِیْ اَنْ

اور اگرچہ کاٹے وہ اور حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ مانگوں کسی سے کچھ اور حکم کیا مجھکو یہ کہ کہوں میں حق اور اگرچہ ہو کڑوا اور حکم کیا مجھکو یہ کہ

لَّا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَّاَمَرَنِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ

نہ ڈروں میں بیچ دین اللہ کے ملامت ملامت کرنیوالے سے اور حکم کیا مجھکو بہت کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا پس تحقیق کلمہ لاحول خزانے سے ہے

تَحْتَ الْعَرْشِ حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ اِیَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ

کہ نیچے عرش کے ہے محبوب ہے طرف میری خوشبو اور عورت اور گردانی گئی ہے خوشدلی میری نماز میں بچا تو اپنی تئیں چین سے پس تحقیق

عِبَادَ اللّٰهِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ

بندے اللہ کے نہیں ہوتے ہیں چین والے جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہے اللہ اوس سے ساتھ تھوڑے

الْعَمَلِ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَهٗ رِزْقَ سَنَةٍ مِّنْ

عمل کے جو کوئی بھوکا ہو یا محتاج ہو پس چھپا دے اوسکو لوگوں سے ہوگا حق اللہ عزوجل پر یہ کہ دیگا اوسکو رزق ایک برس کا

حَلَالٍ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ اِسْتَسْقٰی یَوْمًا عُمَرُ فَجِیْءَ بِمَاءٍ قَدْ

حلال سے تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندہ اپنے کو کہ ہو مومن محتاج پرہیزگار اولاد والا پانی مانگا ایک دن حضرت عمر نے پس حاضر کیا گیا پانی

شِیْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهٗ لَطَیِّبٌ لٰكِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ

ملا ہوا شہد سے پس کہا تحقیق یہ خوب ہے لیکن میں سنتا ہوں اللہ عزوجل کو کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کے خواہشوں انکی کا پس فرمایا اللہ تعالے نے لے گئے تم خواہشیں اپنی

فِیْ حَیٰوتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ یَشْرَبْهُ قَالَ مَا شَبِعْنَا

بیچ زندگانی دنیا اپنی کے اور فائدہ اوٹھایا تمنے ساتھ اونکے پس ڈرتا ہوں یہ کہ ہو دین ثواب نیکیوں ہمارے کے جلدی دیے گئے واسطے ہمارے پس نہ پیا وہ فرمایا نہیں سیر ہوے ہم

[illegible]

سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ

برابر ہے اور تیسرا وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس تصرف کرتا ہے مال اپنے مین بیجا بغیر علم کے نہیں ڈرتا اوسمین اپنے رب سے اور نہ صلہ رحم کرتا ہے

فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ

اوسمین اور نہ عمل کرتا ہے اوسمین موافق حق کے پس یہ بدتر مرتبے کا ہے اور چوتھے وہ بندہ کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس کہتا ہے

لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ ۞ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ

اگر میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین کام فلانے کا پس وہ بدنیت ہے اور گناہ دونوں کا برابر ہے تحقیق اللہ تعالے جب چاہتا ہے ساتھ بندے کے

خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ

بھلائی کام مین لاتا ہے اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہے اوسکو یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہے اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے دانا وہ ہے کہ حساب لیتا ہے

نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نفس اپنے سے اور عمل کرے واسطے اوس کے جو بعد موت کے ہے اور احمق وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش کے اور آرزو رکھے اللہ پر فریاد کریگا پکارنے والا دن قیامت کے

أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ

کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کے عمر والے اور وہ ایسی عمر ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوس قدر کہ نصیحت قبول کر سکتا اوسمین وہ شخص کہ نصیحت کرتا اور آیا تمکو

النَّذِيرُ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

ڈرانے والا تحقیق بندہ اگر گر پڑے اپنے منہ کے بل جس دن کہ پیدا کیا گیا ہے یہانتک کہ مرے بڑھاپے سے طاعت اللہ کی مین تو البتہ کم جانیگا اوسکو بیچ اوس دن کے

وَلَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ

باب توکل کا اور صبر کا

اور البتہ دوست رکھیگا کہ تحقیق وہ پھیرا جاوے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر اور ثواب

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے بہشت میں امت میری سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ ہین

لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۞ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ

کہ منتر پڑھواتے ہین اور نہ فال بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین عجب ہے واسطے حال مومن کے تحقیق سب کام اوسکے لیے بہتر ہین اور نہین

وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ

اور زہد ہے اور اول بگاڑ اسکا بخل ہے اور آرزو نہین ہے زہد دنیا مین ساتھ پہننے موٹے اور کھردرے کے اور کھانے

الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيْبُ

روکھی روٹی کے سوا نہین زہد دنیا مین کم آرزو کی ہی سنا مین نے مالک سے اور اس حال مین کہ پوچھے گئے کہ کیا چیز ہے زہد دنیا مین فرمایا کسب حلال

الْكَسْبِ قِصَرُ الْاَمَلِ

باب دوست رکھنے مال اور عمر کا طاعت کے لیے

اور کم آرزو کی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہے بندے متقی غنی گوشہ نشین کو تحقیق ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کے

اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ

کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اسکی اور اچھے ہون عمل اسکے کہا پس کونسا آدمی برا ہے فرمایا وہ کہ دراز ہو عمر اسکی اور برے ہون عمل اسکے

يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ

فرماتے تھے حضرت تین چیزین ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اوپر انکے اور بیان کرتا ہون تمسے ایک حدیث پس یاد رکھو اسکو پس وہ باتین کہ قسم کھاتا ہون اوپر انکے پس تحقیق نہین کم ہوا مال

عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ

بندے کا صدقہ دینے سے اور نہین ظلم کیا گیا بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہو اوسپر مگر کہ زیادہ کرتا ہے اوسکو اللہ تعالے بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا

اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ

مگر کہ کھولتا ہے اللہ اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث کہتا ہون تمسے پس یاد رکھو اوسکو پس فرمایا کہ نہین ہے دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک وہ بندہ کہ دیا اوسکو

اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ

اللہ نے مال اور علم پس وہ ڈرتا ہے بیچ اوسکے رب اپنے سے اور صلہ رحم کرتا ہے اور عمل کرتا ہے اللہ کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہے اور دوسرا وہ بندہ

رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا

کہ دیا اوسکو اللہ نے علم اور نہ دیا اوسکو مال اپس وہ سچی نیت کا ہے کہتا ہے اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا پس ثواب دونون کا

ف یعنی ... [illegible]

ف ۲ یعنی ... [illegible]

ف ۳ یعنی بسبب زیادتی مال کا ... بلکہ سبب دینا اللہ ... احتمال ہے کہ ... نقصان مال بندے کا اللہ ... [illegible]

فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ ۔ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ

اگر پہونچتی وہ تجکو ف۱ کہا ابن عباس نے تھا مین سوار پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس فرمایا اے لڑکے

احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ

نگاہ رکھ حق اللہ تعالے کا ف۲ محفوظ رکھیگا تجکو ف۳ نگاہ رکھ اللہ کو اور مراقبہ پاویگا اوسکو سامنے اپنے ف۴ اور جب مانگے تو پس مانگ اللہ سے اور جب مدد مانگے تو

فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ

پس مدد مانگ ساتھ اللہ کے اور جان کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہووین نفع دینے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق

كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ

مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہووین ضرر پہونچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہونچاوینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجپر

رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ۔ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ

اوٹھائے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے ف۵ نیکبختی ابن آدم سے ہے راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے اوسکے لیے اور بدبختی

ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ ۔ أَنَّهُ غَزَا مَعَ

ابن آدم سے ہے چھوڑنا اوسکا خیر چاہنے اللہ کے سے اور بدبختی ابن آدم سے ہے خفا ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اوسکے لیے تحقیق جابر نے جہاد کیا ساتھ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جانب نجد کے پس جب پھرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھرے جابر بھی ساتھ اون کے پس پایا اونکو

الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ

دوپہر نے بیچ جنگل بہت کیکر کے درختون کے پس اوترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوے لوگ سایہ مین بیٹھے

بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا

درختون کے پس اوترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نیچے ایک درخت کیکر کے پس لٹکائی اوسمین تلوار اپنی اور سوئے ہم ایک سونا پس ناگاہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پکارتے تھے ہمکو اوس حال مین کہ اونکے پاس ایک گنوار تھا پس فرمایا کہ تحقیق اسنے سونتی مجھپر تلوار میری اوس حال مین کہ مین سوتا تھا

[illegible]

ف۲ یعنی [illegible] ہو سے مصیبت مین ۱۲ سید

ف۳ یعنی رضامندی اور سکی طلب دنیا و آخرت کی [illegible] ۱۲ سید

ف۴ یعنی محافظت اوامر و نواہی [illegible] متوجہ ہوویگا اور سہل کریگا [illegible] ۱۲ سید

ف۵ یعنی تقدیر [illegible] ہو چکی تبدیل نہین ہوسکتی ۱۲ [illegible] بھلائی اللہ تعالے سے [illegible]

ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ

کیلیے کسیکے مگر مومن ہی کیلیے ہے اگر پونچے اوسکو خوشی شکر کرے پس ہووے بہتر واسطے اوسکے اور اگر پونچے اوسکو ضرر صبر کرے پس ہووے بہتر اوسکے لیے

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ

مومن قوی بہتر اور پیارا ہے طرف اللہ کے مومن ضعیف سے اور بیچ ہر مسلمان کے بھلائی ہے حرص کر اوس چیز پر کہ نفع دے تجھکو اور مدد مانگ

بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ

ساتھ اللہ کے اور مت تھک عمل سے اور اگر پونچے تجھکو یعنی مصیبت پس مت کہہ اگر تحقیق میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا اور ایسا ولیکن کہہ مقدر کیا اللہ نے اور جو چاہا

فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ

کیا پس تحقیق لفظ لو کا کھولتا ہے عمل شیطان کا ف اگر تحقیق تم توکل کرتے اللہ تعالی پر حق توکل اوسکے کا تو البتہ رزق دیتا تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانوروں کو صبح

خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔۔ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُّقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ

نکلتے ہیں بھوکے اور شام کو جاتے ہیں گھونسلوں میں پیٹ بھرے اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق

اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُّقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ

جو حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اوسکے اور نہیں کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا میں نے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل نے

نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ

پھونکا دل میں میرے یعنی وحی بھیجی کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہیں مریگا یہاں تک کہ پورا لیلے رزق اپنا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو بیچ طلب میں اور نہ باعث ہو تمکو

اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔ اَلزَّهَادَةُ

دیر سے پہنچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہوں اللہ کے ف پس تحقیق نہیں ہاتھ آتی ہے وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہے یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اوسکے کے بے رغبتی

فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا

دنیا میں نہیں ہے ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے ولیکن رغبتی دنیا میں یہ ہے کہ نہووے تو ساتھ اوس چیز کے

فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ

کہ تیرے ہاتھ میں ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سے کہ ہاتھ میں اللہ کے ہے اور یہ کہ ہووے تو ثواب مصیبت میں جب پونچے وہ تجھکو بہت رغبت والا نسبت اوسکے کہ

إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تحقیق رزق البتہ طلب کرتا ہے بندے کو جیسے کہ طلب کرتی ہے اوسکو اجل اوسکی روایت ہے ابن مسعود سے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف رسول خدا صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ

علیہ وسلم کیطرف کہ حکایت کرتے تھے ایک نبی کی انبیا میں سے کہ مارا اونکو قوم اونکی نے پس خون آلودہ کیا اونکو اور وہ پونچھتے تھے لہو منہ اپنے سے اور کہتے تھے یا اللہ

اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

باب ریا اور سمعہ کا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

بخش قوم میری کو پس تحقیق وہ نہیں جانتے

فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا طرف صورتوں تمہاری کے اور مالوں تمہاری کی ولیکن دیکھتا ہے طرف دلوں تمہارے کے اور عملوں تمہارے کے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں بہت بے پرواہ شریکوں کا ہوں شرک سے جسنے کیا کوئی کام کہ شریک کیا اوسمیں ساتھ میرے غیر میرے کو چھوڑونگا اوسکو ساتھ شرک اوسکے کے

وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ هُوَ لِلَّذِي عَمِلَهُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ

اور ایک روایت میں ہے پس میں اوس سے بیزار ہوں وہ عمل اوس شخص کے لیے ہے کہ کیا وہ اوسکے جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو اور جو کوئی دکھاوے دکھاویگا اللہ اوسکو

قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ

عرض کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دو اوس شخص کی کہ کرتا ہے عمل اچھا اور تعریف کرتے ہیں اوسکی لوگ اوسپر

وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور ایک روایت میں ہے اور دوست رکھتے ہیں اوسکو لوگ اوسپر فرمایا یہ جلدی کی بشارت مومن کی ہے جب جمع کریگا اللہ لوگوں کو دن قیامت کے

لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ

اوس دن کے لیے نہیں شک بیچ اوسکے پکاریگا پکارنیوالا جو کوئی ہو شریک کیا ہو کسیکو بیچ عمل کے کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیے پس چاہیے مانگے ثواب اوسکا نزدیک

غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ

غیر خدا سے پس تحقیق اللہ بہت بے پرواہ شریکوں کا ہے شرک سے جو کوئی سناوے لوگوں کو عمل اپنا سناویگا اللہ اوسکو کانوں خلق اپنے کو

غالباً یہ کہ شخص [illegible] عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ [illegible] دنیا اور آخرت میں جزا دیتا ہے ۱۲ [illegible] فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو [illegible] سناے کو کرتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] ۱۲

[illegible]

فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

پس جاگا مین اوس حال مین کہ تلوار اوسکے ہاتھ مین کھچی ہوئی تھی کہا کون بچا ویگا تجکو مجھسے پس کہا مین نے اللہ بچا ئیگا تین بار اور تنبیہ کی حضرت نے اوسکو کچھ اور بیٹھے تحقیق

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیۃ اگر عمل کرین لوگ اوسپر البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہے اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہے واسطے اوسکے

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْ

اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا تھے دو بھائی زمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پس تھا ایک اون مین کا آتا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دوسرا حرفہ کرتا پس شکوہ لایا حرفے والا بھائی اپنے کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ

شاید کہ رزق دیا جاتا ہے تو بسبب برکت اوسکے کے تحقیق دل ابن آدم کا بیچ ہر نالے کے ایک شاخ ہے پس جس نے پیچھے لگایا دل اپنے کو ہر طرح کی فکر کے نہین پروا کرتا اللہ کہ کس

وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ

نالے مین ہلاک کیا اوسکو اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر کفایت کرتا ہے اوسکو سب فکرونکو فرمایا رب غالب اور بزرگ تمہارے نے اگر تحقیق بندے میرے اطاعت کرین میری

لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ دَخَلَ

البتہ برساون مین اونپر مینہ رات کو اور نکالون مین اونپر آفتاب دن کو اور نہ سناون مین اونکو آواز گرجنے کی آیا

رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا

ایک شخص اپنے گھر والون مین پس جب دیکھی جو کچھ کہ تھی اونکو حاجت نکلا طرف جنگل یعنی گھبرا کر پس جب دیکھا بی بی اوسکی نے نکلنا خاوند کا کھڑی ہوئی طرف چکی کی پس رکھا اوسکو

وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ

اور گئی طرف تنور کے پس جھونکا اوسکو پھر کہا یا اللہ رزق دے ہمکو پس دیکھا اوسنے کہ ناگاہ کونڈا تحقیق بھر گیا تھا کہا ابو ہریرہ نے اور گئی طرف تنور کے

فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَّبِّنَا وَقَامَ اِلَى

پس پایا اوسکو بھرا ہوا روٹیون سے کہا ابو ہریرہ نے پس پھر کر آیا خاوند کہا کیا پایا تم نے پیچھے میرے کسی چیز کو کہا بی بی اوسکی نے ہان رب اپنے سے اور کھڑا ہوا خاوند طرف

الرَّحٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

چکی کے پس ذکر کیا یہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق وہ اگر نہ اوٹھاتا اوسکو ہمیشہ چلتی رہتی قیامت تک

سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

سنا ہی تو نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

يقول من سمع سمع الله تعالى به يوم القيمة ومن شاق شق الله تعالى عليه يوم القيمة فقالوا

فرماتے تھے جو کوئی سناوے سناویگا اللہ تعالے اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے مشقت ڈالیگا اللہ تعالے اوسپر دن قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کیجیے ہم کو

اوصنا فقال ان اول ما ينتن من الانسان بطنه فمن استطاع ان لا ياكل الا طيبا فليفعل ومن استطاع

پس کہا تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہی پس جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ کہاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے

ان لا يحول بينه وبين الجنة ملء كف من دم اهراقه فليفعل انه خرج يوما الى مسجد رسول الله

یہ کہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو پس چاہیے کہ کرے تحقیق عمر نکلے ایک دن طرف مسجد رسول خدا

صلى الله عليه وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم يبكي فقال ما يبكيك

صلے اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوے قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے پس کہا کس چیز نے رولایا تجھکو

قال يبكيني شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے معاذ تو نے رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنا مین نے اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

يقول ان يسير الرياء شرك ومن عادى لله تعالى وليا فقد بارز الله بالمحاربة ان الله يحب الابرار الاتقياء

کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا ریا شرک ہی اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا اللہ تعالے سے روبرو واسطے لڑائی کے تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا نیکون پرہیزگارون

الاخفياء الذين اذا غابوا لم يفتقدوا وان حضروا لم يدعوا ولم يقربوا قلوبهم مصابيح الهدى يخرجون من كل

پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہوتے ہین نہین ڈھونڈے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے دل اونکے چراغ ہدایت کے ہین نکلتے ہین ہر

غبراء مظلمة ان العبد اذا صلى في العلانية فاحسن وصلى في السر فاحسن قال الله تعالى هذا

زمین تاریک سے تحقیق بندا جب نماز پڑھتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہی فرمایا اللہ تعالے نے یہ

عبدي حقا يكون في اخر الزمان اقوام اخوان العلانية اعداء السريرة فقيل يا رسول الله وكيف

بندہ میرا حق ہی ہوویگی آخر زمانے مین ایک قوم بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر

يكون ذلك قال ذلك برغبة بعضهم الى بعض ورهبة بعضهم من بعض من صلى يرائي فقد اشرك

ہوویگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت بعض اونکے طرف بعضے کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے جو کوئی نماز پڑھے کہ دکھاتا ہے پس تحقیق شرک کیا

وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ

اور حقیر کریگا اوسکو اور ذلیل کریگا اوسکو جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہے اللہ تعالے بے پروائی اوسکی بیچ دل اوسکے کے اور جمع کرتا ہے واسطے

شَمْلَهُ وَاٰتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

پریشانی اوسکی کو اور آتی ہے اوسکو دنیا اور وہ ذلیل ہوتی ہے اور جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالی محتاجگی روبرو اوسکے

وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاْتِيهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِي فِي مُصَلَّايَ

اور پریشان کرتا ہے اوپر اوسکے امر اوسکا اور نہیں آتا ہے اوسکو دنیا مگر جو کچھ کہ مقدر ہوا اوسکے لیے کہا ابو ہریرہ نے کہا مین نے اے رسول خدا اوس وقت کہ ہون مین گھر اپنے مین بیچ مصلا اپنے کے

اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِي رَاٰنِي عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ

کہ ناگاہ داخل ہو مجھپر ایک شخص پس خوش لگے مجھکو وہ حال کہ دیکھے وہ مجھے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے تجھکو اللہ تعالے

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ

اے ابو ہریرہ تیرے لیے دو اجر ہین اجر پوشیدگی کا اور اجر ظاہر کا نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے پہنینگے

لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّينِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ اَبِي

واسطے لوگون کے چمڑے بھیڑ کے بسبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانین اونکی بہت میٹھی ہونگی شکر سے دل اونکے دل بھیڑیون کے ہونگے فرماتا اللہ تعالے کیا ساتھ

يَغْتَرُّونَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَاُتِيحَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ

مغرور ہوتے ہین یا مجھپر جرات کرتے ہین پس ساتھ اپنے قسم کھاتا ہون مین البتہ بھیجونگا اوپر اونہین مین سے فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنی وہ اوسکے دفع کا علاج

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَاِنْ اُشِيرَ اِلَيْهِ

تحقیق ہر چیز کے لیے زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہے پس اگر صاحب اوسکا نہ نہ پایا روی کی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکی صلاح کی اور اگر اشارہ

بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِي دِينٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا

ساتھ اونگلیون کے پس مت گنو اوسکو کفایت ہے آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے بیچ دین کی باتون مین یا دنیا کی باتون مین مگر

مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدَبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا اَهْلُ

جسکو بچاوے اللہ تعالی کہا ابو تمیمہ نے حاضر ہوا مین صفوان اور یارون اوسکے کے پاس اور جندب نصیحت کرتے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا

[illegible handwritten marginal and footnote annotations]

امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى
ایک عورت بنی اسرائیل میں سے کہ عذاب دی جاتی تھی بسبب بلی اپنی کے کہ باندھا تھا اوسکو پس کھلایا اوسکو اور نہ چھوڑا اوسکو کہ کھاوے چوہے وغیرہ یہانتک
مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
کہ مر گئی بھوک سے اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا تھا آنتیں اپنی آگ میں اور تھا وہ اول وہ شخص کا کہ چھوڑے سانڈ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ
تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے زینب بنت جحش پاس ایکدن ڈرتے ہوے فرماتے تھے کوئی نہیں کوئی معبود مگر اللہ واوسطے عرب کے
شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا
برائی کہ تحقیق نزدیک ہوئی کھولا گیا آج دیوار یاجوج و ماجوج سے مانند اسکے اور حلقہ کیا ساتھ دو انگلیوں اپنے کے ساتھ انگوٹھے کے اور جو پاس اوسکے ہے کہا
زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ ۔ لَيَكُونَنَّ مِنْ اُمَّتِي اَقْوَامٌ
زینب نے پس کہا میں نے اے رسول خدا کیا ہلاک ہوویں ہم اور ہم میں اچھے لوگ ہوویں فرمایا ہاں جب بہت ہوں گی برائیاں البتہ پیدا ہونگے امت میری سے ایک لوگ
يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ
کہ حلال جانینگے خز اور ریشمی کپڑے کو اور شرابکو اور باجوں کو اور البتہ اوتریں گے ایک لوگ ایک طرف پہاڑ کے آویگی وہی مواشی اونکی آویگا اون پاس
رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ اِلٰى يَوْمِ
ایک آدمی کسی حاجت کو پس کہینگے پھر آنا ہمارے پاس کل کو پس ہلاک کریگا اونکو اللہ اونکو اور گراویگا اوپر پہاڑ اور صورت بدل دیگا اور جماعت کی بندر اور سور
الْقِيٰمَةِ ۔ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ يُبْعَثُ كُلُّ
قیامت تک ف جب اوتارتا ہے اللہ تعالی ایک قوم پر عذاب پہونچتا ہے عذاب جو ہوں اونمیں یعنی سبکو پھر اوٹھا جاوینگے آخرت میں عملوں اپنے پر اوٹھایا جاویگا ہر
عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ۔ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ۔ اِنِّي اَرٰى مَا
بندہ اوپر اوس چیز کے کہ مرا ہے اوس پر ف نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز سختی میں مثل دوزخ کے کہ سو رہے بھاگنے والا اوسکا اور مثل بہشت بھلائی میں کہ سو رہے طلب کرنیوالا
لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا فِيهَا مَوْضِعُ
کہ نہیں دیکھتے ہو تم اور سنتا ہوں میں وہ چیز کہ نہیں سنتے ہو تم ف آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے واسطے اوسکے یہ کہ آواز کرے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے کے ہے نہیں

ومن صام يرائي فقد اشرك ومن تصدق يرائي فقد اشرك اتخوف على امتي الشرك والشهوة الخفية

اور جو کوئی روزہ رکھے کہ دکھاتا ہو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے کر دکھاتا پس تحقیق شرک کیا ڈرتا ہوں میں امت اپنی پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے

قال قلت یا رسول الله اتشرك امتك من بعدك قال نعم اما انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولكن يراؤون باعمالهم والشهوة الخفية ان يصبح احدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواته فيترك صومه

کہا شداد نے کہا میں نے اے رسول خدا شرک کریگی امت تمہاری پیچھے تمہارے فرمایا ہاں آگاہ ہو تحقیق وہ نہیں پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھلاوینگے عمل اپنے اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اون کا روزے سے پس پیش آ جاویگی اوسکے لیے خواہش خواہشوں اوسکی سے پس ترک دیگا روزہ اپنا ف۱

قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر المسيح الدجال فقال الا اخبركم بما هو اخوف عليكم عندي من المسيح الدجال فقلنا بلى يا رسول الله قال الشرك الخفي ان يقوم الرجل فيصلي فيزيد صلوته لما يرى من نظر رجل

کہا ابو سعید نے کہ برآمد ہوئے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں کانے دجال کا پس فرمایا کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس چیز کہ بہت خوفناک ہے تم پر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہاں اے رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہے کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر آدمیوں کے

لو ان رجلا عمل عملا في صخرة لا باب لها ولا كوة لخرج عمله الى الناس كائنا ما كان ومن كانت له سريرة صالحة او سيئة اظهر الله تعالى منها رداء يعرف به

اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل خاص بیچ پتھر کے کہ نہ دروازہ ہو اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلے گا عمل اوسکا طرف لوگوں کے جو کچھ کہ ہوگا ف۲ جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جائیگا بسبب اوسکے ف۳

قال الله تعالى اني لست كل كلام الحكيم اتقبل ولكني اتقبل همه وهواه فان كان همه وهواه في طاعتي جعلت صمته حمدا لي ووقارا وان لم يتكلم

فرماتا ہے اللہ تعالے کہ تحقیق نہیں ہوں میں کہ تمام کلام دانا کے قبول کروں میں ولیکن میں قبول کرتا ہوں قصد و خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیچ طاعت میری کرتا ہوں خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے وہ

باب رونے اور ڈرنے کا

والله لا ادري والله لا ادري وانا رسول الله ما يفعل بي ولا بكم ... عرضت على النار فرايت فيها

قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا میں اور حالانکہ میں رسول اللہ کا ہوں کہ کیا کیا جائیگا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے ف۵ ظاہر کی گئی مجھپر دوزخ پس دیکھے میں نے بیچ اوسکے

ف۴ [illegible] ... عثمان بن مظعون صحابی ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ... ۱۲ حق

[illegible]

وَلِيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَ

حاکم ہوئی میں تجھ پر آج اور آیا تو طرف میری پس قریب ہے کہ دیکھے گا تو سلوک کو میرے ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہے قبر اوسکے لیے بقدر حد نظر اوسکے اور کھولا جاتا ہے اوسکے لیے

اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى

جب دفن کیا جاتا ہے بندہ بدکار یا کافر کہتی ہے اوسکے لیے قبر نہ فراغت ہو تیرے لیے اور نہ اپنے اہل میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت برا اللہ طرف میری [illegible] کہ چلتا ہے

ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ

مجھ پر پس جب حاکم ہوئی میں آج تجھ پر اور آیا تو طرف میری پس قریب ہے کہ دیکھے گا تو کام میرا ساتھ اپنے کہا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوس پر

حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہانتک کہ آپس میں ملجاتی ہیں پسلیاں اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ

ساتھ اونگلیوں اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکو اندر بعض کے کہا حضرت نے اور تعین ہوتے ہیں واسطے اوسکے ستر اژدہا اگر تحقیق ایک اونمیں سے پھنکار مارے زمین میں

مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَسْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تو نہ اگاوے زمین کچھ جبتک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہیں اوسکو اور ڈستے ہیں اوسکو یہانتک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ قبر ایک باغ ہے باغوں جنت سے یا ایک گڑھا ہے گڑھوں دوزخ سے عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا تحقیق بوڑھے ہوئے آپ

قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى

فرمایا بوڑھا کیا مجھکو سورہ ہود اور بہنوں اوسکی نے کہا انس نے تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ بہت باریک ہیں تمہاری آنکھوں میں بال سے ہم گنتے تھے اونکو

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ

زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موبقات سے یعنی ہلاک کرنیوالی فرمایا حضرت نے اے عائشہ بچا تو اپنی تئیں صغیرہ گناہوں سے

فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا

پس تحقیق واسطے اونکے اللہ کیطرف سے طالب ہے [illegible] حکم کیا مجھکو رب میرے نے ساتھ نو باتوں کے ساتھ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر میں اور ساتھ کہنے عدل کے [illegible]

وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِيْ

اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنا میں اور یہ کہ ملاؤں ساتھ اوسکے کہ صلہ رحم کروں میں اوس شخص کو کہ کاٹے مجھسے اور دوں میں اوسکو کہ محروم رکھے مجھکو اور عفو کروں اوس شخص سے کہ ظلم کرے مجھپر اور یہ کہ ہو

أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ

چار انگشت کی مگر فرشتہ رکھے ہوئے پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنیوالا ہے واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی جانو تم جو کچھ جانتا ہوں میں تو ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت

كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبُو ذَرٍّ

اور نہ لذت اٹھاؤ تم ساتھ عورتوں کے بچھونوں پر اور نکلو تم طرف راہوں کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالے کے کہا ابوذر نے

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ

اے کاش کہ میں ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا ف فرماویگا اللہ بزرگ ہے ذکر اوسکا نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک وقت یا ڈرا مجھسے کسی جگہ میں روا

قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ

کہا عایشہ نے پوچھتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں وہ چیز کہ دیتے ہیں اور دل اونکے ڈرتے ہوتے ہیں کیا

أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيقِ وَلَكِنْ هُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَ

کیا وہ ہیں کہ پیتے ہیں شراب اور چراتے ہیں فرمایا نہیں اے بیٹی صدیق کی ولیکن وہ وہ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

يَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

اور خیرات کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہیں کہ نہ قبول کیا جاوے اون سے یہ وہ لوگ ہیں کہ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب

ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ

جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا نفخہ پہلا پیچھے آویگا اوس نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں ہے

جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ

آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے ف نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگوں کو کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم

لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتُ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى

اگر بہت کرتے یاد توڑنیوالی لذتوں کی یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں ف پس بہت کرو یاد توڑنیوالی لذتوں کی موت ہے پس تحقیق نہیں

الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ وَإِذَا

قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہے پس کہتی ہے میں گھر غریبی کا ہوں اور میں گھر تنہائی کا ہوں اور میں گھر مٹی کا ہوں اور میں گھر کیڑوں کا ہوں اور جب

دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ

دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اوسکے لیے قبر فراغت کی جگہ آیا تو اور اپنے اہل میں آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ طرف میرے بہت محبوب اوسکا کہ چلتا مجھ پر پیٹھ پر

ف ۵ ۔۔۔ ف ۶ ۔۔۔ [illegible]

خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ

بہتر ہی تمھارے لیے اندر رہنے اوسکے اور جب ہو گئے تمھارے برے اور تونگر تمھارے بخیل اور کام تمھارے سپرد طرف عورتون تمھاری پس شکم زمین کا بہتر ہے

لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ

تمھارے لیے اوپر پیٹھ اوسکے سے ف کہا ابن عباس نے کہ نہین ظاہر ہوئی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہی اللہ اونکے دلون مین رعب اور نہین پھیلا ہی زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوئی

فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ

اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو مگر کہ بے برکت ہوتا ہی اونکا رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم ناحق مگر پھیلتا ہے اون مین

الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيُّ

خون یعنی قتل اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن جب اوتری یہ آیت اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا حضرت نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوے پس عام پکارا اور خاص پکارا پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے

يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا

اے اولاد مرہ بن کعب کی چھڑاؤ اپنے نفسونکو آگ سے اے اولاد عبد شمس کی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے اے اولاد عبد مناف کی چھڑاؤ

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

اپنے نفسون کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے اے اولاد عبد المطلب کی چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے اے فاطمہ

أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا أُمَّتِي

چھڑاؤ اپنے نفس کو آگ سے پس تحقیق مین نہین مالک ہون واسطے تمھارے اللہ کے عذاب سے کچھ سوا اسکے کہ تحقیق واسطے تمھارے قرابت ہی تو تر کرونگا اوسکو ساتھ

هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ كِتَابُ

امت رحمت کی گئی ہے نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنے اور زلزلے اور قتل ہے ف

آداب کا اس مین ہی باب سلام کا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم کو

ف ا حدیث مین یعنی اول سے اوسکو دوسری یعنی بہتر ہے مرنا جینے سے ۱۲ ف ۲ یعنی صفحہ مین رہنا بہتر ہے احسان کر ان کا سبب ہے ۔۔۔ ۱۲ منظہر ف ۳ ۔۔۔ عیب یادہ ۔۔۔ بخشے جائین

اون کے لیے قتل وغیرہ کفارہ گناہون صغیرہ کا ہوتا ہے ۱۲ سید ۵۳ ادب کیجے یعنی اوسکو کرنا اوسکا اچھا ہو قول ہین اور نفل ہین ۱۲ ق

فِكْراً وَنُطْقِي ذِكْراً وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ. مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَ

فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کروں میں ساتھ اچھی بات کے نہیں ہے کوئی بندہ مومن کہ نکلیں آنکھوں اوسکی سے آنسو اور

إِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئاً مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف خدای تعالے سے پھر پہنچے کسی چیز کو گرم جگہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہے اوسکو اللہ دوزخ پر

باب تغیر آدمیون کا

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ

سوا اسکے نہیں کہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں نہیں قریب ہے کہ پاوے تو اونمیں کوئی قابل سواری کے۔ جاتے ہیں اچھے لوگ

الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً. إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ

مرتبہ بمرتبہ اور باقی رہیگی بھوسی مانند بھوسی جو یا کھجور کے نہیں پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا۔ جب چلے گی امت میری چال تکبر کی

وَخَدَمَتْهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا. قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ

اور خدمت کرینگے اونکی بادشاہ زادے بادشاہ زادے فارس اور روم کے مسلط کریگا اللہ تعالے بروں کو بھلوں پر۔ کہا حضرت علی نے کہ تحقیق ہم بیٹھے تھے ساتھ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس آئے ہمپر مصعب بن عمیر نہیں تھی اونپر مگر ایک چادر

مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ

پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوستین کے پس جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روئے بسبب اوس چیز کے کہ تھے مصعب بیچ نعمت کے اور بسبب اوس حال کے کہ وہ اوس میں تھا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوویگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس میں اور شام کریگا اور لباس میں اور رکھی جاویگی آگے اوسکے

صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ

ایک رکابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیری دیوار گیری لگاوگے اپنے گھروں کو جیسے ڈھانکا جاتا ہے کعبہ پس کہا صحابہ نے اے رسول خدا ہم اوس دن بہتر ہونگے

نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ

فارغ ہونگے ہم عبادت کیلیے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوس دن سے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اونمیں دین اپنے پر

كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ. إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ

مانند پکڑنیوالے چنگاری کے ہوگا جب ہوونگے سردار تمہارے اچھے اور دولتمند تمہارے سخی اور کام تمہارے مشورت کے آپس میں پس زمین پر رہنا

[illegible]

[illegible]

فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ

پس کہو وعلیکم   بچاؤ تم اپنے کو راہوں کے بیٹھنے سے پس کہا صحابہ نے اے رسول خدا کے نہیں گذارہ ہمارا بدون بیٹھنے کے باتیں کرتے ہیں ہم

فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ

اوسمین فرمایا پس جب نا مانو تم مگر بیٹھنا ہی پس دو راہ کو حق اوسکا کہا صحابہ نے اور کیا ہے حق راہ کا یا رسول اللہ فرمایا ڈھانکنا بینائی کا یعنی جو خبر شرع سے اور دور کرنا

الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتُغِيْثُوا

موذی کا اور جواب سلام کا اور حکم کرنا اچھی بات کا اور منع کرنا بری بات سے اور ایک روایت میں ہے اور بتانا راہ کا ناواقف کو اور ایک روایت میں ہے اور فریاد رسی کرو

الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ   اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ

مظلوم کی اور راہ بتاؤ بھولے کو   تحقیق ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اوسکو

ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ

پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دس نیکیاں ہوئیں پھر آیا اور پس کہا اوسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس جواب دیا اوسکو

فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ

پس بیٹھا وہ پس فرمایا اسکو بیس نیکیاں ہوئیں پھر آیا اور پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس جواب دیا اوسکو پس بیٹھا وہ پس فرمایا اسکو تیس نیکیاں ہوئیں

وَفِيْ رِوَايَةٍ زَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ

اور ایک روایت میں یہ زیادہ کیا پھر آیا اور پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا اسکو چالیس نیکیاں ہوئیں اور فرمایا

هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ   اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ   اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ

اسیطرح ہوتی ہے زیادتی ثواب میں   ف تحقیق قریب تر لوگوں کا ساتھ رحمت اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے   تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے عورتوں پر

فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ   لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ

پس سلام کیا اوپر ان کے   نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ ہمارے غیر کے مت مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہود کا

اَلْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ   اِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ

اشارہ ہے ساتھ انگلیوں کے ف اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ ہے ساتھ ہتھیلیوں کے   جب ملے ایک تمہارا بھائی اپنے سے پس سلام کرے اوس پر

[illegible] ہوتی ہیں [illegible] اور [illegible] ۱۲

[illegible]

شہادت کی اور اشارہ ہتھیلیوں کا یہ ہے کہ ملاتے ہیں دونوں ہتھیلیاں ۱۲

[illegible] بیچ ملاتے ہیں دونوں انگلیاں [illegible]

[illegible] کا فر کیسی ہو تو درست ہے ۱۲

یعنی ہوتی ہیں اگرچہ عورت [illegible] ۱۶۰ [illegible] اور

عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

اور صفت اپنی کے طول اونکا ساٹھ ہاتھ کا تھا پس جب پیدا کیا اونکو فرمایا جا پس سلام کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتوں کی

جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ

بیٹھی ہوئی پس سن جو کچھ جواب سلام کا دیں وہ تجکو پس تحقیق وہ سلام تیرا اور سلام اولاد تیری کا ہی پس گئے آدم کہا سلام ہے تمپر پس کہا سلام ہے تجھپر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا

اور رحمت اللہ کی کہا حضرت نے پس زیادہ کیا اونھوں نے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا حضرت نے پس جو شخص داخل ہوگا بہشت میں اوپر صورت آدم کے ہوگا اور طول اوسکا ساٹھ گز

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ

پس ہمیشہ خلق کم ہوتی رہے بعد آدم کے اب تک ف تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی خصلتیں اسلام کی

خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ

بہتر ہیں فرمایا کھلاوے تو کھانا اور کرے تو سلام آشنا اور غیر آشنا پر مومن کے مومن پر چھ حق ہیں

يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ

خبر پوچھے اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکے جنازے پر جب مرے اور قبول کرے دعوت اوسکی جب بلاوے اوسکو اور سلام کرے اوسپر جب ملے اور جواب چھینک کا دے اوسکو جب چھینکے

وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى

اور خیر خواہی کرے اوسکی جب غائب ہو یا حاضر ہو نہیں داخل ہوگے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہیں مومن ہوگے یہانتک کہ محبت آپسمیں کرو کیا نہ بتاؤں میں تمکو

شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَ

ایک چیز کہ جب کرو اوسکو محبت ہووے آپسمیں چرچا کرو سلام کا آپسمیں سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے پر اور

الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَ

تھوڑے بہت پر ف تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اونپر نہ ابتدا کرو یہود پر اور

لَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ

نہ نصاریٰ پر ساتھ سلام کے اور جب ملو ایک اونمیں سے راہ میں پس تنگ کرو اوسکو طرف تنگ راہ کے ف جب سلام کریں تمپر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ

---

۱ ازدواکرام ۲ سلام کے اس لیے منع ہے کہ اوسمیں اسلام کی خواری ہوتا ہے اور یہ کہ دیوار سے لگ جاوے ۳ ابتدا سلام کی ظاہر ہوا اور ابتدا ساتھ اوسکے کرو اور بہانہ ڈالو ویسا ہی کہ ایسا تنگ ہو راہ میں

[illegible]

الْمَرِيضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ

بیمار کی پرسش کرنی یہ ہے کہ رکھے ایک تم مین کا ہاتھ اپنا بیمار کی پیشانی پر یا اوسکے ہاتھ پر پس پوچھے اوسکو کیسا ہے وہ اور پوری سلام علیک تمہاری آپس مین مصافحہ ہے

قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ

آئے زید بن حارث مدینے مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر میرے مین تھے یعنی عائشہ کے پس آئے وہ حضرت پاس دروازہ کھٹکھٹایا پس اوٹھے

اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللهِ مَا رَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَ

طرف اونکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم برہنہ کھینچتے ہوے کپڑا اپنا قسم ہے خدا کی نہین دیکھا مین نے اون کو ننگے نہ پہلے اسکے اور نہ پیچھے اسکے پس گلے لگایا اونکو اور

قَبَّلَهُ اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ

بوسہ لیا اونکا تحقیق حسن اور حسین دوڑے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس گلے لگایا اونکو اپنے اور فرمایا کہ تحقیق اولاد

مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا

سبب بخل اور نامردی کی ہے جو کوئی پڑھے چار رکعت پہلے دوپہر کے یعنی چاشت پس گویا کہ پڑھیں وہ لیلۃ القدر مین اور دو مسلمان جب مصافحہ کرین

لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ

نہین باقی رہتا درمیان اونکے کوئی گناہ مگر کہ گر پڑتا ہے

باب اوٹھنے کا تعظیم کے لیے

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ

جب اوترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے

بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ

بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی طرف سعد کے اور تھے سعد قریب حضرت کے پس آئے وہ گدھے پر پس جب قریب ہوے مسجد سے

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُومُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو اوٹھو طرف سید اپنے کے نہ اوٹھائے کوئی شخص کسیکو جگہ بیٹھنے اوسکے سے پھر بیٹھے

فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ

اوسمین و لیکن کھل جاؤ اور فراخ ہو جاؤ جو کوئی اوٹھے مجلس اپنی سے پس پھر آوے طرف اوسکے پس وہ لائق تر ہے ساتھ اوسکے نہین تھا کوئی شخص بہت پیارا

اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ

طرف صحابہ کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تھے وہ جب دیکھتے تھے اونکو تو نہین اوٹھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ ناخوش ہوتا ہے حضرت کو کھڑے ہونا

فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى

پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کے درخت یا دیوار یا پتھر پھر ملے اوس سے پس سلام کرے اوسپر جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو

اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ

گھر والون پر اور جب نکلو پس رخصت کرو گھر والون کو ساتھ سلام کے اے بیٹے میرے یعنی انس جب داخل ہو تو اپنے گھر والون پر پس سلام کر ہوگا سلام برکت تجھپر

وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ

اور گھر والون تیرے پر جب پہنچے ایک تم مین کا طرف مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل مین آوے اوسکے یہ کہ بیٹھے پس بیٹھے پھر جب اوٹھے پس سلام کرے

فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

باب اذن چاہنے کا

قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ

پس نہین ہے پہلا سلام لائق تر دوسرے سے ف کہا کلدہ صحابی نے پس داخل ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور نہ سلام کیا مین نے

وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ يَبْدَاْ بِالسَّلَامِ

اور نہ اذن چاہا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر جا پس کہہ السلام علیکم مین آوٴن مت اذن دو اوسکو کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے

باب مصافحے اور معانقے کا

قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ

بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور نزدیک اون کے اقرع

بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بن حابس صحابی تھے پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس لڑکے ہین نہین بوسہ لیا مین نے اون مین سے کسی کا پس نظر کی طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا وَفِيْ

وسلم نے پھر فرمایا جو نہین رحم کرتا نہین رحم کیا جاتا نہین ہین دو مسلمان کہ ملین آپسمین پس مصافحہ کرین مگر کہ بخشش کیجاتی ہے اونکے لیے پہلے جدا ہونے سے اور ایک روایت مین

اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ

جب ملین دو مسلمان پس مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اوس سے بخشش کیجاتی ہے اونکے لیے کہا ایک شخص نے اے رسول خدا ایک شخص ہم مین سے ملتا ہے بھائی اپنے

اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِيْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ تَمَامُ عِيَادَتِكُمْ

یا یار اپنے سے کیا جھکے اوسکے لیے فرمایا نہ کہا کیا گلے لگے اوسکے اور بوسہ لیوے اوسکا فرمایا نہ کہا کیا پکڑے ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا ہان ف پوری عیادت

اِذَا نَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَیْہِ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ

جب سووے آدمی اوپر چھت کے کہ منڈیر نہو اوسپر لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص کہ بیٹھے درمیان میں حلقے کے

خَیْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُھَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ جُلُوْسٌ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ

بہترین مجلسوں کی کشادہ تراونکی ہی آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے بیٹھے تھے پس فرمایا کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون تمکو متفرق

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِی الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِی الظِّلِّ فَلْیَقُمْ قَالَ

جب ہو ایک تم مین کا سایے میں پس جاتا رہے اوس سے سایہ پس ہووے بعض اوسکا آفتاب مین اور بعض اوسکا سایے مین پس چاہیے کہ اوٹھے کہا شرید نے

مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ ھٰکَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ یَدِیَ الْیُسْرٰی خَلْفَ ظَھْرِیْ وَ

گذرے مجپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیٹھا تھا اسطرح کہ رکھا تھا مین نے بایان ہاتھ اپنا پیچھے پیٹھ اپنی کے اور

اتَّکَأْتُ عَلٰی اَلْیَۃِ یَدِیْ فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَۃَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

باب چھینکنے اور جمھائی لینے اور

تکیہ کیا مینے اوپر جڑ انگوٹھے اپنے کے پس فرمایا حضرت نے بیٹھتا ہے تو بیٹھنا غضب کیے گیون کا یعنی یہود کا سا

اور نامونکا

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی چھینکنے کو اور برا جانتا ہے جمھائی کو پس جب چھینکے کوئی تم مین کا اور الحمد للہ کہے تو ہوتا حق ہے ہر مسلمان پر جو

سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ھُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ

سنے اوسکو یہ کہے واسطے اوسکے رحم کرے تجھپر اللہ پس لیکن جمھائی پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان کی طرف سے ہی پس جب جمھائی لے ایک تمھارا پس چاہیے کہ رد کرے اوسکو جہان تک ہو سکے

فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِیْہِ فَاِنَّ

پس تحقیق ایک تم مین کا جب جمھائی لیتا ہے خوش ہوتا ہی اوس سے شیطان جب جمھائی لے ایک تم مین کا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ پر پس تحقیق

الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْھَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَغَضَّ

شیطان داخل ہوتا ہی منہ مین تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے ڈھانکتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے یا کپڑے اپنے کے اور پست کرتے

بِھَا صَوْتَہٗ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَ

ساتھ اوسکے آواز اپنی جب چھینکے ایک تم مین کا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور کہے وہ جو جواب دیتا ہی اوسکا یرحمک اللہ اور کہے پھر چھینکنے والا

ف ٦ حق ... کی طرف اور جمھائی ... نسبت اس لیے کی کہ وہ بلا تکلف ... پس مراد یہ ہے کہ بہت کھانے سے ... پرہیز کرے ... عطسہ عبادت کا ... آدمی وہ باعث ہوتا ہی ... مزاج ہوتا ہی ... شیطان کی طرف ... ۱۲

[illegible]

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ جَاءَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ

جسکو خوش آوے یہ کہ مثل تصویر کے ہوں اوسکے لیے آدمی کھڑے ہوکر پس چاہیے کہ طلب کرے جگہ آگ سے لائے ہمارے پاس ابو بکرہ ایک گواہی میں پس اوٹھا

لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ

اوسکے لیے ایک شخص جگہ اپنی سے پس انکار کیا ابو بکرہ نے بیٹھنے کا اوسمیں اور کہا کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے ف اور منع کیا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اوسکے کہ نہیں پہنایا ہے اوسکو ف نہیں درست ہے کسیکو یہ کہ تفرقہ کرے یعنی بیٹھے درمیان

اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ

دو آدمیوں کے ف مگر ساتھ اذن اونکے کے حاضر ہوا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس حال میں کہ وہ مسجد میں بیٹھے تھے پس جنبش کی

لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اوسکے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے اے رسول خدا تحقیق مکان میں فراخی ہے یعنی سرکنا کیا ضرور پس فرمایا نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهٗ

باب بیٹھنے اور سونے اور چلنے کا

اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے مسلمان کے البتہ حق ہے جب دیکھے اوسکو بھائی اوسکا یہ کہ کچھ حرکت کرے اوسکے لیے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ایک شخص یعنی قارون چال تکبر کی چلتا تھا دو چادروں میں اور تحقیق خوش کیا اوسکو نفس اوسکے نے دہسایا گیا

فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَ

پس وہ چلا جاتا ہے اوسمیں ن قیامت تک تھا بچھونا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس چیز کے کہ رکھی گئی قبر اونکی میں ف اور بچھونا

كَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ اِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ

جاے مسجد نزدیک سر اونکے کے ف کہا طخفہ نے جس وقت کہ میں لیٹا ہوا تھا پیٹ کے بل بسبب بیماری سینہ کے کہ ناگاہ ایک شخص ہلاتا ہے مجکو ساتھ پاؤں

يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ برا جانتا ہے اسکو اللہ پس دیکھا میں نے پس ناگاہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف یعنی قبر میں رکھی گئی ... اور مسجد جانب جنوب ... حجرہ مبارک ... بچھونا ... سر مبارک ... ۱۲ ق

[illegible]

يوم القيامة احاسنكم اخلاقا وان ابغضكم الي وابعدكم مني مساويكم اخلاقا الثرثارون المتشدقون

دن قیامت کے نیک خلق تمہارے ہیں اور تحقیق بہت برے تمہارے طرف میری اور بہت دور تمہارے مجھ سے بدخلق تمہارے ہیں یعنی زیادہ گو بیہودہ گو

المتفيهقون ۔ لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم ياكلون بألسنتهم كما تأكل البقرة بألسنتها ۔ ان الله

منہ بھر بھر باتیں کرنیوالے ۔ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوینگے بسبب زبانون اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہیں گائیں ساتھ زبان اپنی کے ف ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ

يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما تتخلل الباقرة بلسانها ۔ مررت ليلة اسري بي بقوم

دشمن رکھتا ہے مبالغہ کرنیوالے کلام کو آدمیوں سے وہ جو کھاتا ہے بسبب زبان اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائیں ساتھ زبان اپنی کے ۔ گذرا میں شب معراج کو ایک قوم پر

تقرض شفاههم بمقاريض من النار فقلت يا جبرئيل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتك الذين يقولون

کہ کترے جاتے تھے ہونٹھ اونکے آگ کی مقراضوں سے پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ کہا یہ واعظین امت تیری ہیں وہ جو کہتے تھے لوگوں کو

ما لا يفعلون ۔ من تعلم صرف الكلام ليسبي به قلوب الرجال او الناس لم يقبل الله منه يوم القيامة

جو کچھ نہ کرتے تھے آپ ۔ جو کوئی سیکھے فصاحت کلام کی تو کہ تابعدار کرے بسبب اوسکے دل لوگونکے یا فرمایا دل آدمیوں کے نہیں قبول کریگا اللہ اوس سے دن قیامت کے

صرفا ولا عدلا ۔ قال يوما وقام رجل فاكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له

نفل اور نہ فرض ۔ کہا عمرو بن العاص نے ایکدن اوس حال میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص پس بہت کلام کیا ف پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا بیچ کلام اپنے البتہ ہوتا بہتر اوسکے لیے

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت او امرت ان اتجوز في القول فان الجواز هو خير ان من

سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے البتہ تحقیق جانتا ہوں میں یا فرمایا کہ حکم کیا گیا ہوں میں اختصار کرنیکا بات میں ف پس تحقیق مختصر کلام وہی بہتر ہے تحقیق بعض

البيان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حكما وان من القول عيالا ۔ ذكر عند رسول الله صلى الله

بیان جادو ہے اور تحقیق بعض علم جہل ہے ف اور تحقیق بعض شعر حکمت ہے اور تحقیق بعضی بات وبال ہے ۔ مذکور ہوا روبرو رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح ۔ قال بينا

علیہ وسلم کے شعر کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ ایک کلام ہے پس اچھا اوسکا اچھا ہے اور برا اوسکا برا ہے ۔ کہا ابو سعید نے جس وقت کہ ہم

نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ينشد فقال رسول الله صلى الله

چلتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے موضع عرج میں ناگاہ پیش آیا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

ف یعنی [illegible]

ف ۲ [illegible] کلام کرون [illegible] وعظ میں بہت طویل تقریر [illegible]

هُوَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ　مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى

ہدایت کرے تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا کہا عائشہ نے نہیں دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت منہ کھول کر ہنستے یہانتک کہ دیکھون مین

مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ　مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوا اونکا سوا اسکے نہین کہ تھے مسکراتے　نہین دیکھا مین نے کسیکو بہت مسکراتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ

پوچھے گئے ابن عمر کیا تھے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ہان اور ایمان اونکے دلون مین

أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ

بہت بڑا تھا پہاڑ سے ف اور کہا بلال بن سعد نے پایا مین نے اونکو دوڑتے ہوے درمیان نشانون کے اور ہنستا تھا بعض اونکا بعض سے پس جب ہوتی

اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا　إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ　أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ

رات ہوتے خدا ترس　تحقیق بہت پیارے نامون تمہارے کے طرف اللہ تعالی کے عبداللہ اور عبدالرحمن ہین　بدترین نامون کا دن قیامت کے نزدیک اللہ کے

رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ　لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ لَا تَقُولُوا

وہ شخص کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ ف۳　مت کہو جو چاہے اللہ اور چاہے فلانا ولیکن کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا　مت کہو

لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ　باب بیان اور شعر کا　هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ

منافق کو سردار پس تحقیق وہ اگر ہے سردار پس تحقیق غصہ کیا تم نے رب اپنے کو ف۴　ہلاک ہووے بنا بنا کر باتین کرنے والے

قَالَهَا ثَلَاثًا　أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ　أُهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ

فرمایا یہ کلمہ تین بار　سچا شعر کہ کہا اوسکو شاعر نے شعر لبید کا ہے آگاہ ہو ہر چیز سواے خدا کے فانی ہے　ہجو کر مشرکون کی پس تحقیق

جِبْرِيلَ مَعَكَ　وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

جبرئیل ساتھ تیرے ہین ف۵　اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے حسان کو جواب دے میری طرف سے یا اللہ تائید کر اوسکی ساتھ جبرئیل کے

اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ　إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي

حیا اور کم گوئی دو شاخین ہین ایمان کی اور تیز زبانی اور بیان دو شاخین ہین نفاق سے ف۶　تحقیق بہت پیارے تمہارے طرف میری اور بہت نزدیک تمہارے مجھسے

ف۱ یعنی ایسا [illegible] کہ اہل غفلت [illegible] ہین اور فضل [illegible] اور ایمان ہین [illegible]

ف۲ [illegible] ہین اور ان کو مردہ کرنے ہین [illegible] ہوا [illegible] دنیا

ف۳ [illegible] جیسا [illegible] اور اصل [illegible] ہو [illegible]

ف۴ حسان کو فرمایا ۱۲ ف۵ [illegible] بیان [illegible] کلام کی [illegible]

ف۶ [illegible] بادشاہ [illegible] سردار [illegible]

فعلی البادی مالم یعتد المظلوم ‌ ‌ ان اللعانین لا یکونون شهداء ولا شفعاء یوم القیمۃ

پس گناہ شروع کرنیوالے پر ہوتا جبتک کہ تجاوز کرے مظلوم ف تحقیق لعنت کرنیوالے نہیں ہونگے گواہی دینے والے اور نہ شفاعت کرنیوالے دن قیامت کے جب

قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم ‌ ‌ تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجهین الذی یاتی هؤلاء

کہے آدمی کہ ہلاک ہو وین لوگ پس وہ بہت ہلاک ہونیوالا اونکا ہے ف پاؤگے تم برا لوگونکا دن قیامت کے دو رویہ کو وہ جو آتا ہے ایک جماعت پاس

بوجه وهؤلاء بوجه ‌ ‌ لا یدخل الجنۃ قتات ‌ ‌ علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان

ساتھ ایک طرح کے اور ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طرح کے نہیں داخل ہونیگا بہشت مین چغل خور لازم کر دو اپنے اوپر سچ بولنا پس تحقیق سچ راہ بتاتا ہے طرف نیکی کے

البر یهدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقا وایاکم و

نیکی راہ بتاتی ہے طرف بہشت کے اور ہمیشہ آدمی سچ بولتا ہے اور قصد کرتا ہے سچ بولنے کا یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ کے صدیق اور بچاؤ اپنے کو جھوٹ سے

الکذب فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند

پس تحقیق جھوٹ راہ بتاتا ہے طرف گناہ کے اور تحقیق گناہ راہ بتاتا ہے طرف آگ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور قصد کرتا ہے جھوٹ کا یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نزدیک

الله کذابا ‌ ‌ لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا ‌ ‌ اذا رایتم المداحین

اللہ کے بڑا جھوٹا نہیں ہے جھوٹا وہ شخص کہ صلح کرواتا ہے درمیان لوگون کے اور کہتا ہے بھلائی اور پہونچاتا ہے بھلائی کو جب دیکھو تم تعریف کرنیوالون کو

فاحثوا فی وجوههم التراب ‌ ‌ اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی الله علیه وسلم فقال ویلك قطعت

پس ڈالو اون کے منہ مین مٹی ف تعریف کی ایک شخص نے ایک کی نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا واے ہو تجھکو کاٹی تو نے

عنق اخیك ثلثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا والله حسیبه ان کان یری انه

گردن بھائی اپنے کی فرمایا تین بار جو کوئی تم مین تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا اور اللہ حساب کرنیوالا ہے اوسکا اگر جانتا ہے

کذلك ولا یزکی علی الله احدا ‌ ‌ اتدرون ما الغیبۃ قالوا الله ورسوله اعلم قال ذکرك اخاك

ایسا ہی ہے اور نہ پاک کرے اللہ پر کسیکو یقینا ف جانتے ہو تم کہ کیا ہے غیبت عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا بھائی

بما یکره قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه

اوس چیز کے ساتھ کہ برا جانے عرض کیا گیا خبر دو اگر ہو بھائی میرے مین جو کچھ کہ کہتا ہون مین ف فرمایا اگر ہو اوسمین جو کچھ کہ کہتا ہے تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر

[illegible]

وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا اَلْغِنَاءُ
وسلم نے پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا روکو اس شیطان کو البتہ پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے بہتر ہے اوسکے لیے شعر بھرنے سے راگ سبب
يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ   قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ
اوگانے نفاق کا ہوتا ہے دل میں جیسیکہ سبب اوگانیکا ہوتا ہے پانی کھیتی کو کہا نافع نے کہ تھا میں ساتھ ابن عمر کے راہ میں پس سنی انھوں نے آواز بنسی کی پس رکھین
اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا
اونگلیاں کانوں اپنے میں اور دور ہوا راہ سے جانب دوسرے پھر فرمایا مجھکو پیچھے دور ہونے کے اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ
قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ
کہا میں نے نہیں پس اوٹھائیں ابن عمر نے اونگلیاں اپنی کانوں اپنے سے کہا تھا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس سنی حضرت نے آواز بنسی کی پس کیا حضرت نے
مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيرًا

باب محافظت زبان کا اور برائی غیبت اور گالیوں کا

مانند اوس چیز کے کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اوسوقت چھوٹا ف
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ   اِنَّ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی محافظت کرے میرے لیے زبان اپنی کی اور ستر اپنے کے ضامن ہونگا میں اوسکے لیے جنت کا تحقیق
الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ
بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات خوشنودی اللہ تعالی سے نہیں دہیان کرتا ہے طرف انجام اوسکے کے بلند کرتا ہے اللہ بسبب اوسکے درجے اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات
مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
خلاف رضامندی اللہ نہیں دہیان کرتا ہے طرف انجام اوسکے کے گرتا ہے بسبب اوسکے دوزخ میں ف اور ایک روایت میں ہے گرتا ہے بسبب اوسکے دوزخ میں دور تر اوس چیز سے کہ ہے درمیان مشرق اور مغرب کے
سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ   اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا   لَا يَرْمِي رَجُلٌ
برا کہنا مسلمان کا نافرمانی خدا کی ہے اور مار ڈالنا اوسکا خصلت کفر کی ہے جو شخص کہتا ہے بھائی اپنے کو کافر پس تحقیق رجوع کرتا ہے ساتھ اوسکے ایک اونکے کا نہ تہمت کرے کوئی
رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ   اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا
کسیکو ساتھ فسق کے اور نہیں تہمت کرتا ہے اوسکو ساتھ کفر کے مگر کہ پھرتی ہے وہ بات کہنے والے پر اگر ویسا نہیں ہے صاحب اوسکا یعنی جسکو کہا کافر یا فاسق وہ شخص

ف یعنی ... بات میں ... [illegible]

ف۲ یعنی اگر وہ کافر تھا تو کہنے والا کافر نہیں ہوتا ہے اور یہ جانتا نہیں کہ کیا کہا ... بعضے دفعہ تھوڑی سی بات میں گنہگار ہوتا ہے ۱۲ سید

قَدَمِہٖ مَنْ صَمَتَ نَجَا قَالَ لَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاۃُ فَقَالَ

قدم اپنے سے ف جو کوئی چپکا رہا نجات پائی دوزخ سے کہا عقبہ نے کہ ملاقات کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا مین نے کیا سبب نجات کا پس فرمایا

اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ

تابعدار کر اپنا زبان اپنی کو اور بیٹھ تو گھر اپنے مین اور رو اپنے گناہون پر جب صبح کرتا ہے ابن آدم پس تحقیق سب اعضا

کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ

عاجزی کرتے ہین زبان سے پس کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین پس تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی رہی تو سیدھے رہین ہم اور اگر ٹیڑھی ہووے تو

اِعْوَجَجْنَا تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ٹیڑھے ہووین ہم موا ایک شخص صحابہ مین سے پس کہا ایک شخص نے خوش ہو تو ساتھ جنت ف ۳ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ

آیا کیا تو جانتا نہین تا تحقیق حال پس شاید کہ کلام کیا ہو وے بیفائدہ ف یا بخل کیا ہو ساتھ اوس چیز کے نہین کم کرتا ہے اوسکو ف کہا سفیان نے کہا مین نے یا رسول اللہ بہت ڈراؤنا کیا ہے جو ڈرتے ہو تم اوپر میرے

قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ وَقَالَ ھٰذَا اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ

کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یہ جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہوتا ہے اوس سے فرشتہ ایک کوس بسبب بدبو جھوٹ بولنے کے

کَبُرَتْ خِیَانَۃً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاکَ حَدِیْثًا ھُوَ لَکَ بِہٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِہٖ کَاذِبٌ مَنْ کَانَ ذَا

بڑی خیانت ہے بات کرے تو بھائی اپنے سے ایک بات کہ وہ تجھے اوسمین سچا جانتا ہے اور تو ساتھ اوسکے جھوٹ بولتا ہے جو کوئی ہووے

وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ

دو رویہ دنیا مین ہووین اوسکے لیے دن قیامت دو زبانین آگ سے نہین ہے شان مومن کی بہت طعن کرنا اور نہ بہت لعنت کرنا اور نہ سخت کہنا

وَلَا الْبَذِیِّ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَیْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَۃُ اِلَی السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَھَا ثُمَّ تَھْبِطُ

اور نہ بیہودہ کہنا تحقیق بندہ جب لعنت کرتا ہے کسی چیز کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے نزدیک اوسکے پھر اترتی ہے

اِلَی الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُھَا دُوْنَھَا ثُمَّ تَاْخُذُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَی الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ کَانَ

طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے زمین کے نزدیک اوسکے پھر پھرتی ہے داہنے بائین پس جب نہین پاتی ہے جگہ گذرنے کی تب پھرتی ہے طرف اوس چیز کے لعنت کی گئی

حساب کرنے کے سوال اور نقصان نہین ہوتا بلا ہر کرنے ہوئی دکھائی اور علم وغیرہ مین کہ دینے سے ف ۲ یعنی وہ ۱۲ سید

ف ۱ یعنی چپ رہنا ہے ف ۲ یعنی زبان کی برائی سے بعضی چیزین ... ف ۳ یعنی ...

یقول فقد بهتّه ۞ انّ رجلًا استأذن علی النبیّ صلی اللہ علیه وسلم فقال ائذنوا له فبئس

جو کچھ کہ کہتا ہے تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے اوسکو ف تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ہو کا پس فرمایا اذن دو اوسکو پس برا ہے

اخو العشیرة فلمّا جلس تطلّق النبیّ صلی اللہ علیه وسلم فی وجهه وانبسط الیه فلمّا انطلق

یہ شخص اس قبیلے میں ف پس جب بیٹھا وہ خوشی ظاہر کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے روبرو اوسکے اور کشادہ رو ہوئے طرف اوسکے پس جب چلا گیا وہ

الرجل قالت عائشة یا رسول اللہ قلت له کذا وکذا ثمّ تطلّقت فی وجهه وانبسطت الیه فقال رسول

شخص کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا آپنے اوسکو ایسا اور ایسا پھر خوشی ظاہر کی آپنے روبرو اوسکے اور کشادہ رو ہوئے طرف اوسکے پس فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیه وسلم متی عاهدتنی فحّاشًا انّ شرّ الناس عند اللہ منزلةً یوم القیٰمة من ترکه الناس

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کب جانا تو نے مجھکو بدگو تحقیق برا آدمیوں کا نزدیک اللہ کے مرتبے میں دن قیامت کے وہ ہو گا کہ چھوڑیں اوسکو لوگ

اتّقاء شرّه ۞ کلّ امّتی معافًی الّا المجاهرون وانّ من المجانة ان یعمل الرجل باللیل عملًا ثمّ یصبح

واسطے بچنے برائی اوسکے کے ف ساری امت میری نہ غیبت کیجاوے مگر ظاہر گناہ کرنیوالے اور تحقیق بے باکی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو ایک کام پھر صبح کرے

وقد ستره اللہ فیقول یا فلان عملت البارحة کذا وکذا وقد بات یستره ربّه ویصبح یکشف ستر

اوس حالمیں کہ تحقیق چھپایا تھا اوسکو اللہ نے پس کہے اے فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا اور تحقیق رات گذاری تھی کہ چھپایا تھا اوسکو رب اوسکے نے

اللہ عنه ۞ من ترک الکذب وهو باطل بنی له فی ربض الجنّة ومن ترک المراء وهو محقّ بنی له

اللہ کا اپنے سے جو شخص کہ چھوڑے جھوٹ کو حال یہ کہ وہ باطل ہے بنایا جاتا ہے اوسکے لیے مکان فصیل بہشت میں اور جو کوئی چھوڑے جھگڑا حال یہ کہ

فی وسط الجنّة ومن حسّن خلقه بنی له فی اعلاها ۞ اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنّة

بہشت بیچ میں اور جو کوئی اچھا کرے خلق اپنا مکان بنایا جاتا ہے اوسکے لیے بہشت میں جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو بہشت میں

تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج

وہ ڈر اللہ کا ہے اور اچھا خلق جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کریگی لوگوں کو آگ میں دو خالی چیزیں ہیں یعنی منہ اور ستر

ویل لمن یحدّث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ویل له ۞ انّ العبد لیقول الکلمة لا یقولها

وائے ہے اوس شخص کو کہ بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے تو کہ ہنسا وے بسبب اوسکے قوم کو وائے اوسکو وائے اوسکو تحقیق بندہ البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں کہتا اوسکو

الّا لیضحک به الناس یهوی بها ابعد ممّا بین السماء والارض وانّه لیزلّ عن لسانه اشدّ ممّا یزلّ عن

مگر تو کہ ہنسا وے بسبب اوسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اوسکے دور تر اوس مقدار کہ درمیان آسمان و زمین ہے ف اور تحقیق وہ پھسلتا ہے زبان اپنی سے سخت تر اوس چیز

ف۲ اور الکیفیت معقود ہیں ایک اور اوسکے بعد ... لوگ حال معلوم کیئں ... الاعلان کذا ... مظہر اوسکو یعنی

أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ

جانتا ہین کہ کیا ہے نام اوسکا بیان کرتا تھا یہ فے کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس پایا مین نے اونکو تنہا مسجد مین گوٹ مارے ہوے ساتھ کملی سیاہ کے پس کہا مین نے

يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ

اے ابوذر کیا ہے یہ تنہائی پس کہا ابوذر نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تنہائی بہتر ہے ہمنشین برے سے

وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ

اور ہمنشین نیک بہتر ہے تنہائی سے اور بیان کرنا بھلائی کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے بیان کرنے برائی سے

مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ

مرتبہ آدمی کا ساتھ چپ رہنے کے افضل ہے عبادت ساٹھ برس سے ف۲ کہا ابوذر نے عرض کیا مین نے اے رسول خدا نصیحت کرو مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجھکو

بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ

ساتھ تقوے اللہ کے پس تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہے واسطے سب امون تیرے کے کہا مین نے زیادہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عزوجل کا پس

لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ

تیرے لیے آسمان مین اور نور ہے تیرے لیے زمین مین ف کہا مین نے زیادہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا پس تحقیق وہ سبب ہانکنے کا ہے واسطے شیطان کے اور

عَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ

مددگار ہے تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مین نے نصیحت زیادہ کرو مجھکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے پس تحقیق وہ مارتا ہے دلکو ف اور لیجاتا ہے نور

الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ

منہ کا کہا مین نے زیادہ کرو نصیحت مجھکو فرمایا کہہ حق اور اگرچہ ہو کڑوا کہا مین نے نصیحت زیادہ کرو مجھکو فرمایا مت ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت ملامت کرنیوالے کی سے کہا مین نے

زِدْنِي قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ

نصیحت زیادہ کرو مجھکو کہ باز رکھے تجھکو عیب گیری لوگون سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو عیب نفس اپنے کا ف فرمایا حضرت نے اے ابوذر کیا بتاؤن مین تجھے دو خصلتین کہ وہ

عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ طُولُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ

پیٹھ پر ہلکی اور بھاری ہین بیچ میزان اعمال مین کہا انس نے کہا مین نے بہتر فرمایے فرمایا وہ یہ ہین بہت چپ رہنا اور اچھا خلق قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہے

غافل ہوتا ہے یاد مولی سے ... یعنی نور معرفت و یقین تجھکو زیادہ ہوگا ... ساٹھ برس کی عبادت سے ... نزدیک مرتبہ اوسکا افضل ہے

لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها ‌ ان رجلا نازعته الريح رداءه فلعنها فقال رسول الله صلى الله

اوسکے لائق پڑتی ہے اوسپر اور نہین تو پھر آتی ہے طرف کہنے اپنے کے تحقیق ایک شخص تھا کہ اوڑا لی ہوا نے چادر اوسکی پس لعنت کی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم لا تلعنها فانها مامورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه ‌ لا يبلغني

علیہ وسلم نے نہ لعنت کر ہوا کو پس تحقیق وہ حکم کی گئی ہے اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہے کسی چیز کو کہ نہین وہ لائق اوسکے پھر آتی ہے لعنت اوسی پر نہ پہونچاوے مجھ

احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج اليكم وانا سليم الصدر ‌ قالت قلت للنبي صلے

کوئی اصحاب میرے سے کسی کی طرف سے کچھ ف پس تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون طرف تمھارے اور مین صاف دل ہون کہا عائشہ نے کہا مین نے واسطے نبی

الله عليه وسلم حسبك من صفية كذا وكذا تعني قصيرة فقال لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته

اللہ علیہ وسلم کی کفایت ہے تجھین صفیہ ایسی اور ایسی مراد رکھتی تھین ٹھنگنی ف پس فرمایا حضرت نے البتہ تحقیق کہی تو نے ایک بات کہ اگر ملی جاوے دریا مین البتہ بگاڑ دیوے اوسکو

ما كان الفحش في شيء الا شانه وما كان الحياء في شيء الا زانه ‌ من عير اخاه بذنب لم يمت

نہین ہوتی ہے بدخوئی کسی چیز مین مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اوسکو اور نہین ہوتی ہے حیا کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو جو کوئی عار دلاوے بھائی اپنے کو

حتى يعمله يعني من ذنب قد تاب منه ‌ لا تظهر الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك

یہانتک کہ کریگا اوسکو یعنی ساتھ اوس گناہ کے کہ تحقیق توبہ کی تھی اوس سے نہ ظاہر کر خوشی واسطے بھائی اپنے کے ف پس اگر خوش ہوگا تو رحم کریگا اوسکو اللہ اور مبتلا کریگا تجھکو

ما احب اني حكيت احدا وان لي كذا وكذا ‌ اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له

نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق مین نقل کرون کسی کی ف حال یہ کہ تحقیق میرے لیے ایسا اور ایسا ہو ف جب تعریف کیا جاوے فاسق غصے ہوتا اللہ تعالی اور ہلتا ہے واسطے اوسکے

العرش ‌ قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ايكون المؤمن جبانا قال نعم فقيل له ايكون المؤمن

عرش ف عرض کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوتا ہے مومن نامرد فرمایا ہان پھر عرض کیا گیا اون سے کیا ہوتا ہے مومن

بخيلا قال نعم فقيل له ايكون المؤمن كذابا قال لا ‌ ان الشيطان ليتمثل في صورة الرجل فياتي

بخیل فرمایا ہان پھر عرض کیا گیا کیا ہوتا ہے مومن جھوٹا فرمایا نہین تحقیق شیطان البتہ بنتا ہے بیچ صورت ایک آدمی کے پس آتا ہے

القوم فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلا اعرف وجهه ولا

ایک قوم کے پاس پس کہتا ہے اون سے ایک بات جھوٹی پس متفرق ہوتے ہین لوگ پس کہتا ہے ایک آدمی اونمین سے سنا مین نے ایک آدمی سے کہ پہچانتا ہون صورت

ف ۹ یعنی ... اگر ... [illegible]

ف ۱۰ یعنی جیسے ... [illegible]

إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ

تحقیق کفارۂ غیبت سے یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوسکے کہ غیبت کری تو اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو اور تحقیق غیبت کرنیوالا نہیں بخشش کیجاتی ہے اوسکی یہانتک کہ بخشے غیبت اوسکو جسکی غیبت کی ہے

باب وعدے اور خوش طبعی کا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ... بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ

کہا عبداللہ نے کہ مول لیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبوت کے اور باقی رہی لوگونکی کچھ قیمت پس وعدہ کیا مین نے اون سے یہ کہ لاؤنگا مین اونکو قیمت اوس جگہ پس بھول گیا مین پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کے پس ناگاہ وہ اوسی جگہ تھے پس فرمایا البتہ تحقیق مشقت ڈالی تو نے مجھپر تحقیق مین اسی جگہ ابتدا تین دن سے انتظار کرتا ہون تیرا

إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

جب وعدہ کرے کوئی شخص بھائی اپنے سے اور نیت اوسکی ہو یہ کہ پورا کرے وعدہ اوسکے لیے پس نہ پورا کیا اور نہ آیا وقت وعدہ کے پس نہیں گناہ اوسپر

قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ

کہا عبداللہ بن عامر نے کہ بلایا مجکو مان میری نے ایک دن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ہمارے گھر مین پس کہا مان نے آگاہ ہو آ دیتی ہون مین تجکو کچھ پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تھا تو نے دینے کا اوسکو کہا اوسنے چاہا مین نے یہ کہ دون مین اوسکو کھجور پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو تحقیق تو اگر نہ دیتی اوسکو کچھ لکھا جاتا تجھپر جھوٹ

مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

جو کوئی وعدہ کرے کسی سے پس نہ آیا ایک اون سے کا نماز کے وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا تو کہ نماز پڑھے پس نہیں گناہ اوسپر

قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا ...

عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا تحقیق خوش طبعی کرتے ہو تم ہم سے فرمایا تحقیق مین نہیں کہتا مگر

اون مین سے ایک آیا اور نماز کے وقت تک دوسرے کا انتظار کیا جب دوسرا آیا اور اوسکو نہ پایا تو یہ خلاف وعدہ نہیں کیونکہ وہ نماز کو گیا ہے عذر شرعی رکھتا ہے ۱۲ ق — کہ دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلان جگہ ملاقات کرینگے ... کسی عذر کے ... گناہ مین ... کہ تخفیف ہو جاوے ... ۱۲ سید ق

ف بیہقی نے روایت کی ... غیبت ... [illegible]

الخلائق بمثلهما مرّ النبي صلى الله عليه وسلم بأبي بكر وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت إليه فقال

خلائق نے مثل انکے ف گذرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر پر اور وہ لعنت کرتے تھے بعضے غلام اپنے کو پس التفات کیا حضرت نے طرف انکے پس فرمایا

لعّانين وصدّيقين كلا ورب الكعبة فأعتق أبو بكر يومئذ بعض رقيقه ثم جاء إلى النبي صلى الله

کیا دیکھا تونے لعنت کرنیوالونکو اور صدیقونکو ہرگز نہین یون قسم ہے رب کعبہ کی ف پس آزاد کیا ابو بکر نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو پھر آئے طرف نبی صلے اللہ

عليه وسلم فقال لا أعود إنّ عمر دخل يوما على أبي بكر الصديق وهو يجبذ لسانه فقال

علیہ وسلم کے پس عرض کیا کہ پھر نکرونگا لعنت تحقیق عمر رض آئے ایک دن ابو بکر صدیق رض کے پاس اور وہ کھینچتے تھے زبان اپنی پس کہا

عمر مه غفر الله لك فقال له أبو بكر إنّ هذا أوردني الموارد قال اضمنوا لي ستا من أنفسكم

عمر نے بس کر بخشا اللہ نے تجکو پس کہا اونکو ابو بکر نے کہ تحقیق اسنے داخل کیا ہے مجھے بہت ہلاکت کی جگہون مین فرمایا آپ نے صاحب ذمہ کرو میرے لیے چھ

أضمن لكم الجنة اصدقوا إذا حدثتم وأوفوا إذا وعدتم وأدّوا إذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم

ذمہ لونگا تمہارے لیے جنت کا سچ کہو جب بات کرو تم اور پورا کرو جب وعدہ کرو تم اور ادا کرو جب امانت رکھوائے جاؤ تم اور محافظت کرو ستر کی اپنی

غضّوا أبصاركم وكفّوا أيديكم خيار عباد الله الذين إذا رأوا ذُكر الله وشرار عباد الله المشّاؤون

نیچے کرو نگاہ اپنی اجنبی عورت سے اور بند کرو ہاتھ اپنے یعنی زیادتی سے اچھے بندے اللہ کے وہ ہین کہ جب دیکھے جاوین یاد آوے اللہ اور برے بندے اللہ کے وہ ہین

بالنميمة المفرّقون بين الأحبّة الباغون البراء العنت إنّ رجلين صلّيا صلوة الظهر أو

ساتھ چغلخوری کے جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے ڈھونڈتے ہین بیگناہون کے گناہ ف تحقیق دو شخصون نے پڑھی نماز ظہر کی یا

العصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة قال أعيدوا وضوءكما وصلوتكما

عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جبکہ ادا کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز فرمایا کہ پھیرو وضو اپنا تم دونون اور نماز اپنی

وامضيا في صومكما واقضياه يوما آخر قال لم يا رسول الله قال اغتبتم فلانا الغيبة أشدّ

اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی توڑ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانے کی غیبت بڑا گناہ ہے

من الزنا قالوا يا رسول الله وكيف الغيبة أشدّ من الزنا قال إنّ الرجل ليزني فيتوب فيغفر الله له

زنا سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت بڑا گناہ رکھتی ہے زنا سے فرمایا کہ تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ اوسکو

فا ... یعنی ... ان ... [illegible]

... دیکھے ... ۱۲ السید ... یعنی ... [illegible]

لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ

نہین ہم مین سے وہ شخص کہ باعث ہووے لوگونکو طرف جماعت ناحق کے اور نہین ہے ہم مین وہ شخص کہ لڑے ناحق حمایت کرکے اور نہین ہم مین وہ شخص کہ مرے حمایت ناحق پر

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبک الشیء یعمی ویصم

باب سلوک کرنیکا ناتے دارون اور غیرون سے

دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے

قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک

عرض کیا ایک شخص نے اے رسول خدا کے کون بہت لائق ہے کہ مین اچھی صحبت رکھون فرمایا ماں تیری عرض کیا اوس نے پھر کون فرمایا ماں تیری عرض کیا پھر کون ہے فرمایا ماں تیری

قال ثم من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک رغم

عرض کیا پھر کون ہے فرمایا باپ تیرا اور ایک روایت مین یون ہے فرمایا سلوک کر ماں اپنی پھر ماں اپنی پھر ماں اپنی پھر باپ اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے قریب تر اپنے سے خاک آلودہ ہووے

انفہ رغم انفہ رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما

ناک اوسکی خاک آلودہ ہووے ناک اوسکی خاک آلودہ ہووے ناک اوسکی عرض کیا لوگون نے کسکی اے رسول خدا فرمایا اوسکی کہ پایا ماں باپ کو نزدیک بڑھاپے کے یا پایا بڑھاپے کو ایک نے یا دونون نے

ثم لم یدخل الجنۃ قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ ان

پھر داخل ہوا بہشت مین یعنی بسبب خدمت نکرنے اون کے کہا اسما نے آئی میرے پاس ماں میری حال یہ کہ وہ مشرکہ تھی بیچ زمانہ صلح قریش کے پس عرض کی مین نے اے رسول خدا تحقیق

امی قدمت علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلیہا ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات

ماں میری آئی ہے میرے پاس ایسے حال مین کہ وہ بیزار ہے اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا ہاں سلوک کر اوس سے تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی تم پر نافرمانی ماں کی

ووأد البنات ومنع وہات وکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال من الکبائر شتم

اور بیٹیون کو گاڑ دینا اور روکنے کو اور لینے کو اور مکروہ رکھی تمھارے لیے قیل وقال یعنی کثرت کلام کی اور مکروہ رکھی کثرت سوال کی اور ضایع کرنا مال کا

الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ وہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ و

آدمی کا ماں باپ کو عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا اور کیا گالی دیتا ہے آدمی ماں باپ کو فرمایا ہان گالی دیتا ہے کسیکے باپ کو پس گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو اور

یسب امہ فیسب امہ ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی من احب

گالی دیتا ہے کسیکی ماں کو پس گالی دیتا ہے وہ اسکی ماں کو تحقیق بڑا احسانون کا احسان کرنا ہے آدمی کا ساتھ دوستون باپ اپنے کے پیچھے پیٹھ دینے کے یعنی مر جانیکے

حقا ۔ قال لامرأة عجوز انه لا تدخل الجنة عجوز فقالت وما لهن وكانت تقرأ القرآن فقال

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت بڑھیا کو کہ تحقیق نہیں داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا پس کہا اوسنے اور کیا ہوا ہے انکو اور تھی وہ پڑھتی قرآن پس فرمایا

لها اما تقرئين القرآن انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا ۔ لا تمار اخاك ولا تمازحه

اوسکو حضرت نے کیا نہیں پڑھتی ہے تو قرآن کہ یہ فرمایا ہے تحقیق ہم نو عمر پیدا کرینگے بی بیونکو نو عمر پیدا کرنا پس کرینگے ہم انکو باکرہ ۔ جھگڑا مکر اپنے بھائی سے اور نہ ٹھٹھا کر اس سے

ولا تعده موعدا فتخلفه

اور نہ وعدہ کر اوس سے وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اوسکا

باب فخر کرنیکا اور حمایت کرنیکا

سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس اكرم قال اكرمهم عند الله اتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال فاكرم

پوچھے گئے رسول خدا صلعم کہ کون لوگوں میں بہت بزرگ ہے فرمایا بہت بزرگ اونکا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار اونکا ہے عرض کیا صحابہ نے نہیں اس سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس بہت بزرگ

الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن معادن

لوگوں کا ہے یوسف نبی اللہ کا کہ بیٹا نبی خدا کا بیٹا نبی خدا کا بیٹا خلیل اللہ کا عرض کیا اونھوں نے نہیں اس سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس قبیلوں

العرب تسألوني قالوا نعم قال فخياركم في الجاهلية خياركم في الاسلام اذا فقهوا ۔ لا تطروني

عرب کے پوچھتے ہو مجھسے عرض کیا اونھوں نے ہاں فرمایا پس اچھے تمھارے کفر کی حالت میں اچھے تمھارے ہیں اسلام میں جب سمجھدار دین کے ہوں ف ۱ ۔ نہ حد سے زیادہ کرو تعریف میری

كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبده فقولوا عبد الله ورسوله ۔ ان الله اوحى الي ان

جیسے کہ زیادہ از حد کی تعریف نصاری نے بیٹے مریم کی یعنی حضرت عیسیٰ کی پس سوا اوسکے نہیں کہ میں بندہ اوسکا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ۔ تحقیق

تواضعوا حتى لا يفخر احد على احد ولا يبغي احد على احد ۔ الحسب المال والكرم التقوى ۔ من نصر

تواضع کرو تاکہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی کسی پر ۔ حسب مال ہے اور بزرگی تقوی ہے ف ۳ ۔ جو کوئی مدد کرے

قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي ردي فهو ينزع بذنبه ۔ خيركم المدافع عن عشيرته ما لم يأثم

قوم اپنی کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کے ہے جو گر پڑا کنوے میں پس وہ کھینچا جاتا ساتھ دم اپنی کے ۔ ف ۴ بہتر تم میں کا ہے دفع کرنیوالا ظلم کا قبیلے اپنے سے جبتک کہ گنہگار ہووے بسبب اس دفع کے

ف ۳ حسب اور فضیلت نزدیک [illegible]

ف ۱ [illegible]

بطلاقها فقال له ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوالد اوسط ابواب الجنة

ساتھ طلاق اوسکے پس کہا اوسکو ابو درداء نے سنا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ افضل دروازون جنت کا ہے

فان شئت فحافظ على الباب او ضيع لا تنزل الرحمة على قوم فيهم قاطع رحم ما من ذنب

پس اگر چاہے تو محافظت کر دروازہ پر یا ضایع کر نہین اوترتی ہے رحمت اوس قوم پر کہ ہو وے نہین ناتا کاٹنے والا نہین کوئی گناہ کہ

احرى ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الاخرة من البغي وقطيعة الرحم

لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ جلدی کرے اللہ کرنیوالے اوسکے کو عذاب دنیا مین ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت مین اطاعت نکرنا امام سے اور ناتا کاٹنے

لا يدخل الجنة منان ولا عاق ولا مدمن خمر تعلموا من انسابكم ما تصلون به ارحامكم فان

نہین داخل ہوگا بلا عذاب بہشت مین احسان جتانیوالا اور نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا سیکھو نسب اپنے اوسقدر کہ سلوک کرو ساتھ ناتے والون کے

صلة الرحم محبة في الاهل مثراة في المال منساة في الاثر ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال

سلوک کرنا قرابت سے سبب محبت کا ہے اقربا مین سبب زیادتی کا ہے مال مین سبب تاخیر کا ہے اجل مین تحقیق ایک شخص آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا

يا رسول الله اني اصبت ذنبا عظيما فهل لي من توبة قال هل لك من ام قال لا قال وهل لك من خالة

اے رسول اللہ کے تحقیق مین پونہچا ایک بڑے گناہ کو پس کیا ہے میرے لیے توبہ فرمایا تیری ماں بھی ہے عرض کیا اوسنے نہین فرمایا اور کیا ہے تیرے لیے خالہ

قال نعم قال فبرها اذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر ابوي شيء ابرهما

عرض کیا اوسنے ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے یعنی کفارہ ہے اوسکا ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا اے رسول خدا کیا باقی رہا ہے سلوک ماں باپ سے کہ سلوک کرون

به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم

ساتھ اوسکے پیچھے مرنے اونکے کے فرمایا ہان دعا اونکے لیے اور بخشش مانگنی اونکے لیے اور جاری کرنا وصیت اونکی کا بعد مرنے اونکے کے اور سلوک کرنا ناتے دارون کا

التي لا توصل الا بهما واكرام صديقهما رايت النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة

وہ جو نہ سلوک کیا جاوے مگر بسبب خویشی اونکی کے اور تعظیم کرنی دوستون اونکے کی کہا ابو طفیل نے دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بانٹتے تھے گوشت جعرانہ مین

اذ اقبلت امراة حتى دنت الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت

کہ اوسوقت آئی ایک عورت یہانتک کہ قریب ہوگئی طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس بچھائی اوسکے لیے چادر اپنی پس بیٹھی وہ اوسپر پس کہا مین نے

من هي فقالوا هي امه التي ارضعته عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما ثلثة نفر يتماشون

کون ہے یہ پس کہا لوگون نے یہ ماں اونکی ہے جسنے دودھ پلایا اونکو روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ایک زمانے مین تین آدمی چلے جاتے تھے

يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه   خلق الخلق فلما فرغ منه قامت الرحم

کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے رزق اوسکے بیچ اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اجل اوسکی بیچ پس چاہیے کہ سلوک کرے قرابتیوں اپنے سے   پیدا کی اللہ نے خلق پس جب پیدا کر چکا اوسکو کھڑی ہوئی

فأخذت بحقوي الرحمن فقال مه قالت هذا مقام العائذ بك من القطيعة قال ألا ترضين أن أصل

پس پکڑی کمر اللہ تعالی کی فرمایا کیا ہے کہا اوسنے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہے ساتھ تیرے قرابت کاٹنے سے فرمایا کیا نہیں راضی ہوتی تو یہ

من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فذاك   ليس الواصل بالمكافي ولكن

اوسکو کہ ملاوے تجھکو اور توڑوں میں اوس سے کہ توڑے تجھکو کہا اوسنے ہاں اے رب میرے راضی ہوں فرمایا پس یہی ہے تیرے لیے   نہیں ہے ملانیوالا بدلا دینے والا ولیکن

الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها   إن رجلا قال يا رسول الله إن لي قرابة أصلهم

ملانیوالا وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو   ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا کے تحقیق میرے لیے ناتے دار ہیں سلوک کرتا ہوں میں اون سے اور وہ

ويقطعوني وأحسن إليهم ويسيئون إلي وأحلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت

انقطاع کرتے ہیں مجھسے اور نیکی کرتا ہوں میں طرف اونکے اور برائی کرتے ہیں وہ طرف میرے اور دانائی خرچ کرتا ہوں میں اون سے اور جہالت کرتے ہیں وہ مجھپر پس فرمایا البتہ اگر ہے تو ایسا ہی

فكأنما تسفهم المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك   لا يرد القدر

پس گویا کہ ڈالتا ہے تو اون کے منھ میں خاک گرم اور ہمیشہ ہوگا ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے فرشتہ مددگار اوپر اونکے جبتک تو اس خصلت پر ہے   نہیں پھیرتی ہے تقدیر کو کوئی چیز مگر

الدعاء ولا يزيد في العمر إلا البر وإن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه   دخلت الجنة فسمعت فيها

دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں کوئی چیز مگر نیکی اور تحقیق آدمی البتہ محروم ہوتا ہے رزق سے بسبب گناہ کے کہ کرتا ہے وہ   فرمایا حضرت نے داخل ہوا میں بہشت میں پس سنی میں نے

قراءة فقلت من هذا قالوا حارثة ابن النعمان كذلكم البر وكان أبر الناس بأمه   رضى

آواز قرآن پڑھنے کی پس کہا میں نے کون ہے یہ کہا فرشتوں نے یہ حارثہ بن نعمان ہے ایسی ہی ہے تمکو نیکی ایسی ہی ہے تمکو نیکی اور تھا وہ بہت سلوک کرنیوالا لوگوں کا ساتھ ماں اپنی کے

الرب في رضى الوالد وسخط الرب في سخط الوالد   أن رجلا أتاه فقال إن لي امرأة وإن أمي تأمرني

رب کی رضامندی بیچ خوشی باپ کی ہے اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہے   تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس پس کہا کہ تحقیق میرے لیے ایک بی بی ہے اور تحقیق ماں میری حکم کرتی ہے مجھکو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي

اور بیزار ہوا اوس سے پس ہمیشہ کھیتی کرتا رہا مین اوسکی یہانتک کہ جمع کین مین نے اوس سے گائین اور چرواہے اونکے یعنی غلام پس آیا میرے پاس مزدور پس کہا ڈر اللہ سے اور ظلم مت کر مجھ پر

وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ

اور دے مجھکو حق میرا پس کہا مین نے جا طرف ان گایون اور چرواہون اونکے کے پس مزدور نے کہا ڈر اللہ سے اور نہ ٹھٹھا کر ساتھ میرے پس کہا مین نے نہین ٹھٹھا کرتا مین ساتھ تیرے

بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

پس لے یہ گائین اور چرواہے اون کے پس لیا اوسکو پس چلا گیا ایکر اونکو پس اگر ہے تو جانتا کہ تحقیق مین نے کیا ہے یہ واسطے طلب کرنے خوشی تیری کے پس کھول

لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ‏ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا

ہمارے لیے جو کچھ باقی رہا ہے پس کھول دیا اللہ نے غار اون سے ف تحقیق ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے کیا ہے حق ماں باپ کا اوپر بیٹے اونکے کے فرمایا وہ

جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ‏ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَ

جنت اور دوزخ تیری ہین ف تحقیق بندہ البتہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک اونمین کا اور حال یہ کہ وہ اونکا نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ دعا کرتا ہے واسطے اونکے اور

يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا ‏ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ

بخشش مانگتا ہے اونکے لیے یہانتک کہ لکھتا ہے اوسکو اللہ نیک کار جو کوئی صبح کرے اطاعت کرنیوالا اللہ کے لیے بیچ حق ماں باپ کے ہوتے ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوے

مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ

جنت سے اور اگر ہو وے ایک یعنی ماں باپ پس ایک دروازہ کھلتا ہے اور جو کوئی شام کرتا ہے نافرمانی کرنیوالا واسطے اللہ کے بیچ حق ماں باپ کے ہوتے ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوے

مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ

دوزخ سے اور اگر ہو وے ایک پس ایک دروازہ کھلتا ہے کہا ایک شخص نے اور اگرچہ ظلم کرین دونو اوسپر فرمایا اور اگرچہ ظلم کرین دونو اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین دونو اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر

ظَلَمَاهُ ‏ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ

نہین کوئی بیٹا نیک کار کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے دیکھنا مہربانی کا مگر لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے عوض ہر نظر کے ایک حج مقبول کہا صحابہ نے اور اگرچہ

نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ ‏ كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوقَ

نظر کرے ہر دن سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور پاکیزہ ہے ف تمام گناہ بخشتا ہے اللہ اون مین سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی

فا یعنی ... والا تعلق ... یہ مضمون ... بیچ ... [illegible]

ف۲ یعنی اونکا سلوک کرنا سبب ہے داخل ہونے کا جنت مین اور ایذا دینا سبب ہے داخل ہونے کا دوزخ مین ۱۲

ف۳ یعنی ... اوسکو تو ... نہین سکتے [illegible]

أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ

کر لیا اونکو مینہ نے پس پھرے وہ طرف غار کے پہاڑ مین پس گرا اوپر منہ غار اونکے کے ایک ٹکڑا پہاڑ سے پس ڈہانپ لیا منہ غار کو اوپر پس کہا

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ

اونہون نے آپسمین خیال کرو اچھے عملون کو کہ کیا ہو تمنے اونکو خالص اسکے لیے پس دعا کرو اللہ کو سبب اونکے شاید کہ وہ کھولدے وسکو پس کہا ایک اون کے نے

اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ

یا اللہ تحقیق تھے میرے ماں باپ بڑے بوڑہے اور میرے لیے بچے تھے چھوٹے تھا مین کہ بکریاں چراتا تھا اونکے خرچ کے لیے پس جب شام کو لاتا مین

عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ

ریوڑ اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ ماں باپ کے کہ پلاتا مین اونکو پہلے بچون اپنے سے اور تحقیق ایکبار دور ہوئی مجھسے چراگاہ پس نہ آیا مین

فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا

پس پایا مین نے ماں باپ کو کہ تحقیق سو رہے تھے پس دودہ دوہا مینے جیسا تھا مین دوہتا پس لایا مین دوہنے پس کھڑا ہوا مین نزدیک سر اونکے کے برا جانتا تھا مین جگانا

وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ

اور برا جانتا مین یہ کہ ابتدا کرون مین ساتھ لڑکون کے پہلے اون سے اور حال یہ کہ لڑکے چلاتے تھے بھوک سے نزدیک قدمون میرے کے پس ہمیشہ رہی یہ حالت میری اور حالت اونکی

حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ

یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر پس یا اللہ اگر ہے تو جانتا یہ کہ تحقیق مینے کیا ہے یہ کام واسطے طلب کرنے خوشنودی تیری کے پس کھول ہمارے لیے ایک سوراخ کہ دیکھین ہم وس سے آسمان

فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ

پس کھولا اللہ نے اونکے لیے سوراخ یہانتک کہ دیکھا اونھون نے آسمانکو کہا دوسرے نے یا اللہ تحقیق تھی میرے لیے بیٹی چچا کی کہ چاہتا تھا مین وسکو بہت چاہنا جیسے کہ مرد

الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ

عورتوں کو پس مانگا مینے اوس سے نفس وسکا یعنی صحبت کرنی چاہی پس انکار کیا یہانتک کہ دون مین وسکے پاس سو دینار پس محنت کی مینے یہانتک کہ جمع کیے مینے سو دینار

فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ

پس ملا مین وس سے سو دینار لیکر پس جب بیٹھا مین میان پاؤن اوسکے کے یعنی جیسے صحبت کے لیے بیٹھتے ہین کہا اوسنے اے بندہ اللہ کے ڈر اللہ سے اور مت کھول مہر کو پس اٹھ کھڑا ہوا مین اوس سے یا اللہ

فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ

پس اگر ہے تو جانتا کہ تحقیق مینے کیا ہے یہ طلب کرنے کو خوشنودی تیری کے لیے پس دور کر ہمارے لیے اس شدت کو پس کھولا اللہ نے واسطے اونکے ایک سوراخ اور کہا تیسرے نے یا اللہ

إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ

تحقیق مینے لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس آگے لایا مین اوسکے حق اوسکا پس چھوڑا اوسکو

إِنَّهٗ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ

تحقیق تھے حضرت کہ جب آتا اونکے پاس مانگنے والا یا حاجتمند فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤ گے اور جاری کریگا اللہ اوپر زبان

رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهٗ

رسول اپنے کے جو چاہیگا مدد کر بھائی اپنے کی ظالم ہو یا مظلوم ہو پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا مدد کروں میں اوسکی حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کروں اوسکی

ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ

اوس حالمین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہ ہے مدد تیری اوسکو مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی

حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

حاجت روائی بھائی اپنے کے ہوتا ہے اللہ بیچ حاجت روائی اوسکے کے اور جو کوئی دور کرتا ہے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون قیامت کے سے

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ التَّقْوٰى

اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دن قیامت کے مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی

هٰهُنَا وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

اس جگہ ہے اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار کافی ہے آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام مسلمان مسلمان پر

حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ

حرام ہے خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی جنتی تین ہیں صاحب حکومت کا کہ عادل ہو احسان کرنیوالا خلائق پر توفیق دیا گیا اعمال نیک کی اور آدمی

رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِيْ

مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام و سوال سے بچنے والا کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہیں ضعیف وہ جو

لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهٗ

نہین عقل ہے اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہیں نہیں خواہش رکھتے بی بی کی اور نہ مال کی اور خائن وہ جو نہیں پوشیدہ اوسکے لیے طمع کی چیز اور اگرچہ ہو کم مگر

وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ

اور وہ شخص کہ نہیں صبح کرتا اور نہ شام کرتا مگر حالیکہ وہ فریب دیتا ہے تجھکو اہل تیرے سے اور مال تیرے سے اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹ کا اور بد خلق

الوالدين فانه يعجل لصاحبه في الحيوة قبل الممات — حق كبير الاخوة على صغيرهم حق الوالد

ماں باپ کی پس تحقیق وہ جلدی کرتا ہے عذاب واسطے نافرمان کے زندگانی میں پہلے مرنیکے — حق بڑے بھائیوں کا اوپر چھوٹوں انکے مانند حق باپ کے ہے

على ولده

اوپر بیٹے اوسکے

باب شفقت اور رحمت کا خلق پر

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں

يرحم الله من لا يرحم الناس — جاءتني امرأة ومعها ابنتان لها تسألني فلم تجد عندي غير تمرة

رحم کرتا ہے اللہ اوسپر کہ نہیں رحم کرتا ہے وہ لوگوں پر — حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آئی میرے پاس ایک عورت مانگتی مجھسے اور ساتھ اوسکے دو بیٹیاں تھیں اوسکی پس نہ پایا

واحدة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل النبي صلى

پس دی میں نے وہ اوسکو پس بانٹ دی اوسنے وہ درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپ نہ کھایا اوس میں سے کچھ پھر اوٹھی پھر تشریف لائے نبی صلے

الله عليه وسلم فحدثته فقال من ابتلى من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سترا من

اللہ علیہ وسلم پس بیان کی میں نے اون سے یہ بات پس فرمایا جو کوئی مبتلا ہوا ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کے پس نیکی کرے طرف انکے ہوئینگی اوسکے پردہ

النار — من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة انا وهو هكذا وضم اصابعه — الساعي

آگ سے — جو کوئی پرورش کرے دو لڑکیوں کو یہاں تک کہ بالغ ہو دیں وہ آویگا وہ دن قیامت حال یہ ہے میں اور وہ اسطرح ہونگے اور ملائیں انگلیاں اپنی

على الارملة والمسكين كالساعي في سبيل الله واحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر

بیوہ اور مسکین پر مانند کمانیوالے اور خرچ کرنیوالے کے ہے راہ خدا میں یعنی جہاد کے لیے اور گمان کرتا ہوں میں حضرت کو کہ فرمایا مانند کھڑے ہونیوالے کے کہ سست نہ ہو

انا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا

میں اور خبر گیران یتیم کا کہ وہ اپنا ہو یا غیر کا ہو جنت میں اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ انگلی شہادت کے اور بیچ والی کے اور فرق رکھا درمیان انکے کچھ

ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضوا تداعى له

دیکھے تو مومنوں کو آپس میں رحم کرنے میں اور محبت کرنے میں اور مہربانی کرنے میں مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو اوسکے لیے

سائر الجسد بالسهر والحمى — المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين اصابعه

تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے — مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے بعض اوسکا بعض کو پھر ڈالیں انگلیاں اپنی انگلیوں میں

من مسح رأس ... بيتٍ فيه يتيمٌ يساءُ إليه ... شرُّ بيتٍ في المسلمين بيتٌ فيه يتيمٌ يُحسن إليه وشرُّ بيتٍ

وہ گھر ہے کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانوں مین وہ گھر ہے کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے طرف اوسکے جو کوئی ہاتھ پھیرے

يتيمٍ لم يمسحه إلا لله كان له بكل شعرةٍ تمر عليها يده حسناتٌ ومن أحسن إلى يتيمةٍ أو يتيمٍ عنده

یتیم کے سر پر پھیرا اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے کہ ہو وین اوسکے لیے نیکیاں ہر ہر بال کے کہ پھرتا ہے اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکی کے یا یتیم لڑکے کے

كنتُ أنا وهو في الجنة كهاتين وقرن بين إصبعيه من أوى يتيمًا إلى طعامه وشرابه أوجب

تو ہونگا میں اور وہ جنت میں مانند ان دو کے اور ملائین دو انگلیاں اپنی جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ

الله له الجنة البتة إلا أن يعمل ذنبًا لا يغفر ومن عال ثلث بنات أو مثلهن من الأخوات فأدبهن ورحمهن

اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیاں یا تین بہنیں پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر

حتى يغنيهن الله أوجب الله له الجنة فقال رجل يا رسول الله واثنتين قال واثنتين حتى لو قالوا

یہانتک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہے اللہ اوس کے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش کرے تو فرمایا یا دو کو یہانتک کہ اگر کہتے وہ

أو واحدة لقال واحدة ومن أذهب الله كريمتيه وجبت له الجنة قيل يا رسول الله وما كريمتاه قال عيناه

یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھو دین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہو گئی اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی

لأن يؤدب الرجل ولده خيرٌ له من أن يتصدق بصاعٍ ما نحل والدٌ ولده من نحلٍ أفضل

البتہ ادب دینا آدمی کا بیٹے اپنے کو بہتر ہے اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے نہیں بخشا باپ نے بیٹے اپنے کو کوئی بخشنا افضل

من أدبٍ حسنٍ أنا وامرأةٌ سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة وأومأ يزيد بن زريع إلى الوسطى

ادب نیک سے مین اور عورت سیاہ رخسارونکی مانند ان دو کے ہونگی دن قیامت کے اور اشارہ کیا یزید بن زریع راوی نے طرف بیچ کی انگلی کے

والسبابة امرأةٌ آمت من زوجها ذات منصبٍ وجمالٍ حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا أو ماتوا

اور شہادت کی یعنی وہ عورت کہ بیوہ ہوئی مرگیا خاوند اپنے سے تھی صاحب رتبہ اور جمال کی روکا نفس اپنے کو اوپر یتیموں اپنے کے یہانتک کہ جدا ہوئے پرورش سے

من كانت له أنثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها يعني الذكور أدخله الله الجنة

جسکے ہان ہووے بیٹی پس جیتی گاڑا اوسکو اور نہ اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹوں کو تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین

من اغتيب عنده أخوه المسلم وهو يقدر على نصره فنصره نصره الله في الدنيا والآخرة فإن

جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہو اوپر مدد کرنے اوسکے کے ف پس مدد کی اوسکی تو مدد کرتا ہے اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر

[illegible]

الفحاش ۔ واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا

بدگو قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا قسم ہے اللہ کی نہیں پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگوں نے کون ای رسول اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ

یامن جارہ بوائقہ ۔ لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ ۔ ما زال جبریل یوصینی

امن میں ہو ہمسایہ اوسکا فریبوں اوسکے سے نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ نہ امن میں ہو ہمسایہ اوسکا فریبوں اوسکے سے ہمیشہ جبریل نصیحت کرتے تھے مجھکو

بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ۔ اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون الآخر حتی تختلطوا بالناس

ساتھ حق ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ تحقیق وہ وارث کردیگا اوسکو ۔ جب ہو تم تین پس سرگوشی کریں دو آدمی بغیر تیسرے کے یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگون کے

من اجل ان یحزنہ ۔ الدین النصیحۃ ثلثا قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین

اس لیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو ۔ ستون دین کا خیر خواہی کرنی ہے فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکی کے اور رسول اوسکے کے اور مسلمانون کے

وعامتہم ۔ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح

اور سب مسلمانون کی ۔ کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی

لکل مسلم ۔ لا تنزع الرحمۃ الا من شقی ۔ الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم

ہر مسلمان کے لیے ۔ نہیں نکالی جاتی ہے شفقت مگر دل بدبخت سے ۔ مہربانی کرنیوالے مہربانی کرتا ہے اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین میں ہیں رحم کریگا تمپر وہ

من فی السماء ۔ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویأمر بالمعروف وینہ عن المنکر

کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ ۔ نہیں ہے ہمارے تابعین میں سے وہ شخص کہ رحم نہ کرے چھوٹون ہمارے پر اور نہ توقیر کرے بڑے ہمارے کی اور نہ حکم کرے ساتھ اچھی باتون کے اور نہ منع کرے

ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ عند سنہ من یکرمہ ۔ ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ

بزرگی کی کسی جوان نے ایک بوڑھی کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہے اوسکی ۔ تحقیق بزرگی

المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا الجافی عنہ واکرام السلطان المقسط ۔ خیر بیت فی المسلمین

مسلمان کی اور قرآن کے جاننے والے کی کہ غلو نہیں کرتا ہے اوسمین اور نہ الگ ہے اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی ۔ اچھا گھر بیچ مسلمانون

کہ اہل عمت ۔ اور خرمن بیچ نظر سے اونکی حق مین ۔ کرے سے اون براور رحم خواہی ۔ عوام مسلمین کی یہ کہ ہر سوال کرو اور بکار بھی باوتکی طرف ۱۲ ۔ غلو نہیں کرتا ہے اور یعنی زیادہ تجوید مین حد سے بہنانا ہے اور نہ ۔ بہانہ ون ۳ جلدی پڑھنا ہے کہ فکر کرنے سے معانی مین باز رہے ۔ اور نہ الگ ہے یعنی اعراض اوسکی تلاوت ۔ اور عمل سے نہیں کرتا ۱۲ ۔ سید

ف لیعنی [illegible] بہشت [illegible] ۔ [illegible]

كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ

کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برا کرون مین پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو

جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ

ہمسائے اپنے سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تو نے پس تحقیق نیکی کی تو نے اور جب سنے تو اونکو کہ کہتے ہین تحقیق برائی کی تو نے پس تحقیق برائی کی تو نے

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ

اوتارو لوگون کو مرتبہ اونکے مین ف۲ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا اصحاب اون کے نے

يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ

کہ منہ پر ملتے تھے بچا ہوا پانی وضو اون کے کا پس فرمایا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی چیز باعث ہے تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی

وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ

اور رسول اوسکے کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ

اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوائی جاوے اور اچھی کرے ہمسائگی

مَنْ جَاوَرَهٗ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

اوس شخص کی کہ ہمسایہ اوسکا ہے نہین ہے مومن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے اور ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے کہا ایک شخص نے اے رسول

فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلٰوتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ

فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کثرت نماز اپنے کے اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے ف۳ لیکن تحقیق وہ ایذا دیتی ہے ہمسایون اپنے کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَلٰوتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ

کہا اوس شخص نے اے رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کمی روزون اور کم نماز کے اور کم صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہے چند ٹکڑے

وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ

اور نہین ایذا دیتی ہے ساتھ زبان اپنی کے ہمسایون اپنے کو فرمایا وہ جنتی ہے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آکھڑے ہوے لوگون پہ

ف۱ ... ہمسایہ ... اور انصاف ... صحبت مین ... ف۲ ... یعنی ... موافق فضل ...

ف۳ قروط مثل پنیر کے ہوتا ہے ... کہتے ہین کہ عبادت بہت کرتی ہے ... مخدوم کے ... اور نہ درمیان خادم اور ... اور اشراف مین

لم ینصرہ وھو یقدر علی نصرہ ادرکہ اللہ بہ فی الدنیا والاخرۃ   من ذب عن لحم اخیہ بالغیبۃ

نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہے اوپر مدد کرنے اوسکے کے تو مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا مین اور آخرت مین جو کوئی دفع کرے گوشت بھائی اپنے سے پس پشت اوسکے

کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار   ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان

تو ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبرو ریزی بھائی اپنے سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ

یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ھذہ الایۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین   ما من امرء

دور کریگا اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور ہے حق ہم پر مدد کرنی مومنوں کی   نہین کوئی آدمی

مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع تنتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ

مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ ہتک کیجاتی ہے اوسمین حرمت اوسکی اور ناقص کیجاتی ہے اوسمین آبرو اوسکی مگر کہ چھوڑیگا

تعالی فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص من عرضہ

تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین ناقص کیجاتی آبرو

وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ   من رای عورۃ فسترھا

اور ہتک کیجاتی ہے اوسمین حرمت اوسکی مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہے اوسمین مدد اوسکی جسنے دیکھا عیب کسیکا پس

کان کمن احیی موؤدۃ   ان احدکم مرأۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ   من حمی

ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو تحقیق ایک تم مین کا آئینہ بھائی اپنے کا ہے پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے کہ دور کرے

مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید

مومن کو شر منافق سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے

بہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال   خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ

ساتھ اوسکے عیب اوسکا تو روکیگا اوسکو اللہ تعالی اوپر پل دوزخ کے یہانتک کہ نکلے عہدہ اوس چیز سے کہ کہا تھا اچھے یار نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے یار کے

وخیر الجیران عند اللہ خیرھم لجارہ   قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ

اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اے رسول خدا

فائدہ [illegible]

فائدہ ۱۳ یعنی جیسے آئینہ مین [illegible] آدمی کا عیب معلوم ہوجاتا ہے [illegible]

باب محبت خدا کا اور محبت کا اوسکی خوشنودی کے لیے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روحین مثل لشکر کے تھین جمع یعنی پہلے پیدا ہو بدن کے پس جو جان پہچان تھین

مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ

اونمین سے آپسمین الفت رکھتی ہین اور جو انجان تھین اونمین سے اختلاف رکھتی ہین ف تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے ایک بندے کو بلاتا ہے جبریل کو پس فرماتا ہے تحقیق مین

فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ

فلانے کو پس دوست رکھ تو اوسکو کہا حضرت نے پس دوست رکھتا ہے جبریل پھر پکارتا ہے فرشتون کو آسمان مین پس کہتا ہے کہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے فلانے کو پس دوست

اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُولُ اِنِّي

آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اوسکے لیے قبولیت زمین مین ف اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ ایک بندے کو بلاتا ہے جبریل کو پس فرماتا ہے کہ تحقیق مین

اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ

دشمن رکھتا ہون فلانے کو پس دشمن رکھ تو اوسکو کہا حضرت نے پس دشمن رکھتا ہے اوسکو جبریل پھر پکارتا ہے آسمان والونمین کہتا ہے تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہے

فُلَانًا فَاَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ

فلانے کو پس دشمن رکھو تم اوسکو کہا حضرت نے پس دشمن رکھتے ہین اوسکو فرشتے پھر رکھی جاتی ہے اوسکے لیے دشمنی زمین مین ف تحقیق اللہ تعالے فرماوے گا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي اِنَّ رَجُلًا

دن قیامت کے کہان ہین محبت کرنیوالے بسبب بزرگی میری کے آج کرونگا مین اونکو بیچ سایے اپنے کے کہ آج نہین ہے سایہ مگر عرش میرا ف تحقیق ایک شخص نے

زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِي فِي

ملاقات کا ارادہ کیا بھائی اپنے کی کہ تھا دوسرے گاؤن مین پس متعین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوسکی راہ پر ایک فرشتہ کہا فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہے تو کہا اوسنے

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ

اس گاؤن مین کہا فرشتے نے کیا ہے تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ پالتا ہے تو اوسکو کہا اوسنے نہ لیکن تحقیق مین دوست

جلوس فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم قال فسکتوا فقال ذلک ثلث مرات فقال رجل بلی

کہ بیٹھے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بھلے تمہارے کے برے تمہارے سے فرمایا راوی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پس کہا ایک شخص نے ہاں

یا رسول اللہ اخبرنا بخیرنا من شرنا فقال خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ وشرکم من لا یرجی

ای رسول اللہ کے خبر دو ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمہارا وہ ہے کہ امید رکھی جاوے بھلائی اوسکے کی اور امن ہو برائی اوسکی اور برا تم میں کا وہ ہے

خیرہ ولا یؤمن شرہ ان اللہ تعالی قسم بینکم اخلاقکم کما قسم بینکم ارزاقکم ان اللہ تعالی یعطی

بھلائی اوسکی اور نہ امن ہو برائی اوسکی سے تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمہارے اخلاق تمہارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہے

الدنیا من یحب ومن لا یحب ولا یعطی الدین الا من احب فمن اعطاہ اللہ الدین فقد احبہ والذی

دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہے اور اوسکو کہ نہیں دوست رکھتا اور نہیں دیتا ہے دین مگر اوسکو کہ دوست رکھتا ہے پس جسکو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا

نفسی بیدہ لا یسلم عبد حتی یسلم قلبہ ولسانہ ولا یؤمن حتی یامن جارہ بوائقہ المؤمن یالف

کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان ہوتا بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہیں ہوتا مومن یہانتک کہ امن میں ہووے ہمسایہ اوسکا

ولا خیر فیمن لا یألف ولا یؤلف من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا

اور نہیں ہے بھلائی اوس شخص میں کہ نہ الفت کرتا ہے اور نہ الفت کیا جاتا ہے جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہووے کہ خوش کرے اوسکو بسبب اوسکے

فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ من اغاث ملہوفا

پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت میں جسنے فریاد رسی کی غمگین کی

کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃ واحدۃ فیہا صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون لہ

لکھتا ہے اللہ اوسکے لیے تہتر بخششیں ایک میں درستی سب کاموں اوسکی کی ہوتی ہے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر اوسکے لیے باعث

درجات یوم القیمۃ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

درجات کے ہوتی ہیں دن قیامت کے خلق عیال اللہ کی ہے پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکے کے

ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ قلبہ قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین

تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو

الا ادلکم علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک لیس لہا کاسب غیرک

کیا نہ خبر دوں میں تمکو اوپر افضل صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری ہے کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر ہو اوسکے لیے کمانیوالا سوا تیرے

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ

نہ یار انہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار فرد آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہے پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین اوسکو کہ دوست رکھتا ہے

اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا

جب بھائی چارا کرے کوئی کسی سے پس پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکے کا اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے پس تحقیق یہ بہت بڑھاتا ہے محبت کو اگر تحقیق دو بندے محبت رکھیں

فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّهٗ

اللہ عزوجل کی راہ مین ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین تو البتہ جمع کریگا اللہ اونکو دن قیامت کے فرماویگا یہ وہ شخص ہے کہ تھا تو دوست رکھتا اوسکو

فِیَّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِهٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّکْرِ

میری راہ مین کیا نہ بتاؤں مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہونچے تو بسبب اوسکے بھلائی دنیا اور آخرت کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر والونکی یعنی ذکر کرنے والوں کی

وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰهِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ هَلْ

اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین اے ابو رزین کیا

شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَیَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّهُمْ

جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہے گھر اپنے سے ملاقات کرنی بھائی اپنے کے لیے پیچھے پہونچتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب

یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ

دعاء بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہے تیری راہ مین پس ملا دے اوسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو

فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ

یہ کہ مشقت مین ڈالے بدن اپنے کو بیچ اسکے پس کر تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہین زمرد کے اون کے دروازے

مُفَتَّحَةٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ یَّسْکُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ

کھلے ہوے ہین چمکتے ہین جیسے چمکتا ہے ستارہ روشن پس کہا صحابہ نے اے رسول خدا کون رہیگا اون مین فرمایا محبت رکھنے والے

فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ **باب ترک ملاقات اور**

آپس مین للہ اور بیٹھنے والے آپس مین للہ اور ملنے والے آپس مین للہ

عیب چیننے کے منع ہونیکا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّهْجُرَ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین درست ہر آدمی کو یہ کہ ملنا چھوڑ دے

۱۲ سیپر دوستی کرے پس اچھی کی اوسکی ... دوستی ...

إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ ۔ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ

طرف تیرے تا خبر دوں تجھکو ساتھ اسکے کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجھکو جیسا کہ دوست رکھا تو اوسکو اللہ کیلیے تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب قیامت فرمایا

وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ

وائی ہے تجھکو اور کیا تیار کیا ہے تو نے واسطے اوسکے کہا اوسنے کچھ نہیں تیار کیا میں نے واسطے اوسکے مگر یہ کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اللہ و رسول کو فرمایا تو ساتھ

أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرِحُوا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا ۔ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ

کہ دوست رکھا تو نے اوسکو کہا انس نے پس نہیں دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوے ہوں ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام مانند خوشی اونکے ساتھ اس کلمہ کے مثال ہمنشین نیک کی

وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ

اور بُرے کی مانند اوٹھانیوالے مشک اور پھونکنے والے دھونکنی کی ہے پس اوٹھانیوالا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے ف

وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا

اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو ف اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلا دیگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے

خَبِيثَةً ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ

بو بری ف فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت رکھنے والوں کے سبب میرے اور واسطے بیٹھنے والوں کے آپس میں سبب میرے

فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ

آپس میں رضا میری کے لیے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالے کہ آپس میں محبت رکھنے والے سبب بزرگی میری کے واسطے انکے منبر نور کے

يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ ۔ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

رشک کرینگے اوپر انکے انبیا اور شہدا فرمایا حضرت نے اے ابوذر کونسی دستگی ایمان کی ف محکم ہے کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں

قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ ۔ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

فرمایا دوستداری واسطے اللہ کے ف اور دوستی واسطے اللہ کے اور بغض واسطے اللہ کے جب عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے فرماتا ہے

طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا ۔ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

خوش ہو تو پاکیزہ ہے زندگانی تیری دنیا اور آخرت میں اور چھا ہوا چلنا تیرا اور جگہ پکڑی تو نے جنت کے مکان میں جب دوست رکھے کوئی بھائی اپنے کو پس چاہیے کہ خبر دے اوسکو

ایمان کی محکم دستگی ... [illegible]

والصلوٰۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ

اور نماز کیسے کہا راوی نے کہا ہمنے ہاں فرمایا صلح کردانی آپسمین اور فساد ڈالنا آپسمین یہ خصلت جڑ اوکھیڑنیوالی دین کی ہے

دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن

آئی ہے طرف تمہارے بیماری اگلی امتون کی وہ حسد اور بغض ہے وہ مونڈنیوالی ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتی ہے بالکو ولیکن

تحلق الدین ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب

مونڈتی ہین دین کو بچاؤ تم اپنے کو حسد سے پس تحقیق حسد کہاتا ہے نیکیون کو جیسے جلاتی ہے آگ لکڑیون کو

ایاکم وسوء ذات البین فانھا الحالقۃ من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ

بچاؤ تم اپنے کو برائی کرنے سے آپسمین پس تحقیق یہ خصلت جڑ سے اکھیڑتی ہے دین کو جو کوئی ضرر پونچاوے کسیکو ضرر پونچاتا ہے اللہ اوسکو اور جو کوئی

ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لعنت کیا گیا وہ شخص کہ ضرر پونچایا مومن کو یا مکر کیا ساتھ اوسکے چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

المنبر فنادی بصوت رفیع فقال یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الی قلبہ

منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا اے گروہ اون کے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونچا ایمان طرف دل

لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع

ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی ڈھونڈتا ہے عیب بھائی مسلمان اپنے کا تو ڈھونڈتا ہے

اللہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ ان من اربی الربوا

اللہ عیب اوسکے اور جسکا ڈھونڈتا ہے اللہ عیب رسوا کرتا ہے اوسکو اور اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو تحقیق بڑے بیاج سے بڑا بیاج زبان کی

الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق لما عرج بی ربی مررت بقوم لھم اظفار من نحاس

درازی ہے بیچ آبرو مسلمان بغیر حق کے جب اوپر لے گیا مجھے رب میرا یعنی معراج مین گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تانبے کے

یخمشون وجوھھم وصدورھم فقلت من ھؤلاء یا جبریل قال ھؤلاء الذین

نوچتے تھے منہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مین نے کون ہین یہ اے جبریل کہا یہ وہ ہین کہ کہاتے ہین

یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضھم من اکل برجل مسلم اکلۃ فان اللہ

گوشت لوگونکا اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین ف ٣١ جو کوئی کہاتا ہے بسبب غیبت آدمی مسلمان کے ایک نوالہ پس تحقیق اللہ

اَخَاہُ فَوقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلتَقِیَانِ فَیُعرِضُ ھٰذَا وَیُعرِضُ ھٰذَا وَخَیرُھُمَا الَّذِی یَبدَأُ بِالسَّلَامِ اِیَّاکُم

بھائی اپنے سے زیادہ تین رات سے کہ ملیں دونوں پس منہ پھیرے وہ اور منہ پھیرے وہ اور اچھا اون میں وہ ہے کہ پہلے سلام علیک کرے بچاؤ تم اپنے کو

وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکذَبُ الحَدِیثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا

بدگمانی سے پس تحقیق بدگمانی بڑی بات ہے دل کی اور نہ ٹوہ لو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ مول بڑھاؤ اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو آپس میں

وَلَا تَدَابَرُوا وَکُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخوَانًا تُفتَحُ اَبوَابُ الجَنَّۃِ یَومَ الاِثنَینِ وَیَومَ الخَمِیسِ فَیُغفَرُ لِکُلِّ عَبدٍ

اور نہ غیبت کرو اور ہو کر بندے اللہ کے بھائی کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے پیر کو اور جمعرات کو پس بخشش کیجاتی ہر واسطے ہر بندہ کے

لَا یُشرِکُ بِاللّٰہِ شَیئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَت بَینَہٗ وَبَینَ اَخِیہِ شَحنَاءُ فَیُقَالُ اَنظِرُوا ھٰذَینِ حَتّٰی یَصطَلِحَا

کہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کچھ مگر اوس شخص کی نہیں بخشش ہوتی کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان بھائی اوسکے کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہے فرشتوں کو مہلت دو ان دونوں کو

لَا یَحِلُّ الکَذِبُ اِلَّا فِی ثَلٰثٍ کَذِبُ الرَّجُلِ امرَاَتَہٗ لِیُرضِیَھَا وَالکَذِبُ فِی الحَربِ وَالکَذِبُ لِیُصلِحَ بَینَ النَّاسِ

نہیں درست ہے جھوٹ مگر تین جگہ میں جھوٹ بولنا آدمی کا اپنی بی بی سے تاکہ راضی کرے اوسکو اور جھوٹ لڑائی میں اور جھوٹ تاکہ صلح کروا دے درمیان لوگوں کے

لَا یَکُونُ لِمُسلِمٍ اَن یَّھجُرَ مُسلِمًا فَوقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ

نہیں لائق مسلمان کو یہ کہ ملنا چھوڑدے مسلمان سے زیادہ تین روز سے پس جب ملے اوس سے سلام کرے اوسپر تین بار ہر بار نہ جواب دیگا وہ

عَلَیہِ فَقَد بَاءَ بِاِثمِہٖ لَا یَحِلُّ لِمُسلِمٍ اَن یَّھجُرَ اَخَاہُ فَوقَ ثَلٰثٍ فَمَن ھَجَرَ فَوقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

تو پس تحقیق پھر گیا نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ نہ ملنے کے نہیں درست ہے مسلمان کو یہ کہ ملنا چھوڑدے بھائی اپنے سے زیادہ تین دن سے پس جسنے ملنا چھوڑا زیادہ

مَن ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفکِ دَمِہٖ لَا یَحِلُّ لِمُؤمِنٍ اَن یَّھجُرَ مُؤمِنًا فَوقَ ثَلٰثٍ فَاِن مَرَّت

جسنے ملنا چھوڑا بھائی اپنے سے ایک برس پس وہ گناہ میں مانند خونریزی اوسکے کے ہے نہیں درست ہے مومن کو یہ کہ ملنا چھوڑدے مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذر گئے

بِہٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلقَہٗ فَلْیُسَلِّم عَلَیہِ فَاِن رَدَّ عَلَیہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشتَرَکَا فِی الاَجرِ وَاِن لَّم یَرُدَّ عَلَیہِ

اوسپر تین دن پس ملے اوس سے پس سلام کرے اوسپر پس اگر جواب دیا اوسنے اوسکو سلام کا پس تحقیق شریک ہوے دونوں ثواب میں اور اگر نہ جواب دیا اوسکو

فَقَد بَاءَ بِالاِثمِ وَخَرَجَ المُسَلِّمُ مِنَ الھِجرَۃِ اَلَا اُخبِرُکُم بِاَفضَلَ مِن دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ

پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ کے اور نکلا سلام کرنیوالا گناہ نہ ملنے سے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ عمل کے کہ بہتر ہے درجے روزہ اور صدقے

واحدٍ مرتین قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ

دوبار ف فرمایا حضرت نے اشج عبد القیس کو کہ تحقیق تجھمیں البتہ دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ تعالیٰ ایک بردباری

الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان لا حلیم الا ذو عثرۃ ولا حکیم الا

آہستگی اللہ کی خوشی ہے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نہیں ہے بردبار کامل گنہگار ف اور نہیں ہے دانا کار آزمودہ کار

ذو تجربۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر

تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نصیحت کرو مجھکو پس فرمایا کہ کر کام انجام سوچ کر

فان رأیت فی عاقبتہ خیرا فامضہ وان خفت غیا فامسک التؤدۃ فی کل شیء خیر الا

پس اگر دیکھے تو انجام اوسکے ہیں بھلائی پس جاری کر اوسکو اگر ڈرے تو گمراہی سے پس باز رہ اپنی تئیں اوس سے آہستگی ہر چیز میں

فی عمل الآخرۃ السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزء من النبوۃ

اچھی ہے مگر عمل آخرت میں اچھی نہیں روش نیک اور آہستگی اور میانہ روی چوبیسواں جزء ہے نبوت کا

ان الھدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمس وعشرین جزء من النبوۃ اذا حدث

تحقیق سیرت نیک اور طریق نیک اور میانہ روی پچیسواں جزء ہے نبوت کا جب بات کرے

الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام او

کوئی آدمی ایک بات پھر غائب ہو پس وہ امانت ہے ف مجلسیں ساتھ امانت کے ہیں مگر تین مجلسیں خونریزی ناحق یا

فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق ان الرجل لیکون من اھل الصلوۃ والصوم والزکوۃ

زنا یا لینا کسی کے مال کا بغیر حق کے ف تحقیق آدمی البتہ ہوتا ہے نمازیوں سے اور روزہ داروں سے اور زکوۃ والوں سے

والحج والعمرۃ حتی ذکر سھام الخیر کلھا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ لا عقل

اور حج والوں اور عمرہ والوں یہانتک کہ ذکر کئے حضرت نے تمام قسمیں بھلائی کی اور نہیں جزا دیا جاویگا دن قیامت کے مگر بقدر عقل اپنی کے ف نہیں کوئی عقل

يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ

کہلاویگا اوسکو مانند اوسکے دوزخ سے اور جو کوئی پہنتا ہے کپڑا بسبب غیبت آدمی مسلمان کے پس تحقیق اللہ پہناویگا اوسکو مانند اوسکے آگ دوزخ

وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور جو کوئی قائم کرتا ہے ایک شخص مقام سنانے اور دکھانے مین پس تحقیق اللہ قائم ہوگا اوسکے لیے مقام سنانے اور دکھانے مین دن قیامت کے

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ

نیک گمانی اچھی عبادت سے ہے بیمار ہوا اونٹ حضرت صفیہ کا اور نزدیک حضرت زینب کے سواری زیادہ تھی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ

پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو دے تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے کیا مین دوں گی

الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ

اس یہودیہ کو پس غصے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس نہ ملے زینب سے بقر عید اور محرم اور بعض

صَفَرٍ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ

صفر مین دیکہا حضرت عیسے بن مریم نے ایک شخص کو کہ چراتا ہے پس کہا اوسکو عیسے نے چراتا ہے تو کہا اوسنے ہرگز نہین

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا

یون قسم ہے اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس کہا عیسے نے ایمان لایا مین اللہ پر اور جھوٹلایا مین نے اپنے نفس کو فقر قریب ہے کہ ہو جاوے کفر

وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ

اور قریب ہے حسد یہ کہ غالب ہو تقدیر پر جسنے عذر خواہی کی طرف بہائی اپنے کی پس معذور نہ کہا اوسنے اوسکو یا نہ قبول کیا

عُذْرَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ

باب حذر اور آہستگی کرنے کا

عذر اوسکا تو ہوگا اوسپر گناہ مانند گناہ محصول لینے والے کے یعنی ظلم سے

امور مین قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کاٹا جاتا ہے مومن ایک سوراخ سے

وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ ‏ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ ‏ إِنَّ أَثْقَلَ شَيْءٍ

اور بدزبانی شاخ ہے برائی کی اور برے لوگ آگ میں ہیں۔ نہیں داخل ہونگے بہشت میں سخت گو بد خلق اور نہ متکبر تحقیق بہت بھاری چیز کہ

يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ ‏ إِنَّ الْمُؤْمِنَ

رکھی جائیگی میزان مومن میں دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہے بدزبان بیہودہ گو کو تحقیق مومن

لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ ‏ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ

البتہ پاتا ہے بسبب نیک خلق اپنے کے درجہ رات کے نماز گذار کا اور دن روزہ دار کا ڈر اللہ سے جہاں ہو تو اور پیچھے لا برائی کے

الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ‏ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

بھلائی کو کہ مٹاویگی بھلائی برائی کو اور معاملہ لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوسکے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اوسکے کہ حرام ہووے آگ اوس پر

كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ ‏ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ ‏ الْمُؤْمِنُونَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ

ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کے مومن فریب کھانیوالا بزرگ ہے اور فاجر فریب دینے والا ملامت کیا گیا ہے مومن آسانی کرنیوالے نرمی کرنیوالے مانند اونٹ

الْأَنِفِ إِنْ قِيدَ انْقَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ ‏ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ

مہار دار کے اگر کھینچا جاتا ہے تابعداری کرتا ہے اور اگر بٹھایا جاتا ہے پتھر پر بیٹھ جاتا ہے وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے لوگوں سے اور صبر کرتا ہے

عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ ‏ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ

اونکی ایذا پر افضل ہے ثواب میں اوس سے کہ نہیں ملا رہتا ہے اونسے اور نہیں صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر جو شخص روکتا ہے غصہ کو اور وہ قادر ہے اوپر جاری کرنے اوسکے کے

دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ ‏ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَا

بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے دن قیامت یہانتک کہ مختار کر دیگا اوسکو بیچ پسند کرنے حور کے کہ چاہے تحقیق حیا اور ایمان ملے ہوئے ہیں

جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ ‏ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي

دونوں پس جب اوٹھایا جاوے ایک دونوں کا اوٹھایا جاتا ہے دوسرا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ کہتے جب دیکھتے یا اللہ اچھی کی تو نے صورت میری

فَأَحْسِنْ خُلُقِي ‏ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا

پس اچھا کر خلق میرا کیا نہ خبر دوں میں تمکو تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ نے ہاں فرمایا اچھے تمہارے بڑی عمر والے تمہارے ہیں اور اچھے خلق والے تمہارے ف

فائدہ یعنی خلوت اور جلوت میں ... اور سفر اور حضر میں ...

فائدہ یعنی ... اخلاق اچھے ہیں ... بھلائیاں ...

كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ ‏ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَ

مانند تدبیر کے اور نہیں پرہیزگاری کامل مانند باز رہنے کے ف اور نہیں حسب مانند نیک خلق کے میانہ روی خرچ کرنے میں آدھی معیشت ہے اور

التَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

باب نرمی و حیا اور حسن خلق کا

محبت کرنی طرف لوگوں کے آدہی عقل ہے اور اچھا سوال آدھا علم ہے

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ

تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرمی کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا

عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ

سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوای نرمی کے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا عائشہ کو لازم کر اپنے پر نرمی کو اور بچا اپنے کو سختی اور بدزبانی سے

اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ ‏ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تحقیق نرمی نہیں ہوتی ہے کسی چیز میں مگر زینت دیتی ہے اوسکو اور نہیں دور کیجاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کر دیتی ہے اوسکو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ

گذرے ایک شخص پر انصار میں سے اور وہ ڈانٹتا تھا بھائی اپنے کو شرم کرنے پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ اوسکو

فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ‏ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ ‏ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ

پس تحقیق حیا شاخ ہے ایمان کی ‏ حیا نہیں لاتی مگر بھلائی کو اور ایک روایت میں ہے کہ سب طرح کی حیا بہتر ہے تحقیق اوس چیز سے کہ پایا ہے

النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ‏ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگوں نے اگلے انبیا کے کلام سے یہ ہے کہ جب نہ حیا کرے تو پس کر جو چاہے ف۲ نواس بن سمعان کہتے ہیں کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

نیکی اور گناہ سے پس فرمایا نیکی خلق نیک ہے اور وہ گناہ وہ چیز ہے کہ چبھے دل تیرے میں ف۳ اور ناخوش جانے تو یہ کہ مطلع ہوویں اوسپر لوگ

اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ‏ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تحقیق بڑا محبوب تم میں کا طرف میرے اچھا تم میں ہے اخلاق میں جسکو نصیب ہوئی نرمی دیا گیا وہ نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت کا

وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ‏ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

اور جو کوئی بے نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبے بھلائی دنیا اور آخرت سے ‏ حیا شاخ ہے ایمان کی اور اہل ایمان جنت میں ہے

[illegible]

[illegible]

بطر الحق وغمط الناس ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم وفي رواية ولا ينظر

باطل کرنا حق کا ہے ف۱ اور حقیر جاننا لوگوں کا تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا اون سے اللہ قیامت کو اور نہ تعریف کریگا اونکی اور ایک روایت میں ہے

اليهم ولهم عذاب اليم شيخ زان وملك كذاب وعائل مستكبر يقول الله تعالى الكبرياء

طرف اونکے اور اونکے لیے عذاب دردناک ہے ف وہ یہ ہیں بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر فرماتا ہے اللہ تعالے بزرگی ذاتی

ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما ادخلته النار لا يزال الرجل يذهب

چادر میری ہے اور بزرگی صفاتی ازار میری ہے ف۲ پس جسنے چھینی ایک ان میں سے داخل کرونگا اوسکو آگ میں ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہے

بنفسه حتى يكتب في الجبارين فيصيبه ما اصابهم يحشر المتكبرون امثال الذر يوم القيمة

نفس اپنے کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے متکبروں میں پس پہونچتی ہے اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو ف۳ اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند چیونٹیوں کے دن قیامت کے

في صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان يساقون الى سجن في جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الانيار

آدمیوں کی صورت میں ف۴ ڈھانکیگی اونکو خواری ہر جگہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے کہ دوزخ میں ہے نام اسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگوں کی

يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال ان الغضب من الشيطان وان الشيطان خلق

اونکو پلائے جاوینگے عصارے دوزخیوں کے کہ کیچڑ پیپ لہو دوزخیوں کا ہے تحقیق غصہ شیطان سے ہے اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہے آگ سے اور سوا اسکے

من النار وانما تطفى النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضأ اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس

نہیں بجھائی جاتی ہے آگ ساتھ پانی کے پس جب غصہ ہووے ایک تم میں کا پس چاہیے کہ وضو کرے جب غصہ ہووے ایک تم میں کا اور وہ کھڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے

فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد

پس اگر جاتا رہا اوس سے غصہ فبہا اور نہ پھر لیٹ جاوے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھولا کبیر متعال کو یعنی اللہ کو برا بندہ ہے

عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الاعلى بئس العبد عبد سهى ولهى ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد

وہ بندہ کہ قہر کیا لوگوں پر اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبار اعلے کو برا ہے بندہ ہے وہ بندہ کہ بھولا امور دین کو اور مشغول ہوا بیفائدہ

ف۱ باطل کرنا حق کا یعنی تو جب اور عبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول نکرنا اوسکا ۱۲ ف۲ یعنی بزرگی اور غضب الٰہی سب کرنا ہے ناحق کا اور دونوں خاص میری صفتیں ہیں ۱۲ ف۳ یعنی یہ دونوں اور کسی کیساتھ مشترک نہیں ۱۲

عیاذا باللہ منھا ۱۲ ق

ف۴ یعنی آفات وبلیات دنیا اور آخرت میں ۱۲ سید ق۵ یہ کنایہ ہے ان کے خوار اور پامال ہونے سے محشر میں یعنی جیسے چیونٹیاں پامال ہوتی ہیں ویسی یہ ہوں گے ۱۲ ق ف۶ بولس یعنی تحیر اور ناامیدی کے ہے اور آگ آگوں کی یعنی وہ آگ اور آگوں کو ایسی جلاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو ۱۲

إِنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ

تحقیق ایک شخص گالی دیتا تھا ابو بکر کو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت ارادہ کیا اوسنے جواب دیا ابو بکر نے بعضی بات کو اسکی کا

فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ يَشْتِمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ

پس غصے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوئے پس پہنچے اونکے پاس ابو بکر اور کہا اے رسول خدا برا کہتا تھا وہ مجھکو اور آپ بیٹھے تھے

فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ

پس جب جواب دیا میں نے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو

وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا

آپڑا شیطان پھر فرمایا اے ابو بکر تین چیزیں ہیں کہ وہ سب حق ہیں نہیں کوئی بندہ کہ ظلم کیا گیا ہو پھر کوئی اس سے عفو کرے وہ واسطے اللہ عز و جل کے مگر

أَعَزَّ اللهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ

قوی کرتا ہے اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہیں کھولتا ہے کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے سلوک اقربا سے مگر زیادہ کرتا ہے بسبب اوسکے کثرت

مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا قِلَّةً لَا يُرِيدُ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ

سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی نہیں چاہتا اللہ ساتھ ایک گھر والوں کے نرمی کو مگر کہ نفع دیتی ہے نرمی اونکو

باب غضب اور تکبر کا

إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ

إِلَّا ضَرَّهُمْ

تحقیق ایک شخص نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نصیحت کرو مجھکو فرمایا

مگر کہ ضرر پہنچاتی ہے محرومی اونکو

لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ

غصہ مت کیا کر پس یہی عرض کی اوسنے کئی بار فرمایا ہر بار مت غصہ ہوا کر نہیں قوی ہے پہلوان سوا اسکے نہیں کہ قوی وہ شخص ہے کہ مالک ہو

نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

نفس اپنے کا نزدیک غصے کے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اہل جنت کے کہ وہ ہر ضعیف حقیر ہے اگر قسم کہا بیٹھے اللہ پر تو البتہ سچ کر دے اوسکو کیا نہ خبر دوں میں تمکو

بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ

اہل دوزخ کے کہ وہ ہر جھگڑالو اتراتا تکبر کرتا ہے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو اوسکے دل میں برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ

تحقیق ایک آدمی دوست رکھتا ہو کہ ہوں کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی ف۳ فرمایا تحقیق اللہ زینت والا ہے دوست رکھتا ہے زینت کو تکبر

ف ۳ ... [illegible]

مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا
نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں آخرت میں پس اے نجات دینے والی چیزیں تقوی اللہ کا ہے باطن وظاہر میں اور بات سچی خوشی
وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ
اور ناخوشی میں اور میانہ روی اور تونگری اور محتاجگی میں اور اے ہلاک کرنے والی چیزیں پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی اور بخیل اطاعت کیا گیا اور
اَشَدُّهُنَّ

باب ظلم کا

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ
بہت بری ہے
تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم کرنا سبب تاریکیوں کا ہوگا دن قیامت کے تحقیق
اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الآية
اللہ تعالےٰ البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اوسکو نہیں چھوڑتا اوسکو پھر پڑھی حضرت نے آیت اور اسی طرح ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے گاؤں کو
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا
تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر فرمایا نہ داخل ہو ان لوگوں کے مکانوں میں کہ ظلم کیا انھوں نے جانوں اپنی پر مگر یہ کہ ہو تم
بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَازَ الْوَادِيَ	مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلَمَةٌ
رونے والے کہ پہنچے تمکو وہ چیز کہ پہنچی اونکو پھر کپڑا ڈالا سر اپنے پر اور جلدی چلے یہانتک کہ گذرے اوس جنگل سے جسپر ہو وے کچھ حق
لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ
بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا وے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہ ہوگی دینار اور نہ درہم یعنی قیامت میں اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل نیک
اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ	اَتَدْرُوْنَ
لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہ ہونگے اوسکے لیے نیکیاں لیجاوینگی برائیاں حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر جانتے ہو تم
مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ
کیا معنی ہیں مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہے کہ
وَصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا
اور روزے اور زکوٰۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے تحقیق برا کہا ہوگا کسی کو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسی کو اور کھایا ہوگا مال کسی کا اور کیا ہوگا خون کسی کا

ونسی المبتدأ والمنتہی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبہات

اور بھول گیا ابتدا اور انتہا اپنی ف برا بندہ وہ بندہ ہے کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتھ عمل آخرت کے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو اور ساتھ شبہات کے

بئس العبد عبد طمع یقوده بئس العبد عبد ہوی یضله بئس العبد عبد رغب یذله ما احمر عبدا

برا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع لیجاتی ہے اوسکو اپنی طرف اور برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفسانی گمراہ کرتی ہے اوسکو برا بندہ وہ بندہ کہ حرص و رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہے

افضل عند الله عز وجل من جرعة غیظ یکظمها ابتغاء وجه الله عن ابن عباس فی قوله تعالی ادفع

کوئی چیز بہتر نزدیک الله عز وجل کے گھونٹ غصے سے کہ پیوے اوسکو واسطے ڈھونڈنے مرضی الله کے روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول الله تعالی ادفع کے

بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءة فاذا فعلوا عصمهم الله وخضع لهم

ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہت اچھی ہے ف کہا کہ وہ صبر نزدیک غصے کے اور معاف کرنا نزدیک برائی کرنے کے ف پس جب کرینگے لوگ یہ بچاویگا اونکو الله آفات نفس سے اور جھکیگا

عدوهم کانه ولی حمیم قریب ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل

دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہوگا یعنی قرابتی تحقیق غصہ البتہ بگاڑ دیتا ہے ایمان کو جیسے کہ بگاڑ دیتا ہے ایلوا شہد کو

قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من

کہا حضرت عمر نے اوس حالمین کہ وہ منبر پر تھے اے لوگو تواضع کرو پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلے الله علیه وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی

تواضع لله رفعه الله فهو فی نفسه صغیر وفی اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعه الله فهو

تواضع کرے لوگوں سے الله کے لیے بلند کرتا ہے الله مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل میں حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں بڑا ہے ف جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے الله قدر اوسکی

فی اعین الناس صغیر وفی نفسه کبیر حتی لهو اهون علیهم من کلب او خنزیر قال موسی بن عمران

لوگوں کی آنکھوں میں حقیر ہے اور اپنے دل میں بڑا ہے یہانتک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہے کتے سے زیادہ یا سور سے زیادہ عرض کیا حضرت موسے بن عمران

علیه السلام یا رب من اعز عبادک عندک قال من اذا قدر غفر ومن خزن لسانه ستر الله عورته

علیه السلام نے اے رب میرے کون بہت عزیز ہے تیرے بندوں میں نزدیک تیرے فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلہ لینے پر خطا سے بخش دے جو کوئی کہ محفوظ رکھے زبان اپنی لوگوں کی

ومن کف غضبه کف الله عنه عذابه یوم القیمة ومن اعتذر الی الله قبل الله عذره ثلث

اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکیگا الله اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف الله کے قبول کرتا ہے الله عذر اوسکا تین چیزین

[illegible]

[illegible]

فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللهَ حَقَّهُ وَاِنَّ اللهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ

پس سوای اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہے اللہ سے حق اپنا اور تحقیق اللہ نہین منع کرتا ہے حق والے کو حق اوسکے سے جو کوئی چلے ساتھ ظالم کے تو کہ تقویت کرے اوسکی حال یہ کہ وہ جانتا ہے

فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

پس تحقیق نکلا طریقہ اسلام سے تحقیق ابوہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے کہ تحقیق ظالم نہین ضرر کرتا مگر جان اپنی کو پس کہا ابوہریرہ نے

بَلٰى وَاللهِ حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِىْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ

باب امر بالمعروف کا

ہان قسم ہے اللہ کی یہانتک کہ حباری البتہ مرتاہے گہونسلے اپنے بیچ دُبلے ہونے سے بسبب ظلم ظالم کے

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ

روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو کوئی دیکھے تم مین چیز خلاف شرع پس چاہیے کہ بگاڑے اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس اگر نہ کر سکے پس ساتھ زبان اپنی کے پس اگر

لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ مَثَلُ الْمُدَاهِنِ فِىْ حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ

نہ کر سکے پس ساتھ دل اپنے کے اور یہ یعنی دل سے فقط برا جاننا نشانی بہت ضعف ایمان کی ہے مثال سستی کرنیوالے کی بیچ حدود اللہ کے اور کرنیوالے گناہونکے

اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِىْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِىْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِىْ فِىْ اَسْفَلِهَا

کہ قرعہ ڈالا جہاز کے بیٹھنے کیلیے پس ہو بعضے اونکے نیچے کے درجے اوسکے مین اور ہو بعضے اونکے اوپر کے درجے مین پس ہوا وہ شخص کہ نیچے کے درجے مین ہے

يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِىْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهِ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَا لَكَ قَالَ

گذرتا ہے ساتھ پانی اونکے کہ اوپر درجے اوسکے مین ہین پس ایذا پاتے ہین اوپر والے بسبب اوسکے پس لیا نیچے والے نے تبر پس شروع کیا چھید کرنا کشتی کے نیچے کے درجے مین پس آئے اوسکے اوپر والے

تَاَذَّيْتُمْ بِىْ وَلَا بُدَّ لِىْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا

ایذا پائی تمنے بسبب میرے اور ضرور ہے مجھے پانی کی پس اگر پکڑا اونھون نے ہاتھ اوسکا نجات دی اوسکو اور نجات دی جانون اپنی کو اور اگر چھوڑا اوسکو ہلاک کیا اوسکو اور ہلاک کیا

هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ

ایک نیکیوں اوسکی سے اور نیکیوں وسکی کیپس اگر تمام ہوئین نیکیاں اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاے وساتھہ سزای گناہ کے اوسیکے طرف تو لیجاوینگی خطائین مظلوموں کی پس ڈالی جاوینگی

عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ

ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والوں کے دن قیامت یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے بکری سینگ والی سے

لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ

نہ ہوتم امعہ یعنی کہو تم کہ اگر نیکی کرینگے لوگ ہم نیکی کرینگے ہم اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم ولیکن عادت ڈالو نفسوں اپنے کو یہ کہ اگر نیکی کرین

النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رض اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ

لوگ نیکی کرو تم اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو تحقیق حضرت معاویہ نے لکھا حضرت عائشہ رض کو یہ کہ لکھو مجھکو ایک خط کہ نصیحت کرو مجھے اوس مین

وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ

اور مختصر لکھو پس لکھا حضرت عائشہ نے سلام ہو تجھپر اما بعد سلام کے پس تحقیق مین نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی ڈھونڈتا ہو

رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ

خوشی خدا کی ساتھ غصے لوگون کے بچاتا ہے اوسکو اللہ سختی لوگون سے ف۳ اور جو کوئی ڈھونڈتا ہے خوشی لوگونکی ساتھ غصے اللہ کے نہین دفع کرتا اللہ شر لوگونکا

عَلَيْكَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ اَلدَّوَاوِيْنُ

تجھپر برا لوگون کا مرتبے مین نزدیک اللہ کے دن قیامت وہ بندہ ہوگا کہ برباد کی آخرت اپنی بسبب دنیا غیر اپنی کے دفتر اعمال نامے

ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ

تین ہین ایک اعمالنامہ ہے کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوس مین ہے وہ شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ تحقیق اللہ نہین بخشتا ہے کہ شریک کیا جاوے اوسکے ساتھ اور

لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا

کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہے کہ نہین پرواہ کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم بندونکا

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ

درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہے طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے بچا اپنے کو بددعای مظلوم

ف [illegible]

[illegible]

أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ فَإِنَّ وَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِنَّ قَبَضَ

اوسکام کو کہ چارہ نہین تجکو اوس سے ف پس لازم کر ذات اپنی کو اور چھوڑ امر عوام کا پس تحقیق آگے تمہارے دن صبر کے ہین ف پس جو کوئی صبر کرے او نمین یا کہ پکڑتا ہے

عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالَ

چنگاری واسطے عمل کرنیوالے کے شریعت او ن دنون مین ثواب پچاس آدمیون کا ہے ف۳ کہ عمل کرتے ہین مانند عمل اوسکے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ثواب پچاس کا اون مین سے فرمایا

أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ

ثواب پچاس کا تم مین سے ف۴ کہا ابو سعید نے کہ کھڑے ہوئے ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کو بعد عصر کے پس نہ چھوڑا کوئی چیز کہ ہوگی ف

إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ

قائم ہونے قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جسنے کہ یاد رکہا اور بہولا اوسکو وہ کہ بہولا ف۶ اور تہا بیچ اوس چیز کے کہ کہا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہے

وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَكَرَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً

اور تحقیق اللہ خلیفہ پکڑنیوالا ہے تمکو اوسمین ف۸ پس دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم آگاہ ہو پس بچو مکر دنیا سے اور بچو عورتون سے اور ذکر کیا کہ تحقیق واسطے ہر

يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَّةِ يُغْرَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ قَالَ

دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کے ف۹ دنیا مین اور نہین کوئی عہد شکنی بڑی عہد شکنی امیر عام لوگون سے گاڑا جاویگا نیزہ اوسکا نزدیک مقعد اوسکے کے یعنی فضیحت کیے جاوینگے

وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُغَيِّرَهُ

اور نہ منع کرے کسیکو تم مین سے ہیبت لوگونکی کہنے حق سے جب جانے اوسکو اور ایک روایت مین ہے اگر دیکھے خلاف شرع بات یہ کہ بگاڑ دے اوسکو ف

فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا

پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنے خلاف شرع پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگونکی نے اس سے کہ کلام کرین ہم اوسمین پھر فرمایا آنحضرت نے خبردار ہو کہ تحقیق

عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَ

اوپر مراتب متفاوت کے پس بعض اونمین سے وہ ہے کہ پیدا ہوتا ہے مومن اور جیتا رہتا ہے مومن اور مرتا ہے مومن اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ پیدا ہوتا ہے کافر اور

ف۵ یعنی لہو و دین جو ... [illegible]

ف۱۲ ... فضیلت قرائت کی ... [illegible]

انفسهم يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ

جانون اپنے کو ف لایا جاویگا ایک شخص کو دن قیامت کے پس ڈالا جاویگا آگ مین پس نکل پڑینگی آنتین اوسکی آگ مین پس پھریگا اوسمین مانند پھرنے گدہے کے ساتھ چکی اپنی کے

فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ

پس جمع ہونگے دوزخی اوسپر پس کہینگے ای فلانے کیا ہے حال تیرا کیا نہین تھا تو ہمکو حکم کرتا ساتھ اچھی باتون کے اور منع کرتا بری باتون سے کہیگا وہ

كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

تھا مین حکم کرتا ساتھ اچھی باتونکے اور آپ نکرتا تھا اونکو اور منع کرتا تھا مین تمکو بری باتون سے اور آپ کرتا تھا اونکو ف قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری وسکے ہاتھ مین ہے

لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ

البتہ منع کرو تم بری باتون سے والا قریب ہے اللہ یہ کہ بھیجیگا تم پر عذاب اپنے پاس سے پھر البتہ دعا کروگے تم اوس سے اور نہین قبولیت کی جائیگی تمہارے لیے

اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا

جب کیجاوے برائی زمین مین جو کوئی حاضر ہووے اوسپر برا جانے اوسکو ہوگا مانند اوس شخص کے کہ غائب ہوا اوس سے اور جو کوئی غائب ہوا اوس سے پس راضی ہوا اوس سے ہوگا

مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ

نہین کوئی آدمی کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہو اونمین گناہ حال یہ کہ قادر ہین وہ اوسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ مگر کہ پہونچا دیگا انکو

اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا

اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے کے روایت ہے ابی ثعلبہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالے کے کہ لازم کرو اپنے پر فکر نفس اپنے کی نہین ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ بہکا جب

اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا

راہ پائی تمنے پس کہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین اس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ف پس فرمایا بلکہ حکم کرو ساتھ اچھی باتونکے اور منع کرو

عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُّؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ وَرَاَيْتَ

بری باتون سے یہانتک کہ جب دیکھے تو بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور دنیا اختیار کی گئی آخرت پر اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل کا عقل اپنی کو

عَلٰی رُؤُسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهَا اِلَّا كَمَا

اوپر پھننگ کھجورون کے اور منڈیر دیوارون کے ف لیس فرمایا آگاہ ہو تحقیق نہین باقی رہا زمانہ دنیا سے بہ نسبت وس زمانیکے کہ گذرا اوس سے مگر جیسا کہ

مِنْ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ لَنْ تَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰی یُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی

اس دن تمہارے سے بہ نسبت اوس وقت کے کہ گذرا اوس سے ہرگز نہین ہلاک ہونیکے یہانتک کہ عذروالے ہون گے اپنے نفسون سے ف تحقیق اللہ تعالے

لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْكَرَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ

نہین عذاب کرتا ہے اکثر ونکو لسبب عمل کرنے بعضون کے یہانتک کہ دیکھین اکثر باتین خلاف شرع درمیان اپنے ف۳ اور یہ قادر ہون گنہگارنے اوسکے پر

یُنْكِرُوْهُ فَلَا یُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ لَمَّا وَقَعَتْ

پس نہ نگار ین پس جب کرتے ہین اکثر یہ ف۴ عذاب کرتا ہے اللہ سبکو ف۵ جب کہ پڑے

بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ

بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو عالمون اون کے نے پس نہ باز رہے وہ پس ہم نشینی کی عالمون نے اونکی مجلسون اونکی مین

وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ

اور شریک رہے ساتھ اون کے کھانے اور پینے مین ف۶ پس سیاہ کیا اللہ نے دل بعض اونکے کے لسبب بعض کے ف پس لعنت کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داود

وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

اور عیسے بن مریم کے یہ لسبب اوس چیز کے ہے کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرتے کہا ابن مسعود نے پس اوٹھ بیٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ

وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوے ف۸ پس فرمایا نہین عذاب سے نجات پاؤ گے تم قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے کے ہے یہانتک کہ منع کرو تم اونکو گناہ سے دیکھا مین نے

بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ

کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اون کے ساتھ آگ کی قینچیون سے کہا مین نے کون ہین یہ اے جبریل کہا یہ واعظ ہین تمہاری

مِنْ اُمَّتِكَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ اُنْزِلَ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا

امت کے کہ حکم کرتے تھے لوگون کو ساتھ نیکی کے اور بھولتے تھے ذاتون اپنی کو ف۹ اوتارا گیا خوان ف آسمان سے روٹیون کا

ف۸ یعنی جو کہ بیٹھے تھے تکیہ لگائے ہوئے اور اپس مین خفا ہوگیا ۱۲ حق ... ف۹ یعنی ... ۱۲ حق

ف یعنی سنگدل کر دیا اللہ تعالے نے لسبب شومی گناہ گارون کے ... اور رحمت ... ۱۲ حق

يحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا

اور جیتا رہتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ پیدا ہوتا ہے مومن اور جیتا رہتا ہے مومن اور مرتا ہے کافر اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ پیدا ہوتا ہے

ويحيى كافرا ويموت مؤمنا قال وذكر الغضب فمنهم من يكون سريع الغضب سريع الفيء

کافر اور جیتا رہتا ہے کافر اور مرتا ہے مومن کہا راوی نے اور ذکر کیا حضرت نے غصے کا پس بعض ان میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلدی غصے میں آنیوالا جلدی غصے سے پھرنیوالا

فاحدهما بالاخرى ومنهم من يكون بطيء الغضب بطيء الفيء فاحدهما بالاخرى وخياركم

پس ایک دونوں خصلتوں کی مقابل ہے دوسری کے اور بعض ان میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے دیر کر غصے میں آنیوالا اور دیر کر غصے سے پھرنیوالا پس ایک دونوں خصلتوں کی مقابل ہے

من يكون بطيء الغضب سريع الفيء وشراركم من يكون سريع الغضب بطيء الفيء

وہ ہیں کہ ہوویں دیر کر غصے میں آنیوالے جلدی غصے سے پھرنیوالے اور برے تم میں کے وہ ہیں کہ ہوویں جلدی غصے میں آنیوالے دیر کر غصے سے

قال اتقوا الغضب فانه جمرة على قلب ابن آدم الا ترون الى انتفاخ اوداجه وحمرة عينيه فمن احس بشيء من ذلك فليضطجع وليتلبد بالارض

پھرنیوالے فرمایا حضرت نے بچو غصے سے پس تحقیق وہ ایک آگ ہے ابن آدم کے دل پر کیا نہیں دیکھتے ہو تم طرف پھولنے رگوں گردن کی اوسکے اور سرخی آنکھوں اوسکے کی پس جو کوئی پاوے کچھ غصے سے پس لیٹ جاوے کروٹ سے اور چمٹ جاوے ساتھ زمین کے

قال وذكر الدين فقال منكم من يكون حسن القضاء واذا كان له افحش في الطلب فاحدهما بالاخرى ومنهم من يكون سيء القضاء وان كان له

کہا راوی نے اور ذکر کیا حضرت نے قرض کا پس فرمایا بعض تم میں سے وہ شخص ہے کہ ہوتا ہے اچھی طرح ادا کرنیوالا اور جب ہوتا ہے اوسکا کسی پر سختی کرتا ہے مانگنے میں پس ایک دونوں خصلتوں کی مقابل ہے دوسرے کے اور بعض تم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے بری طرح ادا کرنیوالا اور اگر ہوتا ہے

اجمل في الطلب فاحدهما بالاخرى وخياركم من اذا كان عليه الدين احسن القضاء وان كان له اجمل في الطلب وشراركم من اذا كان

اوسکا کسی پر سہولت کرتا ہے مانگنے میں پس ایک دو خصلتوں کے مقابل ہے دوسرے کے اور اچھے تم میں کے وہ ہیں کہ جب ہوتا ہے اوسپر کسی کا قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں اور اگر ہووے انکا کسی پر نرمی کرتے ہیں مانگنے میں اور برے تم میں کے وہ ہیں کہ جب ہوتا ہے اون پر

عليه الدين اساء القضاء وان كان له افحش في الطلب حتى اذا كانت الشمس

کسی کا قرض بری طرح ادا کرتے ہیں اور اگر ہووے انکا کسی پر سختی کرتے ہیں مانگنے میں وعظ فرمایا حضرت نے یہاں تک کہ ہوا آفتاب

اور جامع صغیر سے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا اسلام

خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ

پانچ چیزوں پر اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بندہ اوسکے ہیں اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ

وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ

اور کرنے حج کے اور روزہ رکھنے رمضان کے کہہ امنت باللہ پھر مستقیم رہ اوسپر ف اے گروہ عورتوں کے تصدق کرو پس تحقیق دکھایا مجھے اللہ نے تمکو

أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ

کہ اکثر دوزخی ہو پس کہا اونھوں نے کس سبب سے یارسول اللہ فرمایا بہت کرتے ہو تم لعنت اور ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہیں دیکھا مین نے

مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ

ناقصات عقل اور دین سے کسیکو کہ بہت لیجانیوالی ہو عقل آدمی دانا کی برابر ایک تمھارے کہا اونھوں نے اور کیا ہے نقصان

دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ

دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا اے رسول اللہ کے فرمایا کیا نہیں ہے گواہی عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے

قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ

کہا اونھوں نے ہان فرمایا پس بسبب نقصان عقل اوسکے کے ہے فرمایا کیا نہیں ہے کہ جب حائض ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے

قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ

کہا ہان فرمایا پس یہ بسبب نقصان دین اوسکے کے ہے کہا معاذ نے کہا مین نے اے رسول اللہ کے خبر دو مجکو ساتھ ایسے عمل کے کہ داخل کرے مجکو جنت مین

وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام اور تحقیق وہ البتہ آسان ہے اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوسپر

تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ

وہ یہ کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک کرے ساتھ اوسکے کسی کو اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزہ رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو کعبے کا پھر فرمایا

قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ

کہ کیا نہ بتاؤں مین تجکو راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہے یعنی آگ سے اور صدقہ دور کرتا ہے گناہوں کو جیسے کہ بجھاتا ہے

الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى

پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات مین ف۲ پھر پڑھی یہ آیت جدا ہوتے ہین پہلو انکے خوابگاہون سے یہانتک

ف ۔ یعنی احکام الٰہی ادا اور منع باتوں سے بازرہ دل سے اور جسم سے جب استقامت حاصل ہوگی ۱۲ سید ف ۲ یعنی ... خطا و گناہ دور کرتی ہے ۱۲ سید

وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا
اور گوشت کا اور حکم کیے گئے وہ یہ کہ نہ خیانت کریں اور نہ ذخیرہ رکھیں کل کے لیے پس خیانت کی اونھوں نے ف اور ذخیرہ کیا اور اوٹھا رکھا کل کے لیے پس ہو گئے
قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِنَّهُ تُصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ لَا يَنْجُو مِنْهُ
بندر اور سور تحقیق پونہچین گی امت میری کو آخیر زمانے مین بادشاہ اون کے سے بلائین سخت ف۲ نہین نجات پائیگا کوئی اوس
إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ فَذٰلِكَ الَّذِي
مگر وہ شخص کہ پہچانا دین اللہ کا پس جہاد کیا اوسپر ساتھ زبان اپنی کے اور ہاتھ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہے کہ پہلے سے
سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللّٰهِ
تیار ہین اوسکے لیے سعادتین دارین کی اور ایک شخص کہ پہچانا دین اللہ کا پس تصدیق کی اوسکی ف۳ اور ایک وہ شخص کہ پہچانا دین اللہ کا
فَسَكَتَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِالْبَاطِلِ أَبْغَضَهُ
پس سکوت کیا اوسپر ف۴ پس اگر دیکھتا ہے اوس شخص کو کہ کرتا ہے بھلائی دوست رکھتا ہے اوسکو اوس کے لیے اور اگر دیکھتا ہے اوسکو کہ کرتا ہے برائی دشمن رکھتا ہے اوسکو
عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُو عَلَى إِبْطَانِهِ كُلِّهِ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اوس کے لیے پس یہ نجات پائیگا اوپر خفیہ محبت اور بغض اپنے کے سبکی وحی کی اللہ عزوجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کے
أَنِ اقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ
یہ کہ اولٹ دے شہر ایسے اور ایسے کو ف۵ ساتھ رہنے والوں اوسکے کے پس کہا جبرئیل نے ای رب میرے تحقیق اونمیں فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہین نافرمانی کی
عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ وَالَّذِي
کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالے نے اولٹدے اوسپر اور اونپر پس تحقیق منہ اوسکا نہین متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی ف۶ قسم ہے
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکے کے ہے کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی پیدا ہونگے قائم کیے جائینگے لوگون کے لیے دن قیامت
فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ
پس اچھی شرعی باتین پس خوشخبری دینگے کرنیوالے اپنے کو اور وعدہ کرینگے اون سے بھلائیکا اور بری باتین خلاف شرع پس کہینگے دور ہو دور ہو
وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا

باب حدیثون متفرقات کا مشکوة

اور نہین طاقت رکھینگے وہ مگر چمٹنے کی اوس سے ف

[illegible]

وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبٰى لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ

اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا نہین پورا مومن ہوتا ایک تم مین یہانتک کہ ہووے خواہش نفس اوسکے کی تابع میری شریعت کی فرمایا انس کو اے بیٹے میرے اگر تاب

اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ

یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اوس حال مین کہ نہو دل تیرے مین کدورت کسی سے پس کر پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ یعنی صاف دلی سنت میری سے ہے اور جسنے

اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ

دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین جسنے چنگل مارا ساتھ سنت میری کے نزدیک فساد

اُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ

امت میری کے پس واسکے لیے ثواب سو شہیدونکا ہے جب مرتا ہے آدمی منقطع ہوتا ہے اوس سے ثواب عمل اوسکے کا مگر تین چیزون کا ثواب باقی رہتا ہے

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ

صدقہ جاری کا ف۱ یا علم کا کہ نفع اوٹھاتے ہین لوگ اوس سے ف۲ یا اولاد نیک کہ دعا کرے اوسکے لیے ف۳ جو کوئی چلتا ہے ایک راہ کہ طلب کرتا ہے

فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا

اوسمین علم پہنچا دیگا اللہ اوسکو ایک راہ کی تئین راہون بہشت سے اور تحقیق فرشتے البتہ بچھاتے ہین پر اپنے واسطے رضامندی

لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِي

طالب علم کے ف۴ اور تحقیق عالم البتہ بخشش مانگتے ہین واسکے لیے جو کہ آسمانون مین ہین اور جو کہ زمین مین ہین ف۵ اور مچھلیان درمیان

جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ

پانی کے اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت چودھوین رات کے چاند کی ہے سب ستارون پر ف۶ اور تحقیق

الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ

علما وارث انبیا کے ہین اور تحقیق انبیا نے نہین ورثے ہین چھوڑے ہی ہین دینار اور نہ درہم اور سوا اسکے نہین کہ ورثے مین چھوڑا ہے علم پس جسنے

اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا

لیا علم لیا حصہ پورا کیا نہ بتا دون مین تمکو وہ چیز کہ مٹا دے اللہ بسبب اوسکے گناہ اور بلند کرے بسبب اوسکے درجے جنت مین کہا صحابہ نے

بلغ يعملون ثم قال الا ادلك براس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلى يا رسول الله

کر پہونچے یعملون تک ف پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کے یعنی اعلےٰ چیز کہا معنی ہان یا رسول اللہ

قال راس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك

فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت ہے اور ستون اوسکا نماز ہے اور چوٹی کوہان اوسکے کے جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو

بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبي الله فاخذ بلسانه وقال كف عليك هذا فقلت يا نبي الله

اس سبکی جڑ کی کہا مین نے ہان اے نبی اللہ کے پس پکڑی زبان اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس کہا مین نے اے نبی اللہ کے

وانا لمؤاخذون بما نتكلم به قال ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس في النار على

اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو ماتیری اے معاذ اور نہین گرائے جاوینگے لوگ دوزخ مین

وجوههم او على مناخرهم الا حصائد السنتهم قال اوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم

منہ کے بہل اون کے یا فرمایا ناک کے بل اونکے مگر باتین زبانون اونکے کی کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بعشر كلمات قال لا تشرك بالله شيئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وان امراك

ساتھ دس باتون کے فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کچہ اور اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر مان باپ اپنے کی اور اگرچہ حکم کرین

ان تخرج من اهلك ومالك ولا تتركن صلوة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة

وہ تجکو یہ کہ نکل تو اہل اپنے سے اور مال اپنے سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز

مكتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله ولا تشربن خمرا فانه راس كل فاحشة واياك

فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ تعالے کا اور مت پی شراب پس تحقیق وہ سر ہر برائی کا ہے اور بچا اپنے تئین

والمعصية فان بالمعصية حل سخط الله واياك والفرار من الزحف وان هلك الناس واذا

گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین بھاگنے لڑائی کفار سے اور اگرچہ ہلاک ہو وین لوگ ف اور جب

اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك ولا ترفع عنهم عصاك

پہونچے لوگونکو موت یعنی وبا یا قحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اوپر اولاد اپنی کے مال اپنا اوسمت اوٹھا اون سے لاٹھی اپنی

ادبا واخفهم في الله كل امتي يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعني دخل الجنة

ادب کے لیے ف اور ڈرا اونکو بیچ نافرمانی اللہ کے تمام امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے انکار کیا کہا لوگون نے اور کون انکار کرتا ہے فرمایا جسنے اطاعت کی

[illegible]

[illegible]

لنا كفو الوقت الاول من الصلوة رضوان الله تعالى والوقت الاخر عفو الله احب البلاد

اوسکے لیے ہم قوم فا دل وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ تعالے کا ہے اور وقت آخر سبب عفو خدا کا ہے بہت محبوب مکان شہرون مین

الى الله مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله

طرف اللہ کے مسجدین اونکی ہین اور بُری جگہ شہرونکی طرف اللہ کے بازار اونکی ہین سات آدمی ہین کہ سایہ مین رکھیگا اونکو اللہ سایہ رحمت اپنے مین اوسدن

امام عادل وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود اليه

بادشاہ عادل اور جوان کہ ہوش سنبھالا اوسنے عبادت اللہ کے اور وہ شخص کہ دل اوسکا لگا رہتا ہے ساتھ مسجد کے جب نکلتا ہے اوس سے یہانتک کہ پھر آوے اوسمین

ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته

اور دو آدمی کہ محبت رکھتے ہین اللہ کی راہ مین جمع ہوتے ہین اوسی پر اور جدا ہوتے ہین اوسی پر اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو اکیلے پس جاری ہوئین آنکھین اوسکی

ذات حسب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق

حسب والی جمال والی نے پس کہا کہ تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور وہ شخص کہ دی خیرات پس چھپایا اوسکو یہانتک کہ نجانا بائین ہاتھ اوسکے نے اوسچیز کو کہ خرچ کرتا ہے

يمينه من خرج من بيته متطهرا الى صلوة مكتوبة فاجره كاجر الحاج المحرم ومن خرج الى

داہنا ہاتھ اوسکا جو کوئی نکلے گھر اپنے سے باوضو طرف نماز فرض کے پس ثواب اوسکا مانند ثواب حاجی محرم کے ہے اور جو کوئی نکلے طرف

تسبيح الضحى لا ينصبه الا اياه فاجره كاجر المعتمر وصلوة على اثر صلوة لا لغو بينهما كتاب في عليين

نماز چاشت کے نہ مشقت مین ڈالے اوسکو مگر نماز پس ثواب اوسکا مانند ثواب عمرہ کرنے والے کے ہے اور نماز پیچھے نماز کے کہ کلام دنیا کا نہو درمیان

صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة والذي نفسي بيده لقد هممت ان امر

نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے البتہ تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون

بحطب فيحطب ثم امر بالصلوة فيؤذن لها ثم امر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الى رجال لا يشهدون

لکڑیون کے پس لائی جاوین پھر حکم کرون ساتھ نماز عشا کے پس اذان دی جاوے واسطے اوسکے پھر حکم کرون مین ایک شخص کو پس امامت کرے وہ لوگون کی پھر جاؤن طرف مردون کے کہ نہین حاضر ہوتے

الصلوة فاحرق عليهم بيوتهم والذي نفسي بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا او مرماتين

نماز مین پس جلا دون مین اونپر گھر اونکے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر جانے ایک اونمین کا کہ تحقیق وہ پاتا ہے ہڈی گوشت فربہ کی یا دو کھُر بکری کے

حسنتين لشهد العشاء من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة بني له بيت في الجنة

اچھے تو البتہ حاضر ہوے عشا مین نبی جو کوئی پڑھے دن مین اور رات مین بارہ رکعت بنایا جاتا ہے اوسکے لیے گھر بہشت مین

(ف) یعنی ... ساتوین آسمان مین لکھے جاتے ہین

بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ

ہان بتائیے یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقتون کے یعنی سردیمین اور بیماری مین اور کثرت قدمونکی طرف مسجدون کے اور انتظار

الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَهَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ

نماز کا بعد نماز کے پس یہ ہے رباط ف افضل ہے وہ نماز کہ مسواک کیجاتی ہے اوسکے لیے ستر حصے اوس نماز پر کہ نہین

لَا یُسْتَاکُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ

مسواک کیجاتی ہے اون کے لیے نمازین پانچ اور جمعہ جمعے دوسرے تک اور رمضان دوسرے رمضان تک دور کرنے والے ہین

لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ

اون گناہون کو کہ درمیان انکے ہین جب پرہیز کیا جاوے بڑے گناہون سے ف پوچھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے طرف اللہ

تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ

تعالے کے فرمایا وہ نماز ہے اول وقت پر کہا مین نے پھر کونسا فرمایا سلوک کرنا ماباپ سے کہا مین نے پھر کونسا فرمایا جہاد

سَبِیْلِ اللّٰہِ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ

اللہ کی راہ مین حکم کرو اولاد اپنی کو ساتھ نماز کے اوس حال مین کہ وہ سات برس کے ہون اور مارو اونکو نماز پر اور وہ

عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ

دس برس کے ہون اور فرق کرو درمیان اونکے خوابگاہون مین ف عہد جو درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنے چھوڑا اسکو پس تحقیق

کَفَرَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَکُنْ لَهٗ

کافر ہوا ف جو کوئی نگہبانی کریگا نماز پر ہوگی وہ اوسکے لیے نور اور دلیل بہانگی اور سبب نجاتکے دن قیامت کو ف اور جو نگہبانی نکریگا اوسپر نہوگی اوسکے لیے

نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ ابْنِ خَلَفٍ

نور اور دلیل اور سبب نجاتکی اور ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے

یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ

اے علی تین چیزین ہین نہ دیر کر اونمین نماز جب وقت آوے اور جنازہ جب حاضر ہووے اور عورت بے خاوند جب پاوے تو

[illegible]

سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر ما يزال الرجل يسأل الناس
مانگا لوگوں سے مال اونکا جمع کرنیکے لیے پس سوائے نہیں کہ مانگتا ہے انگارا پس چاہیے کہ کم انگارے مانگے یا بہت ف ہمیشہ آدمی مانگتا ہے لوگوں سے
حتى يأتي يوم القيمة ليس في وجهه مزعة لحم قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
یہانتک کہ آویگا دن قیامت کے نہیں ہوئیگی اوسکے منہ پر بوٹی گوشت کی کہا ابوذر نے کہ بلایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
وهو يشترط علي ان لا تسأل الناس شيئا قلت نعم قال ولا سوطك ان سقط منك
اور شرط کرتے تھے مجھسے یہ کہ نہ مانگ تو لوگوں سے کچہ کہا میں نے ہاں یعنی قبول کی میں نے شرط فرمایا اور نہ مانگ کوڑا اپنا بھی اگر گر پڑے تجھسے
حتى تنزل اليه فتأخذه ما من يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما
یہانتک کہ اوترے تو طرف اوسکے پس لیوے تو اوسکو ف نہیں کوئی دن صبح کرتے ہیں بندے اوسمیں مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہیں پس کہتا ہے ایک
اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا قال الله تعالى انفق يا ابن
یا اللہ دے تو خرچ کرنیوالے کو عوض اور کہتا ہے دوسرا یا اللہ دے تو ممسک کو تلف فرمایا اللہ تعالے نے خرچ کر اے بیٹے
ادم انفق عليك السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار
آدم کے خرچ کرونگا میں تجپر سخی قریب ہے اللہ تعالے سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے دور ہے آگ سے
والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل
اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے اور البتہ جاہل
سخي احب الى الله من عابد بخيل خصلتان لا تجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق لا
سخی بہت محبوب ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے ف دو خصلتیں کہ نہیں جمع ہوتیں مومن کامل میں بخل اور بد خلقی ہیں نہیں
يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله
داخل ہوگا بہشت میں فسادی اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا ف جو کوئی تصدق دیوے برابر کھجور کے کسب حلال سے اور نہیں قبول کرتا ہے اللہ
الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل
مگر حلال پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے ف پھر بڑہاتا جاتا ہے اوسکو اوسکے دینے والے کیلیے جیسے کہ پرورش
الجبل على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق
پہاڑ کے ہر مسلمان پر صدقہ ہے ف پس اگر نہ پاوے فرمایا پس کسب کرے ساتھ ہاتھوں اپنے کے پس نفع دے نفس اپنے کو اور صدقہ دے

أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ

کہ وہ چار رکعت ہین پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد اوسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت پہلے

صَلٰوةِ الْفَجْرِ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ

نماز فجر کے تحقیق بہشت مین بالاخانے ہین اور معلوم ہوتا ہے باہر کا رخ اونکا اندر اونکے سے اور اندر کا رخ اونکا باہر اونکے سے تیار کیا ہے اونکو اللہ نے

وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ

اور کھلاتا ہے کھانا اور پے در پے رکھتا ہے روزے یعنی اکثر رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے رات کو اوس حال مین کہ لوگ سوتے ہین نہین متوجہ ہوا اللہ واسطے بندے کے کسی چیز مین

يُصَلِّيهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلٰوتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ

کہ پڑھتا ہے بندہ اونکو اور تحقیق رحمت اللہ کی البتہ چھڑکی جاتی ہے اوپر سر بندے کے جبتک کہ ہوتا ہے اپنی نماز مین اور نہین نزدیکی حاصل کرتے بندے طرف

مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي

اوس سے یعنی قرآن ف۲ چار چیزین امت میری مین امر جاہلیت سے کہ نہ چھوڑین گے اونکو وہ یہ ہین فخر کرنا حسب مین اور طعن کرنا

الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نسب مین اور مینہ مانگنا ساتھ ستارون کے ف۳ اور نوحہ کرنا اور فرمایا آنحضرت نے کہ نوحہ کرنے والی جب توبہ نہ کرے پہلے مرنے اپنے کے تو کھڑی کیجاویگی دن قیامت کے

وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور اوسپر کرتا ہوگا قطران سے اور کرتا ہوگا کھجلی سے ف۴ جسکو دیوے اللہ مال پس ادا کرے زکوۃ اوسکی بنایا جاویگا اوسکے لیے مال اوسکا دن قیامت کے

شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا مَالُكَ

کالا سانپ گنجا اوسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہونگے مثل طوق کے ڈالا جاویگا گردن اوسکے مین دن قیامت کے پھر پکڑیگا اوسکے جبڑے یعنی دونون باچھین اوسکی

كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الْاٰيَةَ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ مِنْ

خزانہ تیرا ہون پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساری آیت ف۵ نہ ملے زکوۃ کسی مال مین کبھی مگر کہ ہلاک کیا اوسکو

ف۱ یعنی جیسے نماز اور روزہ پر ساتھ حرمت کے ... حاصل ہوتا ہے ویسا نہین ... ف۲ یعنی قرآن کے برابر اور عبادتون مین ... ف۳ یعنی ایک ستارہ ڈوبے گا دوسرا نکلے گا تب مینہ برسیگا ... ف۴ یعنی اوسکے بدن پر ... قطران ... سیاہ ... بدبودار ...

ف۵ باقی آیت یہ ہے بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ... یعنی جو کچھ دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے ... بلکہ وہ برا ہے اونکے لیے ... طوق ڈالے جاوینگے ... ف۶ یعنی جو زکوۃ ...

قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَيْسَرُهَا

سبب ہے سنگدلی کا اور تحقیق بہت دور لوگون کا اللہ سے سنگدل ہے سود کے گناہ کی ستر جز ہین ونی اوسکا یہ ہے

اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ دِرْهَمٌ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ

کہ صحبت کرے آدمی یا اپنی سے ایک درہم سود کی کہ کھا دے اوسکو آدمی جانکر اشد ہے گناہ مین چھتیس زنا سے

زَنْيَةً قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ

فرمایا آنحضرت نے ایکدن اصحاب اپنے کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا اصحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین

مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَّنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہے خدا کا فرمایا نہین ہے ف ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا

فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَالْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ

پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے سر نے ف اور چاہیے محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے پیٹ نے

اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ

سوا اسکے نہین کہ اعتبار عملون کا ساتھ نیتون کے ہے خوبی اسلام آدمی سے ہے چھوڑنا اوسکا بیفایدہ بات کو ف حلال ظاہر ہے اور حرام

بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ

ظاہر ہے اور درمیان ان دونون کے مشتبہات ہین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین پورا مومن ہوتا بندہ یہانتک کہ دوست رکھے

لِنَفْسِهٖ ثَلٰثُ خِصَالٍ مَنْ لَّمْ تَكُنْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ الْكَلْبُ خَيْرًا مِّنْهُ وَرَعٌ

رکھتا ہے اپنے لیے ف تین خصلتین ہین کہ جس مین نہووے ایک اونمین سے ہے کتا بہتر اوس سے پرہیزگاری باز رکھے

[illegible]

ف یعنی نہین ... ربا ... [illegible]

اور انتخاب کین مین نے پانچ لاکھ حدیثین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ... سنن ابو داود مین چار ہزار آٹھ سو حدیثین ... کفایت کرتی ہین آدمی کو واسطے اوس کے دین ... اور چوتھی حدیث ان الحلال بین وان الحرام بین ... [illegible]

قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ

کہا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یا کہا کہ نہ کرے فرمایا پس مدد کرے حاجتمند حیران کی کہا صحابہ نے پس اگر نہ کرے تو فرمایا

فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ اَلصَّدَقَةُ

پس حکم کرے ساتھ نیکی کے کہا اونھوں نے پس اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا پس باز رہے برائی سے پس تحقیق یہی اوسکے لیے صدقہ ہے صدقہ

عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ

مسکین پر ایک صدقہ ہے اور وہ قرابتی پر دوہرا ہے صدقہ بھی اور صلہ رحم بھی آیا ایک شخص نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي أُخَرُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا کہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا خرچ کر اوسکو نفس اپنے پر کہا اوسنے میرے پاس اور ہیں

قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي أُخَرُ قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عِنْدِي أُخَرُ

فرمایا خرچ کر اوسکو اولاد اپنی پر کہا اوس نے کہ میرے پاس اور ہیں فرمایا خرچ کر اوسکو اہل اپنے پر کہا میرے پاس اور ہے اوس

قَالَ أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي أُخَرُ قَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ

فرمایا کہ خرچ کر اوسکو اپنے خادم پر کہا اوسنے میرے پاس اور ہیں فرمایا کہ تو ہی خوب جانتا ہے آیا تمپر رمضان مہینا مبارک

فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ

فرض کیے اللہ نے تمپر روزے اوسکے کھولے جاتے ہیں اوسمیں دروازے آسمان کے اور بند کیے جاتے ہیں اوسمیں دروازے دوزخ کے اور طوق ڈالے جاتے ہیں

فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ

اوسمیں سرکش شیطانوں کے واسطے اللہ کے اوسمیں ایک رات ہے بہتر ہزار مہینوں سے جو کوئی محروم ہوا عبادت سے اوسکی بس

مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا

سب خیر سے جو کوئی مالک ہو خرچ راہ اور سواری کا کہ پونچاوے اوسکو طرف بیت اللہ کے اور نہ حج کیا پس نہیں تفاوت اوسپر اسمیں کہ مرے یہودی

أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

یا نصرانی اور یہ اس لیے ہے کہ تحقیق اللہ بابرکت اور برتر فرماتا ہے اور واسطے اللہ کے فرض ہے لوگوں پر حج بیت اللہ کا

مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ

جو کوئی طاقت رکھے طرف اوسکے راہ کی تمام کلام ابن آدم کے مضر ہیں اوسپر مفید نہیں مگر حکم کرنا ساتھ اچھی بات کے یا

نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ

منع کرنا بری باتوں سے یا ذکر اللہ کا مت بہت کرو کلام بغیر ذکر اللہ کے پس تحقیق کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے

ان حاشیہ: اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں ایک رات ... یعنی لیلۃ القدر ۱۲

حاشیہ: [illegible]

اشتہارات

ہادی الناظرین

اخلاق مین یہ کتاب اردو زبان کی نہایت عمدہ ہے آداب خورونوش۔ نکاح معاشرت۔ آداب صحبت حقوق اسلام وقرابت وگوشہ نشینی سفر و امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو خوب بیان فرمایا ہے قیمت فی جلد ۵/ محصولڈاک ۱/

مالابد اردو

فقہ کی کتابون مین یہ کتاب بہی کارآمد ہے قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

شرع محمدی

اردو زبان نظم مین یہ کتاب فقہ کی ہے قیمت فی جلد ۳/ محصولڈاک ۱/

عمدۃ التحریر

اس کتاب مین مولف نے ان مسائل کو لکھا ہے جو مرد اور عورت کے کپڑون سے متعلق ہین قیمت فی جلد ۰/ محصولڈاک ۰/

رسالہ شب برات

اس رسالہ مین شب قدر کا بیان ہے قیمت فی جلد ۔/ محصولڈاک ۰/

درالفرید (فی مسائل) الصیام والقیام والعید

اس مختصر رسالہ مین مولوی مفتی عنایت احمد مرحوم نے احکام روزہ اور اعتکاف اور تراویح اور نماز عید کے تحریر فرمائے ہین قیمت فی جلد ۰/ محصولڈاک ۰/

انیس الاشباح (ترجمہ) مونس الارواح

یہ اوسی کتاب کا ترجمہ جناب مولوی حاجی محمد فضل الحق صاحب نے فرمایا ہے جسے نواب سلطان جہان آرا بیگم نے حالات سلطان الاولیا حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ مین لکہا تہا قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۰/

مجمع الحسنات (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ تیرہ رسالون کا مولفہ مولوی حافظ حاجی ہادی علیخان صاحب کا اردو زبان مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت معتبر تاریخ ہے اہل اسلام کو اپنے پیغمبر کی تاریخی حالات دریافت کرنے کے واسطے یہ کتاب عمدہ ذریعہ ہے۔ قیمت فی جلد عہ/ محصولڈاک ۴/ فی رسالہ قیمت ۲/ محصولڈاک

روضۃ الصفا (ترجمہ) قصص الانبیا

اسکے مولف نے بڑی خوبی سے اکثر انبیاے عظام کی تاریخی حالات لکہے ہین اور آخر کتاب مین خلفاے کرام وغیرہ کے حالات بہی درج ہین قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۱/

سنبلستان رحمت

مصنفہ مولوی محمد محسن صاحب نعت مین اس سیلے کی کتاب نظم نہ میری آنکہہ نے دیکہی نہ کان نے سنی قیمت فی جلد ۴/ محصولڈاک ۱/

جنتری صدسالہ

یہ جنتری ابتدا سے ۱۸۰۱ع لغایت ۱۹۰۰ع مطابق ۱۲۱۵ھ لغایت ۱۳۱۸ھ موافق ۱۲۰۸ ف لغایت ۱۳۰۸ فصلی موافق ۱۸۵۸ لغایت ۱۹۵۷ بکرمی مطبع نامی کی کوشش سے مرتب ہوکے طبع ہوئی ہے قیمت فی جلد عہ/ محصولڈاک ۱/

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے سے یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال ہوسکتی ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے جسکا نرخ خط وکتابت سے دریافت ہوگا۔ فہرست کتب موجودات کتبخانہ تجارتی مطبع نامی و دیگر اشیا کی علحدہ دفتر مین موجود ہے شائقین کی خدمت مین بلاقیمت عندالطلب ۔/ کا ٹکٹ بہیجنے سے پیڈ والا بیرنگ ارسال کیجاتی ہے

العبد

ولی اللہ منیجر مطبع نامی لکہنؤ کٹرہ ابو تراب خان ٹکسال محلہ نمبر (۲۰)

يُجِيرُهُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ حِلْمٌ يَرُدُّ بِهٖ جَهْلَ جَاهِلٍ اَوْ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيْشُ

اوسکو حرام چیزون خدا ایسے یا حلم کہ دفع کرے بسبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق کہ زندگانی بسر کرے

بِهٖ فِي النَّاسِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ

بسبب اوسکے لوگون بین کہا ابن مسعود نے کہ اگر تحقیق عالم محفوظ رکھتے علم کو اور رکھتے اوسکو نزدیک اہل اوسکے کے البتہ سردار

زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ

وقت کے لوگون پر ولیکن انھون نے خرچ کیا اوسکو دنیا دارون کے لیے تو کہ پاوین بسبب اوسکے کچھ دنیا اونکی سے پس ذلیل ہوا اونکے نزدیک

نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ

تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی گردانے سب قصدونکو ایک قصد آخرت اپنے کا ف کافی ہوگا اوسکو اللہ

هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ

مقصود دنیائی اوسکے کو اور جسکو پریشان کرین قصدف کہ پریشانیان دنیا کی ہین تو نہین پرواہ کرتا ہے اللہ بیچ کس حالات دنیا کے ہلاک ہو

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ وعلی رسولہ الف الف صلوۃ والتحیہ کہ اس زمان برکت آوان مین کتاب سراپا خیر وثواب
بےمثیل وبےعدیل **ظفر جلیل** شرح اردو متن متین حصن حصین مع کتاب ادعیہ **رقاق**
تصنیف لطیف وتالیف شریف قمر برج ہدایت خورشید اوج ولایت وارث
انبیا ومرسلین مولوی نواب **محمد قطب الدین** مرحوم باہتمام
راجی رحمۃ اللہ القوی ابو الحسنات **قطب الدین احمد**
غفر اللہ الصمد بار دوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۱ ہجری
صلے اللہ علیہ وسلم مین حلیہ طبع سے
آراستہ ہوکے ہدیہ مسلمین ومسلمات ہوئی

اعلان
اس مطبع مین ہر ایک قسم کتابین - عربی - فارسی -
اردو - ناگری - موجود ہین عند الطلب شائقین علوم و تاجران
کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہین جن صاحب کو کوئی کتاب
طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دیجاویگی اگر کوئی
کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی -
فارسی - انگریزی کا ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع
طبع کر دیگا - فہرست کتب و دیگر اشیار بلا قیمت ۰ر کا
ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ والا بیرنگ ارسال ہوگی -
العبد
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ مالک
مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان
مکان نمبر (۵۴)